www.novelsclubb.com
حد ہی کر دی ہم نے یارا
از قلم آمنہ محمود
IG/FB: Novelsclubb
www.novelsclubb.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

حد ہی کر دی ہم نے یارا

از قلم

آمنہ محمود

www.novelsclubb.com

ایک تو ہر طرف سے اشمل اشمل کی آوازیں آتیں رہتیں ہیں. میرا نام نہ ہوا وظیفہ ہو گیا جسے ہر وقت دادو پڑھنا اپنا فرضِ عین سمجھتی ہیں. حالانکہ ان کا فرض میری شادی ہونا چاہیے مگر _____ اللہ تو جانتا ہے میرا ایک ہی شوق ہے بس شادی ہو جائے وہ بھی جلدی سے کسی امیر کبیر شخص سے چاہے بوڑھا ہو چلے گا مگر وہ تو زیادہ چل نہیں سکے گا.....؟؟اشمل مسلسل تیار ہوتے ہوئے خود کلامی کر رہی تھی.

کتنی بار منع کیا ہے یوں خود سے باتیں نہیں کرتے. پتہ نہیں تمہیں کب اثر ہو گا .....؟؟

مجھے ڈر لگتا ہے کہیں تو اپنی اس عادت سے کسی بڑی مصیبت میں نہ پھنس جائے.

دادو نے کہتے ہوئے چائے کا کپ سائیڈ ٹیبل پر رکھا

دادو آپ نے کبھی کوئی بندہ خود کلامی کی وجہ سے مصیبت میں پھنستا دیکھا ہے. کم

از کم میں نے تو نہیں دیکھا. اشمل نے آئینے میں دیکھتے ہوئی اپنی پونی باندھی

یہ جو تو اپنے دل کی باتیں اتنی اونچی آواز میں کرتی ہے اس وجہ سے پھنس سکتی ہے.

ارے کوئی یوں سر عام اپنے راز کسی کو دیتا ہے. دادو نے پلنگ کے کنارے بیٹھتے

ہوئے سمجھایا

تو کیا کروں، کس سے بات کروں.....؟؟میری نہ کوئی سہیلی ہے، نہ کزن، نہ

کلاس فیلو، بس میں ہوں اور یہ خود کلامی _____ اشمل نے فائل میں اپنے

ڈاکومنٹس چک کیے.

ارے لڑکی کبھی کبھی تو تجھے یوں ہنستا بولتا دیکھ کر مجھے شک ہونے لگتا ہے کہ تیرے

ساتھ کوئی باہر کی چیز تو نہیں جس سے تو باتیں کرتی ہے اور وہ مجھے نظر نہیں آتی

_____ دادو نے اپنا چشمہ درست کرتے ہوئے اندیشہ ظاہر کیا تو اشمل کھلکھلا کر

ہنس دی.

کاش میرے ساتھ کوئی باہر کی چیز ہوتی تو میں بھی آج باہر ہوتی یوں نوکری کی

تلاش میں ماری ماری پھر نہ رہی ہوتی. اشمل نے حسرت سے کہا

توبہ کر لڑکی کیا اول فول بکتی رہتی ہو. اللہ بچائے ایسی چیزوں سے _____ دادی نے فورا اپنے کانوں کو ہاتھ لگایا

اچھا چلتی ہوں دعا کرنا کہ یہ نوکری مل جائے پتہ نہیں انٹرویو میں کیا کیا پوچھیں گے .....؟؟ اشمل نے دادو سے کہتے ہوئے اپنی چادر اوڑھی.

میری تو دعا ہے کہ تجھے جلد از جلد نوکری مل جائے مجھ سے تو اب اس گھر کا خرچ نہیں چلتا. اللہ بخشے تیرے دادا کو مرحوم اچھے وقتوں میں یہ گھر بنا کر دے گئے ورنہ پتہ نہیں ہمارا کیا ہوتا.....؟؟ دادو نے دکھ سے کہتے ہوئے اشمل کی طرف پھونک ماری

کچھ پڑھ کر پھونک مارتے ہیں یوں نہیں کہ اپنے دکھڑے سنائے اور خانہ پوری کے طور پر پھووووو _____ اشمل منہ بناتی اپنا بیگ اٹھانے لگی

میرے پاس تو بس دکھ ہی دکھ ہیں. انھوں نے ہی مجھے بوڑھا کر دیا ہے ورنہ میری

عمر کیا ہے.....؟؟دادو کو اپنے کم عمر ہونے پر غرور تھا جو وہ کسی نہ کسی بہانے سب کو بتاتی رہتیں تھیں.

میرے حساب میں اگر دادا گھر کی بجائے ابا کو پیدا نہ کرتے تو یہ زیادہ بڑا احسان ہوتا آپ کے ساتھ ساتھ مجھ پر بھی _____ اشمل کہتی ہوئی باہر جانے لگی.

شرم کر انھوں نے تیرا نام اتنے پیار سے اشمل رکھا تھا اور تو ان کی شان میں کیسے گستاخی کر رہی ہے.....؟؟دادو کو اشمل کا یوں کہنا برا لگا

بڑا نام رکھا ہے. پتہ مجھے کلاس میں لڑکیاں اشمل کی جگہ کھٹمل کہتیں تھیں. سخت نفرت ہے مجھے اپنے نام سے اور _____ اشمل کہتے کہتے رکی کیوں کہ دادو کی آنکھیں بھیگنے لگیں تھیں.

ویسے یہ چائے آپ اپنے لیے لائیں تھیں یا میرے.....؟؟اشمل نے بات بدلی جس کے پاس وقت ہو وہ پی لے. آخر وہ اسی کی دادو تھیں سیدھا جواب مشکل ہی ملتا تھا.

آپ پی لیں مگر میرے لیے دعا ضرور کر دیجیے گا. اشمل کہتی ہوئی مڑی.

دعا تو کروں گی مگر اپنی اس خود کلامی والی عادت کو قابو میں رکھنا پچھلی بار بھی تم نے باس کے بارے میں اظہارِ خیال کافی بلند آواز میں کیا تھا. دادو ہنسی جس پر اشمل مسکراتے ہوئے سر ہلانے لگی

گھر سے باہر نکلتے ہی دھوپ اور دھول نے اس کا استقبال کیا. جس پر اس نے پر شکوہ نظر سے آسمان کی طرف دیکھا

ہائے اشمل ہم غریب لڑکیاں بھی کیا نصیب لے کر پیدا ہوتیں ہیں. اللہ اتنا رنگ روپ دیتا ہے مگر پیدل چل چل کر خراب ہو جاتا ہے اور یہ گاڑیوں میں بیٹھیں بد صورت سی عورتیں ہمیں ایسے دیکھتی ہیں جیسے ہم کسی اور دنیا کی مخلوق ہوں.

اشمل نے روڈ پر چلتی گاڑیوں کی طرف دیکھ کر کہا

پتہ نہیں یہ نوکری بھی ملے گی یا نہیں_____ مگر میں کوشش تو ضرور کروں گی کیا پتہ کسی امیر کبیر شخص کی نظریوں راہ چلتے مجھ پر پڑ جائے اور میرے دن بدل

جائیں. اس وقت فٹ پاتھ پر کوئی نہیں تھا اس لیے وہ اپنا محبوب مشغلہ خود کلامی آسانی سے اونچی آواز میں فرما رہی تھی.

♣♣♣♣

کب تک سرکار اس فائل کو گھورتے رہیں گے.....؟؟اب بس بھی کرو کچھ نہیں ہے اس میں _____ بذاتِ خود میں اسے کئی بار دیکھ چکا ہوں. ارحم نے فائل پر جھکے اسفند یار کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

تمہیں یقین ہے کہ اس میں کچھ نہیں ہے.....؟؟اسفند نے فائل بند کرتے ہوئے پوچھا

www.novelsclubb.com

میرے کہنے کا مطلب ہے کہ جو معلومات تمہیں چاہیے وہ اس میں نہیں ہے. ارحم نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے جواب دیا لیکن اسفند کے پوچھنے کا انداز ایسا تھا کہ اب وہ خود بھی شش و پنج میں مبتلا تھا.

دو قتل اس فائل کی وجہ سے ہوئے ہیں اور تم کہہ رہے کہ اس میں کچھ نہیں. اسفند

کی آنکھوں کی چمک بتا رہی تھی کہ اسے اس فائل سے کچھ خاص ملا ہے. کچھ ایسا جو ان کے لیے مدد گار ثابت ہو سکتا ہے.

کمال کی چیز ہے تو_____ آخر کامیاب ہو ہی گیا. ارحم کے لہجے میں اس کی قابلیت کا اقرار تھا.

کامیاب ہوا تو نہیں مگر کامیابی کا راستہ ضرور مل گیا ہے. اسفند نے ہاتھ میں پکڑا بال پن فائل پر اچھالتے ہوئے کہا

یار رر کبھی تو خوش ہو جایا کر عجیب جذبات سے عاری شخص ہے. نہ کبھی میں نے تجھے روتے دیکھا نہ کبھی کسی بات پر خوشی سے اچھلتے. ہمارے ڈیپارٹمنٹ کا سب سے قابل آفیسر ہے مگر مجال ہے کہ تجھے اتنی عزت، شہرت اور مال و دولت ساتھ کبھی غرور کیے دیکھا ہو. کیا ہے تو.....؟؟

جس فائل کو سب آفیسر نے چھان کر بیکار قرار دیا تھا اس سے کوئی نشان مل جانا بے شک اسفند کی ذہانت کا نتیجہ تھا مگر وہ پھر بھی خوش نہ تھا. ارحم کی بات پر اسفند

نے اپنے کندھے اچکائے اور کرسی ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گیا.

میری مان تو تُو پہلی فرصت میں کسی اچھے ماہر نفسیات سے مل. جیسے لوگوں کو بے خوابی کی بیماری ہوتی ہے ویسے ہی تجھ میں جذبات کی کمی ہے اور میرے نزدیک بہت بڑی بیماری ہے. یعنی یہ کیا بندہ ہر حال میں ایک جیسا رہے.....؟؟

نہ ہنسے، نہ روئے، نہ کسی کے آنے کی خوشی، نہ کسی کے مرنے کا دکھ اور تو اور کسی کے لیے دل نرم نہیں، بس ہر وقت کام اور فرصت میں سونا_____ یہ کیسی زندگی ہے.....؟؟ارحم کے خاموش ہوتے ہی اسفند نے ڈرامائی انداز میں اپنا گلہ صاف کیا.

www.novelsclubb.com

اگر اور کچھ نہیں کہنا تو میں کہوں. اسفند کے سپاٹ لہجے میں کہے گئے اس جملہ کا مطلب تھا کہ کام پر فوکس کرو.

جی کہیں، میں تو پیدا ہی آپ کی بات ماننے کے لیے ہوا ہوں. ویسے بھی ماتحت ہوں آپ کا، نہ کی گنجائش ہی کہاں ہے.....؟؟

بس زرا خیال رکھیے گا میں آپ جیسا تمام انسانی رشتوں سے فارغ انسان نہیں اور نہ ہی میرا دل صرف خون بنانے کا کام کرتا ہے. ارحم کے جواب پر اسفند نے سر ہلاتے ہوئے ایک نام فائل کور پر لکھا جسے دیکھتے ہی ارحم کو شدید جھٹکا لگا

جناب کو معلوم ہے کہ یہ پلازہ کس کا ہے اور اس میں بزنس کس کا چلتا ہے.....

؟؟ارحم نے بے یقینی سے اسفند کی طرف دیکھا

معلوم ہے. دو لفظی جواب انتہائی سکون سے دیا گیا.

تو پھر.....؟؟ارحم کہتا ہوا کھڑا ہو گیا.

جو باتیں لوگوں کو معلوم ہیں اور جو باتیں ہم دونوں جانتے ہیں ان میں فرق ہے نا!!!!!_____ اسفند پوچھ رہا تھا یا بتا مگر ارحم سمجھنے سے قاصر تھا.

موت ہے. سیدھی سیدھی موت_____ انتہائی سنجیدگی سے ارحم نے سرد لہجے میں کہا

ہاں یہ تو ہے مگر بے فکر رہ تیری باری فلحال نہیں ہے اور "موت" کی میرے سے

بنتی نہیں ورنہ جب پورا گاؤں "قتل" ہوا تھا اور دس دن تک مجھے کھانے کو کچھ نہیں ملا تھا تب مرتا.

اگر تب نہیں مرا تو اب بھی نہیں مروں گا اور بالفرض مر بھی گیا تو کسی کا کوئی نقصان نہیں ہو گا کیونکہ میں نے ایسا کچھ کیا ہی نہیں کہ میرے بعد کوئی پریشان یا اداس ہو. اسفند کے جواب پر ارحم نے ایک گہرا سانس ہوا کی سپرد کیا.

حکم_____یک لفظی سوال ارحم نے پوچھا

وہی جو ہر بار ہوتا ہے. اسفند کہتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا جبکہ ارحم نے اسے دکھ سے دیکھا. بعض اوقات کچھ حادثے انسان کی معصومیت، شرارتیں، سکون سب کچھ چھین لیتے ہیں اور وہ محض سانس لیتی مشین بن جاتا ہے. ایسا ہی انسپکٹر اسفند یار ولی ساتھ تھا.

♣♣♣♣♣

اشمل نے بس سے اترتے ہی سڑک پار دیو ہیکل کئی منزلہ شیشے کے پلازہ کو ستائش

سے دیکھا جس پر بڑے بڑے حروف میں khan traveling agency لکھا تھا.

پتہ نہیں یہاں بھی جاب ملے گی کہ نہیں.....؟؟ ویسے اپنے سابقہ تجربوں کی روشنی میں تو نہیں ملے گی مگر_____ اشمل بولتی ہوئی سڑک کراس کرنے لگی.

پلازہ کی انٹرس انتہائی جدید طرز کی تھی اس کے اندر جو لڑکیاں اور لڑکے آجا رہے تھے وہ اپنے حلیوں سے بہت ہائی کلاس کے لگ رہے تھے. جنھیں دیکھ کر اشمل کے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی اور ہاتھوں میں پسینہ آنے لگا کمتری کے احساس سے چہرے کا رنگ بدل گیا.

www.novelsclubb.com

اشمل میری جان!!! میری مان تو یہاں سے چلی جا. یہ جگہ تیرے کام کرنے کے قابل نہیں ہے. ابھی وہ اپنی سوچ میں گم ارد گرد کا جائزہ لے رہی تھی کہ ویٹنگ ایریا میں اسے ایک فقیر زمین پر بیٹھا نظر آیا. اشمل بھی کچھ دیر آرام کی نیت سے اس طرف چل دی.

ویٹنگ ایریے میں زیادہ تر لوگ اپنی اپنی بسوں کا انتظار کر رہے تھے. کچھ باتوں میں مشغول تھے. کہیں لڑکیاں اور کہیں لڑکے گروپ میں بیٹھے تھے.

اشمل سب کو کراس کرتی آخر میں جا بیٹھی وہاں اس کے آس پاس کوئی نہیں تھا.

بس کچھ فاصلے پر ایک فقیر زمین پر بیٹھا انگلیوں سے فرش پر کچھ بنا رہا تھا. اشمل کے وہاں بیٹھنے پر فقیر نے ایک نظر اٹھا کر اسے دیکھا اور پھر اپنے کام میں مصروف ہو گیا.

ایسے کیا دیکھ رہے ہو.....؟؟ یہ جگہ تمہارے باپ کی ہے جو تمہارے سوا کوئی اور یہاں بیٹھ نہیں سکتا. میں کونسا یہاں تمہارے بزنس میں شامل ہونے آئی ہوں.

اشمل فقیر کے دیکھنے پر بڑبڑاتی ہوئی سڑک پر چلتی گاڑیوں کو دیکھنے لگی.

اشمل اٹھ کب تک یہاں بیٹھی رہے گی. جا کر انٹرویو دے حالانکہ انٹرویو کا فائدہ تو ہے نہیں مگر پھر بھی جہاں اتنی جگہوں پر دیا ہے ایک اور سہی_____ مایوسی سے اشمل نے اپنے ہاتھوں کی لکیروں کو دیکھا

لگتا ہے اپنے نصیب میں اچھی زندگی اور پیسہ نہیں_____ وہ عادت کے مطابق اتنی اونچی آواز میں خود کلامی کر رہی تھی کہ پاس بیٹھا فقیر اسے بآسانی سن سکتا تھا. اپنے اندر ہمت جمع کرتی وہ اٹھی تو دوبارہ نظر فقیر پر پڑی.

فقیر بابا_____ خیر تم بابا تو نہیں ہو مگر کیا کیا جائے. مخاطب تم جیسوں کو ایسے ہی کیا جاتا ہے. چلو میں زرا ماڈرن طریقے سے مخاطب کر لیتی ہوں.

مسٹر فقیر!!! دعا کرو مجھے آج نوکری مل جائے. میں بہت ضرورت مند ہوں. اگر آج مجھے یہ نوکری مل گی تو میں تمہیں روز دس روپے دیا کروں گی. اشمل کہتی ہوئی انٹرس کی طرف بڑھ گئی جبکہ فقیر اسے حیرت سے جاتا ہوا دیکھنے لگا

♠♠♠♠♠

اشمل نے جیسے ہی اندر قدم رکھا انتہائی ٹھنڈے اور خوشبودار ماحول نے اسے خوش آمدید کہا. ریسپشن پر ایک خوبصورت لڑکی مسکرا مسکرا کر آنے والوں کے نام کمپیوٹر میں چک کرنے کے بعد انھیں مختلف کیبن کی طرف بھیج رہی تھی.

ھال نماوہ کمرہ اس وقت مختلف عمر اور حلیوں کے مرد و عورتوں سے بھرا پڑا تھا.

ایک دیوار پر فل سائز ایل ای ڈی لگی تھی جس پر کوئی اینکر زور و شور سے مہنگائی کا رونا رو رہا تھا.

اشمل نے ایک نظر اپنے حلیے پر ڈالتے ہوئے سر نفی میں ہلایا. اشمل یہاں نوکری نہیں ملنے والی، اپنا وقت برباد نہ کر اور لوٹ جا_____ کچھ سوچتے ہوئے وہ تیزی سے پلٹی تو سامنے سے آتے وجود سے ساتھ زبردست ٹکرائی.

مس دیکھ کر_____ آپ کو بھی چوٹ لگ سکتی تھی.

مخالف شخص نے ناگوار چہرے ساتھ تمیز سے کہا اور اپنا کوٹ درست کرنے لگا

کیا دیکھ کر.....؟؟ نظر آپ کو نہیں آتا اور بھاشن مجھے دے رہے. اشمل کی آواز اتنی تیز اور لہجہ اتنا تلخ تھا کہ آس پاس موجود لوگوں نے ایک ساتھ نظر اٹھا کر ان کی طرف دیکھا

سوری مگر غلطی آپ کی بھی ہے. اس سوٹڈ بوٹڈ شخص نے معزرت کی. جس پر

اشمل غصے سے سر نفی میں ہلاتی باہر کی طرف جانے لگی.

ویسے آپ یہاں کس کام سے آئیں تھیں میرا مطلب _____ اشمل جو جاتا دیکھ کر اس شخص نے پوچھا

گھی، آٹا، چینی وغیرہ لینی تھی ملے گی....؟؟؟اب کی بار اشمل کے چہرے پر بلا کی معصومیت تھی.

کیاااااا.....؟؟ مخالف نے حیرت سے بے ساختہ پوچھا گویا سننے میں غلطی ہو.

جتنا بیہودہ سوال تھا اس کی نسبت جواب تو خاصا مناسب دیا ہے. اشمل کے تاثرات پل پل بدل رہے تھے.

www.novelsclubb.com

سوری مس میرا مطلب تھا کہ _____ ابھی وہ اتنا ہی بول پایا تھا کہ اس کا پی اے بھاگا بھاگا آیا.

سر عمران آپ جلدی کریں candidates کی ایک لمبی لائن آپ کا انتظار کر رہی ہے. آگے ہی ہم لیٹ ہو گئے ہیں. انٹرویو کا وقت نو بجے تھا جبکہ اب دس بج

رہے ہیں. پی اے کی بات سنتے ہی عمران نے اپنی کلائی پر بندھی گھڑی کی طرف دیکھا

آپ بھی کیا انٹرویو کے لیے آئیں ہیں.....؟؟ عمران نے اشمل کے ہاتھ میں فائل دیکھ کر پوچھا

جس پر اشمل نے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا

پلیز آیئے_____ عمران نے اخلاق کا اعلیٰ مظاہرہ کرتے ہوئے اسے ساتھ آنے کا کہا جس پر اشمل نے اسے گھورا

انٹرویو یقیناً آپ لیں گے.....؟؟ اشمل کے پوچھنے پر عمران نے مسکراتے ہوئے سر ہاں میں ہلایا

پھر رہنے دیں. میں نے کونسا سا سلیکٹ ہو جانا ہے. اشمل کہتے ہوئے پلٹی

مس بات سنیں اتنی بدگمانی اچھی نہیں ہوتی. اگر آپ میں قابلیت ہے اور ہمارے ادارے نے آپ کو انٹرویو کال کی ہے تو انٹرویو دیے بغیر مت جائیں. آگے آپ کی

مرضی_____ عمران کہتا ہوا پی اے ساتھ آگے بڑھ گیا جبکہ اشمل ناچاہتے ہوئے بھی ان کے پیچھے چلنے لگی.

♣♣♣♣♣

ہاں جی کیا رپوٹیں ہیں.....؟؟ارحم نے اسفند کو کال کرتے ہوئے پوچھا

کیسی رپوٹیں_____ کیا تم نے کوئی ٹیسٹ کرایا تھا.....؟؟اسفند نے بے دلی سے پوچھا اسے یوں ارحم کا وقت بے وقت تنگ کرنا سخت برا لگتا تھا خاص طور پر تب جب وہ ڈیوٹی پر ہوتا.

کیسی رپورٹ سے کیا مراد_____ بھئی آج کی رپورٹ پوچھی ہے. ارحم نے حیرانگی سے کہا

اچھاااااااااتو میں نے تمہیں رپورٹ دینی تھی. اسفند کا انداز سوالیہ تھا.

میں ابھی اتنا خوش قسمت نہیں ہوا کہ انسپکٹر اسفند یار ولی مجھے اپنے دن بھر کی رپورٹ دیں. ہو گی کوئی چڑیلوں کی ملکہ جسے تم خود دن بھر کی رپورٹ شرافت

سے دیا کروں گے. بس اللہ مجھے وہ دن ضرور دکھائے. ارحم نے آہ بھرتے ہوئے حسرت کا اظہار کیا.

میرے خیال سے بکواس کا وقت ختم ہوا. اسفند کی سرد آواز ایک بار پھر سپیکر سے ابھری

تو پھر رپورٹ دو.....؟؟ میرے لیے نہیں بلکہ سر پوچھ رہے ہیں. اب کی بار ڈانٹ سے بچنے کے لیے ارحم نے سلمان صاحب کا سہارا لیا.

انھیں بتا دو کہ تم یعنی ارحم جاوید کبھی باپ نہیں بن سکتا_____ اسفند نے کہتے ساتھ ہی کال کاٹ دی جبکہ ارحم اس کے آخری جملے پر غور کرنے لگا

"لاحولا ولا قوۃ" کیا بکواس کی ہے. اللہ نہ کرے. بند فون کو دیکھتے ہوئے ارحم مسلسل بڑبڑا رہا تھا. جب سلمان صاحب اپنے بھاری بھر کم وجود ساتھ اس کے کیبن میں داخل ہوئے.

ہاں بھئی کیا بنا، کچھ چانسز ہیں.....؟؟ انہوں نے ہمیشہ کی طرح ہلکے پھلکے انداز

میں پوچھا

آپ کے لاڈلے انسپکٹر نے تو میرے تمام چانسسز ختم کر دیے ہیں. ہاں البتہ اس کا پتہ نہیں_____ ارحم کے چہرے پر ناگوار آثار دیکھ کر سلمان صاحب مسکرائے.

آپ میری ڈیوٹی کسی اور انسپکٹر ساتھ لگا دیں. یہ بہت زیادہ ذلیل کرتا ہے. ارحم ناراض سا تھا.

اچھاااااااااا مگر میرے ریکارڈ کے مطابق تم دونوں نے بہت سے مشکل کیسس بہت آسانی سے اور جلد حل کر لیے ہیں اور اسی بنا پر تو تمہاری دو دفعہ ترقی بھی ہو چکی ہے.

www.novelsclubb.com

اسفی کو تو خیر ان باتوں سے فرق نہیں پڑتا مگر تمہاری شادی قریب ہے اور یقیناً تمہیں اپنی بیگم صاحبہ کے لیے ایک عدد گھر اور گاڑی چاہیے ہو گی.....؟؟ سلمان صاحب نے معنی خیزی سے پوچھا

سر آپ بھی_____؟؟؟ ارحم نے تھکے سے انداز میں کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا

دیکھو تم دونوں مجھے اپنے بیٹوں کی طرح عزیز ہو_____ سلمان صاحب کی بات پر ارحم نے انگلی اٹھا کر انھیں مزید بولنے سے روکا

سر وہ بیٹے کی طرح جبکہ میں بہو کی طرح عزیز ہوں. اپنا جملہ درست کر لیں. ارحم کی درستگی پر سلمان صاحب ہنسے

تم واحد انسپکٹر ہو جسکی اسفی سے بنی ہے ورنہ_____ سلمان صاحب نے ارحم کا کندھا تھپکتے ہوئے کہا

جی معلوم ہے مگر وہ زیادتی کر جاتا ہے. ارحم نے گلہ کیا.

کوئی بات نہیں، میں تو شکر کرتا ہوں کہ وہ تمہارے ساتھ کام کرتا ہے، بات کرتا ہے. ورنہ وہ تو کسی کو بھی سیدھے منہ جواب نہیں دیتا تھا. سلمان صاحب کی بات پر ارحم طنزاً ہنسا

مجھے تو جیسے وہ آتے جاتے سلوٹ مارتا ہے. بات تو وہ مجھ سے بھی سیدھے منہ نہیں کرتا بلکہ اس کا منہ سیدھا ہے ہی نہیں. ارحم کے جواب پر سلمان صاحب نے

مسکراتے ہوئے سر ہاں میں ہلایا.

کہتے تو تم ٹھیک ہو مگر اسے اداس دیکھ کر مجھے دکھ ہوتا ہے. عجیب مشینی زندگی گزار رہا ہے. خیر تمہارے خیال میں کامیابی کا چانس اس کیس میں کتنا ہے.....؟؟اب کی بار سلمان صاحب نے پروفیشنل انداز میں پوچھا

سابقہ ریکارڈز دیکھیں تو سو فیصد اور اگر موجودہ صورتحال کا جائزہ لیں تو _____

ارحم نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے جان بجھ کر جملہ ادھورا چھوڑا.

تو.....؟؟سلمان صاحب نے تشویش سے کہا

تو بھی سو فیصد _____ ارحم کہتا ہوا ہنس پڑا جبکہ سلمان صاحب نے سر نفی میں ہلایا اور اپنے کیبن کی طرف چل دیے.

♣♣♣♣♣

جی مس اپنا پورا نام بتائیں.....؟؟عمران نے اشمل کے ڈاکومنٹس دیکھتے ہوئے سرسری سے انداز میں پوچھا

حیرت ہے آپ کو اتنی جلدی آدھا نام یاد ہو گیا ہے جو پورا پوچھ رہے ہیں. مجھے تو اپنا نام اور اس کے سپیلنگ انگلش اردو میں دسویں جماعت میں یاد ہوئے تھے. اشمل نے عادت کے مطابق خود کلامی کی. جو غلطی سے کافی اونچی تھی. اس کی بڑبڑاہٹ پر عمران نے ڈاکومنٹس سے نظریں ہٹا کر اسے دیکھا

کیا آدھے نام سے گزارا نہیں ہو گا.....؟؟ اشمل نے زبردستی مسکراتے ہوئے پوچھا

ہو جائے گا، بس ویسے ہی پوچھا تھا. وہ آپ صبح کافی غصے میں تھیں. عمران نے اشمل کے پورے نام بمعہ ولدیت کو گھورتے ہوئے وضاحت دی.

ویسے کو چھوڑیں اور ایسے بتا دیں کہ آپ سیلری کیا دیں گئے.....؟؟ آگے ہی بیٹھا بیٹھا کر اتنا وقت ضائع کر دیا ہے. اشمل کے سوال پر عمران نے مسکراتے ہوئے اسے دیکھا

آپ کو کتنی سیلری چاہیے.....؟؟ عمران نے اشمل کی فائل بند کرتے ہوئے دلچسپی

سے پوچھا

جتنی آپ آسانی سے دے سکیں_____ اشمل کے جواب پر نہ چاہتے ہوئے بھی عمران ہنس پڑا.

آپ خاصی دلچسپ ہیں اور پر اعتماد بھی_____ عمران نے اعتراف کیا.

جی جو مجھ سے پہلی بار ملتا ہی ایسا ہی کہتا ہے مگر پھر کچھ عرصے بعد اس کی رائے بدلنے لگتی ہے. پتہ نہیں کیوں.....؟؟ اشمل نے لاپرواہی سے کندھے اچکائے

ہم آپ کو آسانی سے ہر ماہ پچاس ہزار دے سکتے ہیں_____ عمران کی آفر پر

اشمل نے بیزاری سے اپنا سر نفی میں ہلایا اور اٹھ کھڑی ہوئی.

کم ہے.....؟؟ اشمل کے یوں کھڑے ہونے پر عمران کو حیرت ہوئی. اس کا خیال تھا یہ غریب سی لڑکی بہت خوش ہو گی.

اتنا بڑا پلازہ آپ نے کرایہ پر لے رکھا ہے. ہزاروں روپے اس کی ڈیکوریشن پر لگا دیے. انٹرس سے لے کر یہاں تک کتنے ہی کیمرے اور ملازم موجود ہیں. خود آپ

کا یہ کمرہ اتنا لگژری ہے اور تو اور اپنے کپڑے ہی دیکھ لیں. پورا دن لوگوں کو انٹرویو کے لیے خوار کر رہے اور سیلری بس "پچاس ہزار" _____ شرم آنی چاہیے.

مہربانی فرما کر مجھے تو آپ سو کا نوٹ دے دیں تاکہ میرے جو پیسے انٹرویو دینے کے لیے لگے ہیں وہ پورے ہو جائیں. باقی آپ اپنی نوکری اور سیلری اپنے پاس رکھیں.

اشمل کا انداز ایسا تھا کہ عمران نے جیب سے سو کا نوٹ نکال کر میز پر رکھ دیا.

پہلے تو مجھے شک تھا مگر اب یقین ہو گیا ہے کہ آپ بذات خود بہت غریب ہیں. خیر مجھے یہ نوکری نہیں کرنی. اشمل نے اپنی فائل عمران کے آگے سے اٹھاتے ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

چلیں مس میں آپ کی سیلری بڑھا دیتا ہوں. آپ کو میں ہر ماہ ساٹھ ہزار دوں گا جبکہ مس صائمہ کو اسی پوسٹ کے لیے میں پچاس ہزار دیتا تھا. عمران کے کہنے پر اشمل نے اپنی فائل سینے سے ساتھ لگاتے ہوئے ان کی آنکھوں میں دیکھا

مجھے اِسی ہزار چاہیے _____ میں مس صائمہ کو نہیں جانتی ورنہ کافی بہتر جواب

دیتی. اشمل کا اعتماد قابل دید تھا.

مس یہ تو بہت زیادہ ہیں. میں آگے ہی آپ کو اپنی پالیسی کے خلاف جا کر آفر کر چکا ہوں. ورنہ ہم نئے ایمپائر کو پچاس ہزار سے زیادہ نہیں دیتے. میں خود بھی afford نہیں کر سکتا ورنہ پرسنلی دے دیتا. عمران کا انداز سیریس اور دوٹوک تھا.

آپ کا سوٹ کتنے کا ہے.....؟؟ اشمل نے اچانک پوچھا تو عمران کو حیرت ہوئی.

بیس ہزار کا_____ عمران نے اپنے کوٹ کا بٹن بند کرتے ہوئے جواب دیا.

اگر آپ ہزار روپے کا سوٹ پہن لیں تب بھی ایسے ہی لگیں گے. اس لیے آپ ہزار روپے کا سوٹ پہنیں اور مجھے اسی ہزار دے دیں. پچاس ادارے کی طرف سے اور بیس اپنی طرف سے_____ اشمل کی تجویز پر عمران نے اسے داد دیتی نظروں سے دیکھا

ٹھیک ہے ہم آپ کو آپ کی من پسند سیلری دینے کو تیار ہے مگر پھر آپ کام بھی ہمارا من پسند کریں گی. عمران کی بات پر غور کیے بغیر ہی اشمل نے ہاں میں سر ہلا

دیا.

لڑکی بے وقوف ہے مگر ہمارے کافی کام آسکتی ہے_____ عمران نے دل میں سوچتے ہوئے انٹر کام پر اپنے پی اے کو اشمل کا appointment letter تیار کرنے کا کہا

مس اشمل ہم آپ کو اپنے ادارے میں خوش آمدید کہتے ہیں. عمران نے خوشدلی سے کھڑے ہوتے ہوئے کہا

جی وہ تو آپ نے صبح ہی بڑے اچھے انداز سے کہہ دیا تھا اب ضرورت نہیں ہے.

اشمل نے خود کلامی کی.

www.novelsclubb.com

آپ صبح دس بجے تک آجایئے گا. مس صائمہ کو میں آپ کے بارے میں ہدایات دے دوں گا. وہ آپ کو آپ کی ڈیوٹی سمجھا دیں گی. عمران صاحب کے کہنے پر اشمل نے سر ہاں میں ہلایا.

ایک تو ہر انسان کی زندگی میں صائمہ نامی لڑکی کسی نہ کسی صورت میں ضرور آتی ہے

پتہ نہیں کیوں.....؟؟ماں باپ نے صائمہ نام ایسے رکھا ہے جیسے کوئی سرکاری سکیم ہو کہ یہ نام رکھوں گے تو بیس کلو آٹا اور پانچ کلو چینی سستے ریٹ پر ملے گی.

اشمل کی خود کلامی جاری تھی جبکہ عمران اپنے دل میں کچھ اور ہی منصوبے بنا رہا تھا.

♣♣♣♣♣

جس وقت اشمل اپنا لیٹر لے کر پلازہ سے باہر نکلی دوپہر ڈھل رہی تھی. مگر اس کا چہرہ چمک رہا تھا.

اللہ جی آپ بہت زیادہ والے اچھے ہیں. آپ کا بہت بہت شکریہ اتنی اچھی جاب کے لیے_____ بالآخر مجھے بھی ایک اچھی جاب مل گئی. اشمل خود کلامی کرتی ویٹنگ ایریے کی طرف بڑھنے لگی جہاں صبح کی نسبت رش بہت کم تھی. ہاں البتہ فقیر اپنی جگہ موجود تھا.

مسٹر فقیر تمہاری دعا سے مجھے جاب مل گئی ہے کیونکہ دادو کی دعا سے تو نہیں ملتی.

خیر میں نے یہ بتانا تھا کہ وعدے کے مطابق میں تمہیں روزانہ دس روپے دوں گی

www.novelsclubb.com

مگر اگلے مہینے یعنی سیلری ملنے کے بعد_____ اشمل فقیر سے کہتے ہوئے پاس پڑے بنچ پر بیٹھ گی اور سڑک پر چلتی گاڑیوں کو دیکھنے لگی.

اب میرے پاس بھی جلد ہی گاڑی ہو گی اور گاڑی والا بھی_____ اشمل کی خوشی سے بھرپور آواز فقیر کے کانوں میں پڑی تو ناچاہتے ہوئے بھی اس نے اشمل کی طرف دیکھا جہاں خوشی چہرے سے چھلک رہی تھی.

کوئی اتنی سی بات پر کیسے اتنا خوش ہو سکتا ہے.....؟؟ فقیر حیران تھا.

تم بولتے نہیں ہو_____ اشمل نے فقیر کے لب ہلتے ہوئے دیکھ کر پوچھا. فقیر جو شاید کچھ کہنے لگا تھا اشمل کے پوچھنے پر دوبارہ خاموش ہو گیا.

گونگے ہو.....؟؟ اشمل نے دوبارہ پوچھا تو فقیر نے ہاں میں سر ہلا دیا.

اچھا ہے کم از کم تمہاری باتوں سے کسی کا دل تو نہیں دکھتا نا!!!!!_____ گونگا بندہ ٹھیک ہوتا ہے میرے حساب میں تو اندھا بھی بُرا نہیں ہوتا مگر شرط یہ ہے کہ بندہ ہو بندی نہیں. اشمل نے اپنی بات کے آخر میں قہقہہ لگایا جبکہ فقیر اس کے

لہجے اور چہرے پر آنے والے مختلف رنگوں کو غور سے دیکھ رہا تھا.

مسٹر فقیر تمہاری دعا میرے حق میں بہت جلدی قبول ہو گئی ہے. اب مجھ پر احسان کرتے ہوئے ایک اور دعا کر دو پلیز زززز کہ میری شادی جلدی سے ہو جائے پھر میں تمہیں پورا سو کا نوٹ دوں گی.

وہ کیا ہے نا!!!!!!از یادہ پیسے دیتے ہوئے مجھے موت پڑتی ہے. مہنگی ہے مگر گزارہ کر لینا. اشمل خود ہی سوال جواب میں مصروف تھی. فقیر نے کچھ دیر اس کی بے تکی باتیں سنی پھر تنگ آ کر چل دیا

ارے کہاں چل دیے.....؟؟ابھی تو دھندے کا وقت شروع ہوا ہے. دوپہر کے بعد ہی لوگ گھروں سے نکلتے ہیں. لگتا ہے تم اس دھندے میں نئے ہو. تبھی تمہیں معلوم نہیں.

خیر فکر نہ کروں میں ہوں نا!!!!!!سب سمجھا دوں گی. اب تم نے میرے ساتھ نیکی کی ہے تو میں بھی تم ساتھ نیکی کروں گی. جبکہ فقیر کے ماتھے پر بے شمار شکنیں ظاہر

ہوئیں.

جہاں جوان لڑکا لڑکی دیکھو وہاں بے دھڑک ہو کر مانگنے چلے جاؤ مگر اس بات کا خیال رکھنا کہ بھیگ لڑکی سے مانگنی ہے. پھر زیادہ ملے گی. اگر لڑکا غریب بھی ہوا تو لڑکی کو دیکھنے کے لیے زیادہ پیسے دے گا. آخر ایمپریس جو کرنا ہوتا ہے پر تمہارا کام بن جائے گا. پکا_____ اشمل اپنا دائیں ہاتھ ہوا میں نچا نچا کر بتا رہی تھی.

زیادہ حیران مت ہو. جب مجھے کہیں نوکری نہیں مل رہی تھی اور ہمارے فاقے ہونے لگے تھے تب میں نے اسی بزنس کا سوچا تھا. یہ بہت فائدے مند ہے. کچھ انویسٹ نہیں کرنا پڑتا اور منافع ہی منافع_____ اشمل کی وضاحت پر فقیر نے اسے سر سے پاؤں تک دیکھا

اوہو اپنے لیے نہیں اپنی دادو کے لیے_____ مگر وہ اس عمر میں بھی مانگنے والی نہیں لگتی. اس لیے میرا بزنس چلنے سے پہلے ہی فیل ہو گیا.

پر میرے پاس اس بزنس کے بارے میں بہت زیادہ معلومات ہیں. میں روز تمہیں

بتاتی رہوں گی. اب تو ہماری ملاقات رہے گی. اگر تمہارا بزنس اچھا چل پڑا تو میں تم سے شادی بھی کر لوں گی تم پریشان مت ہونا کہ گونگے ہو، فقیر ہو تو کون شادی کرے گا.....؟؟اشمل کی باتیں فقیر کو ہضم نہیں ہو رہیں تھیں.

میرا نام اشمل ہے تمہارا جو بھی ہو مجھے فرق نہیں پڑا. اچھا اب آگے سے ہٹو مجھے گھر جانا ہے. دادو کو خوشخبری سنانی ہیں. ویسے بھی بس آگئی ہے. اشمل فقیر کی سائیڈ سے نکلتی ہوئی بس کی طرف بڑھ گی جبکہ فقیر اسے ہکا بکا جاتے ہوئے دیکھنے لگا کہ راستہ تو اس نے روکا تھا اور الزام میرے سر.....

♣♣♣♣♣

www.novelsclubb.com

دادو____ دادو____ دادو آپ کہاں ہیں....؟؟اشمل نے گھر میں داخل ہوتے ہی اونچی آواز میں پکارنا شروع کیا مگر سارا گھر چھان لینے کے باوجود بھی اسے دادو کہیں نہیں ملی.

ایک تو دادو گھر میں ٹکتی ہی نہیں ہیں. اشمل نے خود کلامی کرتے ہوئے اپنی چادر اتار

کر باہر بچھی چارپائی پر رکھی اور کچن کا رخ کیا. جس کی حالت سے صاف ظاہر تھا کہ دادو نے ناشتہ بنانے کے سوا کچھ نہیں کیا.

میں یعنی اشمل سیییی_____ اشمل نے کہتے کہتے خود کو روکا

یاررررا اشمل کتنی بار منع کیا ہے کہ اس شخص کا نام نہ لیا کر جس نے سوائے تجھے پیدا کرنے کے اور کچھ بھی تیرے لیے نہیں کیا اور زیادہ اداس بھی مت ہو.

چل شاباش!!! برتن دھو اور سوچ کہ دادو کو ان کی لاپرواہی پر کیا سزا دی جائے _____ اشمل نے خود ہی اپنے آپ کو تسلی دی اور برتن دھونے کے لیے اپرل باندھنے لگی. ابھی وہ برتن دھونے کے لیے نل کھول ہی رہی تھی کہ دروازے پر زور زور سے دستک ہوئی.

اللہ خیر کرے کہیں دادو بھی تو دادا پاس نہیں چلی گئی_____ ہائے میں تو ان کا ایکسیڈنٹ سے خراب چہرہ نہیں دیکھ سکوں گی. کیا پتہ کیسے فوت ہوئیں ہوں گی .....؟؟ اشمل نے کچن سے باہر نکلتے ہوئے اپنے آپ سے کہا

ارے اشمل!!!رک زیادہ والا پریشان سا منہ بناتا کہ آنے والوں کو پتہ چلے کہ تُو اپنی دادو کے گُم ہونے پر بہت پریشان تھی. اشمل نے دروازے کی طرف جاتے ہوئے خود کو روکا اور اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے دکھی سی شکل بنائی.

کتنی بار کہا ہے کہ اماں جی کو اکیلے باہر نہ جانے دیا کرو مگر تمہیں تو اپنی دادو کی کوئی فکر ہے ہی نہیں _____ دروازہ کھولتے ہی آنٹی نسیم نے اشمل جو دیکھتے ہوئے غصہ سے کہا اور دادو کو پکڑ کر اندر لے آئی.

میں اس لیے ان کی فکر نہیں کرتی کہ سارا محلہ ہی ان کی فکر میں لگا رہتا ہے. ویسے بھی جب آپ جیسے ہمسائے ہوں تو فکر کس بات کی ہے.....؟؟؟اشمل کے جواب پر دادو نے اسے گھور کر دیکھا اور نسیم کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اسے جانے کا کہا

آپ یہ بتانا پسند کریں گی کہ گھر سارا کھلا چھوڑ کر آپ کہاں گئیں تھیں. یہ عمر ہے آپ کی آوارہ گردیاں کرنے کی.....؟؟

لفنڈے لونڈوں کی طرح سارا دن لور لور پھرتی رہتیں ہیں. گھر میں جوان، خوبصورت پوتی ہے اس کا خیال نہیں_____ اشمل دادو کے سر پر کھڑی پوچھ رہی تھی.

میں گھر میں اکیلی بیٹھی بور ہو جاتی ہوں. اس لیے چوک کا چکر لگانے چلی جاتی ہوں. وہاں خوب رونق لگی ہوتی ہے. وقت گزرنے کا پتہ ہی نہیں چلتا.

مگر آج شومئ قسمت ایک رکشہ سے ٹکرا گئی. وہ تو شکر ہے کہ نسیم وہاں اپنے بیٹے ساتھ سبزی لینے آئی ہوئی تھی تو مجھے گھر لے آئی ورنہ وہیں چوک میں رات گزارنا پڑتی. کیونکہ تمہیں تو توفیق ہونی نہیں تھی کہ اپنی دادو کو تلاش کرتی_____

دادو نے شکوہ کرتے ہوئے اپنی ٹانگیں چارپائی پر رکھیں. جبکہ اشمل انھیں بہت گھور گھور کر دیکھ رہی تھی.

ویسے اگر آپ اس حالت میں چوک پہ بیٹھ جاتیں تو دیہاڑی خوب لگتی مگر ہماری ایسی قسمت کہاں.....؟؟

جب بھی کوئی کمائی کا زریعہ بننے لگتا ہے. تو لوگ اس پر پانی پھر دیتے ہیں. اب اس منحوس نسیم کو ہی دیکھ لو_____ اشمل کہتی ہوئی ان کے پاؤں کی طرف بیٹھ گئی.

ہائے کمبخت_____ اب میں اس عمر میں بھیک مانگتی اچھی لگوں گی.....؟؟ایک وقت تھا میرے گھر والا دوسروں کو بھیک دیتا تھا اور اب لوگ اس کی بیوہ کو دیں گے.....؟؟دادو نے غصہ سے اشمل کی طرف دیکھا

لو جی اس میں اتنا غصہ کرنے والی کیا بات ہے. آپ کو یا آپ کے شوہر نامدار کو جانتا ہی کون ہے.....؟؟

www.novelsclubb.com

یہاں تو ہمارے ملک کا وزیر اعظم سر عام بھیک مانگ رہا ہوتا ہے اور آپ کو نخرہ چڑھا ہے میں بھیک مانگتی اچھی لگوں گی.....؟؟اشمل نے نقل اتاری.

ہمارے ملک میں جو جتنے دھڑلے سے بھیک مانگتا ہے لوگ اسے اتنی ہی زیادہ بھیک دیتے ہیں. ہمارے ملک کی اہم شخصیات بھیک مانگ مانگ کر ہسپتال اور ڈیم بنا رہے

اور آپ_____؟؟؟اشمل کے چپ ہوتے ہی دادو نے اسے ہاتھ کے اشارے سے جانے کا کہا

ہائے میں تو بھول ہی گئی. میں نے تو آپ کو ایک خوشخبری سنانی تھی. بس اب آپ شادی کی تیاری شروع کریں. مجھے ایک بہت ہی اچھی نوکری مل گئی ہے_____

اشمل کو کچن کی طرف جاتے ہوئے اپنی نوکری کا خیال آیا تو وہ پلٹی. دادو جو تھکی سے آنکھیں موندے رہیں تھیں اشمل کی بات سنتے ہی اٹھ بیٹھیں.

بات تو تیری بلکل ٹھیک ہے اور مجھے کوئی اعتراض بھی نہیں. شکر ہے کہ تُو تنگ ذہنیت کی نہیں. آج کل کی نسل میں یہ بات بہت اچھی ہے کہ وہ روشن دماغ ہے. مگر زمانے والے کیا کہیں گے کہ میں اس عمر میں شادی کر رہی ہوں. حالانکہ میری اتنی عمر نہیں_____ دادو نے شرماتے ہوئے کہا تو اشمل کا حیرت کے مارے پورا منہ کھل گیا.

چلو جی اب پوتی کیا کرے جب دادی کے ہی ارمان ابھی باقی ہیں_____؟؟

دادو آپ نے اس دنیا میں کچھ تو دیکھا ہے نا!!!!!!_____ میرا مطلب دادا اور اپنے بچے پھر پوتی وغیرہ مگر میں نے ابھی کچھ نہیں دیکھا.

پلیز زززز دادو پہلے میری شادی کر دیں. پھر پکا وعدہ میں اپنے سسرال میں کوئی امیر سا بزرگ دیکھ کر اس ساتھ آپ کی شادی کروا دوں گی. اشمل نے مسکا لگاتے ہوئے منت بھرے لہجے میں دادو کا ہاتھ پکڑ کر کہا

چل پرے ہٹ_____ میں نے تیری شادی نہیں کرنی. اس طرح تو میں اس گھر میں اکیلی رہ جاؤں گی اور تو اپنے سسرال میں مزے کرے گی. دادو ہمیشہ کی طرح اشمل کی شادی والی بات سے اداس ہو گئی.

www.novelsclubb.com

دادو ہم کوئی گھر داماد ڈھونڈ لیتے ہیں یا پھر میں جہیز میں آپ کو اپنے ساتھ لے جاؤں گی. مگر مجھے شادی کرنی ہے_____ اشمل نے مصنوعی ناراضگی کا اظہار کیا.

اچھا!!!!!!!!!!!!پھر پکا وعدہ کر کہ مجھے اپنے ساتھ لے کر جائے گی. میں یہ گھر کرائے پر دے دوں گی اس طرح مجھے ہر مہینے کچھ نہ کچھ رقم بھی ملتی رہے گی_____ دادو

کی آنکھوں میں چمک ابھری.

آدھا کرایہ میرا ہو گا آخر میں آپ کو اپنے گھر رکھوں گی_____ اشمل نے انگلی اٹھاتے ہوئے کہا

ہاں ٹھیک ہے. اب میرے کھانے کے لیے کچھ لا، کم از کم چائے ہی پلا دے. دادو نے ہائے ہائے کرتے اپنا سر تکیہ پر رکھا.

دادو کہیں بھی جانے سے پہلے گھر کا دروازہ ضرور بند کر جایا کریں حالات اچھے نہیں ہیں. اشمل کہتے ہوئے کچن کی طرف بڑھ گئی.

♣♣♣♣♣

www.novelsclubb.com

سنا ہے تم نے نئی پی اے رکھ لی ہے_____ عمران بیٹھا ٹی وی دیکھ رہا تھا جب اس کے قریب اپنی خبیث مسکراہٹ ساتھ عدیل نے بیٹھتے ہوئے کہا

عدیل بھائی آپ میرے آفس سٹاف اور آفس معاملات سے دور ہی رہا کریں تو یہ آپ کے حق میں بہتر ہے. آگے ہی آپ کی حرکتوں نے بہت مسائل کھڑے کر

رکھے ہیں_____ عمران نے سرد لہجے میں تنبیہہ کی.

میرے تو ویسے ہی سب پیچھے پڑے رہتے ہیں. بد سے بدنام ہونے والی بات ہے. حالانکہ میں تو کچھ بھی نہیں کرتا اور ویسے بھی باقی لوگ کونسے پارسا ہیں. اب تم اپنی ہی مثال لے لو.....؟؟ عدیل نے مسکین سی شکل بناتے ہوئے آخر میں بیہودہ قہقہہ لگایا.

عدیل بھائی ہم لوگوں اور آپ میں بہت فرق ہے. ہم لوگ کم از کم اپنے قریبی حلقے اور رشتے داروں میں بے غیرتیاں نہیں کرتے. خاص طور پر اپنے جاننے والوں اور آفس سٹاف ساتھ_____ مگر آپ تو کسی کو بھی نہیں چھوڑتے.

اتنی بار اپنی انھی حرکتوں کی وجہ سے جیل کی ہوا بھی کھائی ہے مگر پھر بھی جان کو سکون نہیں_____ عمران نے بیزاری سے ٹی وی بند کرتے ہوئے جواب دیا.

میں کیا کرتا ہوں اب اگر کوئی خود ہی اپنا حسن لے کر میرے پاس آتا ہے تو اسے خراج پیش کرنا بنتا ہے. اس میں میری نہیں آنے والے کی غلطی ہوتی ہے. عدیل

نے بے غیرتی سے ہنستے ہوئے کہا

میں آپ کو آخری بار بتا رہا ہوں میرے آفس کے سٹاف اور خاص طور پر فیمیل سٹاف سے دور رہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ مجھے مجبوراً اپنے گاڈز کو یہ آڈر دینا پڑے کہ عدیل صاحب مجھے آفس میں نظر نہ آئیں. عمران نے آخری الفاظ چبا چبا کر ادا کیے.

عمران تم اپنے چچازاد اور بڑے بہنوئی سے یوں بات نہیں کر سکتے. میں عزرہ سے تمہاری شکایت کروں گا. عدیل نے غصے سے کھڑے ہوتے ہوئے کہا

بس کریں_____ میرے ہی گھر میں رہ کر، میرا ہی دیا پہن کر، کھا کر، مجھے ہی دھمکی لگا رہے. کچھ شرم کریں آپ کا تو بلکل ہی خون سفید ہو گیا ہے. احسان فراموش کہیں کے_____ عمران نے سارا لحاظ ایک طرف رکھتے ہوا کہا

عمران خون میرا نہیں تیرا سفید ہو گیا ہے. خود تو تُو لڑکیوں ساتھ بزنس کرتا ہے اور مجھے_____ عدیل نے گلہ کیا.

لڑکیوں ساتھ بزنس کرنے اور ریپ کرنے میں فرق ہوتا ہے. ہوتا ہے نا!!!!!

؟؟؟؟_____

اور ہاں ایک بات اور یاد رکھیں اگر اب آپ کسی کے ریپ میں ملوث ہوئے تو میں آپ کی ضمانت نہیں کراؤں گا. سمجھے.....؟؟ عمران کہتا ہوا پورچ کی طرف بڑھ گیا.

عمران کے آخری جملے پر عدیل نے ماتھے پر آئے پسینے کو اپنی آستین سے صاف کیا اور ارد گرد دیکھا کہ کہیں کوئی نوکر سن تو نہیں رہا.

عمران میاں کچھ بھی کرو یا کہو_____ ہم اپنی عادت سے مجبور ہیں. یہ جو نئی بلبل تم نے رکھی ہے مجھے اسے پکڑنا ہے اور بس_____ عدیل نے ہنستے ہوئے اپنی گندگی ذہنیت کے مطابق منصوبہ بندی شروع کی.

♣♣♣♣♣

اچھاااااااااتو یہ معاملہ ہے. تمہیں یقین ہے کہ اس سب میں وہ ملوث ہیں. اُ لوگوں کا بہت نام ہے. سلمان صاحب نے کچھ سوچتے ہوئے اسفند سے پوچھا

سر مجھے پورا یقین ہے اور آپ جانتے ہیں کہ میں بغیر ثبوت کے کچھ نہیں کہتا. اسفند نے کہتے ہوئے ایک لفافہ ان کے آگے رکھا جس میں کچھ تصویریں تھیں.

یہ کیا ہے....؟؟ سلمان صاحب نے حیرت سے پکڑتے ہوئے پوچھا

آپ خود دیکھ لیں اور امید ہے کہ یہ سب دیکھنے کے بعد آپ کو مجھ سے کوئی سوال نہیں کرنا پڑے گا. اسفند نے اپنے ہاتھ کی مٹھی بناتے ہوئے اپنے لبوں پر رکھی.

دیکھ لو برخردار_____ سیانے کہتے ہیں " بھنسیں بھینسوں کی بہنیں ہوتیں ہیں. " یہ سب وقت آنے پر مل جاتے ہیں کیونکہ ان کے مفادات ایک جیسے ہیں.

سلمان صاحب کی بات پر اسفند نے خاموشی سے سر ہلایا جبکہ کب سے خاموش بیٹھا ارحم بول پڑا.

سر صرف بھینسیں ہی بھینسوں کی بہنیں ہوتیں ہیں یا یہ رشتہ کتوں میں بھی پایا جاتا ہے.....؟؟ ارحم کے سوال پر خشمگین نظروں سے اسفند نے اسے گھورا جبکہ سلمان صاحب مسکرا دیے.

ارحم کیا کہنا چاہ رہے ہو کھل کر بات کرو_____ سلمان صاحب نے فائل بند کرتے ہوئے کہا

سر یہ سب لوگ بہت خطرناک ہیں کیونکہ ان کا بزنس بہت گندہ اور خطرناک ہے. بعض دفعہ ہمیں جو دکھائی دیتا ہے میرا مطلب ہے کہ وہ جو ہمیں دکھا رہے ہوتے ہیں صورتحال اس سے کئی گناہ زیادہ پیچیدہ اور خطرناک ہوتی ہے.

اور مجھے اس دفعہ صورتحال زیادہ خراب لگ رہی ہے لہٰذا جلد بازی کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے اور بھینسوں کی بجائے کتوں پر توجہ دینی چاہیے کیونکہ بھینسیں بھولی مخلوق ہے اور کتے_____ ارحم نے سر نفی میں ہلاتے ہوئے کرسی ساتھ ٹیک لگائی

کاش ارحم کے گھر والے اسے جانوروں کا ڈاکٹر بنا دیتے تو حیوانیات پر ان کا یہ احسان سنہری حروف سے لکھا جاتا. اسفند کے جواب پر سلمان صاحب نے بھرپور قہقہ لگایا یار کبھی تو ہنس لیا کر_____ آپ ہنستے کیوں نہیں ہیں.....؟؟ارحم نے اسفند کے

سنجیدہ چہرے کو دیکھتے ہوئے شرارت سے کہا

کیونکہ میں پاگل نہیں ہوں_____ اسفند کہتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا جبکہ سلمان

صاحب کے قہقہ کو بریک لگی اور ارحم مسکرانے لگا

سر مانیں یا نہ مانیں مگر یہ آج آپ کی بھی کر گیا ہے_____ ارحم سیٹی بجاتے ہوئے

اسفند اور سلمان صاحب کو آفس میں اکیلے چھوڑ گیا.

♣♣♣♣♣

آج اشمل صبح سے پریشان تھی جس کا ثبوت اُس کا کمرا بخوبی پیش کر رہا تھا.

یاررررر اشمل تیرے پاس تو ڈھنگ کے کپڑے ہی نہیں ہیں. تُو آج آفس کیا پہن

کر جائے گی.....؟؟

پہلا تاثر ہی آخری ہوتا ہے اور تیرا تو انٹرویو میں ہی سارا پول کھل گیا تھا باقی رہتا سہتا

آج کھل جائے گا. وہ تو مسٹر فقیر کی دعا تھی ورنہ_____ اشمل نے اپنی

الماری کا جائزہ لیتے ہوئے خود کلامی کی.

www.novelsclubb.com

آئے ہائے لڑکی تیری ابھی تک اچھل کود ختم نہیں ہوئی. صبح سے اس الماری میں گھسی ہوئی ہے. تجھے گھر میں ہی نو بج گئے ہیں آخر آفس کب جانا ہے.....؟؟

دادو نے کمرے میں جھانکتے ہوئے پوچھا

یہ آج آپ کو میری اتنی فکر کیوں ستا رہی ہے. پچھلے آدھے گھنٹے میں آپ پورے چار چکر چار چکر لگا چکیں ہیں. کہیں آپ نے اس عمر میں کوئی بابا شابا تو نہیں پھنسا لیا .....؟؟؟اشمل نے آنکھ مارتے ہوئے پوچھا

اشمل تیرے اندر دن بدن شرم لحاظ ختم ہوتا جا رہا ہے. میں تیری بڑی ہوں مجھے بے وقوف سمجھ رکھا ہے جو ران چلتے بابے کی باتوں میں آجاؤں گی. مانا کم عمر ہوں مگر کم عقل نہیں _____ دادو نے شرماتے ہوئے جواب دیا تو اشمل نے زندگی سے بھرپور قہقہ لگایا

دادو آپ نے کب تک کم عمر رہنا ہے. بس یہ بتا دیں یا پھر آپ کی ڈکشنری میں کم عمری کی کیا تعریف ہے. تاکہ مجھے اپنی عمر کا تعین کرنے میں آسانی ہو.....؟؟

اشمل نے کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے شرارت سے پوچھا

مجھے ان فضول باتوں میں الجھانے کی ضرورت نہیں ہے. تُو آفس کے لیے جلدی نکل تاکہ میں بھی اپنے آج کا پروگرام ترتیب دوں کہ آج میں نے کہاں کہاں جانا ہے. دادو نے بیزاری سے صوفے کے کنارے بیٹھتے ہوئے جواب دیا.

دادو کیا پہنوں کچھ مدد کر دیں.....؟؟اشمل نے تھکے سے انداز میں پوچھتے ہوئے دوبارہ الماری کا رخ کیا.

جو بھی ملتا ہے پہن لے، ویسے بھی تُو کونسی مقابلہ حسن میں جا رہی ہے. دادو نے جان چھڑانے والے انداز میں بات ختم کی.

دادو آپ کی معلومات میں اضافہ کے لیے عرض ہے کہ مقابلہ حسن میں شرکت کے لیے کپڑوں کی ضرورت نہیں ہوتی_____ اشمل نے خود کلامی کے انداز میں باآواز بلند کہا اور دوبارہ اپنے کپڑے دیکھنے لگی جبکہ دادو اس کی پشت کو حیرت سے گھور رہیں تھیں. اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتیں باہر دروازے پر دروازہ

توڑ دستک ہوئی.

یہ یقیناً دودھ والا ہو گا. کسی دن اس کی دستک کی نظر ہمارا اکلوتا دروازہ نما گیٹ شہید ہو جائے گا. اشمل نے الماری سے اپنا گرین پرنٹڈ سوٹ نکالتے ہوئے دادو سے کہا تو انھیں خود کو گھورتا دیکھ کر حیران رہ گئی.

اس طرح کیوں گھور رہیں ہیں. میں مقابلہ حسن میں نہیں جا رہی آفس جا رہی ہوں. بے فکر رہیں. اشمل کہتی ہوئی کمرے سے باہر چلی گئی جبکہ دادو ابھی تک کسی سوچ میں ڈوبی ہوئیں تھیں. دروازے پر ہوتی دستک بھی انھیں ہوش میں لانے سے قاصر تھی.

www.novelsclubb.com

دادو اب دروازہ کھول بھی دیں. اب میں جوان جہاں خوبصورت لڑکی دروازہ کھولتی اچھی لگوں گی مانا کہ آپ کم عمر ہیں مگر پھر بھی _____ اشمل نے کپڑے استری کرتے ہوئے برآمدے سے ہانک لگائی.

کیسے کھولوں.....؟؟ وہ کمبخت پیسے مانگے گا جو میرے پاس نہیں ہیں. دادو

نے باہر آتے آہستہ آواز میں بتایا.

پھر بھی دروازہ کھول کر کوئی بہانہ بنا دو یوں تو برا لگ رہا ہے. _____ اشمل کے کہنے پر دادو کچھ سوچتی ہوئی دروازے کی طرف گئی اور ایک لمبا سانس خارج کیا پھر منہ میں کچھ پڑھتے ہوئے دروازہ کھولا اور سامنے موجود صابر پر پھونک مار دی.

اماں جی کیا کر رہیں ہیں.....؟؟ مجھ پر تعویز دھاگے کا اثر نہیں ہوتا. پیسے لینے آیا ہوں اور آج ہر صورت لے کر ہی جاؤں گا. بس بہت ہوا. صابر نے ایک طرف موٹر سائیکل کھڑے کرتے ہوئے کہا

تم تو میرے بیٹے ہو میں کیوں تم پر تعویذ کروں گی.....؟؟ وہ تو میں نفل پڑھ رہی تھی. اس لیے دروازہ کھولنے میں دیر ہو گئی. دادو نے اس کی باتوں کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا

نفل _____ وہ بھی اس وقت _____ مگر کیوں.....؟؟ صابر نے سر پر چمکتے سورج کی طرف دیکھ کر پوچھا

وہ اصل میں اپنی اشمل کو بہت اچھی نوکری مل گئی ہے تو شکرانہ کے نفل پڑھ رہی تھی. بس اب تُو فکر نہ کر، سب سے پہلے تیرے ہی پیسے ادا کروں گی. دادو نے مسکین سی شکل بناتے ہوئے معزرت کی.

اماں بس کرو، کب سے یہ رٹ سن رہا ہوں. آپ کی طرف اتنا قرضہ ہو گیا ہے. گھر والے مجھ سے لڑتے ہیں کہ اتنے پیسے میں میری شادی ہو سکتی ہے_____

صابر نے منہ بناتے موٹر سائیکل اسٹارٹ کی.

کیا تیری شادی ابھی تک نہیں ہوئی.....؟؟ دادو کے ذہن میں اچانک خیال آیا

نہیں ابھی کہاں.....؟؟ صابر کا منہ پہلے سے بھی زیادہ بگڑ گیا تھا

تو میری پوتی سے شادی کیوں نہیں کر لیتا. مجھے بالکل تیرے جیسا داماد چاہیے.

فرمابردار، کمانے والا اور شریف_____ دادو کی بات پر صابر نے حیرت سے

دادو اور پھر پیچھے نظر آتی اشمل کو دیکھا

یہ کیسا چونا لگا رہیں ہیں.....؟؟ صابر نے قریب ہوتے ہوئے سرگوشی نما آواز

نے کہا

میں تجھے چونا نہیں لگا رہی بلکہ سچ کہہ رہی ہوں مگر تجھے اشمل کے ساتھ ساتھ مجھے بھی برداشت کرنا ہوگا. دادو کے اگلے جملے پر صابر جو اشنل کو غور سے دیکھ رہا تھا چونکا

مطلب.....؟؟ صابر کے پوچھنے پر دادو نے رازداری سے جواب دیا.

دیکھ میرا اشمل کے سوا کوئی اور نہیں ہے. یا تو میرا گھر داماد بن جا یا پھر جہیز میں مجھے بھی اپنے گھر ساتھ لے جا کیونکہ میں اکیلی نہیں رہ سکتی دادو کی بات پر صابر سوچ میں پڑ گیا.

www.novelsclubb.com

زیادہ مت سوچ اور مجھے جواب دے. دادو نے صابر کو سوچ میں ڈوبا دیکھ کر کہا

مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے مگر میں اماں سے پوچھ کر بتاؤں گا کیونکہ ماں کی مرضی کے بغیر میں تو شادی نہیں کر سکتا. اب میں چلتا ہوں. صابر کہتا ہوا دوبارہ موٹر سائیکل سٹارٹ کرنے لگا

اچھا اب تو ہم رشتے دار بننے والے ہیں یہ گھر بھی تیرا ہے اور اس گھر کی ساری ذمہ داری بھی تیری ہیں. تو کیا تو اپنی ہونے والی ساس اور بیوی کو دودھ پیسوں کا دے گا .....؟؟ دادو نے صابر کو جاتا دیکھ کر فورا اسے روکا

اماں جی اب آپ غیروں والی بات کر رہی ہیں. آپ بے فکر ہو جائیں. میں آپ کو باقاعدگی سے دودھ دیتا رہوں گا اور پیسوں کی تو بالکل بھی بات نہ کریں بلکہ اور بھی آپ کو جو چیزیں چاہیے ہوں مجھے بے دھڑک کہہ دیا کریں. آخر میں آپ کا بیٹا ہوں. صابر نے خوشی خوشی کہتے ہوئے دودھ ناپ کر شاپر میں ڈالا اور دادو کو دے کر چلا گیا.

www.novelsclubb.com

دیکھا تو نے اپنے دادو کا کمال پیسے بھی نہیں دیے اور دودھ بھی لے لیا. دادو گھر کے اندر داخل ہوتیں دروازہ بند کرنے لگیں.

آپ کون سا چونا اس صابر کو لگایا ہے جو وہ آپ کو دودھ بھی دے گیا ہے.....

؟؟ اشمل نے استری بند کرتے ہوئے پوچھا

میں نے کہا ہے کہ میں اسے اپنا داماد بناؤں گی اور وہ اپنی رضامندی دے کر چلا گیا ہے. دادو کہتے ہوئے ہنسی جا رہیں تھیں جب کہ اشمل نے نفی میں سر ہلایا

دادو ہمارے مذہب میں لڑکوں کو چار شادیوں کی اجازت ہے لڑکیوں کو نہیں اور آپ تو میرا پتہ نہیں کس کس سے رشتہ طے کر چکی ہیں.....؟؟ اگر یہ سب ایک ساتھ بارات لے آئے تو میں گھر سے بھاگ جاؤں گی. پہلے بتا رہیں ہوں. اشمل کہتی ہوئی کمرے میں چلی گی جبکہ دادو نے کچن کا رخ کیا.

♣♣♣♣♣

گھڑی کافی دیر سے الارم بجا رہی تھی مگر اسفند اسے بند کرنے کی بجائے صرف گھور کر دیکھ رہا تھا. میرے حساب میں اچھی اور اعلی کمپنی کی کوئی بھی چیز نہیں لینی چاہیئے کیونکہ وہ نا تو خراب ہوتی ہے اور نہ ہی غلطی کرتی ہے. اسفند نے کشن اٹھا کر گھڑی پر مارا تو وہ کارپٹ پر گر گئی مگر بج ابھی بھی رہی تھی.

تیری تو_____ اسفند پورے غصے سے اٹھا تبھی اس کی نظر وال کلاک پر پڑی

تو جیسے ذہن میں کچھ کلک ہوا.

میں اتنی دیر تک کیسے سوتا رہا ہوں.....؟؟ میں نے تو آج _____ وہ ایک ہاتھ سے کمبل دور پھینکتا ہوا اٹھا اور گھڑی کو بند کر کے ڈریسنگ ٹیبل پر رکھا. تبھی اس کے موبائل پر کال آنے لگی.

جناب آپ ابھی تک ڈیوٹی پر نہیں آئے. سورج دیکھو آدھا دن گزرنے کو تیار ہے.

ویسے خیریت ہے آپ اور لیٹ.....؟؟ ارحم کی چہکتی آواز ابھری

میرے گھر میں میرے ساتھ کوئی اور نہیں رہتا اگر تم مجھے وقت پر اٹھا دیتے تو وہ تمہاری اس بکواس سے بہتر ہوتا _____ اسفند یہ کہتے ہوئے کال کاٹ دی اور فریش ہونے کے لیے واش روم کی طرف بڑھ گیا.

عجیب انسان ہے اگر اٹھا دوں تو کہتا ہے کہ کیوں اٹھایا، کیا تکلیف تھی.....؟؟ اور اگر پوچھ لو کہ جناب کو دیر کیوں ہو گئی ہے تو کہتا ہے مجھے اٹھا دیتے. ارحم نے بڑبڑاتے ہوئے فون جیب میں ڈالا اور ارد گرد کا جائزہ لینے لگا جہاں آج کل دونوں

کی ڈیوٹی تھی.

اسفند جلدی میں اپنا فلیٹ لاک کر رہا تھا جب سامنے والی آنٹی نے اسے آواز دے کر بلایا. ایک تو آگے ہی لیٹ ہو رہا ہوں اوپر سے اب یہ پتا نہیں کون سی رام کہانی سنائیں گئیں. اسفند دل میں سوچتا ہوا ان کی دروازے پاس آ رکا

بیٹا تمہیں تو میرے سارے حالات معلوم ہی ہیں اگر یہ بجلی کا بل جمع کرا دو تو بڑی مہربانی ہو گی. آنٹی کی کہنے پر اسفند نے سر ہلایا اور ان کے ہاتھوں سے بل پکڑ کر جیب میں ڈال لیا اور تیزی سے سیڑھیاں اترنے لگا

رحمت بابا جلدی سے ناشتہ لائیں آج میں بہت لیٹ ہو گیا ہوں. اسفند نے فلیٹ کے نیچے موجود کھوکھے کی کرسی پر بیٹھتے ہوئے اونچی آواز میں کہا تو رحمت بابا نے چھوٹے کو اشارہ کیا.

اتنی دیر میں ناشتہ اس کے میز پر پہنچا اتنی دیر میں اسفند نے آن لائن آنٹی کا بل جمع کرا کر بل چھوٹے کے ہاتھ میں دے دیا یہ اوپر آنٹی کو دینے کا کہا

اسفند بابو کوئی نئی تازی.....؟؟ چھوٹے نے بل پکڑتے ہوئے اسفند سے پوچھا

چھوٹے کوئی نئی تازی نہیں ہے جس دن ہوئی خود ہی نظر آئے گی بتانا نہیں پڑے گا. اسفند نے جواب دیتے ہوئے جلدی جلدی ناشتہ شروع کیا اس کی عجلت اس کی دیر کا پتہ دے رہی تھی.

بیٹا ناشتہ آرام سے کھاؤ، کہیں نوالہ گلے میں پھنس نہ جائے. رحمت بابا نے مسکراتے ہوئے اسفند کو ٹوکا جس پر اس نے نظر اٹھا کر انہیں دیکھا.

بابا نوالے کی خیر ہے بس دعا کریں کہ کہیں میں نہ پھنس جاؤں. اسفند کہتا ہوں اٹھ کھڑا ہوا. ابھی وہ پیسے دے ہی رہا تھا کہ اس کے موبائل پر دوبارہ ارحم کی کال آنے لگی.

ایک تو اس بندے کو آرام نہیں ہے. کام سارا میں کرتا ہوں اور شور یہ مچاتا ہے.

اسفند سوچتا ہوا پارکنگ کی طرف بڑھ گیا.

♣♣♣♣♣

دس بجے کے قریب اشمل اسٹاپ پر اتری. تو سب سے پہلے اس نے موبائل پر ٹائم دیکھا. پھر سڑک کراس کرتی پلازے کے مین گیٹ پر آ رکی.

اشمل آفس میں جانے سے پہلے جلدی سے اس مسٹر فقیر کو تلاش کر کے اپنے لیے دعا کروالے یہ نہ ہو کہ آج پہلے دن ہی وہ تجھے دیر سے آنے پر فارغ کر دیں. اشمل خود کلامی کرتی سٹاپ پر فقیر کو تلاش کرنے لگیں.

صبح کا وقت تھا اس لئے سٹاپ پر کافی چہل پہل اور لوگوں کا رش تھا. اللہ جانے لوگ اتنے سارے بچے کیسے پیدا کرتے ہیں.....؟؟

www.novelsclubb.com

پھر انہیں کمانے کے لئے گھروں سے باہر نکال دیتے ہیں. بھئی تمہارے بچے ہیں. تم نے پیدا کیے ہیں. گھروں میں رکھو اور ان کی خوراک کا خود بندوبست کرو مگر نہیں یہاں تو لوگوں کی سوچ ہی بہت چھوٹی ہے کہتے ہیں ہم نے بچے پیدا کیا ہی اسی لیے ہیں کہ وہ ہمیں کما کر دیں اور ہمارے بڑھاپے کا سہارا بنیں. اشمل رش کو

کر اس کرتی خود کلامی کر رہی تھی کہ اس کی نظر دور سڑک کنارے فقیر پر پڑی.

تم نے اپنی جگہ کیوں تبدیل کی ہے وہ جگہ کاروبار کے لئے زیادہ مناسب تھی.

یہاں کون بیوقوف تمہیں آکر بھیک دے گا.....؟؟

کاروبار کے بھی کچھ اصول ہوتے ہیں. جہاں پہلے دن بیٹھوں وہیں بار بار بیٹھوں تاکہ لوگوں کو پتہ چل جائے کہ وہ تمہاری جگہ ہے. اشمل نے فقیر کے سر پر کھڑے ہوتے ہوئے شدید غصے سے کہا جس پر فقیر نے ایک ناگوار نظر اس پر ڈالی اور بالوں میں خارش کرنے لگا.

ہفتے میں ایک بار نہا بھی لیا کرو. یہ کہیں نہیں لکھا کہ فقیر گندا ہی اچھا لگتا ہے.

سڑک کرانے بیٹھے ہو آخر سر میں بہت زیادہ دھول مٹی جاتی ہو گی. اشمل نے اب دوستانہ رویہ اپنایا اور فقیر سے ہمدردی کا اظہار کیا جس پر فقیر نے ایک بار پھر اسے عجیب نظروں سے دیکھا.

اچھا چھوڑو باقی باتیں بعد میں کریں گے. ابھی مجھے ذرا جلدی ہے. میں آفس سے

لیٹ ہو رہی ہوں. دیکھو آج میرے لیے دعا کرنا. میں لیٹ ہو گی ہوں. مجھے یہ نوکری بڑی مشکل سے ملی ہے. مگر کیا کروں میں وقت پر نہیں پہنچ سکی. پلیز زززز اشمل کہتی ہوئی واپس مڑ گئی جبکہ فقیر ویسے ہی سڑک کنارے بیٹھا زمین پر کچھ لکھنے لگا.

♣♣♣♣♣

آج جس لڑکی نے آنا تھا کیا وہ آگئی ہے.....؟؟ عمران نے اپنے ازلی روکھے لہجے میں مس صائمہ سے پوچھا

نہیں سر وہ ابھی تک نہیں آئی اور مجھے نہیں لگتا کہ وہ آئے گی بھی، کچھ عجیب سی تھیں_____ مس صائمہ کے تبصرے پر عمران نے بغیر اس کی طرف دیکھے اپنے لیپ ٹاپ کو اوپن کیا.

جب وہ آئیں تو انھیں میرے آفس میں بھیج دیجئے گا. عمران نے اپنی میل چک کرتے ہوئے کہا جس پر مس صائمہ نے مصنوعی مسکراہٹ ساتھ اپنا سر ہاں میں

www.novelsclubb.com

ہلایا.

اور کوئی نئ بات ہے تو بتائیں.....؟؟ مس صائمہ کے کھڑے رہنے پر عمران نے دوبارہ پوچھا

سر وہ آج کل FBR والے بہت چکر لگا رہیں ہیں. آج ان کے ایک آفسر نے آپ سے ملنے کا وقت بھی لے رکھا ہے. اسے پھر ٹالنا ہے یا آپ سے _____ مس صائمہ نے عمران کے چہرے پر سخت تاثرات دیکھتے ہوئے اپنی بات ادھوری چھوڑ دی.

مس صائمہ آپ کب سے میرے ساتھ کام کر رہیں ہیں.....؟؟ عمران کے اس سوال پر صائمہ نے چونک کر عمران کی طرف دیکھا

سر تقریباً دو سال ہو گئے ہیں. صائمہ نے رک رک کر جواب دیا.

مجھے کسی سے ڈرتے یا بھاگتے دیکھا ہے.....؟؟ عمران اب مزے سے ریوالونگ چیئر پر جھولے لے رہا تھا.

نہیں سر_____ صائمہ نے شرمندگی سے سر جھکاتے ہوئے آہستہ آواز میں کہا

آپ کو یاد ہو گا. بات اتنی پرانی نہیں ہے. جب میں نے تھانے میں کھڑے ہو کر حوالدار کو گولی ماری تھی مگر کسی میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ مجھے گرفتار کرتا. عمران کے لہجے میں تکبر جھلک رہا تھا.

عمران نہ تو کسی سے ڈرتا ہے اور نہ ہی بھاگتا ہے. اب جب بھی وہ آفسر آئے اسے اندر بھیج دیجیے گا. اب آپ جا سکتی ہیں. عمران نے ہنستے ہوئے ایکدم سنجیدہ لہجے میں کہا اور دوبارہ لیپ ٹاپ پر جھک گیا.

www.novelsclubb.com

صائمہ خاموشی سے باہر آ گئی اور اسے ساتھ ہی وہ دن بھی یاد آ گیا جس دن وہ سب ہوا تھا. ابھی وہ اپنے آپ کو نارمل کر ہی رہی تھی کہ کسی نسوانی آواز پر چونکی.

ہائے_____ اشمل نے مسکراتے چہرے ساتھ نس صائمہ کی طرف دیکھا تو صائمہ کے دل کو کچھ ہوا.

آج سے دو سال پہلے وہ بھی اسی طرح عمران صاحب کی پی اے بن کر آئی تھی اور پھر_____ صائمہ نے دھندلی آنکھوں ساتھ اشمل کی طرف مسکراتے ہوئے ہاتھ بڑھایا.

وہ میں کچھ لیٹ ہو گی ہوں. چلے گا یا واپس جاؤ.....؟؟اشمل نے ہاتھ ملاتے ہوئے پوچھا

واپس چلی جاؤ، فائدے میں رہو گی_____ صائمہ کے منہ سے بے ساختہ نکلا کیا مطلب.....؟؟اشمل کے پوچھنے پر صائمہ ہوش کی دنیا میں لوٹی.

سوری مجھے خود سے بات کرنے کی بیماری ہے. میرا مطلب تھا کہ خیر چھوڑو سر آپ کا انتظار کر رہے ہیں. آپ اندر جا سکتی ہیں. صائمہ نے اپنی بات ادھوری چھوڑی.

ارے واہ کمال ہو گیا. مجھے بھی یہی بیماری ہے. آپ والی_____ یعنی ہم دونوں کی خوب دوستی رہے گی. اشمل مسکراتی اندر کی طرف بڑھ گئی جبکہ صائمہ نے اسے حسرت سے دیکھا

سر میں اندر آ گی ہوں. اب آپ نے جو کہنا ہے کہیں_____ اشمل عمران کے سامنے کھڑی اعتماد سے گویا ہوئی.

مس پہلی بات تو یہ کہ آئندہ آپ بغیر اجازت کے اندر نہیں آئیں گی دوسرا کسی کے آفس میں داخل ہونے اور بات کرنے کے کچھ آداب ہوتے ہیں. ہوتے ہیں .....؟؟ عمران نے قدرے سنجیدگی اور غصے کے ملے جلے تاثرات ساتھ کہا

ہوتے ہوں گے مگر مجھے نہیں معلوم لہٰذا آپ خود ہی بتا دیں مگر آسان اردو میں _____ کیونکہ میری انگلش اچھی نہیں ہے. اشمل کہتی ہوئی سامنے پڑی کرسی پر بیٹھ گئی.

www.novelsclubb.com

مس آپ کو ہم صرف تین ماہ دیکھیں گے اگر آپ نے ہمارے rule regulations جو فالو نہ کیا تو.....؟؟ عمران نے اشمل کے چہرے پر کچھ ڈر دیکھنا چاہا مگر وہ ناکام رہا.

تین ماہ تو بہت زیادہ ہیں. آپ آج ہی دیکھ لیں جو دیکھنا ہے اور مجھے بتا دیں میرا وقت

ضائع مت کریں. اشمل نے لاپرواہی سے جواب دیا مگر اس کی سادگی عمران کو ہنسنے پر مجبور کر گئی.

عمران نے انٹر کام پر مس صائمہ کو اندر آنے کا کہا اور خود دوبارہ لیپ ٹاپ پر مصروف ہو گیا.

مس صائمہ نے اندر آنے سے پہلے اجازت لی پھر خاموشی سے عمران صاحب کے سامنے کھڑی ہو گئی.

مس انھیں ساتھ لے جائیں اور سارا کام سمجھا دیں. عمران صاحب کی بات پر مس صائمہ نے سر ہلایا اور اشمل کو اپنے ساتھ چلنے کا کہا

آپ نے خوامخواہ انھیں زحمت دی. یہ بات مجھے کہہ دیتے میں خود ہی باہر چلی جاتی.

اشمل کہتی ہوئی صائمہ ساتھ چلنے لگی.

مس آپ.....؟؟ عمران نے اشمل کی طرف انگلی کرتے ہوئے کہا

اب یہ مت کہنا کہ آپ میرا نام بھول گئے ہیں. یہ سٹائل کافی پرانا ہے. اب اچھا

نہیں لگتا. اشمل نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو مس صائمہ کے چہرے کا رنگ فق ہو گیا.

آپ باہر چلو میں ابھی آتی ہوں. مس صائمہ کے کہنے پر اشمل دروازے کی طرف چل دی جبکہ عمران کے تاثرات کافی حد تک بگڑ چکے تھے.

اشمل جیسے ہی باہر نکلی سامنے سے آتے وجود سا تھ بری طرح ٹکرائی.

کیا مصیبت ہے. یہاں سب اندھے ہیں. کسی کو کچھ نظر ہی نہیں آتا. کیا میرے چہرے پر لکھا ہے کہ مجھے ٹکر مارو.....؟؟اشمل نے اپنا ماتھا ملتے ہوئے پوچھا سوری مس وہ میں_____ارحم جو عمران سے ملنے آیا تھا خود بھی اس اچانک ٹکراؤ پر شرمندہ ہوا.

♣♣♣♣♣

مس صائمہ یہ سر کچھ سڑیل سے نہیں ہیں.....؟؟اشمل نے ناک چڑھاتے ہوئے پوچھا یا کم از کم مس صائمہ کو ایسا ہی لگا

جب کام کرو گی تو پتہ چل جائے گا کہ کون کتنا سڑیل اور کتنا شیطان ہے. مس

صائمہ کے جواب پر اشمل نے سر ہاں میں ہلایا

اچھا سنیں یہ جو اندر ابھی ابھی ایک شخص گیا ہے کیا وہ سر کا دوست ہے.....؟؟

اشمل کا اشارہ ارحم کی طرف تھا.

ارے نہیں یہ تو FBR کا آفسر ہے. صائمہ نے بڑے ہی پروفیشنل انداز میں

جواب دیا.

اچھاااااااااتو پھر وہ یہاں پر کیا کر رہا ہے.....؟؟اشمل کو تجسس ہوا کہ ایک

travel agency کا FBR سے کیا تعلق.....؟؟

تم سوال بہت پوچھتی ہو.....؟؟صائمہ اب اشمل کے سوالوں سے تنگ ہونے لگی

تھی.

کیونکہ میں ہمیشہ جواب کے ساتھ اس کا سوال بھی یاد رکھتی ہوں. پتہ میں اپنے کالج

کی واحد لڑکی تھی جسے جواب سوال سمیت یاد ہوتے تھے. کلاس میں جب کسی

ٹاپک پر بحث ہو جاتی تو ٹیچرز مجھ سے ہی پوچھ لیتیں تھیں اگر کتاب نہیں ملتی تھی تو مجھے چلتی پھرتی کتاب کہتے تھے۔اشمل نے فخر سے بتایا۔

اشمل کی معصومیت صائمہ کو اندر ہی اندر پریشان کر رہی تھی۔اگر یہ بھی میری طرح یہاں پھنس گئی تو.....؟؟

سنو ایک بات کہوں اگر تمہیں بری نہ لگے تو_____ کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد صائمہ نے اشمل کو مخاطب کیا۔

آپ کو میں ایک بات آج بتاتی ہوں دوبارہ نہیں بتاؤں گی اور وہ یہ کہ مجھے کوئی بات بری نہیں لگتی۔آپ کے دل میں جو بات بھی ہے آپ بے فکر ہو کر کہیں۔میں ناراض نہیں ہوں گی۔اشمل کی مسکراہٹ صائمہ کو مزید الجھا گئی۔

تم یہ نوکری چھوڑ دو تمہارے لیے یہ جگہ مناسب نہیں ہے۔میں تمہیں اپنی چھوٹی بہن سمجھ کر کہہ رہی ہوں۔مس صائمہ کی بات پر پہلے اشمل حیران ہوئی اور پھر ہنسنے لگی۔

یہ کیا بات ہوئی_____ آپ بھی تو یہاں کام کرتیں ہیں. پھر میرے لیے کیوں مناسب نہیں ہے.....؟؟اشمل کے جواب پر صائمہ نے سنجیدگی سے اسے دیکھا دیکھو اشمل مجھے نہیں معلوم کے تم میرے بارے میں کیا سوچو گی مگر میرا مخلصانہ مشورہ یہی ہے کہ تم کسی سکول میں ٹیچنگ کر لو. وہ نوکری اس جاب سے ہزار درجہ بہتر ہے. میں جانتی ہوں وہ pay اچھی نہیں دیتے مگر کچھ چیزیں pay سے زیادہ اہمیت رکھتیں ہیں جیسے_____ صائمہ کو مناسب الفاظ نہیں مل رہے تھے کہ وہ کیسے ان لوگوں کی اصلیت اشمل کو بتائے.

آپ بھی تو یہاں کام کر رہی ہیں. آپ ٹیچنگ کیوں نہیں کرتیں.....؟؟اشمل نے طنز کیا

کاش میں ٹیچنگ ہی کر لیتی. مگر اب یہ میرے لیے ممکن نہیں ہے. صائمہ کے جواب پر اشمل نے منہ بنایا.

چھوڑیں ان باتوں کو اور مجھے میرا کام بتائیں. اشمل کی بات سنتے ہی صائمہ نے ایک

لمبا سانس خارج کیا.

مطلب یہ لڑکی میری بات سمجھنے کے موڈ میں نہیں ہے. چلو مرضی اس کی

_____ صائمہ دل میں سوچتی ہوئی فائلیں نکالنے لگی.

ان موٹی موٹی فائلوں میں کیا ہے.....؟؟اشمل نے اپنے سامنے پڑی فائلوں کو گھورتے ہوئے پوچھا

ان میں ہمارے تمام نئے اور پرانے کلائنٹس کا ریکارڈ ہے. اس کے علاوہ ہمارے جہاں جہاں گیسٹ ہاؤسس ہیں. ان کے ایڈریس اور ان کی سہولیات کی تفصیلات ہیں. اور تمام پیکجز کی بھی جو ہم اپنے کلائنٹس کو دیتے ہیں. تم اچھے طریقے سے پڑھ لو. سر کبھی بھی تم سے کسی بھر جگہ کے بارے میں پوچھ سکتے ہیں اور کوئی بھی فائل منگوا سکتے ہیں.

پہلے تم ان فائلوں کو اچھے سے دیکھ لو پھر میں اگلا کام بتاتی ہوں. صائمہ کے اتنے لمبے چوڑے بیان اور موٹی موٹی فائلوں کو اشمل نے بیزاریت سے دیکھا.

مجھے پڑھنا کبھی بھی پسند نہیں رہا اور اب تو بلکل بھی نہیں. اشمل نے اونچی آواز میں خود کلامی کی.

مجھے زیادہ بولنے والے کبھی بھی پسند نہیں رہے اور اب تو بلکل بھی نہیں. مس صائمہ نے اشمل کے انداز میں ہی جواب دیا تو اشمل نے انھیں کن اکھیوں سے گھورا جو کمپیوٹر پر کچھ کام کر رہیں تھیں.

اشمل انتہائی بوریت اور بیزاری سے فائلوں کے پیپرز آگے پیچھے کر رہی تھی کہ ایک ناگوار سی بُو اس کے ناک سے ٹکرائی.

یہ بُو کیسی ہے.....؟؟ اشمل نے خود کلامی کرتے ہوئے سر فائلوں سے اٹھایا تو سامنے ایک عجیب و غریب حلیہ والا شخص کھڑا اسے ہی دیکھ کر خباثت سے مسکرا رہا تھا.

آپ کون ہیں.....؟؟ اشمل کے پوچھنے پر مس صائمہ جو اپنے کام میں مگن کمپیوٹر ٹائپنگ کر رہیں تھیں رکیں.

آپ پھر آ گئے ہیں جبکہ سر نے آپ کو منع کیا ہوا ہے. صائمہ کا چہرہ عدیل کو دیکھتے ہی سرخ اور لہجہ تلخ ہو گیا تھا.

وہ کیا ہے نا میری چندا!!!!!!_____ جب بھی کوئی نیا مال آتا ہے تو میرا دل اس سے ملنے کو بے چین ہو جاتا ہے. تڑپتا ہے اس لیے آنا پڑتا ہے. عدیل نے خباثت سے اپنے سینے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا جبکہ نظریں اشمل کا طوائف کر رہیں تھیں.

سر آپ پلیز زز جائیں ورنہ مجھے مجبوراً گارڈز کو بلانا پڑے گا. صائمہ نے اس کے جملے اور نظروں کا مفہوم سمجھتے ہوئے غصے سے کہا

چندا اتنا غصہ اچھا نہیں. تم اپنا وقت بھول گئی ہو مگر مجھے آج بھی وہ رات یاد ہے.

ہائے کیسا تماشا لگا تھا. عدیل نے ٹیبل پر صائمہ کی طرف جھکتے ہوئے کہا

مس صائمہ آپ ان کو مال دکھا دیں تاکہ یہ جائیں. اشمل کا جملہ جہاں صائمہ کے ہوش اڑا گیا وہیں عدیل کا قہقہ بلند ہوا.

واہ کیا بات ہے مزہ آئے گا_____ عدیل کہتا ہوا اشمل کے سامنے پڑی کرسی پر

پھیل کر بیٹھ گیا.

بلیک تھری پیس سوٹ میں ملبوس سنجیدہ اور انتہائی خوش اخلاق یہ شخص ارحم کے لیے ایک امتحان تھا.

وہ کہیں سے بھی اپنی گفتگو اور کاغذات میں کوئی غلطی نہیں کر رہا تھا جبکہ ارحم نے تمام حربے استعمال کر لیے تھے.

یہ ارحم ساتھ پہلی بار ہو رہا تھا کہ وہ سامنے بیٹھے شخص کی ذہانت سے متاثر ہو رہا تھا جبکہ وہ ایک مجرم تھا.

www.novelsclubb.com

میرے خیال سے اب آپ کی تسلی ہو گئی ہو گی پھر بھی اگر کوئی سوال کرنا چاہیں تو میں حاضر ہوں. میں اپنی پی اے کو آپ کا بتا دوں گا. آپ جب چاہیں بغیر appointment کے مجھ سے مل سکتے ہیں. عمران نے دوستانہ لہجے میں کہتے ہوئے ارحم کے سامنے پڑیں فائلیں سائیڈ پر کیں. جبکہ ارحم کی ذہنی حالت اس

وقت بہت عجیب تھی.

اب کافی ہو جائے.....؟؟ عمران کے پوچھنے پر ارحم نے کھوئے سے انداز میں سر ہلایا جس پر عمران نے انٹر کام پر آڈر دیا.

مسٹر ارحم زندگی بہت مصروف ہے مگر اپنے لیے بھی وقت نکالا کریں. ہمیں بھی خدمت کا موقع دیں. کبھی اپنی فیملی ساتھ سیر کا ارادہ بنا تو اس خادم کو ضرور یاد رکھیے گا. عمران نے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے عاجزی سے کہا

فلحال تو فیملی ہے ہی نہیں جب ہو گی تو ضرور موقع دوں گا. ارحم نے ہلکے پھلکے انداز میں جواب دیتے ہوئے آفس کی در و دیوار کو دیکھا

بغیر فیملی کے بھی بندہ سیر کرنے اپنے دوستوں ساتھ جا سکتا ہے. آپ کا بھی تو کوئی جگری دوست ہو گا_____ عمران کی بات پر ارحم مسکراتے ہوئے اسے دیکھا

اب وہ عمران کی چال سمجھنے لگا تھا.

عمران صاحب ہمارے جگری دوست نہیں بلکہ جگری دشمن ہوتے ہیں اور ان

ساتھ میں بلکل بھی سیر پر جانا نہیں چاہتا.

ارحم کے جواب پر اک پل کے لیے عمران کے تاثرات بدل گیا جسے وہ اپنی مضبوط شخصیت کے سہارے چھپا گیا. اتنی دیر میں دروازہ کھلنے کی آواز پر دونوں کی توجہ کمرے میں داخل ہونے والی شخصیت پر پڑی اور دونوں کے ہی تاثرات اس کو دیکھ کر بگڑ گے. جو کافی کی ٹرے ہاتھ میں لیے ان کے قریب آ رہی تھی.

یہ میری نئی پی اے ہے.....؟؟ عمران نے اشمل کو غصے سے دیکھتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی مس صائمہ کو میسج کیا

"اس بے وقوف کو اندر بھیجنے کی کیا ضرورت تھی." عمران نے میسج سینڈ کرتے ہوئے ارحم کو کافی لینے کا اشارہ کیا

سر میں جاؤں.....؟؟ اشمل جو عمران کے گھورنے کے باوجود بھی کھڑی تھی فرمانبرداری سے پوچھنے لگی.

نہیں مس ہمارے ساتھ بیٹھیں اور کافی پئیں. عمران کے طنزیہ جملہ پر ارحم کو اپنی

بے عزتی اسفند کے ہاتھوں یاد آگئی جو صبح صبح ہوئی تھی جبکہ اشمل سر ہلاتی ارحم کے برابر بیٹھ گئی.

سر آپ تو بہت اچھے ہیں. میں خامخواہ آپ کو سڑیل سمجھ رہی تھی مگر

_____ اشمل نے کافی کا کپ اٹھاتے ہوئے کہا تو ارحم کے لبوں کو مسکراہٹ چھو گی.

ارحم اک تو ہی نہیں تنہا اس دنیا میں تیرے جیسے اور بھی ہیں. ارحم دل میں سوچتا ہوا کپ اٹھانے لگا جبکہ عمران کا چہرہ کسی بھی قسم کے تاثر سے پاک تھا.

سر کافی لیں نا!!!! _____ وہ اصل میں آج میرا پہلا دن ہے تو سر نے مجھے بھی

_____ اشمل ابھی مزید بھی کچھ کہنا چاہتی تھی مگر اب عمران کا صبر جواب دے گیا تھا اسے یوں کسی کا بغیر اجازت اور بغیر وجہ کے اپنے کاموں میں مداخلت کرنے والا سخت ناپسند تھا.

مس اشمل آپ پلیز کافی پئیں ٹھنڈی ہو رہی ہے اور انھیں بھی پینے دیں. عمران کا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

لہجہ وارننگ دے رہا تھا جسے کم از کم اشمل سمجھنے سے قاصر تھی البتہ ارحم مسکراتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا.

کافی اچھی ہے مگر مجھے پینے کی عادت نہیں خیر چلتا ہوں. امید ہے کہ پھر کسی اچھی جگہ دوبارہ ملاقات ہو گی. ارحم کے جملے میں لفظ "اچھی جگہ" کا مطلب عمران بخوبی سمجھ رہا تھا.

کیوں نہیں ضرور، مجھے انتظار رہے گا_____ عمران نے مصافحہ کرتے ہوئے خوش دلی سے کہا

اوکے میں چلتا ہوں. ویسے مجھے آپ سے مل کر خوشی ہوئی_____ ارحم نے عمران سے کہتے ہوئے اشمل کی طرف دیکھا

حیرت ہے کافی نہ پینے پر بھی خوشی ہو رہی ہے. اگر مجھے ایسے جانا پڑتا تو مجھے بہت برا لگنا تھا. اشمل نے کافی کا گھونٹ بھرتے ہوئے تبصرہ کیا جبکہ ارحم مسکراتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا.

مس صائمہ آپ زرا اندر تشریف لائیں. ارحم کے جاتے ہی عمران نے انٹر کام پر کہا اور ضرور سے فون کریڈٹ پر رکھا

کیا ہوا سر سب ٹھیک تو ہے.....؟؟ عمران کو غصہ میں دیکھ کر اشمل نے انتہائی دوستانہ لہجہ میں پوچھا اس سے پہلے کہ عمران اسے جواب دیتا مس صائمہ اندر داخل ہوئیں.

انھیں کیوں اندر بھیجا تھا.....؟؟ عمران نے ساری تمیز ایک طرف رکھتے ہوئے غصہ سے پوچھا

سر وہ_____ صائمہ سے عمران کا غصہ برداشت نہیں ہوتا تھا. اس لیے ڈر کے مارے لفظ دہرانے لگتی تھی اور اب بھی وہ وہی کر رہی تھی.

سر وہ_____ بتا دوں سر کو کہ عدیل آیا ہوا ہے یار رہنے دوں کہیں مجھ پر ہی شک نہ کریں. صائمہ دل میں سوچنے لگی

سر یہ____ سر وہ_____ مس صائمہ خدا کے لیے یہ ہکلانے والی عادت چھوڑ

دیں. اگر آپ کو اندر آتے شرم آ رہی تھی تو کسی اور کو بھیج دیتیں. ان کو بھیجنا ضروری تھا. عمران نے غصے سے میز پر ہاتھ مارا اور کھڑا ہو گیا. جبکہ اشمل بھی عمران کو یوں غصہ میں دیکھ کر اٹھ کھڑی ہوئی.

سر باہر عدیل صاحب آئے ہوئے تھے تو_____ صائمہ نے کہتے ہوئے اک نظر عمران کی طرف دیکھا جیسے کہنا چاہ رہی ہو یہ نہ کرتی تو اور کیا کرتی.....؟؟

عدیل کا نام سنتے ہی عمران نے اپنی کنپٹی کو انگلیوں سے مسلا اور اضطرابی کیفیت میں دو قدم صائمہ کی طرف بڑھائے

اب وہ کہاں ہے.....؟؟ عمران نے چند قدم کے فاصلے پر کھڑے ہو کر صائمہ سے پوچھا جو مسلسل زمین کو گھور رہی تھی.

باہر ہیں_____ دو لفظی جواب آیا.

آپ دونوں بیٹھیں میں دیکھتا ہوں. اور ہاں مس اشمل آپ تو بلکل باہر مت آیئے گا. عمران اشمل کی طرف دیکھ کر کہتا ہوا باہر چلا گیا.

آپ سر سے اتنا ڈرتی کیوں ہیں.....؟؟اشمل نے صائمہ کی حالت دیکھتے ہوئے افسوس سے پوچھا

کیونکہ یہ ڈراتے ہیں. صائمہ کا لہجہ کھویا کھویا سا تھا شاید وہ خود کلامی کر رہی تھی.

یار رررر بے شک اونچا بولو. مجھے کوئی اعتراض نہیں مگر صاف صاف بولا کرو. اب مجھے تمہاری بڑبڑاہٹ صحیح طرح سمجھ نہیں آئی. اشمل نے اپنی کافی ختم کرتے ہوئے کپ ٹرے میں رکھا.

تم نے تلخیاں نہیں دیکھیں نہ دکھ، تم ایک خوشحال فیملی سے تعلق رکھنے والی لڑکی ہو اس لیے تم ایسا کہہ سکتی ہو. مگر میں_____ صائمہ نے اپنی آنکھوں میں آتی نمی کو پیچھے دھکیلتے ہوئے کہا

اچھاااااااااا_____ کیا آپ کو یقین ہے کہ میں ایسی ہی ہوں جیسا آپ بتا رہی ہیں.....؟؟اشمل کے سوال نے صائمہ کو چونکا دیا

کیا مطلب.....؟؟صائمہ نے چونک کر پوچھا تو اشمل نے ہنستے ہوئے کندھے اچکا

دیے.

افففففف آج کا دن کتنا مصروف اور تھکا دینے والا تھا. یار ررا شمل یہ لوگ بھی کچھ عجیب سے ہیں. خیر اب کام تو کرنا ہے_____ اشمل مسلسل خود سے باتیں کرتی اپنی بس کا انتظار کر رہی تھی. جب اس کی نظر سڑک کراس کرتے فقیر پر پڑی جو اس کی طرف ہی آ رہا تھا.

چلو شکر ہے کہ مسٹر فقیر خود ہی ادھر آ رہے ہیں ورنہ ان کا شکریہ ادا کرنے مجھے ان کے اڈا پر جانا پڑتا. فقیر حسب عادت سڑک کنارے بس سٹینڈ ساتھ زمین پر آ بیٹھا.

www.novelsclubb.com

مسٹر فقیر آپ کا بہت بہت شکریہ آپ کی دعا میرے حق میں فوراً قبول ہوتی ہے.

اشمل نے فقیر کے قریب کھڑے ہو کر بآواز بلند کہا تو فقیر نے ایک ناگوار نظر اس 0 ر ڈالتے ہوئے دوبارہ زمین پر لکھنا شروع کر دیا.

مجھے بہت بھوک لگ رہی ہے اور گھر جاتے جاتے شام ہو جائے گی. ایسی کیا چیز

کھاؤں کہ پیٹ بھی بھر جائے اور پیسے بھی کم لگیں. اشمل نے کہتے ہوئے ارد گرد نظر دوڑائی تو بھٹے والا کو دیکھ کر خوش ہو گی.

لو بھئی بات بن گئی "کم خرچ بالا نشین" اشمل نے خوشی سے کہتے ہوئے اپنا پرس کھولا

مسٹر فقیر بھٹہ کھاؤ گے.....؟؟ اشمل نے فقیر سے پوچھا مگر اس بار فقیر نے دیکھنا بھی پسند نہیں کیا. جواب دینا تو بہت دور کی بات تھی.

تمہارے دانت کمزور ہیں اور تم بھٹہ نہیں کھا سکتے ہے نا!!!!!_____ اشمل نے ترس کھاتے ہوئے دکھی سے لہجہ میں کہا تو فقیر نے کھا جانے والی نظروں سے اسے گھورا.

اچھا!!!!!!!!!!!!سوری اگر برا لگا ہے تو_____ میں تو بس اندازہ لگا رہی تھی. اشمل کہتی ہوئی بھٹے والے کی طرف چل دی جس پر فقیر نے سکھ کا سانس لیتے ہوئے دیوار ساتھ ٹیک لگالی. ابھی چند لمحے ہی گزرے تھے کہ کوئی آندھی طوفان کی

طرح اس کے قریب آ بیٹھا. فقیر بغیر دیکھے بھی جان چکا تھا کہ یہ کون ہے.....

؟؟

مسٹر فقیر آج میں بہت تھک گئی ہوں. دن اتنا اچھا نہیں تھا اور اس آفس کے لوگ بھی عجیب سے ہیں اور میرا باس تو_____ اشمل نے بھٹہ کھاتے ہوئے اپنے دن کی کاروائی بتانا شروع کی. جس پر مجبوراً فقیر کو اپنی آنکھیں کھولنا پڑیں.

نیند آ رہی ہے.....؟؟ تم بھی تھک جاتے ہو گے. اپنا خیال رکھا کرو. بھئی بڑا ہی مشکل کا. ہے سڑک کنارے بھیک مانگنا_____ اشمل نے فقیر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو پہلی بار فقیر مسکرایا جسے اشمل دیکھ نہ سکی کیونکہ وہ بھٹہ کھانے میں مصروف تھی.

سچی سڑک کنارے بھیک مانگنا مشکل اور اسمبلیوں اور جلسوں میں مانگنا بہت آسان ہے. کاش تم پڑھے لکھے ہوتے تو میری بات سمجھ سکتے خیر_____ اشمل نے بھٹہ ختم کرتے ہی سڑک پر پھینکا اور ہاتھ جھاڑنے لگی جس پر فقیر نے اسے اور پھر

بھٹہ کی طرف دیکھا

میرے پاس ہاتھ صاف کرنے کے لیے ٹشو نہیں ہے. دوسرا آپ بھٹہ نفاست سے کھا ہی نہیں سکتے اور آخری بات جو مجھے سب سے پہلے بتانا چاہی تھی وہ یہ کہ "بقول میری دادی کہ مجھ میں تمیز ہے ہی نہیں" لہٰذا یوں مت دیکھو.

اچھا سنو اس سے پہلے کہ میری بس آجائے میں نے تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے. اشمل جو سڑک کی طرف بیٹھی ہوئی تھی کہتے ساتھ ہی فقیر کی طرف مڑی.

اگر میری نوکری چلی گئی تو کیا تم مجھے اپنا بزنس پارٹنر بنالو گے.....؟؟

پلیز زززز نہ مت کرنا. میرے اندر مانگنے والا بڑا ٹیلنٹ ہے. تمہیں بہت منافع ہو گا.

اشمل کی بات سنتے ہی فقیر بلکل گم صم ہو گیا.

تو پھر میں تمہاری طرف سے "نہ" سمجھو. کیا ہے اب فقیر لوگوں کا بھی میرڈ ہے یعنی حد ہے.....؟؟ خیر ایک آخری بات پوچھو_____ اشمل اداسی سے ایک دم چہکنے لگی فقیر اس کے تاثرات ہی دیکھتا رہ گیا.

تم پیشے کے لحاظ سے فقیر ہو. شکل بھی تمہاری بہت معزرت کے ساتھ بلکل بھی اچھی نہیں ہے. مگر ایک بات میری سمجھ سے بلکل باہر ہے وہ یہ کہ میں روز بیوٹی سوپ سے ہاتھ دھوتی ہوں اور اچھے برینڈ کا لوشن بھی استعمال کرتی ہوں. پھر بھی میرے ہاتھ پاؤں اتنے صاف اور پیارے نہیں جتنے تمہارے ہیں جبکہ تم سارا دن ننگے پاؤں زمین پر بیٹھے ہاتھ سے لکھتے ہو.....؟؟

جیسے ہی اشمل کی بات مکمل ہوئی فقیر ایک جھٹکے سے اٹھا اور اشمل کی نظروں سے اوجھل ہو گیا.

ارے اس فقیر کو کیا ہو گیا ہے. میں نے تو اس کی تعریف کی تھی. اور سوچا تھا کہ شاید وہ خوش ہو کر کوئی بیوٹی ٹپ دے گا مگر کہاں آجکل کوئی اپنی خوبصورتی کا راز بتاتا ہے. سوائے Cara کے اشتہار کے _____ اشمل خود کلامی کرتی ہوئی دوبارہ بس کا انتظار کرنے لگی.

ارے یہ تو عمران صاحب کی گاڑی ہے. چل اشمل کام بن گیا اب تو سر سے لفٹ

لے کر گھر جا پھر یہ سلسلہ چل نکلے گا اور آخر میں شادی _____ اسی طرح تیرا خواب بھی سچ ہو گا.

ابھی وہ خود کلامی کرتی کھڑی ہی ہوئی تھی کہ وہ گاڑی زن سے اُس کے قریب سے گزری اور اشمل حیرت کا مجسمہ بنی رہ گئی کیونکہ فرنٹ سیٹ پر عمران صاحب کے ساتھ مس صائمہ بیٹھیں تھیں.

♣♣♣♣♣

وہ دونوں اس وقت ریسٹورنٹ کے قدرے ویران حصے میں بیٹھے تھے. ہلکے پھلکے میوزک اور ڈھلتی شام نے عجیب سا ماحول بنایا ہوا تھا.

www.novelsclubb.com

عمران اپنے موبائل پر مصروف تھا جبکہ صائمہ مسلسل ٹیبل کو گھور رہی تھی. وہ دونوں ایک دوسرے سے بہت لاتعلق بیٹھے تھے جیسے اجنبی ہوں.

تھوڑی دیر بعد ویٹر نے ٹیبل پر ان کا آڈر لگایا تو عمران نے اپنا فون بند کر کے سائیڈ پر رکھ دیا اور صائمہ کی طرف دیکھا جو کم از کم آج یہاں موجود نہیں تھی.

کھانا لگ گیا ہے_____ عمران نے گلہ صاف کرتے ہوئے صائمہ کو مخاطب کیا.

جس پر صائمہ نے محض سر ہلایا.

ہم نے بہت خاموشی سے کھانا کھایا ہے بلکہ یہ کہنا زیادہ درست ہو گا کہ میں نے خاموشی سے کھانا کھایا ہے آپ نے تو بس چمچ پلیٹ ساتھ کھیلا ہے.

دیکھیں سب کچھ طے تھا. اس لیے میرے خیال سے آپ کا یوں اداس ہونا نہیں بنتا. عمران نے ٹشو ساتھ ہاتھ صاف کرتے ہوئے کہا

میں نے اپنی commitment پوری کی ہے. حالانکہ آپ اچھی طرح جانتی ہیں کہ میں ایک لڑکی کو چھ ماہ سے زیادہ اپنی پی اے نہیں رکھتا. میرا بزنس ہی ایسا ہے. مجھے نئے چہروں کی ضرورت ہوتی ہے.

مگر اس حادثے کی وجہ سے میں نے آپ کا ساتھ دیا. اور کافی حد تک اس غلطی کا ازالہ بھی کیا ہے. عمران بلکل ریلکس انداز میں کرسی ساتھ ٹیک لگائے کہہ رہا تھا جبکہ اس کا ایک ایک لفظ صائمہ کی روح چھلنی کرنے کو کافی تھا.

غلطی_____کافی دیر بعد وہ صرف اتنا ہی کہہ پائی.

ہاں غلطی____کیا میں نے غلط لفظ استعمال کیا ہے.....؟؟اب کی بار عمران نے میز پر صائمہ کی طرف جھکتے ہوئے پوچھا

نہیں سر آپ غلطی نہیں کرتے. غلطی تو مجھ سے ہوئی تھی. نہ میں آپ کی بات مانتی اور نہ اس مشکل میں پھنستی. صائمہ کی آواز کمزور پڑنے لگی تھی.

خیر اب یوں تو نہ کہیں. میں نے آپ کو پھنسنے سے بچایا ہے اور دوسرا میری بات ماننے کے سوا آپ کے پاس کوئی اور چارہ نہیں تھا.

اور رہی بات غلطی کی تو جس کی بھی تھی اب پرانی بات دہرانے سے کیا فائدہ حاصل ہو گا. بس ایک ماہ بعد ہمارے راستے جدا ہو جائیں گے اور مجھے نہیں لگتا کہ ہم پھر کبھی دوبارہ کہیں ملیں گے. عمران کا لہجہ کسی بھی قسم کے جذبات سے عاری تھا.

جی سر_____صائمہ کا سر مسلسل جھکا ہوا تھا اس نے ایک بار بھی عمران کی طرف دیکھنے کی غلطی نہیں کی تھی.

اگلا مہینہ آپ کا ہمارے ادارے ساتھ آخری ہے. میری پوری کوشش ہو گی کہ آپ کے dues جلد از جلد کلئیر کر دوں تا کہ آپ کو مالی آسانی ہو. اس سے زیادہ میں آپ کے لیے کچھ نہیں کر سکتا اور آپ امید بھی مت رکھیے گا. عمران کے کہنے پر صائمہ نے پھر ہلکا سا ہاں میں سر ہلایا

آپ پریشان ہیں. میں جانتا ہوں مگر اُس واقعہ کو گزرے ایک سال ہو گیا ہے اور لوگ کل کی بات یاد نہیں رکھتے تو انھیں سال پہلے کی کیا خاک یاد ہو گی. عمران کی تسلی پر پہلی بار صائمہ نے طنزیہ مسکراہٹ ساتھ عمران کی طرف دیکھا

چلیں_____ صائمہ کو نظر انداز کرتے عمران نے اپنی کلائی پر بندھی گھڑی کی طرف دیکھا

جی_____ صائمہ کہتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی اور پارکنگ کی طرف بڑھنے لگی جبکہ عمران بل ادا کر رہا تھا.

یہاں کیوں کھڑی ہیں. یہ ٹیکسی سٹینڈ ہے. گاڑی وہاں پارک کی ہے. عمران نے

صائمہ کو ٹیکسی سٹینڈ پر کھڑے دیکھ کر حیرت سے پوچھا

سر عادت بہت تنگ کرتیں ہیں. ان سے جتنی جلد جان چھڑالی جائے اتنا ہی بہتر ہوتا ہے اور اب مجھے بھی پراڈو کی بجائے لوکل ٹرانسپورٹ کی عادت ڈال لینی چاہیے. صائمہ کے جواب پر عمران نے سر ہلاتے ہوئے اس کو کیپ روک کر دی. بیٹھیں_____ کیپ کا دروازہ کھولتے صائمہ کو بیٹھنے کا کہا اور خود ایڈریس سمجھنے لگا

سر آپ نے بلکل ٹھیک کہا ہے لوگ واقعی ہی بہت جلد بھول جاتے ہیں. صائمہ نے عمران کو پراڈو کی طرف جاتا دیکھ کر دل میں سوچا.

♣♣♣♣♣

صائمہ چپ چاپ بیڈ پر لیٹی چھت کو گھور رہی تھی اور یہ بات اس کی رومیٹ نے بہت شدت سے محسوس کی تھی.

صائمہ کیا ہوا ہے.....؟؟ جب سدرہ سے رہا نہ گیا تو وہ پوچھنے لگی

وہی جو نہیں ہونا چاہیے تھا. سدرہ وہ بلآخر مجھے چھوڑ رہا ہے. میں اس کے بغیر نہیں رہ سکتی. مجھے ان اور ان کی دی گئیں تمام سہولیات کی عادت ہو گئی ہے.

میں اب ان تمام سہولیات اور ان کی ذات کے بغیر نہیں رہ پاؤں گی. میں مر جاؤں گی_____ صائمہ نے نم آواز ساتھ کہتے ہوئے رونا شروع کر دیا

صائمہ پلیززز خود کو سنبھالو. اب تم خود غرض بن رہی ہو. سدرہ کی آواز پر صائمہ ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھی.

سدرہ یاررر تم تو مجھے ایسا مت کہو. تم تو میری بات سمجھو_____ میں نہیں رہ پاؤں گی. مجھے اس شخص کی عادت ہو گئی ہے. جب وہ نظر نہ آئے تو دن اداس گزرتا ہے. میری آنکھوں اور کانوں کو اس کی صورت اور آواز سکون دیتی ہے. وہ میرا سکون ہے.

یہ سب کچھ جو آج میرے پاس ہے. ایک ماہ بعد نہیں رہے گا. یہ لگژری ہوسٹل، آفس، گاڑی، نوکر، بینک بیلنس اور سب سے بڑھ کر اس کا نام_____ وہ مجھے

طلاق دے رہا ہے. وہ اپنی بات کا پکا ہے. وہ ایسا ہی کرے گا. صائمہ کا چیخ چیخ کر گلا بیٹھنے لگا تھا.

صائمہ یہ سب کچھ تو طے تھا. پھر یوں شور ڈالنے کا فائدہ.....؟؟

اس کو تم ملامت نہیں کر سکتی. اس نے تمہارا تب ساتھ دیا جب تمہارے اپنے بھی تم سے منہ موڑ رہے تھے. یاد کرو_____؟؟سدرہ کی باتوں پر روتی صائمہ اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے ہنسنے لگی اور پھر اس کی ہنسی قہقہوں میں بدل گئی.

صائمہ خدا کے لیے ہوش کرو. یہ کیا پاگلوں والی حرکتیں کر رہی ہو. کبھی روتی ہو، کبھی ہنستی ہو. یار رر کسی نے دیکھ لیا تو ایک نیا تماشا شروع ہو جائے گا. سدرہ نے روم کے بند دروازے کو دیکھتے ہوئے سمجھایا.

ہر کوئی اسے درست سمجھتا ہے اور مجھے غلط_____اس نے میرا ساتھ مفت میں نہیں دیا. اس کا اپنا مفاد تھا. اگر وہ ایسا نہ کرتا تو اس کا خبیث بہنوئی آج جیل میں سڑ رہا ہوتا. اسے بچانے کے لیے اس نے میرا ساتھ دیا تھا. تم بھی یہ بات یاد رکھو.

اسے مجھ سے ہمدردی کا بھوت نہیں چڑھا تھا. وہ ایک منجھا ہوا بزنس مین ہے. وہ نقصان کا سودا کبھی نہیں کرتا. کبھی بھی نہیں_____ صائمہ نے سدرہ کی طرف دیکھتے ہوئے طنز سے کہا

اچھاااااااااا اگر وہ اتنا ہی گھٹیا اور خود غرض ہے تو اس کے لیے یہ واویلا کیوں جبکہ بقول تمہارے وہ ایک مجرم بھی ہے.....؟؟ سدرہ نے صائمہ کے طنز کو نظر انداز کرتے ہوئے سنجیدگی سے پوچھا

ہاں تو ہے نا اا مجرم_____ جس دن اس کے کالے کرتوت قانون کی گرفت میں آئے تو سمجھو ساری زندگی سرکار کی جیل میں گزرے گی. صائمہ کے جواب پر سدرہ ہنستی ہوئی اس کے قریب آ بیٹھی.

اچھاااااااااا مجھے تو اس کے بارے میں یہ سب معلوم ہی نہیں تھا جبکہ تم سے پہلے میں اس کی پی اے تھی. سدرہ کی بات پر صائمہ خاموش ہو گئی. پھر چند لمحوں کے لیے کمرے میں مکمل سناٹا چھا گیا جیسے وہاں کوئی ذی روح موجود نہ ہو.

صائمہ تم حقیقت کو جتنی جلدی تسلیم کرو گی اتنی ہی تمہیں تکلیف کم ہو گی. اور رہی بات اس کی تو یہ بات تم مجھ سے زیادہ بہتر جانتی ہو کہ اس نے اپنے مفاد کی خاطر ہی تمہیں تحفظ دیا تھا.

تمہاری عزت معاشرے میں پامال ہونے سے بچائی. تمہاری مالی مدد کی اور جو کچھ وہ تمہارے لیے کر سکتا تھا وہ سب اس نے کیا. مگر اب اس کے اور تمہارے راستے جدا ہیں.

تم دونوں کا اتنا ہی ساتھ تھا. تم دونوں اکٹھے رہ ہی نہیں سکتے. اور اگر سچ پوچھو تو اس کا تم سے الگ ہو جانا بھی اس کی تم پر ایک مہربانی ہی ہے.

www.novelsclubb.com

کیونکہ مجرم کبھی نہ کبھی ضرور پکڑا جاتا ہے اور بقول تمہارے آج کل ایجنسی والے اس کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑے ہوئے ہیں. فرض کرو اگر وہ ان کے قابو آ جاتا ہے تو تمہارا مستقبل کیا ہو گا.....؟؟

اس لیے شکر کرو کہ وہ تمہیں چھوڑ رہا ہے. تمہارا تعلق اس کی دنیا سے نہیں رہے گا

تو تمہارا مستقبل محفوظ ہو گا. سدرہ کی باتیں صائمہ نے چپ چاپ سنیں.

یار رر میری مانو تو ایک ماہ بعد کی الگ ہوتی آج الگ ہو جاؤ. بلکہ یہ شہر ہی چھوڑ کر اپنے گاؤں چلی جاؤ جہاں سے آئی تھی. اپنا گھر بساؤ، سب بھول جاؤ. وقت ہر زخم کا مرہم ہے_____ سدرہ کو صائمہ پر بہت ترس آ رہا تھا.

تمہاری سب باتیں درست ہیں مگر میں کیا کروں مجھے اس سے محبت ہو گئی ہے .....؟؟ صائمہ نے بے بسی سے اپنے بال نوچتے ہوئے کہا

اسے پتہ ہے.....؟؟ سدرہ کے سوال پر صائمہ نے بے بسی سے سر نفی میں ہلایا تو اسے بتا دو. اس طرح تمہارا دل بھی ہلکا ہو جائے گا اور شاید اسے تمہاری قدر آ جائے. سدرہ کے مشورہ پر صائمہ ہلکا سا مسکراتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی.

وہ شخص جس کا نام عمران ہے محبت کر ہی نہیں سکتا کیونکہ وہ ایک materialistic شخص ہے اس کا جزبات سے کوئی لینا دینا نہیں. نہ ہی اسے کسی کے آنسو پگھلا سکتے ہیں.

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ صرف اپنے مطلب کا یار ہے. بغیر مطلب کے تو وہ کسی کی طرف دیکھتا بھی نہیں ہے اور میں _____ میں تو اب اس کے لیے بلکل بیکار ہوں. صائمہ کے چہرے پر کرب کے واضح آثار تھے.

♣♣♣♣♣

اشمل مزے سے موم پھلی کھاتے ہوئے ٹی وی پر ٹاک شو دیکھ رہی تھی کہ اس کا فون کسی انجانے نمبر کی بل پر چیخنے لگا.

یہ کس کا فون ہے.....؟؟ابھی تو تجھے نوکری کرتے جمعہ، جمعہ آٹھ دن نہیں ہوئے اور لڑکوں کے فون آنے لگے _____ داد و جو سونے کے لیے اپنی چارپائی پر لیٹ چکیں تھیں فون بجنے پر اشمل کی طرف غصے سے دیکھنے لگیں.

داد و آپ تو اپنا بھاشن رہنے ہی دیں. آپ کے منہ سے ایسی باتیں اچھی نہیں لگتیں. خود تو ہر وقت ٹھرکی عورتوں کی طرح باتیں کرتیں رہتیں ہیں. محلے کا کوئی بزرگ آپ سے محفوظ نہیں اور مجھ پر شک کر رہیں ہیں. میرے پاس اتنا ٹیلنٹ ہوتا تو آج

www.novelsclubb.com

میرے چار بجے ہوتے _____ اشمل بولتی ہوئی فون اٹینڈ کرنے لگی

دیکھیں بی بی میری بات غور سے سنیں اس میں آپ کا ہی فائدہ ہے. آپ جس آفس میں کام کر رہی ہیں وہ ٹھیک نہیں ہے. کچھ دنوں تک وہاں پولیس کا چھاپہ پڑنے والا ہے. لہٰذا آپ وہ جاب چھوڑ دیں. سپیکر سے ایک بہت ہی خوبصورت مردانہ آواز ابھری تو اشمل نے دادو کی طرف حیرانگی سے دیکھا جو اسے ناراضگی سے دیکھ رہیں تھیں.

آپ پولیس کے چھاپے کو چھوڑیں اور یہ بتائیں کہ اتنی پیاری آواز آپ کی اپنی ہے یا کوئی app استعمال کیا ہے.....؟؟

آج کل اصلی چیز کی شناخت کافی مشکل ہو گی ہے. اگر آپ کی اپنی ہے تو کمال ہے اور اگر مصنوعی ہے تو مجھے افسوس ہے _____ اشمل کے جواب پر دوسری طرف خاموشی چھا گی اور چند لمحوں کی خاموشی بعد کال کٹ گئی.

لگتا ہے جناب کو میری آواز پسند نہیں آئی. اب میں کیا کر سکتی ہوں اللہ نے آواز ہی

ایسی دی ہے جیسے کوے کا گلا خراب ہو_____ اشمل اونچی آواز میں خود کلامی کرتی دادو کی طرف آئی جو ناراضگی سے منہ موڑ گئیں.

دادو آپ تو سچ مچ "اللہ والی" ہو گئیں ہیں. پتہ کسی لڑکے کا ہی فون تھا. ہائے اب مجھے بھی فون آیا کریں گے. جیسے ڈراموں میں ہوتا ہے. پھر ایک امیر لڑکا میرے عشق میں پاگل ہو جائے گا اور ہمارے دن پھر جائیں گے_____ اشمل آنکھیں بند کیے بولے جا رہی تھی.

بی بی جاگ جاؤ اور ایسے خواب مت دیکھو جو بعد میں تکلیف دیں. اور ہاں مجھ سے بات مت کرو تم نے مجھے ٹھرکی بولا تھا. دادو نے ناراضگی کی وجہ بتائی

دادو آپ کب سے اتنی حساس ہو گئیں ہیں کہ زرا سی بات پر منہ بنانے لگیں. بھئی ہم دونوں دوست ہیں، ہم عمر بھی_____ ہم کیسی ناراضگی.....؟؟ اشمل نے جان بجھ کر ہم عمر کا لفظ استعمال کیا کیونکہ یہ دادو کی کمزوری تھی.

ہاں کہہ تو تُو ٹھیک ہی رہی ہے. ہم میں کونسا بہت فرق ہے. چل اب یہ بتا کون تھا

اور کیا کہہ رہا تھا.....؟؟دادو نے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے دلچسپی سے پوچھا

دادو آپ کو بہت تجسس ہو رہا ہے. خیر ہے.....؟؟اشمل نے آنکھ ماری تو دادو پھر ناراض ہونے لگی.

اچھانا!!!!!مذاق کر رہی ہوں. وہ کہہ رہا تھا کہ میں جس آفس جاب کے لیے جاتی ہوں وہ ٹھیک نہیں ہے. وہاں پولیس کا چھاپہ پڑنے والا ہے. اشمل کے بتانے پر دادو نے نفی میں سر ہلایا.

لوگ بھی لڑکیوں کو پھنسانے کے لیے کیسے کیسے من گھڑت جھوٹ بولتے ہیں.

دادو کہتیں ہوئیں دوبارہ لیٹ گئیں جبکہ اشمل مسکرا رہی تھی.

اب تجھے کیا ہوا ہے کیوں بغیر وجہ کے مسکرا رہی ہے.....؟؟دادو نے اسے مسکراتا دیکھ کر پوچھا

دادو بغیر وجہ کے نہیں مسکرا رہی وجہ ہے. پتہ اس کی آواز بہت پیاری تھی تو سوچیں وہ خود کتنا پیارا ہو گا اور اُس کا میری فکر کرنا_____ اشمل نے اپنے گھٹنوں پر

سر رکھتے ہوئے خود کلامی کی.

اشمل انسان بن،اور خبر دار جو محبت جیسے بھوت کو تُو نے اپنے سر چڑھنے دیا تو _____ یاد رکھ بہت ذلیل ہو گی. یہ محبت غریبوں کو تو بلکل راس نہیں آتی. بر باد کر دیتی ہے. بستے گھر ویران ہو جاتے ہیں. سمجھی _____ دادو نے اپنی بات کے آخر میں رخ موڑ لیا کیونکہ ان کے اپنے زخم بھی ہرے ہونے لگے تھے.

سوری دادو اداس مت ہوں. میں ابا جیسا کوئی کام نہیں کروں گی. پکا وعدہ _____ میں آپ کو چھوڑ کر نہیں جاؤں گی.

میری اور صرف میری کم عمر دادو _____ اشمل نے لاڈ سے کہتے ہوئے ان کے بازو پر سر رکھا اور اپنے بازوؤں ان کے گرد حائل کر دیے.

♣ ♣ ♣ ♣ ♣

اسفند بیسن پر جھکا ہاتھ دھونے لگا تھا کہ اچانک کسی سوچ کے تحت رک کر اپنے ہاتھ دیکھنے لگا اور پھر مسکراتے ہوئے دوبارہ ہاتھ دھونے لگا

خیر ہے آج انسپکٹر اسفند یار ولی بغیر وجہ کے اکیلے اکیلے آئینے کے سامنے کھڑے مسکرا رہے ہیں. سیانے کہتے ہیں جب جوان لڑکا یا لڑکی اکیلے میں آئینہ دیکھ کر مسکرائے تو پھر رررررر_____ ارحم نے باتھ روم کے دروازے ساتھ ٹیک لگاتے ہوئے پھر کو خوب لمبا کھینچا.

کام ہو گیا.....؟؟اسفند کے چہرے پر ارحم کی بات پر بلا کی سختی در آئی.

کام کی کیا مجال جو نہ ہو. ہو گیا ہے جناب اور کوئی حکم_____؟؟ارحم نے فرمانبرداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے سر کو خم دیا.

ارحم تم ہر وقت یہ مسخرہ پن کرتے ہوئے تھکتے نہیں ہو.....؟؟اسفند کے سوال پر ارحم کھلکھلا کر ہنس دیا.

آپ جو ہر وقت سڑے سڑے سے رہتے ہیں. آپ اپنی اس حالت سے تنگ پڑتے ہیں نہیں نا!!!!_____ تو ہم کیوں پڑیں گے.....؟؟ارحم نے باتھ روم کے دروازے سے ہٹتے ہوئے جواب دیا. تو اسفند تولیہ ساتھ ہاتھ منہ صاف کرتا بیڈ پر

بیٹھ گیا.

عمران کے بارے میں تمہاری رپورٹ کیا کہتی ہے.....؟؟اسفند نے تولیہ کرسی پر پھینکتے ہوئے ارحم کو مخاطب کیا جو ابھی تک دیوار ساتھ ٹیک لگائے کھڑا تھا.

بڑا ہی عجیب انسان ہے. میں نے اپنی طرف سے پوری کوشش کی ہے مگر مجھے اس کی کوئی کمزوری نہیں ملی اور اگر سچ پوچھو تو میں اس کی شخصیت سے متاثر ہو گیا ہوں. بڑا ہی بااخلاق اور مہمان نواز بندہ ہے. پرسنیلٹی بھی کمال کی رکھتا ہے _____ ارحم کی رپورٹ پر اسفند نے سائیڈ ٹیبل پر پڑی فائل اٹھائی اور ارحم کی طرف بڑھادی.

www.novelsclubb.com

اسے غور سے پڑھو، امید ہے تمہاری رائے بدل جائے گی اور اگر پھر بھی نہ بدلی تو تم الو کے پٹھے ہو _____ اسفند نے ارحم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

میں اسے اپنی تعریف ہی سمجھوں گا _____ ارحم نے کہتے ہوئے اسفند سے فائل پکڑی.

وہ تمہاری مرضی ہے. اب جاؤ مجھے کچھ دیر آرام کرنا ہے پھر بہت کام ہے. اسفند کی بات پر ارحم منہ بناتے ہوئے کمرے سے باہر نکلنے لگا.

لائٹ بھی بند کر دو. مہربانی ہو گی_____ اسفند نے پیچھے سے آواز لگائی.

جی مالک کیوں نہیں ہم تو آپ کی کنیزیں ہیں_____ ارحم طنز کرتا لائٹ آف کر گیا. ارحم کے جاتے ہی اسفند نیم دراز اپنے موبائل پر کسی کا نمبر ملانے لگا.

مجھے کسی بہت ہی اچھے اور قابل اعتماد میک اپ آرٹسٹ کا نمبر سینڈ کرو. اسفند نے کہتے ساتھ ہی کال کاٹ دی اور سوچنے والے انداز میں اٹھ بیٹھا

آپ جاگ رہے ہیں. میں تو سمجھا کسی حسینہ کے خواب دیکھ رہے ہونگے.....

؟؟ارحم نے کمرے کی لائٹ آن کرتے ہوئے پوچھا

تم جان چھوڑو گے تو کوئی حسینہ آئے گی نا!!!!. اب تمہاری موجودگی میں تو آنے سے رہی_____ اسفند نے موبائل سائیڈ پر رکھتے ہوئے بیزاری سے جواب دیا.

یار رر رتُو مجھ سے اتنا تنگ ہے.....؟؟ارحم نے اداسی سے پوچھا اور اسفند کے

قریب پڑی کرسی کو گھسیٹ کر بیٹھ گیا.

ہاں بہت تنگ ہوں_____ اسفند نے بھرپور سنجیدگی سے جواب دیا

تو میں کیا کروں. تنگ تم ہو میں نہیں_____ ارحم دوبارہ اپنی ٹون میں لوٹ چکا تھا.

تم نے مجھے بتایا نہیں کہ میرا حلیہ مکمل نہیں ہے.....؟؟اسفند نے شکوہ کیا.

کیوں اچھے بھلے فقیر تو لگتے ہو. اب کیا ٹانگ بھی توڑنی ہے.....؟؟ارحم نے طنز کیا.

نہیں_____ اصل میں ساری توجہ چہرے پر دی ہے جبکہ ہاتھوں اور پاؤں پر توجہ ہی نہیں دی. اسفند نے اپنے ہاتھوں کو الٹ پلٹ کرتے ہوئے بتایا.

ہاتھ پاؤں کون دیکھتا ہے. کس پاس اتنا فالتو وقت ہے کہ فقیر کے حلیہ پر غور کرے .....؟؟ویسے بھی آپ مردانہ فقیر ہیں زنانہ نہیں_____ ارحم ہنسا

یہ تمہاری غلط فہمی ہے. اگر کوئی بے وقوف غور کر سکتا ہے تو عمران کیوں نہیں

.....؟؟(اسفند نے جان بجھ کر لڑکی کا لفظ استعمال نہیں کیا).

یہ سارے بے وقوف تمہیں ہی کیوں ملتے ہیں. مجھے تو کبھی کوئی نہیں ملا.....؟؟

ارحم نے آبرو اچکا کر پوچھا

کیونکہ آپ خود بے وقوف ہیں. اور بے وقوف بے وقوف سے ملنا پسند نہیں کرتا

جیسے ایک شاعر دوسرے شاعر سے ملنا پسند نہیں کرتا. پروفیشنل جیلسی

_____ اسفند نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا

یار کھل کر ہنسا کر _____ یہ دبا دبا سا نہ ہنسا کر اس سے عمر گھٹتی ہے. ارحم کی بات

پر جو مسکراہٹ اسفند کے چہرے پر آئی تھی وہ بھی غائب ہو گئی.

میں جینا بھی نہیں چاہتا. میرا ہے ہی کون _____ جس کے لیے اپنی زندگی مانگو

.....؟؟اسفند کے لہجے میں دکھ تھا.

یار رر جو چلے گئے ہیں انھیں بھول جا اور اپنی فیملی بنا. ارحم نے سمجھانا چاہا جس پر

اسفند نے سر نفی میں ہلا دیا.

میں نے نئے میک اپ آرٹسٹ کا بندوبست کیا ہے. کل وہ آئے گا. اسفند کے جواب پر ارحم کھڑا ہو گیا.

اسفند تنہا بندے کی کوئی زندگی نہیں ہوتی. جو ہونا تھا وہ ہو گیا ہے. جانے والے واپس نہیں آتے مگر تم زندگی کی طرف واپس آ سکتے ہو اگر تم چاہو تو_____

ارحم کہتا ہوا روم سے باہر چلا گیا.

زندگی_____ اسفند نے زیر لب دہرایا.

♣♣♣♣♣

تم نے مجھے اپنے آفس سے نکال کر اچھا نہیں کیا. اب تمہیں اس کا جواب مجھے نہیں بلکہ اپنی باجی کو دینا ہو گا.....؟؟ عدیل نے عمران کے سامنے بیٹھتے ہوئے کہا

میں فلحال کسی بحث کے موڈ میں نہیں اور نہ ہی کسی سے ڈرتا ہوں. میرے ہی گھر میں رہ کر، میرا ہی دیا کھا کر، مجھے دھمکی دے رہے. انٹر سٹنگ_____

عمران نے چھری کانٹے ساتھ کباب کاٹتے ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

اور رہی بات ڈرنے کی تو میں کسی سے نہیں ڈرتا. میں اپنی باجی کو آپ سے زیادہ بہتر جانتا ہوں. آپ انہیں بے وقوف بنا سکتے ہیں مگر مجھے نہیں_____ عمران نے چاولوں بھرا چمچ منہ میں ڈالتے ہوئے جواب دیا

میں تمہاری باجی کو بیوقوف نہیں بناتا بلکہ وہ مجھ پر اعتماد کرتی ہیں. عدیل نے فخر سے اپنی گردن اکڑ آتے ہوئے کہا

اگر آپ کے کالے کرتوت اور شوق انہیں پتہ چل جائے تو وہ ایک لمحے میں آپ کو سڑک پر پھینک دیں. مجھے بلیک میل کرنے کی بجائے اپنی فکر کریں اور یہ حرکتیں چھوڑ دیں. عمران نے طنزیہ ہنسی ہنستے ہوئے جواب دیا جس پر عدیل کے تنے اعصاب ڈھیلے پڑے.

دیکھو عمران تم میرے چھوٹے بھائی ہو اور میں تمہارا بڑا بہنوئی ہونے کے ساتھ ساتھ بڑا کزن بھی ہوں. میری عزت کا خیال رکھنا تمہاری ذمہ داری ہے. تم ان دو ٹکے کی لڑکیوں کو مجھ پہ فوقیت دیتے ہو تو مجھے بہت برا لگتا ہے ورنہ میں تمہیں بہت

پیار کرتا ہوں. عدیل اس بار دوستانہ لہجے میں مخاطب ہوا. جبکہ عمران نے نیپکن سے اپنا منہ صاف کرتے ہوئے سر ہلایا.

میں چھوٹا ہوں مگر آپ میں کوئی بڑے بھائی والی بات ہے ہی نہیں_____

دوسرا آپ کو بہنوئی اور کزن سمجھ کر ہی آپ کا ساتھ دیتا ہوں اور آپ کے کالے کرتوت چھپاتا ہوں اور آخری بات وہ دو ٹکے کی لڑکیاں میرے سٹاف کا حصہ ہیں اور میں اپنے سٹاف ساتھ بد تمیزی برداشت نہیں کر سکتا.

آگے آپ کی وجہ سے ہی صائمہ نامی ڈھول مجھے اپنے گلے میں لٹکانا پڑا ہے. آپ کو تو یاد ہی ہو گا کہ میں نے اس ساتھ نکاح کیوں کیا تھا اگر یاد نہیں تو میں دہرا دیتا ہوں .....؟؟ عمران نے قدر بلند آواز میں کہا تو عدیل نے گھبرا کر ادھر ادھر دیکھا.

عمران یار آہستہ بات کر کہیں تیری باجی نہ سن لیں. ہم تو دوست ہیں اور دوستوں میں سب چلتا ہے. عدیل نے گھبراتے ہوئے لجاجت سے کہا

آپ کو میرے ساتھ کوئی ذاتی کام ہو تو کال کر لیا کریں. مگر آفس میں نہ آیا کریں.

بات سمجھنے کی کوشش کریں. آجکل میں ایف بی آر والوں کی نظروں میں ہوں.

میں نہیں چاہتا کہ کوئی غلطی کروں. عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے اپنا کوٹ پہنا.

تم صائمہ کو کب تک طلاق دے رہے ہو.....؟؟عدیل نے نظریں چراتے

ہوئے پوچھا

آپ کو اس سے مطلب.....؟؟عمران نے کوٹ کا بٹن بند کرتے ہوئے

سنجیدگی سے جواب دیا

دیکھو اب تو کیس بھی ختم ہو گیا ہے. خوامخواہ تم نے اس کچرے کے ڈھیر کو اپنے

گلے کا ہار بنایا ہوا ہے. مجھے تمہارے لیے اچھا نہیں لگتا. عدیل کے کہنے پر عمران اپنا

وائلٹ اور موبائل میز سے اٹھنے لگا

یہ کچرہ آپ کا ہی ڈالا ہوا ہے جسے میں صاف کر رہا ہوں اور مہربانی فرما کر آپ مزید

گند مت ڈالیے گا. عمران نے موبائل پر کسی کا نمبر ڈائل کرتے ہوئے وارن کیا.

اچھا اب میں کچھ نہیں کرتا مگر.....؟؟عدیل نے اپنے کانوں کی لو پر خارش کی

مگر کیا.....؟؟عمران نے چونک کر موبائل کان سے ہٹاتے ہوئے پوچھا

مگر یہ کہ مجھے بھی مال چاہیے عدیل کے چہرے پر بھرپور خباثت تھی.

آپ چندا بائی کے کوٹھے پر چلے جائیں بہت ملے گا اور بل میرے اکاؤنٹ میں جمع

کروا دیجیے گا.اب خوش_____ میرے لئے پریشانیاں پیدا نہ کریں.آج

کل میں ویسے بھی بہت پریشان ہوں.بزنس بالکل رک گیا ہے اس ایف بی آر کے

چکر میں_____ عمران نے عدیل کے کندھے کو تھپکتے ہوئے کہا جس پر عدیل

منہ بنانے لگا

www.novelsclubb.com

اب کیا ہے.....؟؟عمران نے عدیل کی طرف دیکھتے ہوئے اکتاہٹ سے

پوچھا

مجھے صائمہ چاہیے میں نے اپنا بدلہ لینا ہے_____ جیسے ہی عدیل کے منہ سے

صائمہ کا لفظ نکلا عمران کے تاثرات یک دم تبدیل ہوئے

ابھی وہ میرے نکاح میں ہے اس لیے بات ذرا سوچ سمجھ کر کریں_____

عمران کا لہجہ شدت بھرا تھا.

تم تو خوامخواہ ناراض ہو رہے ہو. میرا مطلب تھا کہ_____عدیل نے عمران کی ناراضگی بھانپتے ہوئے بات بدلی.

میں آپ کا مطلب بخوبی سمجھتا ہوں مگر آپ اس وقت میری بات کو سمجھیں. میں اپنی جرابیں تک کسی کو نہیں دیتا وہ تو پھر میری منکوحہ ہے. عمران کی وارننگ دیتی آنکھیں عدیل کو بہت کچھ باور کروا گئیں.

آج کل ہمارا گیسٹ ہاؤسس کی ایکٹیویٹیز بالکل ختم ہیں. آپ ایسا کریں کچھ دنوں کے لیے وہاں چلے جائیں. جیسے ہی یہاں ماحول سازگار ہو گا میں آپ کو اطلاع کر دوں گا. عمران نے آپ کی بات دوبارہ موبائل پر کسی کا نمبر ڈائل کرتے ہوئے کہا

لڑکیوں کا کیا کرنا ہے.....؟؟عدیل نے سر ہلاتے ہوئے پوچھا

پرانی لڑکیاں تو میں نے چندہ بائی کے کوٹھے پر بھیج دی ہیں اور نیا مال ابھی تک سٹور

میں ہی ہے. جب تک حالات سازگار نہیں ہو جاتے تب تک وہیں رہیں گی. عمران کی بات پر عدیل نے سر ہلایا

تم اس افسر کا کیا نام ہے اس کا_____ہاں یاد آیا اسفند اس کا تبادلہ کیوں نہیں کروا دیتے. کچھ لے کر کام ختم کرو. عدیل کی بات پر عمران طنزیہ مسکرایا

آپ کروا دیں اگر کروا سکتے ہیں تو_____میرے سے تو نہیں ہو رہا. عمران نے سوالیہ نظروں سے عدیل کی طرف دیکھا تو وہ کھسیانا سا مسکرانے لگا

عدیل بھائی میں اپنی پوری کوشش کر رہا ہوں امید ہے کہ یہ افسر ادھر ادھر ہو جائے گا کیونکہ اس کمینے کی وجہ سے میرا آگے ہی بہت نقصان ہو گیا ہے.

دسمبر کا مہینہ ہمارے بزنس کے لیے بہت اہم ہوتا ہے. اوپر سے نیا سال بھی شروع ہو رہا ہے تو نیو ایئر نائٹس اور پروگرامز_____ہم سارا سال اتنا نہیں کماتے جتنا ان دو مہینوں میں کماتے ہیں مگر اس افسر نے سب کچھ خراب کر دیا ہے.

اگر وہ آرام سے نہ سمجھا اور اس کے سینیئرز بھی ہمارے کام نہ آئے تو

_____ عمران نے ایک گہرا سانس لیتے ہوئے دونوں انگلیوں سے گن کا اشارہ کیا جس پر دونوں ہنس پڑے

چلو ٹھیک ہے. یہ بھی ٹھیک ہے میں پھر اپنے گیسٹ ہاؤسس کی طرف جاتا ہوں.

عدیل کہتا ہوا جانے لگا

جی بلکل آپ ادھر توجہ دیں میرے آفس کی طرف نہیں _____ عمران نے فون کان ساتھ لگاتے ہوئے کہا اور خود گیراج کی طرف چل پڑا.

♣♣♣♣♣

تم آج آفس نہیں جاؤ گی.....؟؟ سدرہ نے یونی کے لئے تیار ہوتے ہوئے کمبل میں جاگتی لیٹی صائمہ سے پوچھا

www.novelsclubb.com

نہیں آج میرا دل نہیں چاہ رہا _____ صائمہ نے ہلکا سا جواب دیتے کروٹ بدلی.

تمہیں بخار ہے. تمہاری آواز کیوں تبدیل ہو رہی ہے.....؟؟ سدرہ کو اس کی

فکر ہوئی.

کچھ بھی نہیں ہے بس رات دیر تک جاگتی رہی ہوں تو سر بھاری ہو رہا ہے. صائمہ نے جمائی روکتے ہوئے جواب دیا

میں تمہاری آواز کی بات کر رہی ہوں سر کی نہیں_____ سدرہ نے غصہ کیا تو صائمہ ہنس دی.

اگر جانا ہے تو میں تمہارا انتظار کر سکتی ہوں.....؟؟ سدرہ نے بال بناتے ہوئے پوچھا

نہیں تم جاؤ میرا فی الحال دل نہیں کر رہا اگر کیا تو میں کیپ لے کر چلی جاؤں گی _____ صائمہ کے جواب پر سدرہ نے حیرانگی سے مڑتے ہوئے صائمہ کی طرف دیکھا

کیپ پر کیوں جاؤ گی تمہاری پراڈو کہاں ہے. رات تو پارکنگ میں ہی موجود تھی .....؟؟ سدرہ کا انداز سوالیہ تھا.

میں نے ڈرائیور کو جانے کا کہہ دیا تھا وہ یقینا چلا گیا ہو گا_____ صائمہ کہتی ہوئی اٹھ کر بیٹھ گئی.

عمران کو اس بات کا پتہ ہے.....؟؟ سدرہ ابھی تک بے یقینی تھی.

ایسا ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ بے خبر ہو. ڈرائیور اسے میرے پل پل کی خبر دیتا ہے مگر اب وہ بے خبر بن جائے گا جیسے اسے میرے بارے میں کچھ معلوم ہی نہ ہو

_____ صائمہ نے پاؤں میں سلیپر پہنتے ہوئے دکھ سے کہا

صائمہ اداس مت ہو. اللہ اچھا کرے گا. مایوسی گناہ ہے. سدرہ نے صائمہ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے تسلی دی. جو رت جگے سے لال ہو رہی تھیں.

پھر اس کی نظر گھڑی کی طرف گئی صائمہ کو گلے لگایا اور جلدی سے خدا حافظ کہتی کمرے سے باہر چلی گئی. اس سے پہلے کے صائمہ بھی باتھ روم کا رخ کرتی اس کا موبائل بجنے لگا مرے قدموں سے اس نے اپنا فون اٹھایا اور اوپر چمکتے نام کو دیکھ کر ایک سرد آہ بھری.

جی سر_____ صائمہ چاہ کر بھی کال کاٹ نہ سکی.

آپ ابھی تک آفس نہیں آئیں. فوراً پہنچیں. عمران جلد بازی میں تھا.

سر آج میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے. میں نہیں آسکوں گی. صائمہ نے بمشکل اپنے آنسو کا گلا گھونٹتے ہوئے معذرت کی جبکہ دل اسے دیکھنے کو تڑپ رہا تھا.

مس صائمہ میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ آپ کی طبیعت بالکل ٹھیک ہے ہاں البتہ نیت کا میں کچھ کہہ نہیں سکتا. مجھے اس وقت بہت ضروری ڈیٹا چاہیے جو صرف آپ نکال کر دے سکتی ہیں.

اگر اس وقت آپ نے مجھے تنگ کرنے کی کوشش کی تو سوچ لیں کہ میں آپ کو کتنا تنگ کر سکتا ہوں.....؟؟

آپ کی بہت سی حساس ویڈیوز میرے پاس ہیں. لہذا چپ چاپ آفس آئیں. باہر پراڈو کھڑی ہے اور آئندہ میری اجازت کے بغیر اسے جانے کا مت کہئے گا. عمران نے دھمکی آمیز لہجے میں کہتے ہوئے کال بند کر دی جبکہ صائمہ اپنی جگہ سن سی

کھڑی تھی.

ویڈیوز تو ڈیلیٹ کر دی تھیں. پھر یہ کس ویڈیو کی بات کر رہے تھے کہیں.....

؟؟صائمہ اپنا سر تھام لیتی ہوئی بیڈ پر بیٹھ گئی

میں کیسے بھول گئی کہ یہ شخص اپنے سینے میں دل نہیں رکھتا. ہمدردی اور محبت جیسے جذبے تو دل میں ہوتے ہیں_____ کچھ موتی آنکھوں سے ٹوٹ کر دامن میں گرے.

محبت اپنی جگہ مگر میں کبھی تمہیں معاف نہیں کروں گی کبھی بھی نہیں_____

صائمہ نے بے دردی سے اپنے آنسو صاف کیے اور تیار ہونے کے لئے الماری سے کپڑے نکالنے لگی تبھی اسے اشمل کا خیال آیا

ابھی تک اشمم بھی نہیں آئی مگر کیوں.....؟؟گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے

صائمہ نے پریشانی سے سوچا

سر اگر میں آپ کی کوئی مدد کر سکوں تو بتائیں.....؟؟اشمل نے عمران کو بری طرح فائلوں میں گھسا دیکھ کر پوچھا

نہیں آپ جائیں اور جب مس صائمہ آجائیں تو انہیں فوراً اندر بھیج دیں

_____ عمران کا ہاتھ تیزی سے فائلوں کے ورق الٹ رہا تھا.

سر آپ نے یہ فائلیں خود بنائی تھیں.....؟؟اشمل نے عمران کے سامنے پڑی فائلوں کو دیکھتے ہوئے پوچھا

ہمممم_____ عمران نے بس سر ہلایا.

تو پھر آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ ان میں کیا ہے اور کہاں ہے. مس صائمہ کا کیوں انتظار کر رہے ہیں.....؟؟اشمل کے اگلے سوال پر عمران نے ایک لمحے کے لیے رک کر اس کی طرف دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی.

مس اشمل ابھی آپ نئ ہیں اور میری ذاتی خواہش ہے کہ آپ نئ ہی رہیں. عمران کے جملے اور نظروں میں کچھ ایسا ضرور تھا کہ اشمل کو اپنے ارد گرد خطرے کی

گھنٹیاں بجتی ہوئی سنائی دیں.

سر آپ قانونی کام ہی کرتے ہیں نا!!!!!!!_____ اشمل نے اب کی بار آہستہ آواز میں پوچھا ساتھ ہی اسے اپنی رونگ کال بھی یاد آگئی تھی.

مس اشمل آپ نے کبھی تھانہ اور کچہری دیکھی ہے.....؟؟ عمران نے اب کی بار ریلیکس انداز میں کرسی ساتھ ٹیک لگاتے ہوئے سوال پوچھا

نہیں سر_____ اشمل نے کندھے اچکائے

وہاں پر بھی قانون نہیں ہوتا تو پھر یہاں کیسے ہو گا سوچیں.....؟؟ عمران اب پن کو اپنے ہاتھوں میں گھماتے ہوئے اشمل کو دیکھ رہا تھا جس پر اشمل تھوڑی سی کنفیوز ہوئی.

تو پھر یہ ایف بی آر کا افسران کیوں ہیں.....؟؟ اشمل کے سوال پر عمران نے مسکراتے ہوئے اسے دیکھا

ایف بی آر کے افسران تو کوٹھے پر بھی جاتے ہیں اب آپ پوچھیں گی کہ وہاں کیوں

جاتے ہیں.....؟؟عمران اب اش کو زچ کر رہا تھا

مگر یہ آفس ہے کوٹھا نہیں.....؟؟اشمل کا تجسس ہنوز قائم تھا

مس اشمل آفس بھی ایک کوٹھا ہی ہوتا ہے اور میرے خیال سے ہر ورکنگ وومن ایک طوائف جیسی ہوتی ہے. وہ اپنا آپ بیچتی ہے اپنے کام کے نام پر_____

عمران کی نظریں اشمل کے چہرے پر جمی تھی

سوری سر مگر میرا یہ خیال نہیں اگر ہر عورت طوائف ہوتی تو یہ معاشرہ بگڑ گیا ہوتا.

اشمل کی بات پر عمران ہنستا ہوا اٹھ کھڑا ہوا.

ہر عورت اپنے من پسند شخص کے لیے طوائف بن جاتی ہے اگر کہیں تو مثال دوں .....؟؟عمران چلتا ہوا اشمل کے قریب کھڑا ہو گیا جس پر اس نے سر اٹھا کے حیرانگی سے دیکھا

سر اگر آپ مجھے ڈرانے کی کوشش کر رہے ہیں تو میں آپ کو ایک بات بتا دوں میں مس صائمہ یا اس آفس میں کام کرنے والی دوسری لڑکیوں جیسی نہیں ہوں میرے

ساتھ آپ کا تجربہ خاصہ دلچسپ رہے گا کیونکہ مجھے طوائف بننے پر کبھی بھی اعتراض نہیں رہا_____ اشمل نے کھڑے ہوتے ہوئے عمران کی طرف دیکھا مطلب.....؟؟عمران کے تاثرات یک دم تبدیل ہوئے وہ تو اشمل سے رونے دھونے کی امید کر رہا تھا.

مطلب یہ کہ میرا اصول ہے کہ اگر کوئی عزت دے تو اسے اور عزت دو اور اگر کوئی عزت نہ دے تو اس کی عزت بھی چھین لو یعنی جب کوئی مجھے طوائف بننے پر مجبور کرے گا تو میں اس کا وہ حشر کروں گی جو کوٹھے پر آنے والے تماش بینوں کا ہوتا ہے. وہ لٹ جائے گا ایک طوائف کی اپنی تو عزت ہوتی نہیں وہ ساتھ والے کو بھی ننگا کر دیتی ہے.

سر یاد رکھیں عورت صرف تب تک ڈرتی ہے جب تک اس کی عزت محفوظ ہوتی ہے اور جیسے ہی اس کی عزت ختم ہو وہ سب ختم کر دیتی ہے یعنی وہ اپنی گندگی میں شریف لوگوں کو بھی لپیٹ لیتی ہے_____ اشمل کے اعتماد پر پہلی بار عمران

کھل کر مسکرایا.

ارے واہ تم تو کمال کی لڑکی ہو. میں تو تمہیں چھوٹا سا سمجھ رہا تھا مگر_____

عمران داد دینے والے انداز میں دوبارہ اپنی کرسی پر آ بیٹھا.

آج مجھے ایک بہت ضروری کام ہے پھر کسی دن تمہارے ساتھ میٹنگ کروں گا تفصیل سے اور مجھے یقین ہے کہ بقول تمہارے میرا تجربہ بہت دلچسپ رہے گا

_____ عمران کہتا ہوا دوبارہ فائلوں پر جھک گیا

مجھے انتظار رہے گا_____ اشمل کہتی ہوئی روم سے باہر چلی گئی

♣♣♣♣♣

www.novelsclubb.com

سر میرے خیال سے ایک ہلکا پھلکا سا چھاپہ تو ان لوگوں کے آفس میں پڑنا چاہیے. اس طرح وہ ڈر جائیں گے اور ڈرنے کی وجہ سے وہ ضرور غلطی کریں گے اور ہمیں ان کی غلطی کا ہی انتظار ہے. اسفند کی رائے پر سلمان صاحب نے سر ہلایا اور ارحم کی طرف دیکھا

سر مجھے کیا دیکھ رہے ہیں اگر یہ جناب مطمئن ہے تو ٹھیک ہے_____ ارحم نے مسکراتے ہوئے جواب دیا.

چھاپے کی وجہ کیا بتاؤ گے.....؟؟ سلیمان صاحب نے ارحم کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا

فراڈ____ لوگوں کے ساتھ جگہ کا فراڈ_____ ارحم کی بجائے اسفند نے فورا جواب دیا

شاباش مجھے تم سے یہی امید تھی. میں ایس پی قاسم کو فون کر دیتا ہوں. وہ تم لوگوں کی مکمل مدد کریں گے. سلمان صاحب کی بات پر اسفند نے چونک کر انہیں دیکھا

سر آپ بس ایک پولیس وین کا بندوبست کر دیں مگر چھاپہ کہاں مارنا ہے یہ انہیں مت بتائے گا کیونکہ کالی بھیڑیں ہر جگہ موجود ہوتی ہیں کوئی بھی انہیں خبردار کر سکتا ہے. اسفند نے وضاحت کر دی

لیڈ کون کرے گا.....؟؟ سلمان صاحب نے اسفند کی طرف دیکھا جو ارحم کو

دیکھ رہا تھا.

سوری سر یہ شخص ہر بات مجھے ہی قربانی کا بکرا بناتا ہے اس بار میں نہیں بنوں گا.

ارحم نے ہاتھ کھڑے کیے.

ار ممممم_____ اسفند کی آواز پر ارحم نے زور سے آنکھیں بند کرتے ہوئے کانوں میں انگلیاں لے لیں.

مجھے کچھ سنائی نہیں دے رہا قسم سے_____ ارحم کی ایکٹنگ پر سلمان صاحب مسکرا دیئے جبکہ اسفند نفی میں سر ہلاتا باہر نکل گیا.

مت تنگ کیا کرو. اس کی بات مان لیا کرو. اس میں تمہارا ہی فائدہ ہے. سلمان صاحب کے کہنے پر ارحم نے کندھے اچکائے.

اس شخص کو میں نے ہی تنگ کرنا ہے بیوی تو یہ لانے سے رہا. زرا شغل لگا رہتا ہے.

ارحم سلام کرتا اسفند کے پیچھے چل دیا.

سر یہ والی فائل_____؟؟؟صائمہ نے ایک اور فائل عمران کے آگے رکھتے ہوئے پوچھا

نہیں یہ نہیں ہے_____عمران نے تقریباً چیختے ہوئے انکار کیا جس پر صائمہ ڈرتے ہوئے دو قدم پیچھے ہٹی.

کیا ہو گیا ہے.....؟؟

وہ ریٹ لسٹ والی فائل کہاں ہے. جس میں ہم پیکجز اور سروسس وغیرہ کے ڈاکومنٹس رکھتے ہیں اور وہ انکم ٹیکس والی بھی نظر نہیں آ رہی_____عمران اس وقت بلکل آپے سے باہر ہو رہا تھا. اس کی سرخ آنکھیں اور سخت لہجہ صائمہ کو دکھ دے رہا تھا.

سر وہ تو میں نے آپ کو پہلے ہی دے دی ہے مگر آپ_____صائمہ کے منہ سے ابھی یہ الفاظ نکلے ہی تھے کہ عمران نے انتہائی غصے سے صائمہ کا بازو دبوچتے ہوئے اسے اپنے سامنے کیا.

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کتنی دفعہ منع کیا ہے کہ میرے سامنے زبان کم چلایا کرو. اگر میں کہہ رہا ہوں کہ فائل دو تو مطلب یہ ہے کہ ان فائلوں میں وہ فائل نہیں ہے.

میں اندھا ہوں یا بکواس کر رہا ہوں. جب یہاں وہ فائل ہے ہی نہیں تو_____

عمران نے میز پر بڑی فائلوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا جبکہ صائمہ کی آنکھیں چھلکنے کو تیار تھیں کیونکہ عمران کا لہجہ اور پکڑ کافی سخت تھی.

سر وہ یہ فائل_____ صائمہ نے ہمت کرتے ہوئے فائلوں کے بیچ میں سے ایک فائل کھینچتے ہوئے باہر نکالی

جسے دیکھتے ہی عمران نے فوراً صائمہ کا بازو چھوڑتے ہوئے اسے پکڑا.

اس کے ساتھ ایک نیلے کور والی فائل بھی آپ کو دی تھی وہ کہاں ہے.....؟؟

اب کی بار عمران کا لہجہ نرم تھا جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو.

سر وہ آپ نے لاکر میں رکھی تھی. صائمہ نے نم آواز میں جواب دیا طبیعت تو اس کی رات سے ہی خراب تھی اس پر عمران کا رویہ مزید دکھ دے گیا تھا.

آپ ایسا کریں دو فائلز بنائیں ان فائلوں کی جگہ پر، اس ڈیٹا کے مطابق جو میں آپ کو دینے لگا ہوں. یہاں بیٹھیں_____ عمران نے اپنی چیئر سے اٹھتے ہوئے صائمہ کے لیے جگہ خالی کی.

جی سر_____ صائمہ ہچکچاتے ہوئے چیئر پر بیٹھ گئی جب کہ عمران چیئر ساتھ ہی ٹیک لگائے اسے بتانے لگا

صائمہ کے لیے عمران کی قربت ایک امتحان تھی. اس کے وجود سے اٹھتی خوشبو صائمہ کے سر میں درد کی وجہ بن رہی تھی. اسے خوشبو سے الرجی تھی. پر وہ یہ بات عمران سے کہہ نہیں سکتی تھی. لہٰذا چپ چاپ کمپیوٹر پر فائل بنانے لگی.

فائل یوں بنایئے گا کہ کوئی پکڑ نہ سکے. مجھے آپ پر اعتماد ہے. بس غلطی کی گنجائش نہیں چھوڑیے گا. ڈاکومنٹس بلکل اصلی لگنے چاہیے_____ عمران ڈیٹا بتانے کے ساتھ ساتھ ہدایات بھی دے رہا تھا. جبکہ صائمہ کی انگلیاں تیز تیز keypad پر حرکت کر رہیں تھیں.

تقریباً ایک گھنٹے کی انتھک محنت کے بعد عمران نے اپنی ٹائی ڈھیلی کرتے ہوئے سکھ کا سانس لیا اور انٹر کام پر کافی لانے کا کہا

اب ان تمام ڈاکومنٹس کے پرنٹ آؤٹ لے کر فائلز رینک میں رکھ دیں. اصلی فائلز نظر نہیں آنی چاہیے. عمران کے کہنے پر صائمہ پرنٹ لینے کے لیے ٹرے لوڈ کرنے لگی.

ڈرائیور کو کیوں بھیجا تھا.....؟؟ عمران کے سوال پر صائمہ کا ہاتھ ایک لمحے کے لیے رکا پھر وہ دوبارہ پرنٹ لیتی فائلیں سمیٹنے لگی.

میں نے کچھ پوچھا ہے....؟؟ اپنے سوال کا جواب نہ پاتے ہوئے عمران نے اپنا سوال دہرایا جبکہ نظریں صائمہ کے چہرے پر جمیں تھیں.

سر مجھے اب اس کی ضرورت نہیں رہی_____ صائمہ کے سر گوشی نما جواب کو عمران نے باخوبی سنا.

سوری مجھے سمجھ نہیں آئی دوبارہ دہرا دیں. عمران نے پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالتے

ہوئے سنجیدگی سے پوچھا تبھی نوکر کافی کی ٹرے لیے اندر داخل ہوا.

صائمہ نے فائلیں سمیٹتے ہوئے چیئر سے اٹھنا چاہا مگر عمران نے چیئر کے آگے کھڑے ہوتے ہوئے میز ساتھ ٹیک لگائی اور صائمہ کے جانے کا راستہ روکا.

سر مجھے اب ڈرائیور کی ضرورت نہیں رہی. صائمہ نے اپنے جزبات پر قابو پاتے ہوئے مضبوط لہجہ میں کہا

آپ کو پہلے بھی ڈرائیو کی ضرورت نہیں تھی. یہ گاڑی اور ڈرائیور میں نے آپ کو اپنی ضرورت کے لیے دیا ہے. آپ کی ضرورت کے لیے نہیں. لہٰذا اسے آئندہ کچھ بھی مت کہنا وہ آپ کے حکم کا پابند نہیں. عمران کی باتیں صائمہ نے سر جھکا کر سنی اس کے علاوہ چارا بھی نہیں تھا.

طبیعت کو کیا ہوا ہے.....؟؟ عمران نے میز پر پڑے دو کافی کپ میں سے ایک کو اٹھاتے ہوئے پوچھا

کچھ نہیں_____ جبکہ دشمن جان کی اتنی سی بات پر وہ اپنا حال دل سنانے کو

بے تاب تھی.

اچھاااااااااجی تو فون پر کیوں کہا تھا کہ طبیعت خراب ہے.....؟؟عمران نے کافی کا گھونٹ بھرتے ہوئے کہا

سر پلیززززز_____ صائمہ نے عمران کے پاؤں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو چیئر کو روکے ہوئے تھا.

مجھے آپ کے رویے کی سمجھ نہیں آرہی مگر اتنا ضرور کہوں گا کہ آپ ایک اچھی لڑکی ہیں اپنا خیال رکھا کریں.

آپ کی سوجھی ہوئیں آنکھیں،افسردہ سی شکل اور بھاری نم آواز_____ مجھے اچھی نہیں لگ رہی. آپ خیال رکھا کریں صرف اور صرف اپنے لیے_____

عمران نے خالی کپ میز پر رکھتے ہوئے اپنا پاؤں چیئر کے عیل سے ہٹا کر صائمہ کو راستہ دیا.

اچھی لڑکی اور میں_____ سر مذاق کر رہے ہیں یا طنز.....؟؟صائمہ نے

عمران کے مد مقابل کھڑے ہوتے ہوئے پوچھا دونوں کے درمیان فاصلہ بھی بہت کم تھا.

میرے خیال سے اچھی لڑکی آپ جیسی ہی ہوتی ہے. عمران نے کہتے ہوئے کندھے اچکائے تو صائمہ مسکرا دی.

میں جاؤں_____ صائمہ کے سوال پر عمران اسے راستہ دیتا سائیڈ پر ہو گیا.

اگر میں اچھی لڑکی ہوتی تو یہاں نہ ہوتی یا پھر کم از کم اس حال میں نہ ہوتی_____

عمران جو صائمہ کے جاتے ہی کرسی پر بیٹھنے لگا تھا اس کی آواز پر چونکا

کیا کہنا چاہتی ہیں.....؟؟اگر آپ سوچ رہی ہیں کہ میں اپنے سخت رویے کی آپ سے معافی مانگو گا تو سوری مجھے اس چیز کی عادت نہیں ہے. یہاں آپ غلط ہیں یا غلط بندے سے ٹکرا گئیں ہیں. عمران نے اپنی دونوں کہنیاں میز پر رکھتے ہوئے صائمہ کی طرف دیکھا

کاش آپ واقعی ہی سمجھتے کہ میں کیا کہنا چاہ رہی ہوں مگر_____ صائمہ سر نفی

میں ہلاتے باہر نکل گئی جبکہ عنزان پر سوچ انداز میں بند دروازے کو دیکھنے لگا

صائمہ کھوئی کھوئی سی آفس کے کام میں مصروف تھی. کبھی فائلیں درست کرتی تو کبھی کمپیوٹر پر کوئی ڈیٹا چک یا ایڈیٹ کرتی. اشمل پچھلے آدھے گھنٹے سے اس کی ایک ایک حرکت نوٹ کر رہی تھی. جب مزید آدھا گھنٹہ گزرنے کے باوجود بھی صائمہ کی خاموشی نہیں ٹوٹی تو اشمل کا صبر جواب دے گیا.

یار رر رکچھ تو بولو یہ کیا کہ تم نے چپ کا روزہ ہی رکھ لیا ہے.....؟؟ پتہ تو ہے کہ میں تمہارے بغیر رہ نہیں سکتی_____ تمہیں نہ دیکھوں تو میری آنکھوں کو سکون نہیں ملتا_____ دل بے قرار رہتا ہے. سانس لینے میں دشواری ہوتی ہے_____ بے خوابی عادت بننے لگتی ہے.

میرے نصیب میں وہ نہیں_____ وہ میرے لیے بنا نہیں_____ وہ مجھ سے بہتر deserve کرتا ہے_____ وہ میرا کبھی تھا ہی نہیں_____

www.novelsclubb.com

وہ اچھا نہیں_____بہت بُرا انسان_____اس کا مستقبل تاریک ہے

_____وہ میرے لیے مسائل کھڑے کر دے گا_____یا کوئی بھی

اندیشہ مجھے نہ بتاؤ_____مجھے اُس سے محبت ہے تو ہے۔

"یہ طے ہُوا تھا کہ جیسے سب لوگ کر رہے ہیں

محبت ایسے نہیں کریں گے، اگر کریں گے"

اشمل کی باتوں پر صائمہ نے اسے انتہائی پریشانی اور حیرانگی سے دیکھا

ایسے کیا دیکھ رہیں ہیں. اب آپ بات نہیں کریں گی تو میں خود کلامی ہی کروں گی

نا!!!!!_____اس عمر میں لڑکیاں ایسی ہی جزباتی باتیں کرتیں اچھی لگتی ہیں.

اشمل نے آنکھ ماری.

تم ایسی باتیں خود سے کرتی ہو.....؟؟(صائمہ کو لگا کہ اِس سے اچھے الفاظ اُس

کے دل کی ترجمانی کے لیے ہو ہی نہیں سکتے.)اگر یہ جملے سر عمران سن لیں تو

_____صائمہ نے بند دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے سوچا

سر کو دیوار اور دروازے سے پار نہ دیکھائی دیتا ہے اور نہ ہی سنائی. لہٰذا پریشان مت ہوں. اشمل نے صائمہ کی نظروں کا تعاقب کرتے ہوئے وضاحت دی.

تم نے کبھی کسی سے محبت کی ہے.....؟؟ صائمہ نے بے خیالی میں اشمل سے پوچھا

ہائے کیا بات پوچھ لی ہے_____ اشمل نے سرآہ بھرتے دل پر ہاتھ رکھا

اب آپ سے کیا پردہ، محبت کرنے کے لیے میرے حساب سے ایک خوبصورت، سمارٹ اور امیر بلکہ بہت امیر لڑکے کی ضرورت ہوتی ہے جو مجھ ناچیز کو میسر نہیں. ویسے اب میں سوچ رہی ہوں کیوں نا!!!! سر عمران پر ٹرائی کروں. کیا پتہ بات بن جائے. اشمل نے کہتے ہوئے صائمہ کو آنکھ ماری.

شرم نہیں آتی تمہیں، یوں بات کرتے ہیں باس کے بارے میں_____ صائمہ کو اشمل پر شدید غصہ آیا.

اچھا!!!!!!!!!!جی ہمارے سوچنے پر بھی شرم کا بھاشن_____ اور خود جو اس دن

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

فرنٹ سیٹ پر بیٹھ کر ان کے ساتھ گئیں تھیں وہ کیا.....؟؟اشمل کے یوں بے دھڑک کہنے پر صائمہ نے پریشانی سے اسے دیکھا

میں جا سکتی ہوں. صائمہ نے کمزور سی آواز میں کہا

کیوں جی آپ ان کی بیگم صاحبہ ہیں.....؟؟اشمل کے چہرے پر شرارت ناچ رہی تھی.

ہاں وہ تو ہوں مگر_____ صائمہ کے اقرار پر اشمل اسے مشکوک نظروں سے گھورنے لگی.

اشمل میں جھوٹ نہیں بول رہی میں واقعی ہی سر عمران کی بیوی ہوں. صائمہ نے دوبارہ کمپیوٹر پر کام کرتے ہوئے سرسری انداز میں کہا

سگی والی_____ اشمل بے یقین تھی.

پتہ نہیں، بس بیوی ہوں. سگی یا سوتیلی_____ پہلی یا آخری_____ یہ معلوم نہیں. صائمہ کے جواب پر اشمل نے سرد آہ بھری.

میں تو جب بھی کسی کے بارے میں سیریس ہونے لگتی ہوں وہ یا تو شادی شدہ نکلتا ہے یا بچوں والا_____ پتہ نہیں نصیب میں محبت نامی لکیر ہے بھی کہ نہیں ....؟؟اشمل نے خود کلامی کرتے اوپر کی طرف دیکھا.

ویسے جتنی آپ سر سے ڈری سہمی رہتی ہیں. مجھے لگتا ہے کہ وہ آپ کو مارتے ہوں گے. ویسے کیسے اتنی پیاری بیوی کو مار لیتے ہیں.....؟اشمل نے سوچتے ہوئے صائمہ کی پشت کو دیکھا جو کمپیوٹر پر کام کر رہی تھی.

توبہ کرو، مجھے کیوں ماریں گے....؟؟تم کبھی کبھی بہت عجیب باتیں کرنے لگتی ہو. صائمہ نے اسے ڈانٹتے ہوئے جواب دیا.

پھر آپ دونوں ایک دوسرے سے اتنے دور دور کیوں رہتے ہیں.....؟؟اشمل کے سوال پر صائمہ خاموش ہو گئی.

اچھاااااااااااداس نہ ہوں اور مجھے ایک بات کی اجازت دے دیں صرف ایک _____ اشمل نے مسکین سی شکل بنا کر کہا تو پھیکی مسکراہٹ ساتھ صائمہ

نے سر ہلایا.

کیا میں آپ کے شوہر نامدار یعنی سر عمران ساتھ چکر چلا سکتی ہوں.....؟؟

مجھ غریب کا بھلا ہو جائے گا. اتنے امیر ہیں. ایک دو بیویاں تو آرام سے افورڈ کر لیں گے. انھیں کیا فرق پڑے گا_____ اور ہاں آپ میری وجہ سے پریشان مت ہونا میں بلکل بے ضرر سوتن ثابت ہوں گی. اشمل کی باتوں پر صائمہ نے ایک سرد آہ بھری

وہ مجھے طلاق دے رہے ہیں_____ صائمہ بہت اداس تھی.

سچی مچی_____ پھر تو آپ کو کوئی اعتراض نہیں ہو گا. چلو ایک بندہ تو ملا چکر چلانے کے لیے، کیا پتہ بات بن جائے. اشمل نے جوش سے کہا تو صائمہ نے ایک افسوس بھری نگاہ اس پر ڈالی.

سوری میں زرا اونچی خود کلامی کرتی ہوں آپ نے سنی تو نہیں. اشمل کی بات پر صائمہ سر جھٹکتی دوبارہ کام میں مصروف ہو گی.

ویسے آپ نے سر کو کیسے پٹایا تھا.....؟؟اشمل کے پوچھنے پر صائمہ نے اس کی طرف عجیب نظروں سے دیکھا

کیا ہے بتا دیں نا!!!!.....؟؟اشمل نے مسکین سی شکل بنائی.

ہم دونوں کی شادی محبت کی نہیں ہے. مجبوری کی ہے_____اور اب سر عمران مجھے اپنی مرضی سے طلاق دے رہے ہیں میری خواہش نہیں ہے. صائمہ نے غصے سے ایک ایک لفظ دانت پیستے ہوئے ادا کیا.

ہاں تو ظاہری سی بات ہے کون لڑکی سر عمران جیسے شخص سے طلاق لینا پسند کرے گی. ہائے کتنے پیارے ہیں نا!!!!_____اشمل کے کہنے پر صائمہ مسکرا دی.

کافی غصے والے ہیں. صائمہ بتاتی ہوئی دوبارہ اپنا کام کرنے لگی.

آج کل ہیرو غصے والے ہی آرہے ہیں. اشمل کی معلومات پر صائمہ نے سر ہلایا.

ویسے کیا مجبوری تھی. زرا بتانا پسند کریں گی.....؟؟اشمل کو تجسس ہوا.

سارے آفس کو ہی پتہ ہے ان سے پوچھ لو. صائمہ مسلسل کچھ فائلوں میں گم تھی.

مجھے آپ سے سننا ہے. اشمل باضد ہوئی تو صائمہ نے فائل بند کرتے ہوئے اسکی طرف دیکھا.

میرا ریپ سر کے آوارہ بہنوئی نے کیا تھا. سر نے انھیں بچانے کے لیے مجھ سے شادی کی. ورنہ اسے سزا ہو جاتی.

اس وقت میرے خاندان والے بھی بہت پریشان تھے بدنامی کے ڈر سے _____ مگر سر نے مجھ سے نکاح کر کے ان کی بھی مشکل آسان کر دی تھی.

ہمارے درمیان صرف کاغذی رشتہ ہے. میں نے کبھی بھی محسوس نہیں کیا اور نہ ہی سر نے محسوس ہونے دیا کہ میں ان کی بیوی ہوں.

سر کے بہنوئی پر آگے بھی ریپ کیسس بنتے رہتے ہیں مگر میری خوش قسمتی تھی یا بدنصیبی کہ کسی طرح پریس رپورٹر کے ہاتھ یہ کیس آ گیا.

جب عدالت نے میرا میڈیکل کرانے کا کہا تو سر نے مجھے اپنی بیوی بتا کر رپورٹ اپنے حق میں کر لی. صائمہ کی آنکھیں نم ہو گئیں جبکہ اشمل ہکا بکا دیکھ رہی تھی.

سر اپنے گیسٹ ہاؤسس میں رہائش اور دوسری سہولیات کے ساتھ ساتھ لڑکیاں بھی سپلائی کرتے ہیں نا!!!!_____ اشمل کے سوال پر صائمہ کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا

تمہیں کس نے بتایا، کیسے پتہ چلا.....؟؟ صائمہ نے بے ساختہ پوچھا

آپ نے بتایا اور پتہ ابھی چلا ہے. میں نے تو ہوا میں تیر چلایا تھا مگر یہ تو زندگی میں پہلی بار ٹھیک نشانے پر لگا. اشمل نے اپنے آپ کو داد دی.

تم یہ جاب چھوڑ دو. میں نہیں چاہتی کہ تمہارے ساتھ بھی کچھ غلط ہو. صائمہ نے سنجیدگی سے سمجھانا چاہا.

www.novelsclubb.com

آپ میری فکر نہ کریں. میں نے آپ سے بھی زیادہ عجیب حالات دیکھیں ہیں. اگر میں بتاؤں تو آپ اپنا غم بھول جائیں گی.

آپ نے ریپ کا لفظ جوان ہو کر سنا ہو گا جبکہ میں بچپن سے سنتی آ رہی ہوں. اشمل کے چہرے پر اس وقت مذاق کی رمک تک نہیں تھی.

مطلب.....؟؟صائمہ نے حیرت سے پوچھا

میں بذات خود ریپ کا نتیجہ ہوں.اشمل کے الفاظ بم کی طرح صائمہ پر گرے.

♣♣♣♣♣

اشمل کی بات پر صائمہ کو سمجھ نہیں آئی کہ وہ کیا کہے_____یا کیا پوچھے.....

؟؟وہ دونوں ہی ایک دوسرے سے آنکھیں چرا رہیں تھیں کہ پورے پلازہ میں ایمر جنسی الارم بجنے لگا اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتیں یک بادیگرے کچھ پولیس والے اندر داخل ہوئے اور سب سے آخر میں ایک نقاب پوش سویلین بھی تھا.

آپ لوگ کون ہیں اور کیا کام ہے.....؟؟صائمہ نے پریشانی سے اٹھتے ہوئے پوچھا تو اس نقاب پوش آفسر نے اپنا کارڈ نکال کر میز پر رکھا.

میڈم ہمارے پاس آپ کی تلاشی کے وارنٹ ہیں.آپ ہمارے ساتھ تعاون کریں.ہم کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچائیں گے.آپ کے سر یقیناً اندر ہیں.....

؟؟نقاب پوش آفسر نے بند دروازے کی طرف اشارہ کیا تو صائمہ نے سر ہلا دیا.

ہمیں کیا پتہ بیٹھیں ہیں یا کھڑے _____ ہمیں دیوار پار نظر نہیں آتا. ہمارے سوفٹ ویئر میں یہ پروگرام انسٹال نہیں ہے. اشمل کے جواب پر صائمہ سمیت آفسر بھی اس کی طرف گھوم گیا.

میرا مطلب ہے کہ آپ خود جا کر دیکھ لیں. جب اندر گھس ہی آئیں ہیں تو اجلاق دکھانے کا فائدہ _____؟؟اشمل کرسی پر مسلسل جھول رہی تھی جس پر نقاب پوش آفسر نے اسے اک نگاہ دیکھنے کے بعد اپنے ساتھیوں کو چیکنگ کرنے کا آڈر دیا.

ارے اتنی تمیز سے کیوں چیکنگ کر رہے ہیں. تھوڑا تو گند پھیلائیں نا!!!!!

_____ فائلیں وغیرہ اور دوسرا سامان زمین پر پھینکیں. میز کا شیشہ توڑ دیں. تاکہ ہم کہہ سکیں چھاپہ پڑا ہے.

مگر آپ تو اتنی احتیاط سے چیزیں الٹ پلٹ کر رہے ہیں جیسے گند پھیلانے پر ہم آپ سے ہی صفائی کرائیں گے. لگتا آپ کا آفسر صفائی پسند ہے. کیوں مس صائمہ

.....؟؟اشمل نے صائمہ کی طرف مڑتے ہوئے تائید چاہی تو اس کا اڑا رنگ دیکھ کر مسکرانے لگی.

ابھی سے ڈر گئیں ہیں. ابھی تو ہمیں مفت میں حوالات کی سیر کرنا پڑے گی. چلیں اور کچھ نہیں تو کم از کم کھانا وقت پر ملے گا. پکانا نہیں پڑے گا اور شہرت تو پوچھیں مت_____ کیا پتہ ٹی وی پر بھی آئیں. اشمل کے اس قدر روشن خیالات پر صائمہ حیران جبکہ پولیس والے مسکرا رہے تھے.

آپ لوگ اپنے کام پر فوکس کریں میں زرا ان کے باس سے مل آؤں. نقاب پوش آفسر کہتا ہوا اندر آفس میں جانے لگا مگر اشمل کے قریب سے گزرتے ہوئے رک کر تھوڑا سا اس کی طرف جھکا

کہا تھا نا!!!_____ یہ نوکری چھوڑ دو. اب حوالات کی ہوا کھانا. مس اشمل امتیاز _____ آفسر کہتا ہوا اندر بڑھ گیا جبکہ اشمل کا پورا منہ حیرت سے کھل گیا.

آیئے مسٹر آفیسر آپ کو اپنے آفس میں دیکھ کر خوشی ہوئی_____ انتہائی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

خوشدلی سے مصافحہ کرتے ہوئے عمران نے کہا تو آفسر نے داد دیتی نظروں سے دیکھا

ہمارے پاس چیکنگ کے آڈر ہیں. آفسر کی بات پر عمران نے خوشی سے جگہ دیتے ہوئے اپنی کرسی چھوڑ دی اور خود کھڑکی کے پاس جا کھڑا ہوا.

آفسر کے بلانے پر کچھ پولیس والے آفس کی چھان بین کرنے لگے جن می آفسر خود بھی شامل تھا. عمران مسلسل دیوار پر لگی ایل ای ڈی میں اپنے آفس کے مختلف رومز دیکھ رہا تھا. جہاں اس وقت تلاشی کا کام تیزی سے جاری تھا.

دو گھنٹے کی چھان بین کے بعد آفسر نے سب کو پلازہ خالی کرنے کا آڈر دیا.

سوری ہماری اطلاع غلط تھی آپ کو ہماری وجہ سے زحمت ہوئی. مگر آپ کا تعاون قابل تعریف ہے. نقاب پوش آفسر نے عمران سے الوداعی ہاتھ ملاتے ہوئے معزرت کی

کوئی بات نہیں یہ آپ کی ڈیوٹی تھی. میرے لائق کوئی خدمت ہو تو میں حاضر

ہوں. ہمیں بھی خدمت کا موقع دیں. عمران اب آفسر ساتھ چلتا ہوا میز کے قریب آیا.

خدمت تو ہم آپ کی کریں گے مگر یہاں نہیں اپنے غریب خانے پر_____

بہر حال آپ کی شخصیت متاثر کن ہے. نقاب پوش آفسر کہتا ہوا آفس سے باہر نکل گیا. جبکہ اس کے الفاظ کا مفہوم سمجھتے عمران نے پوری طاقت سے مکا میز پر مارا.

♣♣♣♣♣

آج چھٹی دیر سے ہوئی تھی کیونکہ عمران صاحب نے اوپر تلے میٹنگز کی تھیں جن میں سب کی خوب کلاس لی گئی تھی ان میں اشمل اور صائمہ بھی شامل تھی. اس لیے اب شام ہونے کو تھی. صائمہ کے انکشافات اور آج کا چھاپہ اشمل کو بہت پریشان کر گیا تھا.

یار اشمل یہاں دال میں کچھ کالا نہیں بلکہ دال اور اس کا بنانے والا اور کھانے والے سب کالے بلکل "کالے سیاہ" ہیں. اشمل خود کلامی کرتی اپنے مطلوبہ بینچ پر بیٹھ گئی.

اشمل بھوک بھی لگی ہے اور پیسے بھی کم ہے لہٰذا بچت کو مد نظر رکھتے ہوئے بھٹہ لیا جائے. چل اشمل اٹھ ہمت کر. اشمل خود کلامی کرتے ہوئے اٹھی تبھی اس کی نظر قریب بیٹھے فقیر پر پڑی.

آج پھر وہ حسب عادت بس آنے سے پہلے بھٹہ کھا کر وقت گزار رہی تھی اور ساتھ ہی ساتھ اپنے آپ سے محو گفتگو بھی _____ یہ عادت اسے اپنی پھپھو سے وراثت میں ملی تھی.

پتہ نہیں اشمل یہ دنیا اتنی فضول کیوں ہے.....؟؟ اشمل نے بآواز بلند ارد گرد نظریں دوڑاتے ہوئے کہا

کسی کو بھی دیکھو لو ایک ہی رونا رو رہا ہوتا ہے. کہ پوری نہیں پڑتی _____ مہنگی بہت ہے _____ کیا کریں گزارا بڑا مشکل ہے. اشمل نے بھٹہ کھاتے ہوئے منہ کے زاویے بدلے

اگر ایسا ہے تو یہ بڑی بڑی عالی شان کوٹھیاں، لگژری گاڑیاں، رنگ برنگے برینڈ کے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کپڑے،اور طرح طرح کے لوازمات کون استعمال کر رہا ہے. بھوت یا جن.....؟

؟

اشمل نے اونچی آواز میں خود سے پوچھا تو تھوڑے فیصلے پر بیٹھے فقیر نے اسے سر اٹھا کر دیکھا

سوری مسٹر فقیر شاید آپ میری آواز سے ڈسٹرب ہوئے ہیں. اشمل نے معزرت کی جس پر فقیر نے دوبارہ اپنی گردن جھکالی.

بھٹہ کھاؤ گے.....؟؟ یہ وہ سوال تھا جو اشمل پچھلے دو ہفتے سے مسلسل اس فقیر سے پوچھ رہی تھی.

www.novelsclubb.com

فقیر نے "نہ" میں گردن ہلائی اور دوبارہ زمین پر کچھ لکھنے لگا.

مجھے تم پر شدید حیرت ہے میں نے آج تک ایسا انسان نہیں دیکھا جو "سُن" تو سکتا ہو مگر "بول" نہ سکے. اشمل نے بھٹہ پھینکتے ہوئے اپنے ہاتھ جھاڑے.

فقیر نے ایک نظر دور سڑک پر پڑے بھٹے کی طرف دیکھا اور پھر اشمل کو دیکھتے

ہوئے سر افسوس سے نفی میں ہلایا.

بس کرو ہم نے ٹھیکہ نہیں لے رکھا اس ملک کی صفائی کا_____ ویسے بھی آج میرا دماغ بہت خراب ہے. تمہیں میں نے بتایا تھاناااااکہ میرا باس پاگل ہے مگر پڑھا لکھا پاگل_____ اور پڑھا لکھا پاگل عام پاگل سے زیادہ خطرناک ہوتا ہے.

پوچھو کیسے.....؟؟؟اشمل نے اپنا ہاتھ ہوا میں نچاتے ہوئے فقیر سے کہا جس پر وہ اسے دیکھنے لگا

وہ ایسے کہ عام پاگل یا تو ہنستا ہے یا روتا ہے مگر پڑھا لکھا پاگل نہ تو ہنستا ہے اور نہ ہی روتا ہے بلکہ وہ صرف بھونکتا ہے وہ بھی انگلش میں_____ اشمل نے غصے سے کہتے ہوئے سڑک کی طرف دیکھا جس پر فقیر کے چہرے پر زرا سی مسکراہٹ آکر معدوم ہو گئی.

چلتی ہوں بس صاحبہ تشریف لے آئی ہیں. ہائے اشمل تیری آدھی زندگی تو اس بس میں خوار ہوتے گزر گئی ہے. اشمل خود کلامی کرتی بس میں سوار ہو گئی جبکہ فقیر

نے اسے دور تک جاتے ہوئے دیکھا

ابھی وہ اشمل کو ہی دیکھ رہا تھا کہ ایک وین اس کے قریب آ کر رکی. جنھیں دیکھتے ہی اسفند نے اپنا منہ پھیر لیا.

فقیر بابا ہمارے لیے دعا کریں آج رات ہم پر بہت سخت ہے. خاص طور پر پچھلا پہر _____ ان میں سے ایک بندے نے گھٹنے کے بل زمین پر بیٹھتے ہوئے کہا جس پر اسفند ان کی بات کا مفہوم سمجھتا ہوا سر ہلانے گا.

♣♣♣♣♣

سفید چادروں پر جگہ جگہ گلاب کی پتیاں بکھریں پڑیں تھیں. پیلی روشنی سے سارا کمرہ روشن تھا. گاؤ تکیے ساتھ ٹیک لگائے عمران چپ چاپ پتیوں کو مسل رہا تھا. کہ اس خاموشی میں گھنگروں کی آواز نے ارتعاش پیدا کیا.

بابو آج تو بہت چپ چاپ ہو. نہ کوئی فرمائش نہ کوئی گلہ _____ کوئی غلطی ہو گئی ہم سے جو یوں چپ سادھ لی ہے. چندا بائی نے عمران کے سامنے بیٹھتے ہوئے

شیریں لہجے میں پوچھا.

چندا بائی میں تماش بین نہیں ہوں دوسرا تمہارے کوٹھے پر جتنا بھی مال ہے وہ سب میرا ہی دیا ہوا ہے. آخری بات مجھ سے یہ بازاری زبان مت بولو کرو. ہم بزنس پارٹنر ہیں برابری پر بات کیے کرو اور بات بھی بزنس کی_____ عمران نے سگریٹ کا دھواں چندا بائی کی طرف نکالا

میرا بزنس تو آپ کی مہربانی سے خوب چل رہا ہے. چندا بائی نے مسکراتے ہوئے عمران کا کالر ٹھیک کرنا چاہا جس پر عمران نے ان اس کا ہاتھ جھڑک دیا.

میں نے کتنی بار منع کیا ہے کہ مجھے ہاتھ مت لگایا کرو منہ سے بات کیا کرو اور میرا حصہ مجھے چاہیے آج کل میرا بزنس بند ہے. عمران نے ناگواری سے سگریٹ ایش ٹرے میں مسلا.

بابو کام تو خیر آپ کا بارہ مہینے ہی چلتا ہے. اب یوں نہ کہیں کہ ڈھپ ہے. اور حصہ آپ کا عدیل آکر لے گیا تھا. چندا بائی کی بات پر عمران نے ہنکار بھری.

کچھ سنو گے.....؟؟چندا بائی نے عمران کے پاؤں کو چھوتے ہوئے پوچھا

نہیں بس ویسے ہی آ گیا تھا.اب کافی وقت ہو گیا ہے چلتا ہوں. عمران نے وقت دیکھنے کے لیے پاکٹ سے موبائل نکالا تو اس پر صائمہ کا میسج جگمگا رہا تھا.

مجھے آپ سے کام ہے اگر ہو سکے تو میرا ہاسٹل آ جائیں یا مجھے بلا لیں. عمران نے میسج پڑھتے ہی گاڑی کی چابیاں اٹھائیں.

بابو خدمت تو کرنے دیں. آج تو ناراض ہی جا رہے ہیں. چندا بائی منتیں ہی کرتی رہی جبکہ عمران سنی ان سنی کرتا باہر نکل آیا.

بڑی آئی بات کرنے والے_____ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے گاڑی سٹارٹ کی. تبھی سکرین ایک اور میسج ٹون سے روشن ہوئی.

آپ جاگ رہے ہیں.....؟یہ میسج بھی صائمہ کی طرف سے تھا.

کتنی بار منع کیا ہے مجھے بار بار میسج یا کال زمت کیا کرو. نوکر نہیں ہوں. سمجھی

_____ عمران نے وائس نوٹ سینڈ کرتے فون ڈیش بورڈ پر رکھا

سوری_____ایک اداس ایموجی ساتھ معزرت بھرا میسج آیا.

دماغ خراب کیا ہوا ہے_____عمران بڑبڑاتے ہوئے غیر لاشعوری طور پر گاڑی ہاسٹل کی طرف موڑنے لگا تبھی اس کی نظر کنارے کھڑے وجود پر جم سی گئی.

♣♣♣♣

اشمل کے قریب جیسے ہی بلیک پراڈو نے آکر بریک لگائی تو بریک کی آواز پر اس نے حیرت سے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے شخص کی طرف دیکھا.

آپ اس وقت یہاں کیا کر رہی ہیں.....؟؟عمران نے ونڈو گلاس نیچے کرتے ہوئے شائستگی سے پوچھا

سر میری دادو کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے تو_____اشمل نے اپنے قریب فٹ پاتھ پر بیٹھی دادو کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بتایا

تو سے کیا مراد ہے. تم ایک نمبر کی بے وقوف ہو. یوں آدھی رات کو یہاں کھڑی

www.novelsclubb.com

ہو. تمہیں چاہیے تھا کہ گھر پر رہتیں اور وہیں سے 1122 کو کال کر کے بلاتی.

حالات کتنے خراب ہیں کچھ اندازہ بھی ہے. عمران نے گاڑی سے باہر نکلتے ہوئے فکر مندی سے کہا

سر اتنی عقل مجھ میں تو ہے مگر میری گلی بنانے والوں میں نہیں تھی. دراصل ہماری گلی گلیوں کا بچہ ہے وہ بھی سب سے چھوٹا اور کمزور سا _____ وہاں بڑی گاڑی تو بہت دور کی بات ہے چھوٹی بھی نہیں آسکتی. اس لیے مجبوراً مجھے دادو کو باہر ہی لانا پڑتا ہے. اشمل کے جواب پر عمران نے پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالتے ہوئے سوالیہ نظروں سے دادو کی طرف دیکھا.

سر زیادہ فکر مندی کی ضرورت نہیں ہے. انھیں تقریباً ہر مہینے ہی ایک یا دو بار ہسپتال جانے کا دورہ پڑتا ہے. بلکہ یوں کہنا زیادہ درست ہو گا کہ جب گھر میں فاقے ہونے لگتے ہیں تو یہ ہسپتال جانے کی ضد کرتیں ہیں کیونکہ وہاں کھانا وقت پر ملتا ہے. اشمل کی اس قدر صاف گوئی پر عمران تھوڑی دیر کے لیے بلکل خاموش ہو

گیا.

آیئے میں آپ کو ہسپتال چھوڑ دیتا ہوں. عمران کہتا ہوا گاڑی کی طرف پلٹ گیا جبکہ اشمل کی تو دلی مراد پوری ہوئی.

دادو جلدی کریں آج ہم پراڈو میں بیٹھیں گے مگر افسوس ڈرائیور میرا باس ہے ہم چوری نہیں کر پائیں گے _____ اشمل نے دادو کے کان میں سرگوشی کی جس پر دادو نے برا سا منہ بنایا.

دادو آج ایکٹنگ کمال کی کرنا. باس بہت ذہین بھی ہیں اور کمینے بھی _____

اشمل آسرا دیتی پچھلی سیٹ پر بیٹھاتے ہوئے کہنے لگی. جبکہ عمران اشمل کو بہت ہی گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا.

مس اشمل آپ کی فیملی میں کتنے لوگ ہیں.....؟؟ عمران نے گاڑی چلاتے ہوئے سرسری سے انداز میں پوچھا

سر بس یہی دادو ہیں _____ اشمل کا جواب عمران کے چہرے پر اطمینان پھیلا

گیا. مطلب یہ ہمارے لیے ایک آسان شکار ثابت ہو گی. نہ اس کے آگے کوئی ہے اور نہ پیچھے_____ عمران ڈرائیو نگ کرتے ہوئے مسلسل اشمل کے بارے میں سوچ رہا تھا.

کس ہسپتال جانا ہے میرا مطلب ہے کہاں گاڑی روکوں.....؟؟ عمران نے بیک مرر میں دیکھتے ہوئے پوچھا

سر یہ جو روڈ پر ہی پرائیویٹ ہسپتال ہے وہاں روک دیں. اشمل کے جواب پر عمران نے حیرت سے اسے مڑ کر دیکھا

مگر وہ ہسپتال تو بہت مہنگا ہے. میں ایک بار اپنے دوست کی والدہ کو لایا تھا ہسپتال والوں نے ایک گھنٹے کے 30000 تیس ہزار چارج کیے تھے. آپ ان کا بل کیسے دیں گی.....؟؟ عمران نے ہسپتال پارکنگ میں گاڑی روکتے ہوئے پوچھا

سر میری کیا اوقات کہ میں بل دوں. بل تو اللہ دیتے ہیں. اشمل سکون سے جواب دیتی گاڑی سے باہر نکل گی.

مس اشمل میں ایک ضروری کام سے جا رہا ہوں. مجھے تقریباً آدھا گھنٹہ لگے گا واپسی پر آپ کو پک کر لوں گا. عمران کی آفر پر اشمل نے مسکراتے ہوئے دادو کو گاڑی سے باہر نکلنے میں مدد دی.

سر اس کی ضرورت نہیں ہے. میں خود ہی چلی جاؤں گی. اشمل نے جواب دیتے ہوئے انٹرس کی طرف قدم بڑھائے

مگر کیسے.....؟؟ عمران نے ونڈو پر کہنی ٹکاتے ہوئے دلچسپی سے پوچھا

جیسے آئی ہوں_____ اشمل کہتی ہوئی دادو ساتھ اندر کی طرف بڑھ گئی

یہ لڑکی ہمارے بہت کام آئے گی اگر اسے سہی طرح استعمال کیا جائے تو

_____ کیوں نا!!!! اسے fBR کے آفسر کو قابو کرنے کی ڈیوٹی دی جائے.

مرد جیسا بھی ہو عورت اس کی کمزوری ہوتی ہے. عمران اشمل کی پشت کو دیکھتے ہوئے سوچ رہا تھا.

♣♣♣♣♣

اشمل کی بچی تیرے اس باس کی وجہ سے آج ہمیں نقصان ہوا ہے. تجھے کس نے کہا تھا اپنے کنجوس باس کی گاڑی میں بیٹھنے کو_____ دادو نے ہسپتال کے اندر داخل ہوتے ہوئے ناراضگی سے اشمل کی طرف دیکھا

دادو اب مجھے الہام تو نہیں ہوا تھا کہ سر آدھی رات کو یوں باہر گھوم رہے ہوں گے. خیر آپ پریشان نہ ہوں. یہ ہسپتال بہت مہنگا ہے. کوئی نہ کوئی بکرا مل ہی جائے گا اپنی پوتی پر یقین رکھیں. اشمل نے تسلی دیتے ہوئے ادھر اُدھر دیکھا

پچھلی بار بڑا منافع ہوا تھا. لفٹ بھی کافی ٹھیک ٹھاک بندے نے دی تھی اور یہاں بھی کھل کر ملا تھا. مگر آج مجھے نہیں لگتا_____ دادو کے لہجے میں مایوسی تھی.

اوہو دادو! آپ تو خوامخواہ پریشان ہو رہیں ہیں. آپ آرام سے یہاں بیٹھیں میں ریسپشن سے آپ کی پوچی بنوا کر اور کوئی موٹا تازہ بکرا گھیر کر لاتی ہوں. اشمل انھیں ویٹنگ ایریے میں بیٹھا کر ریسپشن کی طرف چل دی.

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ارحم تیرا دماغ خراب ہو گیا ہے. مجھے کچھ نہیں ہوا. معمولی چوٹ ہے میں خود ہی گھر جا کر پٹی کر لوں گا. اشمل اپنی پرچی بنوا رہی تھی جب اس کے کانوں میں یہ آواز پڑی.

ارے یہ تو وہی پیاری آواز ہے جو اس دن میں نے فون اور آفس میں سنی تھی.

اشمل نے پلٹ کر پیچھے دیکھا تو مردوں والی سائیڈ پر ارحم ساتھ ایک اور شخص تھا جس کی اشمل کی طرف پشت تھی.

یہ تو وہی نمونہ ہے جو اس دن سر سے ملنے آیا تھا. مگر ساتھ کون ہے اور اس کے ہاتھ سے خون کیوں نکل رہا ہے.....؟؟اشمل نے عادت کے مطابق اونچی خود کلامی کی.

چل اشمل آج زرا سرکار کے خاص افسروں کو چونا لگا یہ سب کو لگاتے ہیں. ویسے بھی اُس دن اس افسر نے میرا مذاق اڑایا تھا بدلہ تو بنتا ہے.....؟؟اشمل واپسی کے لیے مڑتے ہوئے زور سے ارحم ساتھ ٹکرائی.

کیا بی بی اندھی ہو. جو اتنی روشنی میں بھی چھ فٹ کا بندہ دکھائی نہیں دے رہا .....؟؟ارحم نے مڑتے ہوئے غصہ سے پوچھا وہ آگے ہی اسفند کی وجہ سے پریشان اور چڑچڑا ہو رہا تھا. مگر جیسے ہی اس کی نظر اشمل پر پڑی غصہ حیرت میں بدل گیا.

آپ یہاں.....؟؟دونوں کے منہ سے ایک ساتھ نکلا

جی وہ میری دادو بہت بیمار ہیں تو_____ اشمل نے آنسو بھری آنکھوں سے ارحم کی طرف دیکھتے ہوئے جملہ ادھورا چھوڑا. اشمل کی نم دار آواز پر اسفند جو اپنے ہاتھ کا جائزہ لے رہا تھا چونک کر اسے دیکھنے لگا.

ہمیشہ ہنسنے مسکرانے والی باتوں کی انسائیکلوپیڈیا_____ اسے روتے ہوئے بہت بری لگ رہی تھی.

آپ عمران صاحب کی سیکرٹری ہیں نا!!!!.....؟؟ارحم نے سوچنے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے پوچھا

جی مگر میں اُس سے پہلے اپنی دادو کی پوتی بھی ہوں. اشمل کہتی ہوئی ویٹنگ ایریے کی طرف چل دی جبکہ وہ دونوں اس کی پشت کو دیکھتے ہوئے دوبارہ ریسپشنلسٹ کی آواز پر پلٹے.

چلیں سر OPD سے بینڈج کروالیتے ہیں. ارحم نے کمپیوٹرائزڈ پرچی پر کمرہ نمبر دیکھتے ہوئے اسفند سے کہا جبکہ وہ خاصا بیزار لگ رہا تھا.

تُو اس لڑکی کو جانتا ہے.....؟؟ اسفند نے بظاہر بڑے لاپرواہ انداز میں ارحم سے پوچھا

کونسی لڑکی یہ جو ہمارے سامنے سے ابھی گزری ہے اگر آپ اس کے بارے میں پوچھ رہے ہیں تو معزرت مگر پھر آپ کو OPD کی نہیں بلکہ eye especialist کی ضرورت ہے. ارحم نے سامنے سے گزرتی موٹی تازی عورت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا

ار ممممم_____ اسفند نے تنبیہی والے انداز میں پکارا.

وہ جو تمہارے ساتھ ٹکرائی تھی میں اس کی بات کر رہا ہوں. دونوں اس وقت سنسان کوریڈور میں چل رہے تھے.

وہ لڑکی عمران جیسے گھٹیا بندے کی PA ہے تو سوچ لو کیسی ہو گی.....؟؟ارحم نے معنی خیز مسکراہٹ ساتھ اسفند کو دیکھا

بری بات یوں کسی کے بارے میں اندازہ نہیں لگاتے. دیکھنے میں تو تم بھی مجھے لنگور ہی لگے تھے حالانکہ اچھے خاصے ہو_____ اسفند کی بات پر ارحم نے مصنوعی کھانسی کی.

دادو کام ہو گیا ہے وہ سیانے کیا کہتے ہیں "چوروں کو پڑ گئے مور"_____

اشمل نے خوشی سے لہکتے ہوئے دادو کے سامنے ارحم کا وائلٹ لہرایا.

چل شکر ہے کچھ تو ہاتھ آیا. ورنہ میں تو مایوس ہو گئی تھی کہ آج کا ٹرپ بیکار ہی جائے گا خامخواہ اتنی سردی میں آئے. دادو نے وائلٹ سے نکلتے نوٹوں کو دیکھ کر سکھ کا سانس لیا.

چل دادو اب تیرا BP چک کروادوں. آخر کو واپسی پر سر عمران سے تیرا بل بھی تو وصول کرنا ہے نا!!!!_____ اشمل نے آنکھ مارتے ہوئے دادو کو ساتھ چلنے کا اشارہ کیا.

کیا وہ واپس آئے گا.....؟؟ دادو نے اٹھتے ہوئے پوچھا

ضرور آئیں گے. مجھے ان کی آنکھوں میں تجسس نظر آیا تھا. ویسے وہ رحم دل بھی ہیں مگر صرف صنف نازک پر_____ اشمل دادو کو سہارا دیتی مسکرا کر کہہ رہی تھی.

یار پتہ نہیں میں نے اپنا وائلٹ کہاں رکھا ہے. شاید گاڑی میں رہ گیا ہے یا میں آفس سے لایا ہی نہیں_____ ارحم نے اپنی جیبیں ٹٹولتے ہوئے پریشانی سے کہا

بس تُو اور تیرے ڈرامے_____ اسفند نے سر ہلاتے ہوئے الٹے ہاتھ سے اپنا وائلٹ نکالا

قسم سے میری پاکٹ میں تھا مگر اب نہیں ہے. شاید تیری ٹینشن میں کہیں رکھ دیا

ہے. ارحم شرمندہ سا تھا.

ٹنشن اور میری وہ بھی تجھے _____ اسفند کے طنز پر ارحم نے ناراضگی سے منہ موڑ لیا تبھی ایک نرس ہاتھ میں ٹرے لیے ان کی جانب آئی.

سر آپ اپنا بازو اوپر کریں میں آپ کو پین کلر انجکشن لگا دیتی ہوں. جس پر اسفند نے گہرا سانس ہوا کے سپرد کرتے ہوئے بازو اوپر کیا.

آپ اپنا بل کاؤنٹر پر جمع کرا دیں اور دو چار دن باقاعدگی سے بینڈج کروائیں. نرس ٹرے اٹھاتی ہوئے پیشہ ورانہ انداز میں کہنے لگی.

اگر میں اپنا وائلٹ ساتھ نہ لایا ہوتا تو تُو نے آج پکا ذلیل کروا دینا تھا. اسفند نے اپنا وائلٹ ارحم کے ہاتھ میں رکھتے ہوئے ناگواری سے کہا

نیکی کا تو زمانہ ہی نہیں ہے. ایک تو میں آپ کو مرہم پٹی کے لیے اپنی ذاتی گاڑی میں لایا ہوں اوپر سے آپ مجھ پر ہی طنز کر رہے ہیں. پتہ پٹرول کتنا مہنگا ہو گیا ہے.....

؟؟ارحم چلتے ہوئے مسلسل بڑبڑا رہا تھا.

دادو اس طرف جانا ہے_____ اشمل کی آواز پر اسفند نے پلٹ کر اپنی دائیں طرف دیکھا

یہ لڑکی کچھ پراسرار سی ہے اس پر نظر رکھنی پڑے گی. اسفند نے اشمل کو دیکھتے ہوئے ارحم سے کہا

پراسرار_____ چلو یہ تو زبردست ہو گیا. اب آپ نے خود نظر رکھنے کی اجازت دی ہے. ارحم نے کاؤنٹر کے قریب پہنچتے ہوئے شرارت سے پوچھا جس پر اسفند نے اسے ایک گھوری سے نوازا.

شکر ہے تیری چوٹ زیادہ گہری نہیں ہے. ارحم نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالتے ہوئے اسفند کی طرف دیکھا جو اپنے ہاتھ کو پکڑے ہوئے تھا.

گہری چوٹ صرف اپنے دیتے ہیں اور وہ غیر تھے. اسفند نے آنکھیں موندتے ہوئے ٹیک لگائی. جس پر ارحم نے اسے دکھ سے دیکھا اور گاڑی سٹارٹ کی.

گاڑی سٹارٹ مت کرو ہم ابھی رکیں گے_____ اسفند نے بند آنکھوں

ساتھ حکم دیا تو ارحم کی پوری آنکھیں کھل گئیں.

کیا مطلب.....؟؟ارحم پورا اسفند کی طرف گھوم گیا.

مطلب یہ کہ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ وہ لڑکی کس ساتھ جائے گی.تب تک انتظار

_____ اسفند کی وضاحت پر ارحم منہ بناتے سیٹ ساتھ ٹیک لگا گیا.

حاضرین میں آپ کو بتاتا چلو کہ پہلی دفعہ اسفند یار ولی کو کسی لڑکی میں دلچسپی لیتے

دیکھا گیا مگر افسوس کہ وہ عمران جیسے شخص کی _____ ارحم نے ابھی اتنا ہی کہا

تھا کہ اسفند نے زور سے اس کے بازو پر مکا مارا.

♣♣♣♣♣

www.novelsclubb.com

شدید سردی کے باوجود بھی صائمہ مسلسل ہاسٹل پارکنگ میں چکر کاٹ رہی تھی.

پتہ نہیں آئیں گے بھی کہ نہیں.....؟؟صائمہ دل میں سوچتی بار بار گیٹ کی

طرف دیکھ رہی تھی.

آنا تو چاہیے.جتنا بھی غصہ کریں آخر آ ہی جاتے ہیں. کبھی ایسا ہوا نہیں کہ میرے

میسج کو اگنور کریں. صائمہ بار بار اپنے موبائل اور گیٹ کو دیکھ رہی تھی.

انتظار کا تو ایک ایک منٹ بھاری ہوتا ہے اور یہاں تو گھنٹہ گزر گیا ہے. لگتا ہے اب انھوں نے نہیں آنا. آخر میر امان توڑ ہی دیا. سخت مایوسی سے سوچتے ہوئے اس نے ایک نظر گیٹ کو دیکھا اور اندر کی طرف جانے لگی تبھی بلیک پراڈو اپنے مخصوص ہارن ساتھ گیٹ میں داخل ہوئی جس کی آواز پر صائمہ کے اٹھتے قدم رک گئے.

صائمہ بے عزتی تو پکی ہے. پلٹنے کی غلطی مت کرنا. صائمہ نے دل میں سوچا مگر کانوں میں مسلسل ہارن کی آواز آ رہی تھی جو بجانے والے کے غصے کی علامت تھا.

ہمت جمع کرتی وہ پراڈو کی طرف چل دی. جتنی بے چینی نہ آنے پر تھی اس سے زیادہ اب بے عزتی کے ڈر سے تھی. چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی، جھکی نظروں ساتھ وہ پراڈو پاس آ رکی.

بیٹھو_____ عمران کی نہایت سرد آواز ساتھ فرنٹ ڈور کھلا.

اب بتاؤ کیا تکلیف تھی. ک ءوں مجھے بار بار کال اور میسج کر رہی تھی. میں تو سمجھا تم

اب تک خود کشی کر چکی ہو گی. مگر میری جان اتنی جلدی چھوٹ جائے. ناممکن _____ عمران نے سرخ ہوتی آنکھوں ساتھ صائمہ کی طرف دیکھا تو اس کی آنکھوں میں آنسو بھرنے لگے.

اب رونا دھونا شروع کر دو. اسی لیے میرا دل نہیں کرتا تم سے بات کرنے کو _____ دن بدن بور کرنے لگی ہو. عمران نے کہتے ہوئے اپنا رخ موڑ لیا.

وہ آپ نے بزنس کے بارے میں کسی بھی قسم کی بات موبائل پر کرنے سے منع کیا ہے تو _____ چند لمحوں کی محنت بعد وہ اپنے آنسوؤں کو پینے میں کامیاب ہو گئی تھی.

www.novelsclubb.com

بزنس کے بارے میں کیا بات کرنی تھی.....؟؟ صائمہ کے منہ سے بزبس کا لفظ سنتے ہی عمران کا لہجہ فوراً بدل گیا.

سر وہ ہمارے سوات والے ریسٹ ہاؤس پر بھی چھاپہ پڑا ہے. میرے خیال سے یہ کام بھی اسی آفسر کا ہے. اس طرح ہماری ریپو خراب ہو گی. صائمہ نے ڈرے

ڈرے سے لہجہ میں کہا تو عمران نے غصہ سے سٹیر نگ پر مکا مارا.

میں کسی صورت بھی اس آفسر کو نہیں چھوڑو گا. کتے کا بچہ میرے پیچھے ہی پڑ گیا ہے.

حالانکہ اس کے بڑے مجھ سے اپنا حصہ لیتے رہے ہیں.

اس کے آگے پیچھے کوئی نہیں ہے. نہ فیملی اور نہ کوئی محبوبہ_____ اگر کوئی کمزوری ہاتھ آجائے تو میں اس کا وہ حشر کروں گا کہ یہ یاد رکھے گا. عمران آپے سے باہر ہو رہا تھا.

سر میں جاؤں.....؟؟ عمران کو غصے میں دیکھ کر صائمہ نے پوچھا

کیوں وجہ.....؟؟ بس اتنی سی بات کے لیے میرا دماغ خراب کیا ہوا تھا.

جی، صائمہ کے منہ سے بے ساختہ نکلا تو عمران کے تنے اعصاب ڈھیلے پڑے.

یہ جو لڑکی اشمل ہے تمہارا کیا خیال ہے وہ ہمارے کسی کام آسکتی ہے.....؟؟ اب کی بار عمران نے نرمی سے پوچھا جس پر صائمہ کو شدید حیرت ہوئی.

سر مگر وہ_____ صائمہ نے ہچکچاتے ہوئے کہنا چاہا.

اگر وہ افسر اس کے قابو آ جائے تو بہت مزہ آئے گا. ہم اسے اپنی انگلیوں پر نچا سکتے ہیں اور اس کی کمزوری بھی ہمارے پاس ہو گی. کیا خیال ہے.....؟؟اپنی رائے پر عمران نے داد طلب نظروں سے صائمہ کی طرف دیکھا

دیکھ لیں سر جیسا آپ کو ٹھیک لگے. صائمہ نے فرمانبرداری سے کہتے ہوئے ڈور کے ہنڈل پر ہاتھ رکھا.

چلو اس بارے میں صبح بات کرتے ہیں. عمران کے نرم پڑتے ہءصائمہ کی جان میں جان آئی.

اب جاؤں سر_____ صائمہ کے دوبارہ پوچھنے پر عمران نے گاڑی سٹارٹ کی.

اتنی سردی میں انتظار کیا ہے ایک کپ کافی تو تمہارا حق بنتا ہے. عمران نے مسکراتے ہوئے گاڑی گیٹ سے باہر نکالی.

عجیب شخص ہے دھوپ چھاؤں جیسا_____ صائمہ اسے دیکھتی سوچنے لگی جو اب گنگنا رہا تھا.

♣♣♣♣♣

تقریباً آدھا گھنٹہ گزرنے کو تھا مگر ابھی تک داد واور اشمل کا کوئی نام و نشان نظر نہیں آرہا تھا.

سرکار دست بادست عرض ہے کہ اگر رات گاڑی میں گزارنے کا ارادہ تھا تو پہلے بتا دیتے. کم از کم میں کمبل اور تکیہ کا بندوبست کر لیتا وہ کیا ہے نا!!!!مجھے ان دو چیزوں کے بغیر نیند نہیں آتی. ارحم نے مسکین سی شکل بنا کر ارحم کی طرف دیکھا جو کسی گہری سوچ میں ڈوبا ہوا EXIT کی طرف دیکھ رہا تھا جو سرخ لائٹ سے روشن تھا.

www.novelsclubb.com

کیا ہسپتال والوں نے EXIT کے سپیلنگ غلط لکھے ہیں.....؟؟ارحم نے اسفند کی نظروں کا تعاقب کرتے ہوئے پوچھا مگر اسفند کی طرف اب بھی خاموشی کا راج تھا.

اتنی سردی میں بندہ کافی، شوارما، برگر یا گاجر کا حلوہ ہی کھلا دیتا ہے. مجھے تو نیند کے

ساتھ ساتھ بھوک بھی ستا رہی ہے. ارحم نے بڑبڑاتے ہوئے سیٹ ساتھ ٹیک لگائی.

میرے پاس تمہیں کھلانے کے لیے پسٹل کی گولی ہے. اس گولی سے بندہ لمبی اور پر سکون نیند سوتا ہے اگر کر توت ٹھیک ہوں تو_____ اسفند نے کہتے ساتھ ہی پسٹل نکال کر ڈیش بورڈ پر رکھی. جس پر ارحم پہلو بدل گیا. بوریت چہرہ سے عیاں تھی.

اتنی دیر میں تو عید کا چاند بھی نکل آتا ہے_____ ارحم نے گھڑی دیکھتے ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

مجھے قسم سے بہت نیند آ رہی ہے. اگر تُو نے مجھے مزید رکنے کا کہا تو_____

ارحم ایک دم سیدھا ہو کر بیٹھ گیا.

تو.....؟؟ اسفند نے بل دار ماتھے ساتھ آبرو اچکا کر پوچھا

تو میں رک جاؤں گا. میری کونسی سی بیوی انتظار کر رہی ہے. ارحم منہ بناتے دوبارہ

سیٹ ساتھ نیم دراز ہوا. تبھی اشمل بیک مرر میں داد وساتھ آتی دکھائی دی.

ان کو فالو کرو_____ اسفند کی سنجیدہ آواز پر ارحم سیدھا ہو کر گاڑی سٹارٹ کرنے لگا

اشمل نے ایک سفید کرولا کو ہاتھ دے کر روکا. دونوں نے تھوڑی دیر پتہ نہیں کیا گفتگو کی. پھر وہ داد وساتھ گاڑی میں بیٹھ کر روانہ ہوئی.

مجھے تو یہ لڑکی گڑ بڑ لگ رہی ہے_____ ارحم نے سفید کرولا کے پیچھے اپنی گاڑی لگاتے ہوئے تبصرہ کیا مگر اسفند مکمل سنجیدہ تھا.

عمران کی PA کوئی شریف لڑکی ہو ہی نہیں سکتی. ارحم نے ایک اور کومنٹ پاس کیا.

اپنی بکواس بند کرو اور چپ چاپ پیچھا کرو. میرا سر ویسے ہی درد سے پھٹا جا رہا ہے.

اسفند کا لہجہ ایک دم تلخ ہوا تو ارحم بھی خاموش ہو گیا.

یہ دیکھنے میں اور اپنی باتوں سے تو بہت ہی بے وقوف اور معصوم لگتی ہے. مگر

حرکتوں سے _____ آخر یہ اس وقت کیا کرتی پھر رہی ہے. دادو اس کی بیمار نہیں ہے. یہ جھوٹ بول رہی ہے مگر کیوں.....؟؟اسفند مسلسل سفید کرولا پر نظریں جمائے سوچ رہا تھا جب وہ گاڑی ایک سٹاپ پر رکی.

تُو گاڑی سائیڈ پر لگا میں ابھی آتا ہوں. اسفند نے گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا آپ اپنی حالت پر رحم کریں. ویسے یہ لفظ آپ کے لیے بنا تو نہیں ہے. پھر بھی _____ ارحم اس کے بازو کی طرف اشارہ کرتا خود گاڑی سے نیچے اترا. آگے اسے معلوم تھا کہ کیا کرنا ہے.....؟؟

یہ لڑکی ایسی ہے تو نہیں، میرا دل نہیں مان رہا کہ وہ جسم فروشی کا دھندہ کرتی ہو گی. ضرور کوئی گڑ بڑ ہے. صبح اس سے ملوں گا. وہ مجھ سے سب شئیر کرتی ہے.

اس پہیلی کو سلجھانے کے لیے ایک بار پھر فقیر کا روپ دھارنا پڑے گا. اسفند ونڈو کے باہر دیکھتا سوچ رہا تھا کہ ارحم آتا دکھائی دیا.

وہ تو سیدھا اپنے گھر گئے ہیں. گھر بند تھا انھوں نے چابی سے کھولا. چھوٹی تنگ سی گلی

ہے. چند مکان ہیں. گلی بھی شاید بند ہے. باقی معلومات کل دوپہر تک مل جائے گی. ارحم نے بولتے ہوئے گاڑی دوبارہ سٹارٹ کی جبکہ اسفند بلکل خاموش تھا اور ایسا تب ہی ہوتا جب اسفند شدید ٹنشن میں ہوتا تھا.

مجھے ڈسٹرب نہیں کرنا. میں گولی لے کر سونے لگا ہوں. اسفند نے اپنے روم کے آگے رکتے ہوئے کہا اور زور سے دروازہ ارحم پر بند کیا.

آخر وہ لڑکی کون ہے.....؟؟ مجھے جاننا ہے ابھی کے ابھی_____ اسفند نے میٹرس پر ہاتھ مارتے خود کلامی کی.

♣♣♣♣♣

www.novelsclubb.com

آج پھر معمول کے مطابق سٹاپ پر بہت چہل پہل تھی مگر چھٹی ہونے کے باوجود بھی اشمل ابھی تک باہر نہیں آئی تھی.

کیا وجہ ہو سکتی ہے. کیا وہ واقعی ہی ایک غلط لڑکی ہے.....؟؟

میرا نہیں خیال کہ وہ ایسی ہے. میرا اندازہ لوگوں کے بارے میں آج تک اتنا غلط

نہیں نکلا جتنا اس لڑکی کے بارے میں مجھے لگ رہا ہے_____ اسفند اپنی سوچوں میں گم زمین پر دائرے بنا رہا تھا جب اچانک اس پر دس دس کے نوٹوں کی بارش شروع ہو گئی.

پہلے تو وہ حیرت سے گرے نوٹ دیکھنے لگا پھر بے ساختہ نگاہ اوپر اٹھی اور وہیں ٹھہر گئی.

میں نے سوچا سیلری تو بہت دیر سے ملے گی اور کیا پتہ ملے بھی نہ تو کیوں نا!!! مسٹر فقیر تمہارا ادھار چکا دیا جائے. کیا یاد کرو گے_____ اشمل نے ہاتھ جھاڑتے ہوئے مسکرا کر کہا جس پر اسفند اس کے چہرے کو بہت محویت سے دیکھنے لگا

کیا ہوا مجھے بھول گئے. ارے میں وہی ہوں جس کو تمہاری دعا سے نوکری ملی تھی.

اشمل نے فقیر کے آگے چٹکی بجائی جس پر وہ سر جھٹک کر سامنے دیکھنے لگا

دیکھو آج میں بہت خوش ہوں تو سوچا تمہیں بھی خوش کر دوں اور اپنی خوشی تمہارے ساتھ سیلیبریٹ کروں. بتاؤ تمہیں کھانے میں کیا پسند ہے.....؟؟

اشمل نے اس کے قریب فٹ پاتھ پر بیٹھتے ہوئے بے تکلفی سے پوچھا جس پر اسفند نے ایک ناگوار نظر اُس پر ڈالتے ہوئے سامنے دیکھا

چلو ٹھیک ہے اگر تمہیں پیزا پسند ہے تو میں تمہاری طرف سے کھا کر سیلیبریٹ کر لوں گی. مگر بدلے میں تمہیں بھی میرا ایک کام کرنا ہو گا_____ اشمل کے جواب پر اسفند نے سامنے غور کیا تو اس پر انکشاف ہوا کہ سڑک پار ایک چھوٹی سی پیزا شاپ بھی ہے جو اُسے پچھلے چند ماہ میں نظر ہی نہیں آ سکی.

تم یقیناً حیران ہو گے کہ میں تمہارا اشارہ کیسے اتنی جلدی سمجھ لیتی ہوں. تو سنو جب بھی تم میرے سوال کے بدلے میں ادھر اُدھر دیکھتے ہو تو مجھے معلوم ہو جاتا ہے کہ تم کیا کہنا چاہ رہے ہو. ہوں نا!!!! میں اسمارٹ.....؟؟ اشمل نے خوشی سے اسفند کی طرف دیکھا جو اپنے دل میں اس کی بے وقوفی پر داد دے رہا تھا.

ویسے یہ پیزا شاپ اتنی چھوٹی ہے تو سوچو اس کا پیزا کتنا چھوٹا ہو گا_____ اشمل کہتی ہوئی زور سے ہنسی

(یہ لڑکی کیسے اتنا خوش رہ لیتی ہے. مجھے تو ایسی باتوں پر ہنسی نہیں آتی. اسفند اسے دیکھ کر سوچنے لگا)

میرا کام ضرور کر دینا پلیز زز آخر میں تمہارے کہنے پر پیزا کھا رہی ہوں وہ بھی اپنی جیب سے _____ اشمل نے کہتے ہوئے اپنے پرس سے چند کارڈز اور پیپرز نکالے.

یہ لو کسی بھی دور کے ڈاک خانے میں ڈال دینا جہاں کیمرے نہ لگے ہوں. یہ کام میں خود بھی کر سکتی ہوں مگر یہاں کیمرے لگے ہیں اور دور میں جا نہیں سکتی.

اول تو تم پکڑے نہیں جاؤ گے اور اگر کسی طرح پولیس کے ہاتھ لگ گئے تو مجھ سے پیشگی "مبارک باد" وصول کرو. کیونکہ ان کے آگے پیدائشی گونگے بہرے بغیر آپریشن کے بولنے اور سننے لگتے ہیں. اشمل نے اپنی بات کے آخر میں قہقہ لگایا تو اسفند کے لبوں کو بھی مسکراہٹ چھو گئی مگر اشمل کے ہاتھوں میں موجود کارڈز اور پیپرز پر نظر پڑتے ہی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی.

وہ ارحم کے کارڈز اور سرکاری کاغذات تھے جو ہر وقت اس کے وائیلٹ میں ہوتے تھے.

مطلب ارحم کا وائیلٹ اشمل نے ہسپتال میں چوری کیا تھا_____ اسفند نے بے یقینی سے اشمل کی طرف دیکھا

یہ کارڈز اور پیپرز مجھے کل اپنے سائیڈ بزنس کے ذریعے ملے تھی. میرا اصول ہے میں کسی کے آئی ڈی کارڈز اور سرکاری کاغذات خراب نہیں کرتی. بلکہ ڈاک خانے میں ڈال دیتی ہوں.

باقی پیسوں کا کیا ہے وہ تو ہاتھ کی میل ہوتی ہے_____ اشمل نے کہتے ہوئے کندھے اچکائے تو اسفند نے سر نفی میں ہلایا

زیادہ افسوس کرنے کی ضرورت نہیں ہے. ہمارا کوئی کمانے والا نہیں ہے. نوکری بڑی مشکل سے ملی ہے اور سیلری کا کچھ پتہ نہیں کہ کب ملے گی لہٰذا مجبوری ہے. میں اور دادو چھوٹی موٹی چوری کر لیتے ہیں. آخر بجلی کا بل بھی دینا ہوتا ہے. دادو نے

ڈرامے بھی دیکھنے ہوتے ہیں تو کیبل بھی لگائی ہوئی ہے ورنہ وہ گھر پر نہیں ٹکتی.

دودھ والے کا بھی بہت پیسہ دینا ہے. وہ ہم دودھ پیتے ہیں نا!!!!!_____ دودھ صحت اور رنگ دونوں کے لیے بہت ضروری ہے.

کل ہسپتال میں ایک FBR کا افسر مل گیا تھا. اچھا خاصا ہے مگر بکواس بہت کرتا ہے. اشمل اپنی دھن میں ارحم کی تعریف کر رہی تھی جسے اسفند دل میں سراہ رہا تھا.

ہسپتال میں تو ہمارا بزنس بلکل ٹھیک رہا مگر راستے میں بڑا نقصان ہوا کیونکہ سر عمران نے لفٹ دی تھی اور وہ کسی کا بھلا کریں وہ بھی بغیر مقصد کے ہو ہی نہیں سکتا.

ایک اور راز کی بات بتاؤں کسی کو مت بتانا یہ جو میرے باس ہیں نا!!!!! یہ کوئی traveling کا بزنس نہیں کرتے. اشمل نے سرگوشی میں کہا تو اسفند نے اس کی طرف دیکھا جہاں بلا کی معصومیت تھی.

یہ اصل میں لڑکیوں کا کاروبار کرتے ہیں دو نمبر والا دھندہ _____ اور جوان کی پی اے ہے نا!!!! مس صائمہ _____ بڑی پیاری لڑکی ہے اگر میں لڑکا ہوتا تو اسے بھگا لیتا. وہ اصل میں ان کی بیوی بھی ہے مگر اُس سے اچھا سلوک نہیں کرتے پتہ نہیں کیوں.....؟؟

ویسے ایک اور بات بتاؤں جیسے کچھ لوگ کہتے ہیں نا!!! کہ سو سال بعد انسان سانپ اور سانپ انسان بن جاتا ہے ویسے ہی مجھے لگتا ہے میں نے سو سال بعد لڑکا بن جانا ہے. پتہ ہے کیوں.....؟؟! اشمل نے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے اسفند سے پوچھا جو حیرت اور افسوس کے ملے جلے تاثرات سے اسے دیکھ رہا تھا.

میں بتاتی ہوں تم پوچھ تو نہیں سکتے. اشمل نے اسفند ساتھ ہمدردی کی.

میں جب بھی کوئی خوبصورت لڑکی دیکھتی ہوں میرا دل اس کی طرف لپکنے لگتا ہے. وہ مجھے بار بار یاد آتی ہے بلکہ کبھی کبھی تو میری خواب میں بھی آجاتی ہے.

اوئے بھٹہ والا آگیا میں لے کر آتی ہوں. اشمل کہتی ہوئی بھٹہ لینے چل دی جبکہ

اشمل کی سوچ پر اسفند نے جھرجھری لی.

تم یہ پیپرز اور کارڈز یاد سے ڈاک خانے میں ڈال دینا. اشمل نے واپس اپنی جگہ پر بیٹھتے ہوئے کہا جس پر اسفند نے سر ہلایا

بھٹہ کھاؤ گے.....؟؟ اشمل نے عادت کے مطابق پوچھا جس پر ہمیشہ کی طرح اسفند نے نفی میں سر ہلایا.

ویسے تمہاری کمائی تو ٹھیک تھاک ہو گی. اُس دن میں نے بڑی بڑی گاڑیوں سے اچھے خاصے لوگ تمہاری طرف آتے دیکھے تھے. اشمل کی بات پر اسفند حیرت-زدہ رہ گیا کیونکہ وہ اُس کے ڈیپارٹمنٹ کے لوگ تھے.

کیا تم نے انھیں بیٹا پیدا ہونے کی دعا دی تھی یا محبت کا تعویذ_____ اشمل نے مزے سے بھٹہ کھاتے ہوئے پوچھا جس پر اسفند خاموش رہا.

ویسے تم نے مجھے میری آفر کا جواب نہیں دیا. اشمل کے سوال پر اسفند نے اس کی طرف دیکھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تم مجھے اپنا بزنس پارٹنر بنالو قسم سے مجھ میں بہت ٹیلنٹ ہے_____ اشمل کی بات پر اسفند ہنسنے لگا

ہنستے رہا کرو اچھے لگتے ہو. دوسرا لوگ تمہیں پاگل سمجھیں گے تو تمہاری کمائی میں اضافہ ہو گا.

ہم ایسی ہی بے وقوف قوم ہیں جو پاگل کو ولی سمجھتی ہے. عمل کرنا مشورے کے میں پیسے نہیں لیتی. چلتی ہوں میری بس آگئی ہے. اشمل نے کہتے ہوئے عادت کے مطابق بھٹہ سڑک پر پھینکا اور بس کی طرف چل دی.

♣♣♣♣♣

www.novelsclubb.com

اللہ جانے میں نے وائیلٹ کہاں رکھ دیا ہے حالانکہ کہ ابھی میری عمر تو اتنی نہیں ہوئی جتنی میری یاداشت خراب ہو گئی ہے. میں چیزیں رکھ کر بھولنے لگا ہوں.

ارحم اگر تیرے سسرال والوں کو پتہ چل گیا کہ تُو چیزیں رکھ کر بھول جاتا ہے تو تیرا رشتہ ختم_____ وہ لوگ تو ویسے بھی مجھ پر شک کرتے ہیں. ارحم نے صبح

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سے اپنے کمرے کی حالت بگاڑ رکھی تھی.

یہ لیں انسپکٹر ارحم اپنے ضروری کارڈز اور پیپرز_____ آپ شاید انھیں ہی تلاش کر رہے ہیں. اسفند نے ارحم کے آگے کارڈز لہرائے

یہ کہاں سے ملے اور میرا وائیلٹ.....؟؟ ارحم نے جھپٹنے والے انداز میں کارڈز پکڑے

کتنے پیسے تھے.....؟؟ اسفند نے مطمئن انداز میں پوچھتے ہوئے دیوار ساتھ ٹیک لگائی

زیادہ تو نہیں تھے یہی کوئی بیس تیس ہزار تھے. چند نوٹ پانچ ہزار والے اور کچھ ہزار والے تھے. مگر شکر ہے یہ کارڈز مل گئے ورنہ سلمان صاحب نے مجھے نہیں بخشنا تھا. ارحم نے پیسوں کا دکھ کرتے ساتھ ہی شکر بھی کیا.

ہمممم_____ اسفند نے ہنکار بھرا

تجھے کہاں سے ملے.....؟؟ ارحم نے کارڈز پاکٹ میں ڈالتے ہوئے پوچھا

اس بات کو چھوڑ کہ کہاں سے ملے. یہ بتا جس لڑکی کے بارے میں معلومات اکٹھی کرنے کو بولا تھا اُس کا کیا بنا_____ اسفند نے سینے پر ہاتھ باندھتے ہوئے سنجیدگی سے پوچھا

اس کی ایک دادی ہے. پہلے دادی مانگ کر پوتی کو کھلاتی تھی اب پوتی کما کر اسے کھلاتی ہے مگر کسی نے بھی اس بات کی تصدیق نہیں کی کہ وہ دھندہ کرتی ہے. شریف لوگ ہیں. محلے والے ان کی طرف کافی آتے جاتے ہیں. دادی ہر کسی کے گھر ان کی خوشی غم میں جاتی ہے.

لڑکی کا منگیتر البتہ مالی لحاظ سے کافی بہتر ہے. اس کا دو منزلہ مکان ہے اور چوک میں اپنی دکان بھی_____ اسفند جانے کے لیے پلٹنے لگا جب ارحم کے آخری جملہ پر چونکا

منگیتر_____ اسفند نے سوالیہ نظروں سے دیکھا

جی جناب منگیتر_____ سننے میں آیا ہے کہ دودھ والے کے اُن لوگوں نے کافی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

پیسے دینے تھے. جو وہ دودھ والے کو دے نی سکے تو بدلے میں اپنی لڑکی دے دی.

ارحم کے جواب پر اسفند مسکراتا ہوا اپنی پاکٹ سے موبائل نکالتے باہر کی طرف بڑھ گیا.

♣♣♣♣♣

اشمل آملیٹ بنانے میں مصروف تھی جب اُس کا موبائل زور و شور سے بجنے لگا.

ایک تو میرا کام کرنے کا دل نہیں کرتا اوپر سے اگر کرنے لگوں تو کوئی کرنے نہیں دیتا. چل اشمل دیکھ کس کے پاس اتنا فالتو بیلنس ہے جو تجھے فون کر رہا ہے .....؟؟ اشمل نے خود کلامی کرتے ہوئے کال اٹینڈ کی.

www.novelsclubb.com

آپ سے یہ کہنا تھا کہ یہ جو چوریاں کرتیں ہیں نا اانہ کیا کریں. ورنہ کسی دن بُرا پھنسیں گئیں. دوسری طرف سے وہی پیاری سی آواز سنائی دی.

پہلی بات یہ کہ میں چوری نہیں کرتی دوسرا آپ کیا ہر وقت یہ نہ کرو، وہ نہ کرو کا راگ الاپتے رہتے ہیں. جیسے حکومت کال کرنے پر کبھی ڈینگی، کبھی کرونا اور کبھی

کسی بیماری کا رونا روتی رہتی ہے.

ارے آپ کو اللہ نے اتنی پیاری آواز دی ہے. تو پیاری پیاری باتیں کیا کریں. اشمل نے انڈہ پھینٹتے ہوئے شرارت سے کہا

مجھے پیاری باتیں نہیں آتیں. بس جو کہا ہے اُس پر عمل کریں آپ کا ہی فائدہ ہے.

دوسری طرف سے روکھے لہجے میں کہا گیا.

اس میں پریشانی والی کوئی بات نہیں ہے. میں آپ کو پیاری باتیں سیکھا دیتی ہوں. آپ pay کر دیجیے گا. بس جو کہا ہے اس پر عمل کریں آپ کا ہی فائدہ ہے. اشمل نے آخر میں نقل اتاری.

www.novelsclubb.com

بی بی تم یا تو پہلے پاگل تھی یا اب ہونے جا رہی ہو. زندگی محض ہنسی کھیل کا نام نہیں ہے. خدا کے لیے اپنے آپ کو مصیبتوں میں مت دھکیلو. اب کی بار آواز میں نرمی تھی.

پتہ میری دلی خواہش کیا ہے.....؟؟ اشمل نے انڈہ فرائی پین میں ڈالتے ہوئے

کہا

کیا.....؟؟خوبصورت آواز نے پوچھا

میرا دل کرتا ہے کہ میں کسی بڑی سی سرکاری عمارت جیسے GHQ پر خودکش حملہ کروں. کتنا مزہ آئے گا ہر جگہ میری خبر چلے گی اور میں تاریخ میں امر ہو جاؤں گی.

اشمل اب اپنا آملیٹ پلیٹ میں ڈال رہی تھی.

لڑکی آگ سے مت کھیلو آگے تمہاری مرضی _____ خوبصورت آواز نے تنبیہ کی.

پھر کس سے کھیلوں، میرے پاس کھلونے نہیں ہیں. اشمل نے مسکین سی آواز میں جواب دیا تو خوبصورت آواز نے تنگ آکر کال کاٹ دی.

آواز اچھی ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ میں تمہاری ساری بکواس سننے کے ساتھ ساتھ اُن پر عمل بھی کروں گی. گدھا کہیں کا _____ اشمل کہتی ہوئی اپنا کھانا لے کر کمرے میں آگئی.

ایک تو آج دادو پتہ نہیں کس کے گھر جا بیٹھیں ہیں. مجھے یقین ہے وہ دودھ والے کے گھر گئیں ہوں گی. اشمل پہلے روٹی کھالے پھر دادو کو تلاش کرنا. اشمل خود سے بات کرتے ہوئے نوالہ توڑ رہی تھی کہ دوبارہ فون بجنے لگا

روٹی تو کھا لینے دیں. میں فلحال کہیں بھی حملہ کرنے نہیں جا رہی اور نہ ہی آگ سے کھیل رہی ہوں. اشمل نے وہی نمبر دیکھتے ہوئے روانی سے کہا

تمہارے لیے ایک آفر ہے اگر تم اپنے باس کی مخبری کرو تو تم تمہارے اکاؤنٹ میں اتنے پیسے ڈال دیں گے کہ تمہیں چوری کرنے کی ضرورت نہیں رہے گی.

خوبصورت آواز کی آفر پر اشمل مسکرائی.

www.novelsclubb.com

میرا کوئی اکاؤنٹ نہیں ہے اس لیے آپ میرے اکاؤنٹ میں پیسے ڈلوانے کی بجائے میری شادی کسی اچھے خاصے امیر بندے سے کرا دیں تو میں چوری نہیں کروں گی.

اور رہی بات مخبری کی _____ تو میرے خون میں نمک حرامی شامل نہیں.

ویسے بھی مجھے اپنے باس بہت پسند ہیں. میں نے اُن پر نظر رکھی ہوئی ہے. ابھی کچھ

دنوں میں وہ اپنی بیوی کو طلاق دے دیں گے تو میں ان سے شادی کر لوں گی. اشمل کے جواب پر خوبصورت آواز دم بخود رہ گئی.

وہ ایک مجرم ہے ساری زندگی جیل میں سڑے گا. دوسری طرف سے نشاندہی کی گئی.

تو کیا ہوا.....؟؟

اس ملک کا ہر شہری مجرم ہے. ہمارے تو وزیر اعظم مجرم ہیں. جو جتنے بڑے عہدے پر ہے اتنا بڑا مجرم ہے. کوئی جرم کر کے باہر جا بیٹھتا ہے تو کسی پر گھڑی چوری کا الزام ہے.

www.novelsclubb.com

مگر ان باتوں سے اُن کی فیملیز کو فرق نہیں پڑتا. وہ عیش کر رہے ہیں. میں بھی اپنے باس کی کمائی پر عیش کروں گی

اور اگر خدانخواستہ انھیں سزا ہو بھی گئی. جو کہ ہمارے ملک میں ملتی نہیں ہے تو بھی میرا نقصان نہیں ہو گا.

ویسے ہمارے ملک کا قومی پیشہ "چوری" ہونا چاہیے. کیا خیال ہے اپنی طرف سے ایماندار افسر_____ اشمل کے آخری جملہ پر دوسری طرف ایک بار پھر خاموشی چھا گئی.

اب کال کاٹ دیجیے گا. حسب عادت جواب دیے بغیر ہی_____ اشمل مزے سے روٹی کھا رہی تھی.

کیا کھا رہی ہیں.....؟؟ دوسری طرف سے پوچھا گیا تو اشمل کو اچھو لگا اسے اس سوال کی بلکل امید نہیں تھی.

مجھ سے پوچھا ہے.....؟؟ اشمل نے حیرت کا اظہار کیا.

جی_____ خوبصورت آواز مزید خوبصورت ہوئی.

کھانے کو تو فرائی مچھلی دل کر رہا ہے مگر مجبوراً انڈے پر گزارا کر رہی ہوں. اشمل نے حسرت سے کہا

میں نے اندازہ لگایا ہے کہ تم ایک ناشکری لڑکی ہو. آواز مسکرائی.

اور میں نے اندازہ لگایا ہے کہ آپ بہت مطلبی ہیں. اشمل کے جواب پر کال کٹ گئی.

اس بار لگتا ہے بیلنس ختم ہوا ہے ورنہ جناب بڑے موڈ میں تھی. خیر جو بھی ہے اشمل وقت اچھا گزر گیا.

دادو آپ کہاں ہیں.....؟؟

لوگ شام ہوتے ہی اپنے بچے اکٹھے کرتے ہیں اور میں اپنی دادو_____ اشمل بولتی ہوئی کچن میں برتن رکھنے چل دی.

♣♣♣♣♣

www.novelsclubb.com

چندہ بائی کوئی ایسا جال پھینکو کہ مچھلی پکڑی جائے. تم اسے قائل کرو کہ وہ لڑکی تمہارے حوالے کر دے اور تم میرے_____ اس لڑکی کی طرف میرے بڑے حساب نکلتے ہیں. عدیل نے مجرہ دیکھتے ہوئے چندہ بائی کے کان میں سرگوشی کی.

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

عدیل بابو آپ نے ہمیں بے وقوف سمجھ رکھا ہے. اگر میں نے ایسا کچھ بھی کیا تو عمران صاحب ناراض ہو جائیں گے اور میں ان کی ناراضگی برداشت نہیں کر سکتی. اس کوٹھے کی تمام رونق انہیں کی مرہون منت ہے. چندہ بائی نے اپنے پان دان سے پان نکالتے ہوئے کہا

بس ایک بار وہ جل پری میرے قابو آجائے پھر تم دیکھنا میں کیسے اپنی حسرتیں نکالوں گا. تم میرا یہ کام کر دو. عدیل نے ضدی انداز میں سامنے ناچتے وجود کو دیکھ کر کہا

اگر میں تمہارا کام کر دوں تو مجھے بدلے میں کیا ملے گا.....؟؟ چندہ بائی نے بھی موقع سے فائدہ اٹھانا مناسب سمجھا

تمہیں منہ مانگا انعام ملے گا بس وہ لڑکی مجھے چاہیے بشرطیہ عمران کو کچھ پتہ نہ چلے. عدیل کی آفر پر چندہ بائی کا بھاری بھر کم وجود ہنسنے کی وجہ سے ہلنے لگا.

عمران صاحب کب تک اسے طلاق دے رہے ہیں.....؟؟ چندہ بائی نے فوراً

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اپنے شاطر دماغ میں پلان تیار کیا.

اگلے مہینے تک _____ اصل میں دونوں کے درمیان ایک سال کا معاہدہ ہوا تھا. جو اگلے مہینے ختم ہو جائے گا. عدیل نے ناگواری سے بتایا.

بس پھر بابو جی آپ مجھ پر چھوڑ دیں. اس کوٹھے پر اسے لانا اب میرا کام ہے. چندہ بائی کی نظریں تماشبینوں پر تھیں.

نہیں، نہیں کوٹھے پر نہیں _____ میرے بستر پر لانا ہے. تم نے اسے میرے حوالے کرنا ہے. وہ صرف میری ہے. عدیل فوراً غصے سے سیدھا ہوا.

عدیل بابو میں تمہیں اچھی طرح جانتی ہوں. ہفتے دس دن میں تمہارا دل بھر جائے گا پھر اس نے یہاں ہی ہونا ہے اور آپ نے دیکھنا بھی نہیں. جیسے اسے نہیں دیکھ رہے _____ چندہ بائی نے سامنے ناچتی لڑکی کی طرف اشارہ کیا جس پر عدیل ہنس دیا.

تم عمران کو کیسے راضی کرو گی. کیا وہ مان جائے گا.....؟؟ عدیل کو تجسس

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہوا.

یہ میرا کام ہے تم بس میرے انعام کا وعدہ پورا کرنا. میں خیانت کرنے والوں کو بخشتی نہیں ہوں. چندہ بائی نے وارننگ دی تو عدیل ہنس پڑا.

♣♣♣♣♣

سر یہ ڈیٹا فائلز ہیں اور یہ ساری سی ڈیز، باقی کام میں نے اشمل کو سمجھا دیا ہے.

صائمہ نے ٹیبل پر سب چیزیں رکھتے ہوئے کہا

ہمممم_____ ٹھیک ہے. عمران نے مصروف سے انداز میں جواب دیا.

سر وہ جو لیب ٹاپ آپ نے مجھے لے کر دیا تھا. آپ ہاسٹل سے لیں گے یا میں یہاں لے آؤں.....؟؟ صائمہ کے سوال پر عمران جو کمپیوٹر پر کام کر رہا تھا رک کر اس کی طرف دیکھنے لگا

وہ میں نے آپ کو لے کر دیا تھا. اور عمران دی ہوئی چیز کبھی واپس نہیں لیتا. عمران کی کشادہ پیشانی پر بل پڑے.

www.novelsclubb.com

سر میں اگلے مہینے نہیں ہوں گی تو_____ صائمہ نے عمران کے چہرے کی طرف دیکھنے سے اعراز برتا.

تو.....؟؟ عمران نے پن انگلیوں میں گھماتے ہوئے پوچھا

سر وہ میرے کام کا بھی نہیں ہے. اس میں تمام ڈیٹا آپ کے بزنس کا ہے. میں رکھ کر کیا کروں گی.....؟؟ صائمہ کے جواب پر عمران خاموشی سے اسے دیکھنے لگا

ٹھیک ہے_____ آپ کو جیسا سہی لگتا ہے ویسا کر لیں. عمران کہتا ہوا دوبارہ کمپیوٹر پر کام کرنے لگا

سر وہ میرے پیسے_____ عمران کو مسلسل کام کرتا دیکھ کر صائمہ نے ہچکچا کر کہا

مس صائمہ فلحال میرا یہاں سے کہیں جانے یا خودکشی کا کوئی ارادہ نہیں ہے اور مجھے نہیں لگتا کہ میں جلد مر جاؤں گا کیونکہ میں ایک نیک آدمی نہیں ہوں لہٰذا بے فکر رہیں آپ کے پیسے کہیں نہیں جاتے. عمران کے لہجے میں چھپے طنز کو صائمہ نے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بخوبی محسوس کیا.

سر میں اگلے مہینے گاؤں چلی جاؤں گی تو میرے لیے بار بار یہاں کا چکر لگانا کافی مشکل ہو جائے گا. اس لیے کہا تھا. اگر آپ کو برا لگا ہے تو معزرت _____

صائمہ شرمندہ سی نظریں جھکائے چل دی.

مس صائمہ ہماری زندگی میں بہت سے لوگ آتے جاتے ہیں. یہاں تک کہ ہم جن کے بغیر جانے کا تصور بھی نہیں کر سکتے وہ بھی ہمیں ہمیشہ کے لیے چھوڑ جاتے ہیں. اس لیے جو وقت اچھا گزر رہا ہو اس کو آنے والے وقت کی وجہ سے خراب مت کریں.

www.novelsclubb.com

آپ پچھلے کچھ دنوں سے بہت اپ سیٹ ہیں. میں نے محسوس کیا ہے مگر میں آپ کے لیے کچھ کر نہیں سکتا. عمران کی آواز پر صائمہ کے اٹھتے قدم رکے مگر وہ پلٹی نہیں.

جی سر مجھے معلوم ہے. میں آپ کی شکر گزار ہوں. صائمہ کے گلے میں بولتے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہوئے آنسوؤں کا گولہ سا اٹکنے لگا تھا.

مس صائمہ پیر کو تیار رہیے گا عدالت جانا ہے اور آپ جانتی ہیں نا!!!! کہ آپ نے وہاں کیا بیان دینا ہے. صائمہ کو جاتے دیکھ کر عمران فوراً اپنے مطلب پر آیا.

جی سر معلوم ہے. صائمہ کہتی چل دی.

کیا کہنا ہے.....؟؟ عمران نے آبرو اچکاتے ہوئے پوچھا

یہی کہ میں اپنی پسند سے طلاق لے رہی ہوں. صائمہ کی آواز بے حد آہستہ تھی.

گڈ_____ چلیں پھر عدالت میں ملتے ہیں. اب آپ چھٹی کریں. آپ کو آرام کرنا چاہیے. مس اشمل کو ان کی ڈیوٹی سمجھا دیجیے گا. عمران کہتا ہوا دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گیا.

♣♣♣♣♣

کیا ہوا، یوں منہ کیوں لٹکایا ہوا ہے.....؟؟ صائمہ کو مرے مرے قدموں سے آتا دیکھ کر اشمل نے باآواز بلند پوچھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کچھ نہیں، بس میرا منہ ہی ایسا ہے. صائمہ نے جواب دیتے ہوئے اپنی کرسی کھینچی.

یعنی مینو فکچرل ڈیفالٹ _____ اشمل کی بلند خود کلامی پر صائمہ نے کوئی رد عمل نہیں دیا.

کیا سر نے تمہیں طلاق دے دی ہے.....؟؟اچانک یاد آنے پر اشمل نے چہک کر پوچھا

تمہیں میری طلاق کی اتنی فکر کیوں ہے.....؟؟صائمہ نے پہلی بار اشمل کو تلخی سے جواب دیا.

اپنے دل سے یہ غلط فہمی نکال دو کہ سر میرے بعد تم سے شادی کر لیں گے. وہ اپنی کسی بھی پی اے سے شادی تو دور کی بات بے تکلف ہونا بھی پسند نہیں کرتے.

میرے ساتھ ساتھ شادی کرنا ان کی مجبوری تھی.

اس لیے طلاق ہو یا نہ ہو وہ تم سے شادی نہیں کریں گے. لہٰذا دن میں خواب دیکھنا چھوڑ دو _____ صائمہ کے یوں غصہ کرنے پر اشمل مسکرانے لگی

تمہیں سر سے محبت ہے وہ بھی اضافی والی_____ مگر افسوس کے تم اس کا اظہار نہیں کر سکتی. اشمل نے ہمدردانہ لہجے میں کہا

تم میرے معاملات سے دور ہی رہو تو بہتر ہو گا. آفس کے کاموں پر توجہ دو. کل سے میں نہیں آؤں گی پھر نہ کہنا کہ بتایا نہیں تھا. صائمہ نے ٹیبل پر پڑی بکھریں چیزیں سمیٹنا شروع کیں.

ہمممم_____ چلو ایک اور کہانی انجام کو پہنچی. ویسے میرا ایک مشورہ ہے. جانے سے پہلے اپنے نام نہاد شوہر کو اپنی مخلص محبت کے بارے میں آگاہ ضرور کر دینا.

اشمل نے لاپرواہی سے کہا

محبت_____ صائمہ نے عجیب سے لہجہ میں دہرایا.

ہاں محبت اگر ہے تب بھی اور اگر نہیں ہے تو تب بھی_____ دونوں صورتوں میں اقرار یا انکار ضرور کرنا بلکہ میں تو چاہتی ہوں کہ تم اس بات کا اقرار کرو کہ تمہیں صرف سر عمران کے "پیسے" سے محبت تھی. تاکہ اس انسان کو بھی پتہ

www.novelsclubb.com

چلے کہ اپنی ذات کی توہین کتنی بری لگتی ہے.....؟؟اشمل کے مشورے پر صائمہ نے اسے حیرانگی سے دیکھا

تم ایسی باتیں کر سکتی ہو کیونکہ تم نے میرے جیسے حالات نہیں دیکھے. تمہیں پتہ ہے جب میرا "ریپ" ہوا تھا اور میں ہسپتال میں زندگی موت کی جنگ لڑ رہی تھی تب میرا انتہائی محبت کرنے والا خالہ زاد "منگیتر" اور اُس کی فیملی جس کے سامنے میرا بچپن گزرا تھا. مجھے چھوڑ کر چلے گئے.

اُن کا یوں ہمیں چھوڑ کر جانا ہی میرے خاندان کو توڑ گیا تھا اُس پر مزید ستم یہ کہ میری خالہ میری ماں سے ہمدردی کرتے ہوئے کہنے لگیں "دعا کرو کہ صائمہ مر جائے تاکہ قصہ ہی ختم ہو ورنہ تم لوگ ساری زندگی اس کی وجہ سے منہ چھپاتے پھرو گے" _____ صائمہ کے چہرے پر زخمی مسکراہٹ ابھری کہا تو اُنہوں نے بلکل ٹھیک تھا _____ اشمل نے خود کلامی کی.

مگر جب سر عمران نے مجھ سے شادی کی اور میں ان کے ساتھ پراڈو میں بیٹھ کر اپنے

گاؤں گئی. تو سب نے واہ واہ شروع کر دی جو پہلے تُھو تُھو کرتے تھے.

کوئی سر پاس اپنے بچے کی نوکری کے لیے آیا. کسی نے اپنے بچے کو شہر کے بڑے کالج میں داخلہ دلوانا تھا. تو کوئی میرے پاس اپنی بچی کے رشتے کے لیے اور کسی کو قرض چاہیے تھا_____ سب کی نظروں میں میرے لیے رشک تھا. صائمہ نے ایک گہرا سانس خارج کیا اور خاموش ہو گی جبکہ اشمل کی نظریں اس کے بہتے ہوئے آنسوؤں پر تھیں.

جب امی نے خالہ کو بتایا کہ صائمہ کو طلاق ہو رہی ہے اور اُس کا شوہر اسے طلاق کے بعد مکان، گاڑی اور زیورات بھی دے گا تم مجھے صائمہ کے لیے رشتہ دیکھ دو. تب میری سابقہ سانس دوبارہ اپنے ہی بیٹے کا رشتہ لے آئی.

کہنے لگیں "صائمہ تو ہماری بچی ہے. ہم ہی اس کا پردہ رکھیں گے_____

اور میرے سابقہ منگیتر نے مجھے فون کیا اور کہا "صائمہ تم فکر نہ کرو میں تمہارے ساتھ ہوں". صائمہ کہتے ہوئے ہنسنے لگی جبکہ آنسو بتدریج بہہ رہے تھے.

تمہاری کمزوری یہ آنسو ہیں. جس دن تم نے ان پر قابو پانا سیکھ لیا اس دن کوئی بھی تمہیں دکھ نہیں دے سکے گا. تم بہت مضبوط ہو جاؤ گی. بس اِن پر قابو پانا سیکھو. اپنے اوپر لوگوں کو رشک کرنے دو ہمدردی نہیں. باقی جہاں رہو خوش رہو. سر کو بھول جاؤ حالانکہ یہ بھولنے والی چیز تو نہیں ہیں. قسم سے بہت پیارے ہیں اوپر سے ان کی بات کرنے کا انداز تو بہ_____ اشمل نے آہ بھری تو روتی صائمہ مسکرا دی.

چلو چائے پیتے ہیں. اشمل نے کہتے ہوئے انٹر کام پر آڈر دیا.

"زندگی سے تھوڑی وفا کیجیئے

جو نہیں ملتا اسے دفع کیجیئے

ہر کوئی نہیں ہوتا آپ کے قابل

اکیلے بیٹھ کر چائے کا مزہ لیجیئے"

اشمل کہتے ہوئے ٹیبل بجانے لگی جبکہ دماغ کسی اور چیز کی طرف تھا.

www.novelsclubb.com

چندہ بائی تمہارا دماغ تو نہیں خراب ہو گیا. کیا بکواس کیے جا رہی ہو. اگر میں برداشت کر رہا ہوں تو اس کا ہر گز یہ مطلب نہیں کہ تم اپنی حد کراس کر دو _____ عمران کے ضبط کی بس ہوئی تھی

بابو ٹھنڈے دماغ سے میری بات سمجھو. ہمارے کوٹھے کی اب پہلی جیسی نہ رونق ہے اور نہ ہی کمائی. اس کی وجہ یہ ہے کہ کوئی نیا چہرہ پچھلے کچھ ماہ سے یہاں آیا ہی نہیں. تماشبین پرانے چہرے دیکھ دیکھ کر تھک گئے ہیں. اب وہ اچھا ریٹ بھی نہیں دیتے. چندہ بائی نے شاطرانہ انداز میں جال بچھانا شروع کیا.

www.novelsclubb.com

میں نے کہا نا!!! _____ زرا صبر کرو. تمہیں نیا مال مل جائے گا مگر وہ تو بلکل بھی نہیں. عمران نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے خود کو نارمل کیا.

بابو نیا مال تو تب آئے گا نا!!! جب تمہاری FBR والوں سے جان چھوٹے گی. چندہ بائی نے یاد دہانی کرائی.

اس کا بھی جلد بندوبست ہو جائے گا. میں کام کر رہا ہوں. تم فکر نہ کرو. عمران نے سخت لہجے میں جواب دیا.

بابو آپ تو اسے ویسے بھی طلاق دے رہے ہیں پھر قباحت کیسی.....؟؟ چندہ بائی کو عمران پر غصہ آ رہا تھا مگر وہ اظہار سے قاصر تھی.

چندہ بائی _____ اُس لڑکی سے ہمارے کوٹھے کو کوئی فائدہ نہیں ہو گا. وہ ایک معمولی شکل و صورت والی گھریلو سی لڑکی ہے جبکہ ہمیں اپنے بزنس کے لیے ایک خوبصورت اور قاتل اداؤں والی حسینہ چاہیے. عمران نے کچھ سوچتے ہوئے جواب دیا.

www.novelsclubb.com

بابو تم خود بہت پیارے ہو. اِس لیے تمہیں کوئی دوسرا حسین نہیں لگتا. ذرا اُسے اس کوٹھے پر لا کر قیمت تو لگواؤں. تمہیں لگ پتہ جائے گا.....؟؟ چندہ بائی نے عمران کو سوچتا دیکھ کر مزید کہا

بابو میں بتائے دے رہی ہوں. اگر یہی صورت حال رہی تو تمہارا یہ اڈا بھی بند ہو

جائے گا. پھر ہم سے گلہ مت کرنا_____چندہ بائی کو عمران کی خاموشی ہمت دے رہی تھی.

منہ نہ اچھا ہو تو بات اچھی کرنی چاہیے. اگر میرا اڈا بند ہوا تو تمہارا راشن پانی بھی بند ہو جائے گا. عمران نے اچانک بھڑکتے ہوئے کہا تو چندہ بائی کھسیانی سی ہنسی ہنسنے لگی بابو ناراض کیوں ہوتے ہو. میں تو بس آمدن کم ہونے کی وجہ بتا رہی ہوں. چندہ بائی نے فوراً مسکین سی شکل بنائی.

وہ یہ کام نہیں کر سکے گی. وہ صرف رو سکتی ہے. میری ڈانٹ تک تو اُس سے برداشت نہیں ہوتی. عمران کے چہرے پر بیزاری کے آثار نمودار ہوئے.

بابو اسے سیکھانے کا کام میرا ہے. میں اسے ایسے تراشوں گی کہ آپ بھی پہنچان نہیں سکیں گے. چندہ بائی نے گردن اکڑاتے ہوئے کہا تو عمران سر ہلاتا اٹھ کھڑا ہوا.

چلو دیکھتا ہوں مگر ایک شرط پر_____عمران نے اپنے کوٹ کا بٹن بند کرتے ہوئے میز سے اپنا موبائل اور وائیلٹ اٹھایا.

وہ کیا.....؟؟چندہ بائی کی باچھیں کھل اٹھیں.

وہ صرف مجرہ کرے گی کوئی مرد اسے ہاتھ نہیں لگائے گا. عمران کہتا ہوا باہر جانے لگا.

بابو جیسا کہو گے ویسا ہی ہو گا. مگر یہ ممکن نہیں کہ بھنورا پھولوں پر آئے اور رس نہ چوسے_____چندہ بائی کی بات پر عمران نے اسے پلٹ کر ایک نظر دیکھا اور باہر نکل گیا. جبکہ چندہ بائی نے فوراً عدیل کو کال کی.

♣♣♣♣♣

ہمیں دوسروں کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار اتنی جلدی نہیں کرنا چاہیے.

www.novelsclubb.com

اسفند نے کہتے ہوئے کافی کا گھونٹ بھرا.

مجھے ایک بات سمجھ نہیں آ رہی بلکہ دوسرے الفاظ میں ہضم نہیں ہو رہی کہ آپ کو عمران کی پی اے ساتھ بیک وقت ہمدردی اور نفرت کیسے ہو رہی ہے اور کیوں.....؟؟ارحم نے تپا دینے والی مسکراہٹ ساتھ پوچھا دونوں اس وقت ایک

مشہور کافی شاپ میں بیٹھے تھے.

دیکھو ہمدردی اس لیے ہو رہی ہے کہ عمران اسے استعمال کر رہا ہے_____

اور نفرت اس لیے کہ وہ اچھے سے جانتی ہے کہ اسے استعمال کیا جا رہا ہے پھر بھی وہ بے وقوف اس ساتھ وفا کر رہی.

آخر کیوں.....؟؟اسفند کے سوال پر ارحم نے اپنے ارد گرد بیٹھے کپلز پر نظر ماری

محبت میری جان محبت!!!_____ارحم کا اشارہ سمجھتے ہوئے اسفند پھیکا سا مسکرایا اور کرسی ساتھ ٹیک لگا کر آنے جانے والوں کو دیکھنے لگا

اس کیس کا مرکزی کردار عمران ہے. میری ذاتی اور انتہائی قیمتی تجویز یہ ہے کہ اُسے پکڑ کر اگر ڈرائینگ روم کی سیر کرائی جائے تو کیس چند دنوں میں حل ہو جائے گا.

میں اب اس کیس سے سخت بور ہو گیا ہوں. ارحم کی بات پر اسفند نے کوئی جواب نہ دیا مگر اس کے چہرے پر پتھریلے تاثرات ابھرے جس پر ارحم نے اسفند کی نظروں کا تعاقب کیا.

ارے یہ تو عمران اور اُس کی نئی پی اے ہے. ارحم نے حیرت سے دونوں کو اندر داخل ہوتے دیکھ کر کہا

ایک ہم ہیں. اچھی بھلی شکل و صورت ساتھ ایک عدد سمارٹ "نوکری" بھی رکھتے ہیں مگر کوئی "چھوکری" نہیں ملتی. اور ایک یہ ہے یر دوسرے دن ایک نئی لڑکی بغل میں لیے گھوم رہا ہوتا ہے. آخر اس بندے میں ایسا کیا ہے.....؟؟ارحم نے مصنوعی دکھ کا اظہار کرتے اسفند سے پوچھا

سب سے پہلے تو تم اپنی غلط فہمی دور کرو. وہ ہم سے زیادہ خوبصورت اور سمارٹ ہونے کے ساتھ ساتھ اپنا اربوں کا ذاتی بزنس بھی رکھتا ہے. اوپر سے اُس کی نرم اور میٹھی زبان_____ اسفند گفتگو تو ارحم سے کر رہا تھا مگر نظریں ان دونوں پر جمی تھیں.

اگر لڑکیوں کو پتہ چل جائے کہ اس خوبصورت شکل و صورت کے پیچھے کتنا گھناؤنا چہرہ چھپا ہے تو وہ اس کے شر سے پناہ مانگیں. ارحم کو ہمدردی کرتا دیکھ کر اسفند ہنس

پڑا

کیا ہوا.....؟؟اسفند کا یوں ہنسا ارحم کو کنفیوز کر گیا

تُو وہ لڑکی دیکھ رہا ہے جو عمران کی پی اے ہے. وہ عمر، تجربے اور تعلیم میں ہم دونوں سے کم ہے مگر وہ عمران کی اصلیت ہم دونوں سے زیادہ جانتی ہے. اسفند کے جواب پر ارحم نے گردن گھما کر اشمل کو دیکھا جو کسی بات پر ہنس رہی تھی.

حیرت ہے_____ارحم نے جھرجھری لی.

مگر مجھے نہیں ہے. ہاں البتہ دکھ ضرور ہے. جو لڑکیاں پیسے کی خاطر اپنی عزت کی بھی پرواہ نہیں کرتیں اُن سے وفا کی کیا امید رکھنا.....؟؟اسفند نے نفی میں سر ہلایا.

ایک بات پوچھوں.....؟؟؟ارحم نے سنجیدگی سے کہا

تم یہی کہو گے نا!!!!کہ مجھے عورت ذات خاص طور پر لڑکیوں سے اتنی چڑ کیوں ہے ؟؟.....

تو سنو_____ مجھے نازک مزاج، رونے دھونے والی، لالچی لڑکیاں نہیں پسند، باقی اچھی لگتی ہیں. اسفند کی آنکھیں مسلسل اشمل پر جمی ہوئی تھیں.

باقی بچتا ہی کیا ہے.....؟؟ ارحم طنزاً مسکرایا.

یہ عمران کی نئی پی اے ہے. ارحم نے اسفند کو مسلسل گھورتا دیکھ کر دوبارہ بتانا ضروری سمجھا

معلوم ہے_____ اسفند کے جواب پر ارحم نے ویٹر کو بل لانے کا اشارہ کیا.

میرے خیال سے اب ہمارا یہاں بیٹھنا بلکل فضول ہے. ارحم نے اسفند کی اشمل میں دلچسپی کو نوٹ کرتے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا.

چلتے ہیں اتنی جلدی بھی کیا ہے. پہلے عمران صاحب کو سلام تو کر لیں. اسفند کہتا ہوا اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا. بات کا مطلب سمجھتے ہوئے ارحم کے تاثرات بگڑے.

یار رر کیا ہے.....؟؟ میرا موڈ نہیں اسے ملنا کا_____ ارحم نے جان چھڑائی جبکہ اسفند ان کے ٹیبل کی طرف بڑھ گیا.

اسکیوزمی_____ اسفند نے قریب پہنچتے ہوئے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ اشمل نے بھی ناگواری سے اُسے دیکھا

ایک تو میں انگریزی کے چند الفاظ اور جملوں سے بڑی تنگ ہوں. جن میں سے ایک یہ بھی ہے_____ اشمل نے کہتے ہوئے منہ موڑ لیا جبکہ عمران مسکراتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا اور ہمیشہ کی طرح بڑے ہی اخلاق سا تھ اسفند سے ملا اور بیٹھنے کا اشارہ کیا

آپ یہاں اس وقت_____ اسفند نے بیٹھتے ہوئے پوچھا

یہاں کہاں لکھا ہے کہ اس کافی شاپ میں عمران نامی لوگوں کا داخلہ ممنوع ہے.

عمران کی بجائے جواب اشمل نے دیا اسے اسفند پر سخت غصہ تھا جس کی وجہ سے اس کی گفتگو تعطل کا شکار ہوئی.

لکھا تو کہیں بھی نہیں ہے میں نے ویسے ہی پوچھا تھا. اسفند اشمل کی طرف گھوم گیا جبکہ ارحم نے کھڑے کھڑے عمران سے ہاتھ ملایا.

ویسے ہی مت پوچھیں بس ایسے ہی بتا دیں کہ کیا کام ہے یا صرف جاسوسی کرنے آئے ہیں. اشمل نے ارحم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جبکہ اُس کے اس قدر درست اندازے پر اسفند اسے گھور کر رہ گیا

معزرت قبول کریں یا نہ کریں مگر مجھے بہت برا لگتا ہے. جب کوئی زبردستی آ کر بیٹھ جائے. اشمل کی باتیں اور انداز عمران کو متاثر کر رہے تھے.

آپ کی پی اے کافی بدلحاظ ہے. ارحم نے عمران کی طرچ دیکھتے ہوئے تبصرہ کیا.

بتمیز کہنا چاہ رہے ہیں. اشمل نے عمران کو دیکھتے ہوئے تصحیح کی.

ہم تو بس جا ہی رہے تھے کہ نظر عمران صاحب پر پڑ گئی. ارحم نے سرسری سے انداز میں جواب دیا

کیا یہ آپ کو "عمران خان" جیسے دکھتے ہیں.....؟؟ اشمل نے سوالیہ نظروں سے ارحم کی طرف دیکھا تو عمران بیچ میں بول پڑا.

مس اشمل کیا ہو گیا ہے.....؟؟ عمران نے نظروں سے تنبیہہ کرتے ہوئے کہا

ہوا تو کچھ نہیں مگر بہت کچھ ہو سکتا ہے. آپ اس بارے میں سوچیے گا ضرور

_____اب میں چلتی ہوں. میری دادو میرا انتظار کر رہی ہو نگی. اشمل کہتی اٹھ کھڑی ہوئی

♣♣♣♣♣

صائمہ مجھے آپ سے کچھ پرسنل بات کرنی ہے. اسی لیے میں آپ کو اپنے ساتھ لانگ ڈرائیو پر لایا ہوں. گاڑی سڑک کنارے ایک فاسٹ فوڈ کی پارکنگ میں روکتے ہوئے عمران نے کہا

جی سر میں سن رہی ہوں. آپ کہیں (حالانکہ میں جانتی ہوں وہ پرسنل بات کیا ہو گی) صائمہ نے دل میں سوچا مگر کہا نہیں.

دیکھیں صائمہ آج کل ہر فیلڈ میں لڑکیاں کام کر رہیں ہیں اور اس بات کو برا نہیں سمجھا نہیں جاتا بلکہ لڑکیوں کی بہت حوصلہ افزائی کی جاتی ہے.

جیسے آپ نے دیکھا ہو گا کہ لڑکیاں آج کل سر عام کزنز اور دوستوں کی شادی اور

سالگرہ پارٹیوں میں ناچ رہی ہوتیں ہیں. کبھی ٹک ٹاک پر ویڈیو بنا کر اپلوڈ کرتیں ہیں.

اب وہ زمانہ نہیں رہا جب لڑکیوں پر پابندی لگائی جاتی تھی. اب زمانہ بہت ایڈوانس ہو گیا ہے. ہمارے معاشرے میں اب ناچ اور گانے کو پہلے کی طرح برا نہیں سمجھا جاتا ہے. عمران نے کہتے ہوئے سامنے سڑک پر دیکھا جہاں اب رات ہونے کی وجہ سے ٹریفک کم ہوتی جا رہی تھی.

سر مجھے آپ کی بات سمجھ نہیں آ رہی کہ آپ کیا کہنا چاہ رہے ہیں.....؟؟

صائمہ کو عمران کی گفتگو کنفیوز کر رہی تھی کہ وہ کیا چاہ رہا ہے.

دیکھیں صائمہ آپ تو اچھی طرح جانتی ہیں کہ میرے بزنس کو FBR والوں کی وجہ سے بہت مشکلات کا سامنا ہے اور میں بہت پریشان ہوں. عمران نے کہتے ہوئے صائمہ کی طرف دیکھا جو اسے الجھی نظروں سے دیکھ رہی تھی.

کیا آپ اس مشکل حالات میں میرا ساتھ دیں گئیں. مجھے آپ کی ضرورت ہے.

میں نے بھی تو آپ کی مشکل میں آپ کا ساتھ دیا تھا. عمران کے اس طرح اچانک سوال کرنے پر صائمہ ششدر رہ گئی.

مممم میں _____ صائمہ نے ہچکچاتے ہوئے اپنے اوپر انگلی رکھی.

جی آپ کیونکہ ایک آپ ہی ہیں. جو اس حالات میں میری مدد کر سکتی ہیں. ویسے تو لڑکیاں بہت ہیں. میرے آفس میں بھی اور گودام میں بھی مگر _____

عمران نے جان بجھ کر اپنا جملہ ادھورا چھوڑا.

مگر کیا سر.....؟؟ دل پتہ نہیں کیوں خوش فہم ہوا تھا.

صائمہ آپ کو میرے ساتھ کام کرتے ہوئے کتنا عرصہ ہو گیا ہے.....؟؟

عمران نے صائمہ کے پوچھنے پر سوال کیا.

سر اگلے مہینے پورے دو سال ہو جائیں گے. صائمہ کے یوں جواب دینے پر عمران مسکرا دیا.

بڑا حساب رکھا ہوا ہے _____ عمران کے لہجہ میں طنز تھا یا تعریف مگر صائمہ

نے شرمندگی سے نظریں جھکا لیں.

آپ نے دیکھا ہو گا کہ میں اپنے بزنس کے لیے کبھی بھی لڑکیاں اغواء کر کے یا پھنسا کر نہیں لاتا.

بلکہ جو لوگ غربت یا کسی بھی وجہ سے اپنی بیٹیاں بیچتے ہیں صرف انھیں خریدتا ہوں یا جو لاوارث ہوں وہ _____ اور خریدنے کے بعد میں ان کا مالک بن جاتا ہوں اس لیے میری مرضی میں جو مرضی ان ساتھ کروں.

کیا میں یہاں غلط ہوں.....؟؟ عمران نے اب کی بار قدرے نرم لہجے میں پوچھا جس پر صائمہ کشمکش کا شکار ہوئی.

www.novelsclubb.com

سر میں کیا کہہ سکتی ہوں.....؟؟ صائمہ، عمران کو غلط کہہ کر اس کا موڈ نہیں خراب کرنا چاہ رہی تھی جو آج بہت اچھا تھا. صائمہ کو عمران کی قربت اور اس کا یوں باتیں کرنا اچھا لگ رہا تھا.

میں چاہوں تو ان سے بھی کام لے سکتا ہوں کیونکہ وہ میری زر خرید غلام ہیں مگر

ان میں وہ بات نہیں جو آپ میں ہے اور پتہ آپ میں کیا خاص بات ہے.....؟؟

عمران آج اپنی باتوں سے صائمہ کو مسلسل حیران کر رہا تھا.

کیا.....؟؟ صائمہ کے لبوں سے فوراً نکلا

اعتماد_____ آپ پر مجھے اندھا اعتماد ہے. مجھے سب دھوکا دے سکتے ہیں مگر آپ نہیں.

پتہ نہیں کیوں مگر میرا دل گواہی دیتا ہے کہ آپ مجھے کبھی دھوکا نہیں دے سکتیں.

عمران کے یقین کو دیکھتے ہوئے صائمہ کے چہرے پر مسکراہٹ چھا گئی.

اگر میں آپ سے ایک گزارش کروں تو کیا آپ مان لیں گی.....؟؟ عمران اب اصل بات کی طرف آ رہا تھا.

سر آپ اس طرح بات نہ کریں مجھے اچھا نہیں لگ رہا ہے. آپ کہیں میں کر دوں گی اگر میرے بس میں ہوا تو_____ صائمہ کے جواب پر عمران نے باہر دیکھا جہاں ایک لڑکا ہاتھ میں گجرے اور پھولوں کی لڑیاں لیے کھڑا تھا

صائمہ آپ کو گجرے پسند ہیں.....؟؟ عمران کے اس قدر محبت سے پوچھنے پر صائمہ کا منہ حیرت سے کھل گیا.

جی سر_____ صائمہ کو عمران کا بدلا بدلا سا روپ حیرانگی سے دیکھ رہی تھی جو اس کے لیے گجرے خرید رہا تھا.

صائمہ اب کوٹھے پرانے کوٹھوں جیسے نہیں رہے. اب وہاں پڑھے لکھے اعلیٰ عہدوں پر فائز لوگ آتے ہیں. گلی محلوں کے لچے لفنگے نہیں.

اب کوٹھے تنگ گلیوں سے نکل کر ڈیفنس کی لگژری کوٹھیوں میں شفٹ ہو گئے ہیں.

لوگ اب کوٹھے پر موٹی تازی بیہودہ میک اپ منہ پر تھپنے والی جاہل عورت کو پسند نہیں کرتے. بلکہ وہ چاہتے ہیں کہ انھیں کوئی پیاری سی لڑکی خوش آمدید کہے.

آپ جانتی ہیں میری بھی ایک ڈیفنس میں کوٹھی ہے. جو لڑکیاں ہمارے کام کی نہیں رہتیں یم انھیں وہاں بھیج دیتے ہیں. جہاں ان کی تمام ضروریات کا خیال رکھا جاتا ہے.

لیکن آج کل میری کوٹھی مسلسل نقصان میں جا رہی ہے اور وجہ وہاں کی چندہ بائی ہے. اسے پڑھے لکھے لوگوں سے بات کرنا نہیں آتی. اسی لیے اب وہاں لوگوں نے آنا چھوڑ دیا ہے_____ عمران انتہائی نرم اور آہستہ لہجے میں گفتگو کر رہا تھا جبکہ صائمہ کے دل میں خطرے کی گھنٹیاں بج رہیں تھیں.

اللہ جی ویسا کچھ نہ ہو جیسا میں سوچ رہی ہوں. صائمہ نے دل میں دعا مانگی.

میں چاہتا ہوں کہ آپ میری ڈیفنس والی کوٹھی میں ایک ماہ ریسپشن لسٹ کے طور پر کام کریں. جیسے میرے آفس میں کرتی ہیں.

عمران نے اب کی بار صائمہ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا تو چند لمحوں کے لیے صائمہ کو اپنی قوت سماعت پر دھوکے کا احساس ہوا.

سر آپ کیا کہہ رہے ہیں.....؟؟ ہوش میں آتے ہی وہ یکدم چلائی.

صائمہ آپ میری بات آرام سے سنیں. زیادہ جزباتی ہونے کی ضرورت نہیں ہے. دیکھیں آج کل ٹی وی چینلز پر بھی یہی ہو رہا ہے. ماڈلنگ میں بھی لڑکیاں یہی کر

رہیں ہیں. اب اس کو برا نہیں سمجھا جاتا.

ویسے بھی ایک ماہ کی تو بات ہے. آپ کو کوئی وہاں کچھ نہیں کہے گا. یہ میرا آپ سے وعدہ ہے_____ عمران نے محبت سے صائمہ کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیا. تو پہلی بار اس کے نرم گرم ہاتھوں کا لمس اپنے ہاتھ پر محسوس کرتے صائمہ ساکت ہوئی جبکہ عمران نے محبت سے اسے گجرے پہنائے.

کتنی خواہش تھی دل کی کہ عمران اسے کبھی یوں محبت سے گجرے پہنائے مگر _____ صائمہ کے دل میں ٹیس اٹھی اور آنکھیں پانی سے بھرنے لگیں.

نہیں صائمہ روتے نہیں ہیں. آپ مجھے غلط سمجھ رہی ہیں. میں صرف آنے والے معزز مہمانوں کو خوش آمدید کرنے کا کہہ رہا ہوں اور بس_____ عمران نے نرمی سے اس کا ہاتھ دبایا جیسے تسلی دے رہا ہو.

مگر میں ہی کیوں_____ کوئی اور لڑکی کیوں نہیں_____ اشمل کیوں نہیں.....؟؟ صائمہ نے اپنا ہاتھ چھڑاتے ہوئے نم آواز میں شکوہ کیا.

آپ اس لیے کہ مجھے آپ پر اعتماد ہے. اگر میں آپ کے سامنے سات قتل بھی کر دوں تب بھی آپ کسی کو نہیں بتائیں گی. عمران کے لہجے میں تبدیلی آئی اسے صائمہ کا ہاتھ چھڑانا برا لگا تھا.

سوری سر میں اس دفعہ آپ کی بات نہیں مان سکتی. میرا ضمیر گوارا نہیں کرتا. میں اب بہت تھک گئی ہوں. گاؤں جانا چاہتی ہوں مجھے شہر اور اس کے لوگ راس نہیں آئے. صائمہ نے نم آواز ساتھ کہتے ہوئے تیزی سے ہنڈل پر ہاتھ رکھا اشمل تو کہتی ہے آپ کو مجھ سے بہت محبت ہے. آپ میرے بغیر مر جائیں گی. اس سے پہلے کے صائمہ گاڑی سے نیچے اترتی عمران کی آواز پر کرنٹ کھا کر پلٹی.

اشمل نے یہ بات مجھے آج کہی ہے مگر یہ بات میں پچھلے ایک سال سے جانتا ہوں. تبھی آپ سے نکاح کیا تھا باوجود اس کے کہ آپ کا ریپ ہوا تھا میرے ہی آفس میں، میرے ہی اپنے بہنوئی کے ہاتھوں _____ عمران کے چہرے کا سکون صائمہ کا سکون برباد کر گیا اس کا راز آج فاش ہو گیا تھا.

سر مگر_____ صائمہ کو کچھ سمجھ نہیں آئی کہ کیا کہے

صائمہ اگر آپ مجھ سے سچ مچ محبت کرتیں ہیں اور چاہتی ہیں کہ میں آپ کو ہمیشہ کے لیے اپنالوں تو میری بات کا مان رکھیں. تاکہ مجھے لگے کہ آپ میری وفادار ہیں. ورنہ آج سے ہمارے راستے جدا_____ مگر ایک بات یاد رکھیے گا اگر آپ چلی گئی تو میرا محبت نامی بلا سے ہمیشہ کے لیے دل اٹھ جائے گا اور میں کبھی عورت ذات پر اعتماد نہیں کروں گا. میں سمجھوں گا آپ کو میری دولت عزیز تھی باقی لڑکیوں کی طرح_____ عمران نے بڑی مہارت سے لفظوں کا جال بُنا جس میں وہ سیدھی سادی لڑکی بری طرح پھنس گئی.

سر محبت تو ہے مگر کوٹھا_____ صائمہ نے گاڑی کا دروازہ بند کرتے ہوئے بیچارگی سے کہا

اگر مگر کچھ نہیں آپ ایک ماہ میری ڈیفنس والی کوٹھی میں رہیں گی اور بس_____ عمران نے اب کی بار قدرے سخت لہجے میں کہا جیسے وہ کہا کرتا تھا اور

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

گاڑی سٹارٹ کر دی جبکہ صائمہ نے باہر دھندلی آنکھوں سے گزرتی چیزوں کو دیکھا

"حد ہی کر دی ہم نے۔۔۔۔!!! یارا

یک ہی شخص سے اتنی محبت"

♣♣♣♣♣

تو پھر تم نے وہ کر دکھایا جس کا مجھے یقین نہیں تھا. بولو کیا انعام لو گی.....؟؟عدیل نے ٹیرس پر ٹہلتے ہوئے خوشی سے پوچھا

بابو میں چاہتی ہوں کہ آپ سوات والی کوٹھی میرے نام کر دیں. آپ نے وعدہ کیا تھا کہ منہ مانگی قیمت ملے گی_____چندہ بائی نے فوراً اپنی خواہش کا اظہار کیا.

www.novelsclubb.com

وہ کوٹھی تو بہت مہنگی ہے ویسے بھی وہ میری ملکیت نہیں بلکہ میری بیوی کے نام ہے_____عدیل کا لہجہ یکدم سخت ہوا.

بابو اب تم اپنی بات سے پھر رہے ہو سوچ لو_____چندہ بائی نے عدیل کے جواب پر اسے وارننگ دی

دیکھو وہ لڑکی اتنی مہنگی بھی نہیں ہے جتنی تم سوچ رہی ہو. بلکہ اس لڑکی کی اوقات ہے ہی کیا_____ میں صرف اپنی ضد اور اس کا غرور ختم کرنے کے لیے ورنہ تو _____ عدیل کے جواب پر چندہ بائی نے قہقہ لگایا.

بابو بیوقوف کسی اور کو بناؤ کیا میں نہیں جانتی کہ وہ لڑکی عمران صاحب کی بیوی ہے اور عمران صاحب کی کوئی چیز قیمتی نہ ہو یہ کیسے ہو سکتا ہے.....؟؟ چندہ بائی کے جواب پر عدیل غصہ میں آ گیا.

چندہ بائی میرے ساتھ زیادہ ہوشیاری کرنے والے ہمیشہ نقصان میں رہتے ہیں اس لیے اپنی اوقات کے مطابق تحفہ لو اور چلتی بنو_____ عدیل کے یوں جواب دینے پر چندہ بائی کا چہرہ اپنی بے عزتی پر سرخ پڑا.

بابو آپ اب وعدہ خلافی کر رہے ہیں. میں عمران صاحب کو سب سچ سچ بتا دوں گی تو سوچو آپ کا کیا حشر ہو گا.....؟؟ چندہ بائی کی دھمکی پر عدیل طنزاً مسکرایا.

تمہیں کیا لگتا ہے کہ تمہاری کسی بھی بکواس کا عمران پر اثر ہو گا کبھی بھی نہیں. اسے

اپنی بہن بہت عزیز ہے اور وہ بہن میرے پر مرتی ہے. عدیل کے جواب پر چندہ بائی کچھ دیر خاموش رہی پھر کال کٹ گئی.

بڑی آئی مجھے دھمکانے والی_____ عدیل کہتے ہوئے پلٹا تو ساکت رہ گیا.

عذرا تم اور یہاں.....؟؟ عدیل نے فوراً آگے بڑھ کر اسے سہارا دیا اور پاس پڑی کرسی پر بٹھایا

عدیل آپ آج کل مجھے بالکل وقت نہیں دیتے. میں سارا دن بستر پر لیٹ کر تھک جاتی ہوں. پہلے آپ مجھے باہر لے جاتے تھے. گھنٹوں میرے پاس بیٹھ کر میری باتیں سنتے تھے مگر اب_____ عذرا نے شکوہ کناں نظروں سے عدیل کی طرف دیکھا

(پہلے مجھے تمہیں حاصل کرنا تھا تاکہ تمہاری جائیداد پر میں عیاشی کر سکوں ورنہ تم جیسی بوڑھی بیمار کے پاس بیٹھنا تو دور کی بات میں دیکھنا بھی پسند نہیں کرتا. عدیل دل میں سوچتا ہوا مسکرانے لگا)

جان میں آجکل کافی مصروف ہوں اور عمران کی وجہ سے پریشان بھی_____

عدیل نے فوراً عذرا کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھا جانتا تھا کہ وہ اپنے چھوٹے بھائی پر جان دیتی ہے.

عمران کی وجہ سے پریشان.....؟؟ عذرا نے نقاہت بھری آواز میں پوچھا

ہاں وہ آج کل کچھ الٹے سیدھے کام کر رہا ہے تو اس کے پیچھے ایف بی آر والے پڑے ہیں مگر تم اسے مت بتانا وہ مجھ سے ناراض ہو گا. عدیل نے شاطرانہ لہجے میں کہا تو عذرا کے ماتھے پر بل پڑ گئے

تم عمران کو سمجھاؤ نا!!!! آخر اس کے بڑے ہو. عذرا نے فکر مندی سے کہا

سمجھاؤں گا تم فکر نہ کرو چلو آج تمہیں باہر لے کر چلتا ہوں. میں بھی اس روز کی روٹین سے تنگ آ گیا ہوں. عدیل نے محبت سے عذرا کے ماتھے پر بوسہ دیا تو وہ مسکرا دیں.

میں آیا جی سے کہتا ہوں کہ وہ تمہارے کپڑے تبدیل کر دے. عدیل کہتا ہوا اندر

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کی طرف بڑھ گیا.

عمران تم کیوں الٹے کام کرتے ہو آخر کب تک عدیل تمہیں سنبھالے گا. مجھے تمہاری بہت فکر رہتی ہے. عذرا نے تاسف سے سوچا

ہمارا بیٹا تمہاری پوتی سے شادی کرنا چاہتا ہے جس پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں بس پوچھنا یہ تھا کہ اس گھر کے علاوہ بھی آپ کی کوئی جائیداد ہے یا نہیں.....؟؟ صابر کی ماں نے بڑی محبت سے مسکراتے ہوئے پوچھا

اس کے علاوہ میرا کوئی گھر یا پلاٹ نہیں ہے مگر میں آپ کو ایک بات واضح کر دوں کہ اس گھر پر بھی اشمل کا کوئی حق نہیں بلکہ یہ گھر میرے اپنے بیٹے کا ہے

_____ دادو نے سنجیدگی سے کہا تو وہ کھلکھلا کر ہنس دیں.

آپ کے بیٹے کے بعد یہ گھر اشمل کو ہی ملے گا نا!!!!! تو اسی کا ہوا. صابر کی ماں نے خوشی سے کہا تو دادو نے ایک لمبی سانس ہوا کے سپرد کی.

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بہن بات کچھ یوں ہے کہ اشمل میری اپنی پوتی نہیں بلکہ ایک عزیز کی بیٹی ہے. اس لیے اس کا میری جائیداد میں کوئی حق نہیں ہاں البتہ جب تک وہ یا اس کا خاوند چاہے وہ اس مکان میں رہ سکتے ہیں. دادو کے الفاظ جہاں صابر کی ماں کو حیران کر گئے وہیں اشمل ساکت ہوئی جو چائے لے کر اندر آ رہی تھی

کیا یہ تمہاری اپنی پوتی نہیں ہے.....؟؟ صابر کی ماں نے بے یقینی سے اشمل کو دیکھا جو دروازے میں کھڑی تھی

نہیں بہن یہ میری اپنی پوتی نہیں ہے. میں نے اسے صرف پالا ہے بے شک آپ اس سے پوچھ لیں. دروازے کے اندر آتی اشمل کی طرف دادو نے اشارہ کیا

جی بالکل ایسا ہی ہے جیسا دادو کہہ رہیں ہیں _____ اشمل اپنے ٹرانس سے باہر آئی اور ٹرے سامنے میز پر رکھتی ہوئی دادو ساتھ بیٹھ گئی.

یہ تو غلط بات ہے ہم اپنے خاندان والوں کو کیا کہیں گے.....؟ صابر کی تائی نے منہ بنایا جو پہلے ہی کچھ ناراض ناراض سی بیٹھی تھی

خاندان والوں کو کیا لگے کہ میرا کیا خاندان ہے آج کل خاندان تو پوچھتا ہی کون ہے. صرف پیسہ دیکھا جاتا ہے. آج کل تو درزی، نائی، دودھ والے چوہدری بنے پھر رہے ہیں. دادو کی جگہ اشمل نے جواب دیا.

مگر ہمیں تو لگے نا!!!!! _____ تائی کو رشتہ سے انکار کرنے کی وجہ چاہیے تھی جو اسے مل گئی تھی

چلیں مرضی آپ کی ہمارے پاس تو دینے کے لیے بھی کچھ نہیں ہے سوائے اپنی پوتی کے _____ جہیز کے نام پر صرف یہ بڑھیا ملے گی. دادو نے اپنی طرف اشارہ کرتے کہا تو اشمل نے دادو کے گرد اپنی باہیں حائل کر دیں.

ٹھیک ہے ہم سوچ کر بتائیں گے _____ صابر کی ماں کھڑی ہو گئی

ابھی بتا کر جائیں نا!!!!! _____ اشمل باضد ہوئی.

ہم تو پہلے بھی اس رشتے کے لئے راضی نہیں تھے مگر صابر کی ضد کی وجہ سے چلے آئے اب تو انکار ہی سمجھیں. ٹائی نے کہتے ہوئے صابر کی ماں کا بازو پکڑا اور باہر کی

راہ لی.

دادو یہ رشتہ بھی ہاتھ سے نکل گیا ہے. لگتا اپنے نصیب میں دلہن بننا نہیں لکھا حالانکہ مجھے دلہن بننے کا بہت شوق ہے جیسے لوگوں کو ڈاکٹر بننے کا ہوتا ہے. اشمل صوفے پر نیم دراز ہوئی.

اشمل تم مجھ سے ناراض تو نہیں.....؟؟ دادو اس کے پاس بیٹھتے ہوئے پوچھا

دادو اب آپ یوں پوچھیں گی تو میری ہنسی نکل جائے گی جبکہ میں اس وقت دکھی ہوں. زیادہ پڑھے لکھے لوگوں کی طرح مت بات کریں. اشمل مسکرادی.

بتانا!!!!_____ دادو کو گلٹی فیل ہو رہی تھی.

کیسی باتیں کرتیں ہیں میں بھلا آپ سے کیوں ناراض ہوں گی.....؟؟ اشمل نے سر ان کی گود میں رکھا اور آنکھیں موند لیں.

میرے دل کو ایک آس ہے کہ وہ ضرور آئے گا. یہ مکان اس کی اور اس کے بچوں کی امانت ہے میرے پاس_____ دادو نے نرمی سے اشمل کے بالوں میں

ہاتھ پھیرا.

دوسرا میں تجھے لالچی لوگوں کو نہیں دینا چاہتی. دادو مسلسل اشمل سے باتیں کر رہیں تھیں.

سن رہی ہے نا!!!_____ جب کافی دیر تک اشمل کی طرف سے جواب نہ آیا تو انھوں نے اسے جھنجھوڑا

کیا ہے سونے دیں. اتنے مزے کی نیند آ رہی ہے. اشمل ناراض ہوتی دوبارہ آنکھیں بند کر گئی.

♣♣♣♣♣

www.novelsclubb.com

مسٹر فقیر آج میں بہت دکھی ہوں. اشمل نے پیزا کھاتے ہوئے اپنے دکھ کا اظہار کیا جو اس کے چہرے سے ظاہر نہیں ہو رہا تھا

وہ جو سر کی سیکرٹری ہے نا!!!اوہ سر سے بہت محبت کرتی ہے مگر کہہ نہیں سکتی. میں نے سوچا اگر وہ نہیں کہہ سکتی تو اس کی جگہ میں کہہ دیتی ہوں. اشمل نے مسکین سی

شکل بنا کر اسفند کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا

میرا یہ خیال تھا کہ سر اپنی بیوی سے ناپسندیدگی یا نفرت کا اظہار کریں گے تو میں انہیں پرپوز کر دوں گی. چند سال ہی سہی مگر عیاشی سے گزریں گے. اشمل نے کہتے ہوئے کوک کا گھونٹ بھرا جبکہ اسفند بغیر کچھ کھائے پیئے اسے دیکھے جا رہا تھا

یہ نہ تھی ہماری قسمت کہ وصال یار ہوتا. اشمل نے حسرت سے شعر پڑھا تو اسفند نے گلاس ڈور سے باہر کی طرف دیکھا

مسٹر فقیر زیادہ بیزاری دکھانے کی ضرورت نہیں ہے. میری بات غور سے سنو آخر میں تمہیں پیزا کھلانے لائی ہوں. اشمل کے کہنے پر اسفند نے ایک نظر میز پر پڑے پیزے کے آخری ٹکڑے کو دیکھا اور آبرو اچکائی

اگر تمہیں پیزا پسند نہیں ہے اور تم نہیں کھا رہے تو میں تو کھا رہی ہوں نا!!!!

_____ دکھی ہوں اس لیے شاید زیادہ کھا لیا ہے. خیر کوئی بات نہیں آجکل موٹی لڑکیاں فیشن میں ہیں. اشمل کہتی ہوئی دوبارہ پیزا کھانے لگی

تمہیں پتا ہے سر کا بالکل کوئی ارادہ نہیں ہے اسے طلاق دینے کا اور انہیں یہ بات پتہ ہے کہ صائمہ ان سے محبت کرتی ہے. اب میں کیا کروں کیا تم میری مدد کرو گے پلیز_____ اشمل نے آخری پیس اسفند کے آگے کرتے ہوئے کہا جس پر اسفند نے سر ہلایا

سر تو ہاتھ سے نکل گئے ہیں. اب اگر مجھے کوئی اور اچھا رشتہ نہ ملا تو دادو نے میری شادی دودھ والے سے کر دینی ہے. ویسے مجھے دودھ والے سے ذاتی طور پر کوئی مسئلہ نہیں ہے مگر اس کے گھر لوگ بہت زیادہ ہیں اور میں کام چور مجھے بہت کام کرنا پڑے گا میں کام کرتی اچھی لگوں گی نہیں نا!!!!_____ اشمل ہلکا سا مسکرائی جس پر اسفند نے اٹھنا چاہا

بیٹھو میں نے تمہیں ٹرٹ دی ہے پیزا کھاؤ اور اگر نہیں کھانا تو کم از کم بل ہی دے کر جاؤ. اشمل نے اپنے ارد گرد دیکھتے ہوئے آہستہ آواز میں کہا جس پر وہ نہ چاہتے ہوئے دوبارہ بیٹھ گیا

میں نے تم سے یہ بات کرنی تھی کہ کیا تم مجھ سے شادی کرو گے میں تمہارا منہ ہاتھ دھو کر داد و سے تمہیں ملوا دیتی ہوں. اشمل کی بات پر اسفند نے اسے گھور کر دیکھا اور اپنے سینے پر انگلی رکھی

ہاں بھائی تم اتنے بھی بد شکل نہیں ہو. اگر تمہیں اچھا سا نہلا یا جائے بلیچ ڈال کر تو ٹھیک ٹھاک نکل آؤ گے اور میں کونسی حور پری ہوں. اشمل کے جواب پر اسفند خاموش ہو گیا

تمہارے بارے میں مجھے کچھ نہیں جاننا مگر میرے بارے میں تم سن لو کہ میرا کوئی نہیں ہے یہ داد و بھی میری نہیں ہیں.

تم نے آزاد کشمیر کا نام تو سنا ہو گا وہاں ایک علاقہ ہے جس کا نام بالا کوٹ ہے میں وہاں کی ہوں. جیسے ہی اشمل کے منہ سے یہ الفاظ نکلے اسفند کے جسم میں کرنٹ دوڑ گئی اور اس نے اشمل کی طرف ایسے دیکھا جیسے کسی نے اس کا راز سر عام فاش کر دیا ہو.

وہاں 2005 میں زلزلہ آیا تھا جس میں سب ختم ہو گیا میرے اپنے بھی

_____ اشمل اس وقت نیچے دیکھ رہی تھی اور اسفند اسے

میرے اپنے تمام لوگ مارے گئے تھے. میں اس وقت 8 سال کی تھی. فوج نے

مجھے ریسکیو کر کے پنڈی پہنچا دیا اور یہاں کے ایک یتیم خانے سے دادو مجھے اپنے گھر

لے گئیں اب تم پوچھو گے کہ دادو نے مجھے کیوں اپنایا تو ایک دکھی انسان ہی

دوسرے دکھی کی مدد کرتا ہے.

دادو کا ایک اکلوتا بیٹا تھا اور اسے کسی لڑکی سے عشق ہو گیا وہ اس لڑکی کے چکر میں

دادو کو چھوڑ کر دوبئ چلا گیا اور وہاں سے آج تک واپس نہیں آیا.

دادو بھی دکھی اور اکیلی تھیں اور میں بھی _____ ہم دونوں ایک دوسرے کے

سہارے بنے اور یوں زندگی اچھی ہو گی

میں نے ابھی ابھی تم سے جھوٹ بولا ہے کہ دودھ والے سے میں شادی نہیں کرنا

چاہتی. بلکہ سچ یہ ہے کہ وہ اس رشتے سے انکار کر گئے ہیں کیونکہ میرے خاندان کا

کچھ اتا پتا نہیں اور وہ ایک غیر خاندانی لڑکی سے رشتہ نہیں کرنا چاہتے ہیں. یہ ان کا بہانہ ہے اصل بات کچھ اور ہے_____ اشمل نے نم آنکھوں سے اسفند کو دیکھا جو یک ٹک اسے دیکھ رہا تھا شاید یہ اس کی اپنی کہانی بھی تھی

اصل بات یہ ہے کہ جب انہیں پتہ چلا میں دادو کی سگی پوتی نہیں ہوں تو وہ مایوس ہو گے کیونکہ اس طرح دادو کے جائیداد میں میرا کوئی حصہ نہیں رہا. وہ گھر دادو کے بیٹے کا ہے جس میں ہم رہتے ہیں میرا نہیں تو پھر وہ بھلا مجھ سے کیوں اپنے بیٹے کی شادی کریں گے.

اسفند کا دل کر رہا تھا کہ وہ اشمل سے پوچھے وہ کس کی بیٹی ہے مگر_____ کاش وہ اس وقت فقیر کے حلیے میں نہ ہوتا تو بہت کچھ پوچھتا

مجھے اور دادو کو ایک مرد کی سخت ضرورت ہے کیا تم ہم دونوں کا سہارا بنو گے .....؟؟ اشمل کی اتنی سچائی پر وہ خاموشی سے اٹھا اور باہر نکل گیا اس وقت اس کے اندر بھی ایک طوفان برپا تھا. اسے آج بھی وہ دن یاد تھا جس دن زلزلے کی وجہ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سے وہ سکول سے گھر واپس نہیں آ سکا تھا.

کیسے اس نے اپنے سامنے لوگوں کو مرتے دیکھا اور وہ رات جو اس نے ملبے کے نیچے گزاری تھی. اندھیرا، بارش اور تنگ گھاٹی، . چاروں طرف موت کا رقص

_____ اس نے سیدھا اپنے فلیٹ کا رخ کیا

♣♣♣♣♣

ہمممم تو یہ بات ہے کہ وہ جناب نہ صرف آپ کے علاقے کی ہے بلکہ آپ جیسے حالات سے بھی گزری ہے. دلچسپ _____ ارحم کے تبصرے پر اسفند کا برش کرتا ہاتھ رکا.

www.novelsclubb.com

مجھے تو لگتا ہے کہ وہ زلزلے میں بچھڑی ہوئی کہیں آپ کی کوئی بہن ہی نہ ہو

_____ ارحم کے کہنے پر اسفند نے اسے گھور کر دیکھا اور اپنے بالوں میں دوبارہ برش کرنے لگا

غصہ کس بات پر آیا ہے " بچھڑی " ہوئی نہیں غلط میرے خیال سے " بہن زیادہ غلط

الفاظ میں نے استعمال کیا ہے. ارحم کے ہنسنے پر اسفند نے اس پر برش اچھالا جسے اس نے آسانی سے کیچ کر لیا.

وہ میرے علاقے کی ہے اور میری طرح زلزلے کی وجہ سے سب کچھ کھو بیٹھی ہے.

اسفند اس وقت پرفیوم لگا کم رہا تھا اور چھڑک زیادہ.....

کیا خود کو آگ لگانی ہے جو یوں چھڑکاؤ کر رہے ہو.....؟؟ارحم کے پوچھنے پر اسفند نے پرفیوم کی شیشی بھی اس کی طرف اچھال دی.

میں ان دونوں چیزوں کو مال غنیمت سمجھ کر رکھ لوں گا. انسپکٹر اسفند یار ولی

_____ ارحم مسکراتے ہوئے دو قدم آگے بڑھا

وہ اپنے باس کو پسند کرتی ہے مگر افسوس کے وہ اسے پسند نہیں کرتا. میں چاہتا ہوں کہ تو اس سے شادی کر لے تاکہ اس کا مسئلہ حل ہو جائے. وہ ایک اچھی لڑکی ہے بس تھوڑی عقل کی کمی ہے وہ تو لڑکیوں میں عموما ہوتی ہے بلکہ کچھ لڑکوں میں بھی

_____ اسفند نے آئینے میں اپنا جائزہ لیتے ہوئے ارحم کی طرف دیکھا

مجھے تو کوئی مسئلہ نہیں ہے مگر میرے آگے ہی بہت حصے ہو چکے ہیں. ابو نے پھپھو کو زبان دے رکھی ہے. جبکہ امی نے میری خالہ کی بیٹی کا ہاتھ مانگا ہوا ہے اور میں بھی کسی حسینہ کو اپنا دل دے چکا ہوں اب وہ بیچاری ہاتھ زبان اور دل کے بغیر لڑکے کا کیا کرے گی. سب کچھ تو گروی پڑا ہے. لہذا میری معزرت قبول کریں.

ارحم نے آگے بڑھ کر دونوں چیزیں ڈریسنگ ٹیبل پر رکھیں اور خود ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا.

ویسے آپ کس چکر میں اتنے تیار ہو رہے ہیں....؟؟ارحم نے اسفند کی تیاری کی طرف اشارہ کیا

www.novelsclubb.com

تیرا رشتہ لے کر جا رہا تھا تو نے انکار کر دیا ہے. اسفند کہتا ہوا بیڈ پر بیٹھ گیا

میری مان تو اپنا لے جا_____ارحم نے مشورہ دیا

وہ میرے مزاج کی نہیں ہے ورنہ میں ضرور مانگ لیتا. مجھے سنجیدہ سی، صبر والی، لائق فائق لڑکی چاہیے بلکہ تھوڑی میں میچور بھی ہو. اسفند نے بیڈ پر نیم دراز ہوتے

ہوئے چھت کی طرف دیکھا

اچھا جی میں ویسے ہی آپ سے متاثر ہو رہا تھا کہ آپ کو کوئی لڑکی متاثر نہیں کر سکتی مرد ہو اور اسے کوئی لڑکی متاثر نہ کرے ہو ہی نہیں سکتا بشر طیکہ کہ وہ مرد ہو

_____ ارحم کی بکواس پر اسفند جھٹکے سے اٹھا

اگر آپ نے بکواس کر لی ہو تو میرے ساتھ چلیں آپ کو ایک جگہ دکھانی ہے.

اسفند کہتا ہوا تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا

اب کونسی جگہ دکھانے والی رہ گئی ہے اس نوکری نے ایسی ایسی جگہ دکھائی ہیں کہ اللہ کی پناہ_____ ارحم اپنے کانوں کو ہاتھ لگاتا اس کے پیچھے چل پڑا.

♣♣♣♣♣

صائمہ آپ اپنا سامان باندھ لیجئے گا اور اگر کوئی چیز خریدنی ہے تو وہ بھی بتا دیں میں لے دیتا ہوں ویسے تو میرا وہاں چکر لگتا ہی رہتا ہے مگر پھر بھی_____ صائمہ جو چپ چاپ سر جھکائے بیٹھی تھی عمران کی بات پر بہت ہمت کر کے اپنے بیگ سے

ایک انویلپ نکالنے لگی.

سر یہ میرے جانے کے بعد کھولیے گا آپ اسے میری درخواست سمجھیں پلیز

_____ صائمہ نے وہ خاکی رنگ کا لفافہ میز پر رکھا اور اٹھ کھڑی ہوئی.

اس میں کیا ہے.....؟؟ عمران نے بغیر ہاتھ لگائے پوچھا

آپ کے مطلب کا شاید کچھ نہ ہو مگر میرے لئے بہت کام کا ہے پھر بھی پڑھ لیجئے گا

اب چلتی ہوں. صائمہ نے کہتے ہوئے اپنا بیگ کندھے پر ڈالا

کل تیار رہیے گا میں آپ کو ہاسٹل سے ہی پک کر لوں گا عمران کی بات پر صائمہ پھیکا

سا مسکرائی اور سر ہلاتی آفس سے نکل گئی.

www.novelsclubb.com

"یہ تو نہیں کہوں گا کہ وہ مر جائے میرے بن

ہنسنے میں بس کبھی کبھی دقت ہوا کرے"

میرے کام کا _____ عمران نے خاکی لفافے کو الٹ پلٹ کر کے دیکھتے ہوئے

کہا اس سے پہلے کہ وہ لفافہ چاک کرتا اس کا فون بجنے لگا لفافہ میز پر رکھ کر اس نے

کال اٹینڈ کی

جی آپا کہیں خیریت طبیعت تو ٹھیک ہے نا آپ کی.....؟؟ عمران نے کال اٹینڈ کرتے ہوئے پریشانی سے پوچھا

شکر ہے کہ تم نے میری کال نہیں کاٹی. عذرا کی بات پر عمران مسکراتے ہوئے ٹیک لگا گیا.

آج تک آپ کی کال کبھی کاٹی ہے جواب کاٹوں گا. کیسی باتیں کرتی ہیں.....؟؟

مجھے اس دنیا میں جتنے بھی لوگ بستے ہیں ان میں سے صرف آپ سے محبت ہے وہ بھی بے پناہ_____ مجھے یاد ہے کیسے آپ نے ماما بابا کے بعد مجھے سنبھالا تھا

عمران کے اعتراف پر عذرا نے ایک لمبا سانس کھینچا

ایک شخصیت اور بھی ہے جسے شاید تم فراموش کر رہے ہو مگر میں کبھی نہیں کر سکتی. جنہوں نے اپنی جوانی ہم پر نچھاور کر دی. عذرا کی بات پر عمران کے چہرے پر سختی چھا گئی اور وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

آپا پلیز میں ان کا ذکر سننے کے موڈ میں نہیں ہوں جب انہیں ہماری پروا نہیں تو ہم کیوں کریں. عمران ایک دم تلخ ہوا تھا.

عمران تمہیں غلط فہمی ہو گئی ہے. عذرا نے لاچاری سے کہا

غلط فہمی آپا غلط فہمی تب ہوتی ہے جب میں اپنے کانوں سے نہ سنتا اپنی آنکھوں سے نہ دیکھتا. ساری زندگی وہ کہتی رہی کہ میرے پاس کچھ نہیں اور "اس" کے لئے ان کے پاس اتنا سونا نکل آیا. اپنا گھر تک "اس" کے نام کر دیا. اگر وہ چاہتی تو میں آج ایک ڈاکٹر ہوتا آپ کو پتا ہے نہ کہ مجھے ڈاکٹر بننے کا کتنا شوق تھا.

اگر وہ میڈیکل کالج کی فیس دے دیتی تو میں انہیں واپس کر دیتا مگر نہیں انہیں تو "وہ" عزیز تھا آج وہ ملک کا ایک نامی گرامی ڈاکٹر ہے اور میں _____ میں کیا ہوں میں جب جب اس کا نام سنتا ہوں مجھے ان سے نفرت ہونے لگتی ہے. عمران غصے سے اٹھ کھڑا ہوا.

اچھا چھوڑو تم کیوں اپنا موڈ خراب کرتے ہو. جو ہوا سو ہوا اب تو تمہارے پاس بھی

بہت کچھ ہے. عذرا نے تسلی دی

ہونہہ بہت کچھ _____ یہ بہت کچھ جیسے میں نے حاصل کیا ہے میں ہی جانتا ہوں.

24 گھنٹے میری جان سولی پر لٹکی رہتی ہے. جس دن پولیس کے ہتھے چڑھ گیا ناوہ میری چمڑی تک اتار لیں گے اور کوئی مجھے بچانے والا نہ ہو گا. آپ بھی اپنے خاوند کی فرمانبرداری ہے میرا تو کوئی ہے ہی نہیں. جس پر میں مان کر سکوں. عمران نے جیسے ہی یہ جملہ ادا کیا لاشعوری طور پر صائمہ کا چہرہ اس کے سامنے گھوم گیا.

اسی لئے تو کہتی ہوں کہ شادی کر لو. عذرا نے عمران کا غصہ کم کرنے کے لیے بات کا رخ بدلا

www.novelsclubb.com

شادی _____ کوئی انسان کی بچی ملے تب نا!!! یہاں سب کی سب لالچی ہیں میرے پیسے پر مرنے والی، بے حیا، گندے کردار والی اور کہتیں اپنے آپ کو شریف اور خاندانی ہیں. ایسا گند گھر میں رکھنے سے بہتر ہے کہ میں آفس میں رکھ لوں.

عمران نے نفرت سے کرسی کو ٹھوکر ماری

اچھا میں نے تمہیں کس لیے فون کیا تھا وہ تو تم نے بھلا ہی دیا اب عمر کے اس حصے میں یاد بھی نہیں رہتا کہ کیا کہنا تھا. عذرا کی بات پر عمران نے اپنے آپ کو نارمل کرنے کے لئے ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتے ہوئے شرٹ کا بٹن کھولا

بتائیں کیا کہنا تھا.....؟؟ عمران اب نرمی سے پوچھ رہا تھا.

میرا بھائی کتنے مزے سے بات کرتا ہے دل کرتا ہے تم بولو اور میں تمہیں سنتی رہوں. عذرا کی بات پر عمران ہنسا

اب آپ بھی مجھے لائن مار رہی ہیں. عمران کی ہنسی پورے آفس میں گونجی تھی وہ بہت کم اس طرح کھل کر ہنستا تھا

مجھے عدیل نے بتایا ہے کہ وہ تمہاری وجہ سے بہت پریشان ہے. تم آج کل کچھ الٹے سیدھے کام کر رہے ہو. دیکھو عمران میں تمہارے بغیر مر جاؤ گی پلیز اپنا خیال رکھو آخر کب تک عدیل سب کچھ سنبھال لے گا. عذرا کی بات پر عمران کی ہنسی کو بریک لگ گئی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

(کاش میں آپ کو اس بندے کا اصل چہرہ دکھا سکتا مگر میں آپ کا مان اور دل نہیں توڑنا چاہتا). اچھا آپا میں خیال رکھوں گا کہ آئندہ آپ کو شکایت نہ ملے. عمران نے کہا تو عذرا مسکرا دی

عدیل مجھے آج باہر لے کر گئے تھے بہت مزہ آیا بہت ساری شاپنگ بھی کی عذرا خوشی سے بتا رہی تھی (مطلب کے اب وہ مجھ سے اور پیسے مانگے گا کمینہ کہیں کا) عمران نے سوچتے ہوئے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا اور اپنا کوٹ کرسی سے اتار کر بازو پر ڈالا

آپا میں گھر ہی آ رہا ہوں. آپ ابھی مت سوئے گا. ہم مل کر رات کا کھانا کھائیں گے. عمران کی بات پر عذرا ابھی مزید کھل اٹھی.

سچی _____ عذرا کی خوشی پر عمران نے مسکراتے ہوئے حامی بھری اور آفس سے نکلنے لگا جب اس کی نظر میز سپر رکھے خاکی لفافے پر پڑی لپک کر اسے اٹھایا اور آفس سے باہر نکل گیا.

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

♣♣♣♣♣

ارحم ایسی جگہ پہلی بار آیا تھا.اس لیے یہاں کا شور مخصوص بدبو اور رنگ برنگی روشنیاں اس کی طبیعت خراب کر رہیں تھیں.

بس یہی کسر رہ گئی تھی زندگی میں_____ارحم نے چڑتے ہوئے اسفند کی طرف دیکھا جو ایسے بیٹھا تھا جیسے یہاں کا پرانا گاہک ہو اور یہ تمام منظر اس کے دل پسندیدہ ہوں.

میرا دل گھبرا رہا ہے اب چلتے ہیں.ارحم نے ایک بار پھر اسفند کو مخاطب کرنے کی کوشش کی.

www.novelsclubb.com

تجھے تکلیف کیا ہے.....؟؟آرام سے بیٹھ اور سامنے ہونے والے تماشے کو دیکھ کر_____اسفند نے سامنے ناچتے وجود کی طرف اشارہ کیا

تیرے اندر کب سے اکبر بادشاہ کی روح سرایت کر گئی ہے اور حیرت کی بات یہ ہے کہ مجھے پتا بھی نہیں چلا.....؟؟ارحم نے منہ بناتے ہوئے ادھر ادھر

دیکھا

میری سمجھ سے ایک بات بالکل باہر ہے کہ آپ جناب جو پورے محکمے میں انتہائی شریف مشہور ہے یہاں کیوں آئے ہیں.....؟؟ارحم نے طنز کیا جسے اسفند نے بخوبی سمجھا مگر خاموش رہا.

اتنے میں ایک موٹی تازی عورت جو زیور سے لدی پھدی اور بنارسی ساڑھی پہنے ہوئے تھی ان کی طرف آتی دکھائی دی.

یہ عورت نے ساڑھی پہنی ہوئی ہے یا لپیٹی.....؟؟ارحم کو پہلی بار اس ماحول میں کچھ مزاح کے لیے ملا تھا.

www.novelsclubb.com

میک اپ تو دیکھو جیسے کسی سستی بیکری کا کیک ہو. ارحم اپنے کومنٹس پر خود ہی ہنس رہا تھا جبکہ اسفند پہلے کی طرح سنجیدگی سے سامنے دیکھ رہا تھا

جی بابو حکم کریں آپ کی کیا خدمت کی جائے_____چندہ بائی نے اسفند کے قریب بیٹھتے ہوئے محبت بھرے لہجے میں پوچھا

کیا یہ بھی ہمارے ڈیپارٹمنٹ کی ہے جو آپ کو "حکم کریں" کہہ رہی ہے. ارحم نے سر گوشی کی جس پر اسفند نے اسے ایک گھوری سے نوازا

تمہارے پاس نیا مال کتنے عرصے بعد آتا ہے.....؟؟اسفند کے اس قدر صاف اور بے شرم سوال پر ارحم نے اسے حیرانگی سے دیکھا جبکہ چندہ بائی مسکرا دیں.

بابو نئے مال کی قیمت ادا کرنے کی ہمت ہے دیکھنے سے تو نہیں لگتی.....؟؟چندہ بائی نے اسفند کو دیکھتے ہوئے تمسخر سے پوچھا

تمہیں پتا ہے کہ یہ کون ہیں.....؟؟ارحم نے چندہ بائی کی طرف دیکھتے ہوئے قدرے غصے سے کہا

www.novelsclubb.com

بابو ناراض کیوں ہوتے ہو یہاں تو سب ہی آتے ہیں بڑے بڑے افسروں سے لے کر سیاستدانوں تک_____چندہ بائی نے اب کی بار قدرے نرمی کا مظاہرہ کیا.

یہ میرا کارڈ ہے اگر کبھی کسی بندے کو اٹھوانا ہو یا اس کی مرمت وغیرہ کرنا درکار ہو تو مجھے ضرور یاد کرنا

تمہارا کام تمہارے نام لیے بغیر ہو جائے گا اور ہاں کسی بھی ادارے کے بڑے سے بڑے آفیسر سے تنگ ہو تو بھی میں حاضر ہوں. اسفند نے اپنا جعلی کارڈ چندہ بائی کے آگے لہرایا تو وہ کھل اٹھی

یعنی آپ ایجنسی والے ہیں. چندہ بائی کی موٹی عقل پر اسفند نے دل میں شکر ادا کیا

اب بتاؤ کچھ نیا ملے گا.....؟؟ اسفند کے سوال پہ چندہ بائی مسکرانے لگی

ہاں بالکل کیوں نہیں لیکن آپ کو کچھ دن انتظار کرنا ہو گا مگر_____ چندہ بائی ایک دم چپ ہو گئی اور داخلی دروازے کو دیکھنے لگی جہاں سے عدیل داخل ہو رہا تھا

ارے یہ تو مشہور و معروف ٹریول ایجنسی کے مالک عمران کا بہنوئی ہے نا!!!!

_____ ارحم نے جان بوجھ کر پوچھا

اگر میں اسی بندے کی مرمت کرانا چاہوں تو آپ کر دیں گے. مگر یاد رکھیں یہ عمران صاحب کا اکلوتا بہنوئی ہے.....؟؟ چندہ بائی کے پوچھنے پر اسفند تھوڑا آگے کو جھکا

کہو تو ابھی اٹھا کر لے جاتا ہوں. اسفند کے جواب پر چندہ بائی نے نہ میں سر ہلایا.

چلو جیسے تمہاری مرضی، میرا کارڈ سنبھال کر رکھنا تمہارے کام آئے گا. اسفند کہتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا جس پر ارحم نے دل میں شکر کا کلمہ پڑھا

ویسے یہ سب کیا تھا.....؟؟ارحم نے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے پوچھا

میرے خیال سے تم میں ایک اچھے ڈرائیور ہو اور ایک کامیاب شوہر بھی بن سکتے ہو مگر انسپکٹر.....؟؟اسفند نے سر نفی میں ہلایا

آپ کا مطلب ہے کہ میں گدھا ہوں جو بات سمجھ نہیں سکا. ارحم نے غصے سے کہا تو اسفند نے مسکراتے ہوئے کندھے اچکا دیے پھر گاڑی میں مکمل خاموشی چھا گئی.

اس ویک اینڈ پر مجھے عدیل اپنے ڈرائنگ روم میں چاہیے میں اس کی تھوڑی خدمت کرنا چاہتا ہوں. جیسے ہی گاڑی پورچ میں رکی اسفند کہتا ہوا گاڑی سے اتر گیا.

مجھے تو کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہی سوائے اس کے کہ میں ایک گدھا ہوں. ارحم نے

زور سے سٹیر نگ پر ہاتھ مارا اور گاڑی ریورس کرنے لگا

♣♣♣♣♣

آج دونوں بہن بھائی بڑی محبت سے ایک دوسرے ساتھ کھانا کھا رہے ہیں اور مجھ سے کسی نے پوچھنا بھی مناسب نہیں سمجھا. عذرا اور عمران کو اکٹھے ٹیبل پر دیکھ کر عدیل کو خطرے کا احساس ہوا.

آج سے کیا مراد ہے مجھے اپنی بہن سے ہمیشہ ہی بہت پیار رہا ہے جس کا ثبوت آپ کی "ذات" کا یہاں ہونا ہے. عمران کا اشارہ عدیل کو تو سمجھ آیا مگر عذرا کے اوپر سے گزر گیا

www.novelsclubb.com

کیا مطلب.....؟؟ عذرا نے دونوں کے چہرے دیکھتے ہوئے پوچھا

مطلب یہ میری پیاری آپا کہ آپ کی وجہ سے ہی تو میں عدیل بھائی کا اتنا احترام کرتا ہوں ورنہ مجھ جیسا بدلحاظ بندہ کسی کا احترام کرے مشکل ہے. عمران نے بظاہر مسکراتے ہوئے جواب دیا مگر اس کے جملے کا مطلب عدیل کو سمجھ آ رہا تھا

تم شاید اپنی آپا کی بات پر مجھ سے ناراض ہو مگر یقین مانو میں نے تمہاری شکایت نہیں کی. عدیل کہتے ہوئے کرسی کھینچ پر بیٹھ گیا اور اپنی پلیٹ میں سالن نکالنے لگا

ہاں یہ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں یہ تو تمہارے بارے میں کچھ بھی مجھے نہیں بتاتے.

عذرا نے فوراً عدیل کا دفاع کیا جسے عمران کھانا کھاتے ہوئے گھور رہا تھا

آپا آپ آرام کریں آج باہر بھی گئیں تھیں. یقیناً تھک گئی ہوں گی. عمران نے کہتے ہوئے آیا جی کو آواز دی جس پر عدیل کا ہاتھ روٹی کی طرف جاتے ہوئے رک گیا.

میں عذرا کو کمرے میں چھوڑ آتا ہوں. عدیل نے فوراً عمران سے بچنے کے لیے بہانہ بنایا

www.novelsclubb.com

عدیل بھائی آپ بیٹھیں کھانا کھائیں. آپا نے کھا لیا ہے. ویسے بھی مجھے آپ سے چند ضروری باتیں کرنی ہے. عمران نے ٹشو سے منہ صاف کرتے ہوئے کہا تو عدیل کے چہرے پر سایہ سا لہرا گیا جبکہ آیا جی عذرا کو لے کر اندر چلی گئیں.

میری پوری کوشش ہے کہ آپ کا گھناؤنا چہرہ آپا سے چھپا رہے لیکن اگر آپ اپنی

حرکتوں سے باز نہ آئے تو میری ایک کال پر آپ سیدھا جیل میں ہوں گے. آپ کے کرتوتوں کی تمام فائلیں بمعہ ثبوت میرے پاس محفوظ ہے. لہذا احتیاط کیجئے. میرے خلاف آپا کے ذہن میں زہر مت بھریں. عمران کے اس قدر سخت الفاظ پر عدیل کھسیانا ہنسا

وہ میں نے تو کچھ نہیں کہا میں تو تمہاری آپا کا بہت خیال رکھتا ہوں آج گھمانے بھی لے کر گیا تھا. عدیل کی بات پر عمران طنزاً مسکراتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا.

سال میں ایک بار باہر لے جا کر آپ کیا ثابت کرنا چاہتے ہیں.....؟؟ دعا کریں اللہ آپا کی عمر دراز کرے تاکہ آپ جیل کی بجائے اس گھر کا کھانا دیر تک کھا سکیں.

عمران تھپکی دیتا سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا.

جیل کی ہوا تو تم کھاؤ گے عمران صاحب اور میرے نصیب میں تمہاری کمائی ہوئی تمام جائیداد پر عیاشی کرنا لکھا ہے. عدیل نے نفرت سے پلیٹ پیچھے کرتے ہوئے سرگوشی کی.

♣♣♣♣♣

عجیب گندے لوگوں کے بیچ زندگی گزر رہی ہے. عمران نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے زور سے دروازہ بند کیا اور اپنا موبائل، ویلٹ بیڈ پر اچھال کر خود واش روم چلا گیا. سلیپنگ ڈریس میں ملبوس جیسے ہی وہ باہر نکلا دروازے پر دستک ہوئی آجاؤ_____ عمران کہتا بیڈ پر بیٹھ گیا.

صاحب یہ لفافہ گاڑی میں تھا. میں لاک کرنے لگا تو ڈیش بورڈ پر نظر آیا اور یہ آپ کا لیپ ٹاپ_____ کر موبا بانے وہ خالی لفافہ عمران کی طرف بڑھایا جبکہ لیپ ٹاپ بیڈ پر رکھ دیا.

www.novelsclubb.com

بابا آپ کا شکریہ اور یہ لیپ ٹاپ مجھے دے دیں. اگر آپ کو زحمت نہ ہو تو ایک اچھی سی کافی بنا لائیں. عمران نے بہت ہی نرمی اور محبت سے کہتے ہوئے لفافہ سائیڈ ٹیبل پر رکھا.

صاحب آرام بھی کر لیا کریں. تھک گئے ہوں گے. جب دیکھو کام ہی کرتے رہتے

ہیں بابا نے محبت سے کہتے ہوئے دروازہ بند کیا اور کافی بنانے چلے گئے.

آرام_____کیسے کر لوں.....؟؟عمران نے یہ کہتے ہوئے اپنا لیپ ٹاپ کھولا اور لیپ ٹاپ کا بیک اپ لینے لگا.بیک اپ usb میں ٹرانسفر کرنے کے بعد عمران نے لیپ ٹاپ کا سارا ڈیٹا ڈیلیٹ کر دیا. تبھی کر مو بابا کافی لے آئے.

بابا بہت شکریہ آپ میری تمام چیزوں کو سنبھال کر رکھتے ہیں. عمران کے شکریہ پر کر مو بابا کے چہرے پر خوشی کے رنگ چھا گے.

شکریہ تو صاحب آپ کا ہے جو ہم نوکروں کا اتنا خیال رکھتے ہیں. بابا کہتے ہوئے باہر چلے گئے تو عمران نے کافی ہاتھ میں پکڑتے ہوئے سائیڈ ٹیبل پر دیکھا

ایک تو یہ لڑکیاں سیدھی بات کر ہی نہیں سکتیں. پیسے چاہیے ہوں گے. مانگتے ہوئے شرم آرہی ہو گی اور کیا لکھا ہو گا.....؟؟

میں غریب_____مجبور_____بوڑھے ماں باپ_____طلاق نہ دیں

_____میرا کیا ہو گا.....؟؟عمران نے حقارت سے کہتے ہوئے کافی کپ

سائیڈ ٹیبل پر رکھا اور لفافے میں سے کاغذ نکالا

سر آپ بہت اچھے ہیں اور اعلی تعلیم یافتہ بھی، میرے اندازے کے مطابق آپ کا خاندان بھی یقینا بہت اچھا ہو گا. عمران نے چند لائنیں پڑھنے کے بعد ہنسنا شروع کر دیا.

اچھا طریقہ ہے مانگنے کا اور نیا بھی _____ عمران نے خود کلامی کی.

میں بہت غریب ہوں اور خاندان بھی بہت گھٹیا ہے. تعلیم سرکاری سکول اور کالج سے حاصل کی ہے وہ بھی بہت ہی غیر معیاری، رہی سہی کسر میرے ریپ نے نکال دی ہے. قصہ مختصر مجھ میں کچھ بھی ایسا نہیں ہے جو آپ کے مقابل پر آ سکے مگر _____ عمران نے رک کر کافی کا گھونٹ بھرا.

(باتیں اچھی کرتی ہے اور لکھائی بھی بہت پیاری ہے. عمران نے دل میں صائمہ کو سراہا)

مجھے آپ سے بہت محبت ہے. آپ میری زندگی میں آنے والے پہلے مرد ہیں. جسے

میں نے ٹوٹ کر چاہا ہے. وجہ یقیناً آپ کی دولت، خوبصورت شکل اور سب سے بڑھ کر آپ کا یہ نرم میٹھا اخلاق ہے میں آپ کو یہ بات کبھی نہ کہتی اگر آپ مجھے نہ بتاتے کہ آپ کو پہلے سے ہی پتہ تھا. میں یہ راز راز ہی رکھتی.

سر میں آپ کے لئے جان تو دے سکتی ہوں مگر اپنا ضمیر اور مذہب کے خلاف نہیں جا سکتی کیونکہ مجھ میں آپ کے سامنے انکار کرنے کی ہمت نہیں ہے. اس لیے میں یہ شہر چھوڑ کر جا رہی ہوں. جب تک آپ یہ خط پڑھیں گے میں پتا نہیں کہاں ہو گی ؟؟.....

کیونکہ میں جانتی ہوں آپ اتنے مصروف ہیں اور آپ کے پاس فضول چیزوں کے لیے وقت ہی نہیں. میں اپنے کمرے میں آپ کی دی ہر چیز چھوڑ کر جا رہی ہوں اور کمرے کی چابی وارڈن کے پاس ہے. ویسے تو آپ کو میرے جانے سے کوئی فرق نہیں پڑے گا مگر شاید کاروباری تھوڑا بہت نقصان ہو. محبت اپنی جگہ مگر میں نے اپنی قبر میں جانا ہے. بہت اچھی مسلمان نہیں ہوں مگر مسلمان تو ہوں.

نافرمان برداری کے لیے معذرت خواہ ہوں. کاش آپ میرے "جسم" کی جگہ میری "جان" مانگتے تو میں کبھی انکار نہ کرتی. عمران نے خط ختم کرتے ہی کاغذ کے ہزار ٹکڑے کر دیے.

اتنی آسانی سے تمہیں رہائی نہیں مل سکتی. میں نے تم پر اتنے احسانات کئے. اتنا پیسہ خرچ کیا تمہیں معاشرے میں مان دیا اور تم نے _____ عمران نے غصے سے کہتے ہوئے اپنا موبائل اور والٹ سائڈ ٹیبل سے اٹھایا

♣♣♣♣♣

دادو آپ آج کل مجھے محلے کا چکر لگاتی نظر نہیں آ رہی کیا بات ہے.....؟؟

اشمل نے اپنی چارپائی پر بستر الگاتے ہوئے شرارت سے پوچھا جس پر دادو خاموش رہیں.

دادو کچھ تو بولیں کیا ہو گیا ہے.....؟؟ آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے نا!!!!!

_____ ویسے ابھی تو راشن بھی کچن میں موجود ہے طبیعت کا خراب ہونا نہیں بنتا.

اشمل کہتی ہوئے اپنے بستر پر بیٹھ گئی.

اشمل میں دل سے چاہتی تھی کہ تمہاری شادی ہو جاتی تو_____ دادو نے سنجیدگی سے کہا

تو آپ بھی اپنی شادی کر لیتیں_____ اشمل نے ہنستے ہوئے جملہ پورا کیا.

میں بہت سنجیدہ ہوں. اگر مجھے اپنے بیٹے کا انتظار نہ ہوتا تو میں کب کی یہ گھر بیچ کر یہاں سے چلی جاتی مگر میرے دل کو ایک آس ہے کہ وہ یہاں ضرور آئے گا. پتہ نہیں اس کے کتنے بچے ہوں گے. ان کے کیا اس نے رکھے ہوں گے. امیر ے بارے میں انہیں کچھ بتایا بھی ہو گا کہ نہیں.....؟؟ دادو نے نم آنکھوں سے اشمل کی طرف دیکھا

دادو پلیز ز ز سونے سے پہلے میں کوئی میلو ڈرامہ دیکھنے کے موڈ میں نہیں. پھر خواب بھی ایسی ہی آتی ہے. اگر کوئی رومینٹک سا ڈائیلاگ ہے تو وہ ماریں تاکہ رات رنگ برنگی گزرے. اشمل نے دادو کو آنکھ ماری.

اشمل اس دنیا میں مرد کے بغیر جینا بہت مشکل ہے

جب میرا بیٹا مجھے چھوڑ کر گیا تھا تب میری کافی عمر تھی وہ جوان تھا اور میں بڑھاپے کی دہلیز پر کھڑی مگر پھر بھی میں نے بہت مشکل حالات دیکھے ہیں حالانکہ یہ ہمارا پرانا محلہ تھا. مگر پھر بھی _____ دادو کی سنجیدگی برقرار تھی جب کہ ماشمل نے بے زاری سے انگڑائی لی.

تو ابھی جوان ہے میرے بعد تیرا کیا ہو گا.....؟؟

میری بات مان اپنے آفس میں کوئی اچھا سا لڑکا دیکھ کر اسے پھنسا لے. دادو ایک دم پٹڑی سے اتری تو اشمل کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی.

دادو تو بہت بڑی فلم ہے. اتنی سی بات کے لئے پہلے میلوڈرامہ کرنے کی کیا ضرورت تھی. دوسرا میں نے تیرا داماد ڈھونڈ لیا ہے.

اچھا خاصہ کماتا ہے. کوئی آگے پیچھے بھی نہیں اور سب سے بڑی بات وہ کبھی بھی ہم دونوں کے آگے بولے گا نہیں. ہمیشہ سنے گا کیونکہ سننا اس کی مجبوری ہے. اشمل

نے بڑے فخر سے بتایا تو دادو کے چہرے پر ناراضگی چھا گئی

میں تجھے ہر بات بتاتی ہوں. یہاں تک کہ ریڑھی والے کے سیب چورانے سے لے کر دودھ والے کے دودھ میں ملاوٹ تک _____ اور تو نے مجھے اپنے رشتے کے بارے میں نہیں بتایا. تو مجھے چھوڑ کر اس ساتھ بھاگنا چاہتی ہے دادو کے کہنے پر

اشمل نے زوردار قہقہہ لگایا

دادو آپ نے بڑا مجھے بچپن میں دودھ پلایا تھا کہ میری ہڈیاں مضبوط ہوتیں. میں دو قدم تو پیدل چل نہیں سکتی بھاگوں گئی کیا خاک _____ اشمل کے جواب پر دادو نے اسے گھورا

www.novelsclubb.com

آپ کا داماد خیر سے گونگا ہے ہے. وہی بزنس جو ہم دونوں کرنا چاہ رہے تھے مگر ناکام رہے یعنی مانگنے والا _____ وہ سڑک کنارے مانگتا ہے. اس سے شادی کے بعد اپنی برانچیں کھولیں گے دادو برانچ، اسپیشل برانچ. ہیڈ افیس _____

اشمل نے زور زور سے ہنسنا شروع کیا.

ارے فقیر سے شادی کرے گی پاگل ہو گئی ہے محلے میں کیا عزت رہ جائے گی .....؟؟دادو کو غصہ آیا

محلے میں آگے بڑھی عزت کے جھنڈے گڑے ہیں. آپ اکثر چوری کرتی پکڑی جا چکی ہیں. تب خیال نہیں آیا. اش کے جواب پر دادو منہ بناتی اپنی رضائی لینے لگی.

دادو وہ بہت کماتا ہے اور ہٹا کٹا بھی ہے اشمل نے تسلی دی.

میں نے سوچا تھا تو کسی امیر سے لڑکے پر نظر رکھے گی مگر تیری سوچ تو بڑی گھٹیا نکلی. دادو کہتی رضائی منہ پر لے گئی

ہاں آپ کی سوچ بڑی اچھی تھی دودھ والا_____ اشمل نے بھی منہ بنایا

بس میں نے بتا دیا ہے کہ میں فقیر سے شادی کرو گی اور بس_____ اشمل کہتی جمائی لینے لگی

دیکھنے میں کیسا ہے.....؟؟دادو نے اشمل کو جمائی لیتے دیکھ کر پوچھا

بلکل شیخ صاحب کے کتے جیسا_____ اشمل کے جواب پر دادو جٹ سے اٹھ

بیٹھی

ارے لڑکی کیا بکواس کر رہی ہے. ایک انسان کو جانور ساتھ ملا دیا. دادو نے ڈانٹا

میرا مطلب ہے. بڑا سا منہ ہے. گھور گھور کر لوگوں کو دیکھتا ہے. گندا میلا نہاتا تو

بالکل بھی نہیں ہے. اشمم نے بند آنکھوں سے حلیہ بتایا اور رضائی اوڑھ لی.

کیا نہانے کے بعد ٹھیک نکل آئے گا.....؟؟ دادو نے خشمگیں نظروں سے پوچھا

میں نے نہلا کر نہیں دیکھا مگر مناسب سا ہو جائے گا. اشمل نے رضائی کے اندر سے

آواز دی.

ہمارے ساتھ اس گھر میں رہے گا.....؟؟ دادو نے مزید پوچھا

آپ کی مرضی ہے اگر آپ اس ساتھ فٹ پاتھ پر رہنا چاہیں تو اسے یقینا کوئی

اعتراض نہیں ہو گا. اشمل کے جواب پر دادو منہ بناتی دوبارہ لیٹ گئی. تبھی ان کے

دروازے پر دستک ہوئی.

دادو میں نے بڑی مشکل سے رضائی گرم کی ہے. آپ پلیز دروازہ دیکھ لیں کہ اس

وقت کون ہے.....؟؟اشمل کی آواز پر دادو نے بھی اپنا منہ رضائی کے اندر کر لیا.

میں تو خود بوڑھی ہوں. اتنی جلدی کہاں بستر سے نکل سکتی ہوں. اوپر سے اگر سردی گرمی ہو گی تو مر جاؤ گی. تو جا کر دیکھ_____ دادو کے جواب پر اشمل نے غصے سے منہ باہر نکالا تب ہی دروازے پر دوبارہ زور سے دستک ہوئی.

اندر والے مریں یا نہ مریں مگر جو دروازے پر ہے وہ مرنے لگا ہے. اشمل خود کلامی کرتے ہوئے رضائی سے باہر نکلی جبکہ دستک مسلسل ہو رہی تھی.

♣♣♣♣♣

www.novelsclubb.com

اچھا تو تمہارے خیال سے ہمیں اب اس کیس کو ختم کر دینا چاہیے.....؟؟ سر سلیمان نے کہتے ہوئے اپنے سامنے بیٹھے ہوئے اسفند اور ارحم اس کی طرف دیکھا

جی سر کیونکہ آپ سب کچھ بالکل صاف ہے اور اب اس کیس میں مجھے کچھ نظر نہیں آ رہا. خوامخواہ وقت برباد کرنے والی بات ہے ارحم نے بیزاری سے تھ جواب

دیتے ہوئے کرسی سے ٹیک لگائی جبکہ اسفند مسکرایا

کیا انسپکٹر ارحم آپ وضاحت دینا پسند کریں گے کہ قاتل گرفتار ہو گیا ہے.....

؟؟آپ کو یاد ہو گا کہ ایک قتل بھی ہوا تھا.

دوسرا عمران کے خلاف آپ کے پاس ایسا ثبوت کہاں ہے جو آپ عدالت میں پیش کرتے ہوئے اسے مجرم ثابت کر سکیں اور آخری بات ابھی تک آپ اس کے گودام کا سراغ لگانے میں ناکام رہے ہیں. اسفند کے پوچھنے پر سلمان صاحب نے سوالیہ نظروں سے ارحم کی طرف دیکھا

پہلی بات وہ قتل کم از کم عمران نے نہیں کیا ہے لہذا عمران پر شک کرنا بالکل فضول ہے. دوسرا اس کا کوئی گودام ہے ہی نہیں یہ محض ایک افواہ ہے کیونکہ اگر اس کا کوئی گودام ہوتا تو کم از کم ان تین مہینوں میں وہ ایک بار وہاں ضرور جاتا ہے جو کہ وہ نہیں گیا میں نے خود اس کی نگرانی کی ہے.

اور آخری بات انتہائی قابل انسپکٹر اسفند یار ولی کے اس کے خلاف کوئی ثبوت ہے

ہی نہیں تو عدالت میں آپ کیا پیش کریں گے.....؟؟

عمران ایک بہت اچھا بزنس مین ہے. اس کی قسمت اس کا بھرپور ساتھ دے رہی ہے اور وہ خوب ترقی کر رہا ہے اور دنیا اس سے جلتی ہے جس کی وجہ سے اس پر جھوٹا کیس بنانے کی سازش کی گئی ہے.

ہاں اس میں ایک خرابی ہے جو کہ ہمارے ملک کے تمام امیر لوگوں میں پائی جاتی ہے وہ یہ کہ وہ ٹیکس پورا ادا نہیں کرتا لہذا میرے خیال سے اسے صرف وارننگ دینی چاہیے اور بس بات ختم_____ ارحم کے جواب دینے پر سلمان صاحب نے کنفیوز نظروں کے ساتھ اسفند کی طرف دیکھا

www.novelsclubb.com

چلیں سر اگر ہم انسپکٹر ارحم کی باتوں کو سچ مان بھی لیں اور عمران کو ایک سائیڈ پر کر دیں تب بھی قتل کا سراغ تو لگانا ہے نا!!!!_____ اسفند کے جواب پر ارحم ہنسا

انسپکٹر اسفند آپ شاید بھول رہے ہیں ہم ایف بی آر والے ہیں اور یہ کام پولیس والوں کا ہوتا ہے ہمیں پولیس کے حصے کی تنخواہ نہیں ملتی. ارحم مزے سے ٹیک

لگائے بول رہا تھا.

اوکے کیس ختم_____ اسفند نے کہتے ہوئے ہاتھ کھڑے کئے جس پر رحم مسکراتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا.

سر میں ایک ہفتے کی چھٹی پر جا رہا ہوں جو کہ ہر کیس کے ختم ہونے پر ہمیں ملتی ہے.

ارحم کہتے ہوئے آفس سے باہر نکل گیا

جی جناب اب آپ کے کیا ارادے ہیں.....؟؟ سلمان صاحب نے مکمل طور پر اسفند کی طرف مڑتے ہوئے پوچھا

سر عمران کا بہنوئی میرے قبضے میں ہے. بظاہر ہم اس کیس کو کلوز کر دیتے ہیں لیکن میں مسلسل اس کیس پر کام کرتا رہوں گا عمران ایک شاطر انسان ہے مگر مجھے اس کی کمزوری کا پتہ لگانا ہے بس پھر کیس خود بخود حل ہو جائے گا.

سننے میں آیا ہے کہ اس کی ایک سیکرٹری تھی جو اس کے تمام رازوں سے واقف ہے اگر وہ لڑکی میرے ہاتھ لگ جائے تو سب کچھ بہت آسان ہو جائے گا. اسفند کی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بات پر سلمان صاحب نے ایک گہرا سانس خارج کیا اور سامنے بڑی کالے رنگ کی فائل پر کچھ لکھا اور بند کرتے ہوئے اسفند کی طرف کھسکا دی.

تھینک یو سر_____ اسفند کہتے ہوئے اُٹھ کھڑا ہوا.

کسی دن گھر چکر لگاؤ تمہاری بھابھی تمہارے لئے بہت فکر مند رہتی ہے. اس نے ایک بہت اچھی لڑکی دیکھی ہے اگر تم بھی دیکھ لو تو_____ سلمان صاحب اب بہت شفقت سے بات کر رہے تھے

سر مجھے فی الحال شادی نہیں کرنی جب کرنی ہو گی. تو سب سے پہلے آپ کو ہی بتاؤں گا. اس لئے لڑکی دیکھنے کا فائدہ نہیں. اسفند نے ٹیبل سے فائل اٹھائی.

اسفند اپنا وقت برباد مت کرو. بیوی ایک بہترین ساتھی ہے. اور جوں جوں عمر بڑھتی جاتی ہے. اس ساتھی کی ضرورت زیادہ پڑتی ہے. جتنی جلدی میری بات سمجھو گے اتنا ہی فائدے میں رہو گے. فیملی ذہنی اور جسمانی سکون کا سب سے بڑا ذریعہ ہے. خاص طور پر تمہارے جیسے بندے کے لئے جو بالکل تنہا ہے. سلمان

صاحب نے اسفند کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے کہا جس پر اسفند نیچے کارپٹ کی طرف دیکھ کر سر ہلانے لگا

چلیں دیکھتے ہیں. فلحال میرے سر پر عمران سوار ہے کوئی لڑکی نہیں. اسفند کے جواب پر سلمان صاحب ہنس دیے

یہ عمر لڑکیوں کو سر پر سوار کرنے کی ہے مجرموں کو نہیں. سلمان صاحب کی بات پر اسفند سر ہلاتا ان کے ساتھ ہی آفس سے باہر نکلنے لگا

♣♣♣♣♣

عدیل کو سر میں شدید درد کا احساس ہوا تو آہستہ آہستہ اس نے اپنی آنکھیں کھولنے کی کوشش کی. پورا جسم اس کا کسی چیز سے بندھا ہوا تھا. مگر وہ کہاں تھا یہ سمجھنے میں اس کا دماغ اور جسم دونوں قاصر تھے.....؟؟

آنکھیں کھولتے ہی ایک چمکدار سفید روشنی نے اس کا استقبال کیا. جس کی وجہ سے وہ اپنی آنکھیں دوبارہ بند کر گی. ابار ہا کوشش کے باوجود بھی وہ اپنی آنکھیں کھولنے

www.novelsclubb.com

میں ناکام ہو رہا تھا. تکلیف دہ صورتحال کے پیش نظر عدیل نے چیخنا شروع کر دیا.

کون ہے سامنے آئے. یوں مجھے باندھ کر تمہیں کچھ نہیں ملے گ. اسامنے آؤ اور بتاؤ تمہیں مجھ سے کیا چاہیے. میں نے تمہیں کیا تکلیف پہنچائی ہے.....؟؟

عدیل بری طرح چیخ رہا تھا.

اتنی بھی کیا جلدی ہے. اتنی بے صبری اچھی نہیں ہوتی. پہلے ہمیں اپنی خدمت کا موقع تو دو. آخر تم عدیل ہو کو معمولی انسان نہیں _____ اسفند کی آواز عدیل کے کانوں سے ٹکرائی جب کہ وہ اس کا چہرہ دیکھنے سے قاصر تھا

تم کون ہو.....؟؟عدیل کے پوچھنے پر اسفند دل میں مسکرایا.

میں جو کوئی بھی ہوں تم اس کو چھوڑو اور میری باتوں کا سچ سچ جواب دو جتنی جلدی اور سچائی سے جواب دو گے اتنی ہی جلدی اس قید سے نکلو گے. اسفند نے اس کے مخالف پڑی کرسی پر بیٹھتے ہوئے اطمینان سے جواب دیا.

تم جو کوئی بھی ہو. عمران اب تک تمہارا پتہ لگا چکا ہو گا اور یاد رکھنا "رحم" کا لفظ اس

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کی ڈکشنری میں نہیں ہے. اسے عورتوں پر رحم نہیں آتا تو تم کس کھیت کی مولی ہو .....؟؟عدیل پتہ نہیں اسفند کو دھمکا رہا تھا یا خود کو تسلی دے رہا تھا.

عمران_____ تمہیں لگتا ہے کہ عمران تمہیں تلاش کرے گا.....؟؟

"تمہیں" جس سے وہ سخت تنگ ہے. جو اس کے گلے کی ہڈی ہے. انسان بہت خوش فہم ہے. ہم پر جو بھروسہ کرتا ہے ہم اسے ہی سب سے پہلے دھوکا دیتے ہیں. جیسے تم اپنی پیاری بیوی کو_____ خیر یہ تمہارا ذاتی معاملہ ہے. ہمیں اس سے کیا .....؟؟

میں ایک شرط پر تمہاری باتوں کا جواب دوں گا. وہ یہ کہ تم کون ہو اور مجھے اغواء کرنے سے تمہیں کیا فائدہ ہو گا.....؟؟عدیل کے سوال پر ارحم نے سوچتے ہوئے انگلیوں سے کرسی بجائی.

تمہارا ایک اکاؤنٹ افسر ہوا کرتا تھا جس کا نام شاید منظور تھا. اسے کس نے اور کیوں قتل کیا.....؟؟ مگر یہ ذہن میں رکھ کر جواب دینا کہ اس کے قتل کی وجہ "پیسہ"

نہیں تھا. اسفند کا سوال عدیل کے لیے انتہائی غیر متوقع تھا لہذا وہ بے ساختہ کھانسنے لگا

تم کون ہو.....؟؟ سو دفعہ کا پوچھا گیا سوال عدیل نے دوبارہ دہرایا.

یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے. مجھے پتہ ہے کہ اس کا قتل پیسے کی وجہ سے نہیں ہوا. چلو میں تمہارے لیے ایک آسانی کر دیتا ہوں. صرف اتنا بتا دو جس وجہ سے قتل ہوا تھا باقی کس نے کیا یا کروایا وہ میں خود ہی پتہ کر لوں گا.

میں نے اسے قتل نہیں کیا. میں تو اسے جانتا تک نہیں. عمران کو سب پتہ ہو گا اسے اغواء کر لو مجھ بے گناہ پر ظلم مت کرو. عدیل کے جواب پر اسفند نے سوچتے ہوئے کرسی چھوڑی.

(مطلب ارحم کا اندازہ ٹھیک تھا قتل عمران نے نہیں کیا) اچھا تو یہ بات ہے. خیر مجھے اتنی جلدی نہیں. تم آرام سے سوچو مجھے یقین ہے کہ تمہیں کچھ نہ کچھ یاد آ جائے گا. اسفند نے کہتے ہوئے کرسی کو ٹانگ ماری تو کمرے میں عجیب بے ہنگم

آواز گونجی.

میں عمران کے معاملات سے بہت دور ہوں. اگر تم عمران کے بارے میں جاننا چاہتے ہو تو اس کی سیکرٹری کو پکڑو. عمران کا یہ راز اسے معلوم ہے اور اس کی کمزوریاں بھی_____ عدیل نے جان بجھ کر صائمہ کا نام نہیں لیا.

ہمممم_____ بات تو تم نے کام کی ہے مگر پھر بھی میں تمہاری خدمت کرنا چاہتا ہوں. وہ کیا ہے نا!!!! تمہاری طرف کچھ پرسنل حساب بھی نکلتے ہیں. اسفند کی بات پر عدیل چیخنے لگا جبکہ وہ اس کی پرواہ کیے بغیر باہر نکل گیا.

♣♣♣♣♣

www.novelsclubb.com

سر آپ میری بات کیوں نہیں سن رہے.....؟؟ سلیپنگ ڈریس اور بکھرے حلیے میں عمران کی پرسنیلٹی خاصی خوف ناک لگ رہی تھی. جو سنجیدگی سے سامنے دیکھتے گاڑی چلا رہا تھا.

سر پلیز گاڑی روک دیں، پلیز سر_____ صائمہ نے بے بسی سے کہتے ہوئے

عمران کا بازو پکڑا تو سپیڈ سے چلتی گاڑی کی بریک نے خاموش سیاہ رات کو مزید اپنی آواز سے دہشت زدہ کیا.

اچانک کی بریک پر صائمہ نے اگر عمران کو تھام نہ رکھا ہوتا تو یقیناً سامنے ڈیش بورڈ سے ٹکرا جاتی.

پہلی بات تو یہ کہ آئندہ مجھے ہاتھ مت لگانا ورنہ توڑ دوں گا. دوسرا اپنا منہ بند رکھو میرا دماغ ویسے ہی رت جگے کی وجہ سے خراب ہو رہا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ میں تمہارا وہ حشر کروں کہ تم "اُس رات" کو بھول جاؤ. عمران نے صائمہ کا بازو جھٹکتے ہوئے دوبارہ گاڑی سٹارٹ کی جبکہ صائمہ نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے خود کی تذلیل پر خاموش احتجاج کرتے ہوئے اپنی آواز کا گلا گھونٹا جبکہ پانی پلکوں کی باڑ سے بہہ نکلا سر آپ ایک دفعہ میری پوری بات تو سن لیں. _____ صائمہ نے چند لمحوں بعد دوبارہ ہمت کرتے ہوئے کہا جس پر عمران نے انگلی اٹھاتے اسے مزید بولنے سے منع کیا اور گاڑی کی سپیڈ بڑھا دی.

گاڑی میں مکمل خاموشی کا راج تھا. گاڑی اور صائمہ کا دل دونوں ایک جیسی سپیڈ سے چل اور دھڑک رہے تھے. تقریباً آدھے گھنٹے کی ڈرائیو کے بعد گاڑی ایک خوبصورت رہائشی علاقے میں داخل ہوئی. صائمہ کبھی عمران ساتھ یہاں نہیں آئی تھی. اچانک گاڑی کا ہارن بجنے لگا اور وہ چند لمحوں بعد ایک عالی شان محل نما کوٹھی میں داخل ہوئی.

رات گزر گئی تھی اور صبح انگڑائی لے رہی تھی. صائمہ نے اپنے اندر ہمت کو جمع کرتے گاڑی کا دروازہ کھولا

تمہیں گناہ، ثواب کی بڑی فکر رہتی ہے تو میں نے سوچا کیوں نا تمہیں ثواب کمانے کا موقع دیا جائے. عمران نے کہتے ہوئے صائمہ کی کلائی کو مضبوطی سے پکڑا اور تقریباً کھینچتے ہوئے اپنے ساتھ لے کر اندر بڑھنے لگا

آج سے تم میری آپا کی خدمت کرو گی کیونکہ وہ سخت بیمار ہیں. ویسے بھی تمہارے سسرال میں ایک وہ ہی تو ہیں. باقی تمام رشتوں کی کمی میں خود ہی پوری کر دوں گا.

خاص طور پر ساس کی_____ عمران نے اپنے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے دروازہ زور سے بند کیا.

تم نے میری ساری رات برباد کر دی ہے مگر کوئی بات نہیں اب تمہاری بربادی کا وقت شروع ہوا چاہتا ہے. عمران نے کہتے ہوئے اپنا موبائل، ویلٹ اور گاڑی کی چابیاں سائیڈ ٹیبل پر رکھیں.

یہ آپ کا گھر ہے.....؟؟ صائمہ نے عمران کو اوندھے منہ بستر پر لیٹا دیکھ کر آہستہ آواز میں پوچھا

ہاں اور یہاں سے بھاگنے کی کوشش مت کرنا یہ ہاسٹل نہیں ہے اور نہ ہی یہاں کوئی تمہاری ہمدرد روم میٹ ہے.

مجھے کتے پالنے کا شوق نہیں لہٰذا میں نے شیر پال رکھے ہیں اور جب وہ بھوکے ہوتے ہیں تو انسانی گوشت بہت شوق سے کھاتے ہیں. عمران جواب دیتے ہوئے اپنا لحاف سیدھا کرنے لگا

ہیٹر آن کر دو اور جہاں جگہ ملتی ہے لیٹ جاؤ. میرے ساتھ لیٹنے کی صورت میں نتائج کی ذمہ دار تم خود ہو گی. عمران کہتا ہوا آنکھ موند گیا.

صائمہ پاؤں پاؤں چلتی اس جدید طرز کے ہیٹر پاس پہنچی جسے آن کرنا کم از کم اس کے بس کی بات نہیں تھی. ابھی وہ اسی کشمکش میں تھی کہ وہ خود بخود آن ہو گیا.

زیادہ حیران ہونے کی ضرورت نہیں ہے. میں نے ریموٹ ساتھ کیا ہے. اب لائٹ آف کر دو. عمران نے طنزیہ مسکراہٹ ساتھ صائمہ کو دیکھا جس پر وہ شرمندگی سے سر جھکا کر سوئچ بورڈ کی طرف بڑھی.

شکر ہے کوٹھے پر نہیں لے گئے ورنہ میں کیا کرتی.....؟؟ صائمہ لائٹ بند کرتے پلٹی. ہیٹر کی سرخ روشنی کمرے می عجیب سا سماں پیدا کر رہی تھی اوپر سے عمران کی بھاری سانسیں پورے کمرے میں پھیل رہیں تھیں.

کتنی اچھی پلاننگ کی تھی اب تک میں نے کراچی پہنچ جانا تھا مگر اس ڈرائیور نے مخبری کر دی. میرے سارے ڈاکومنٹس بھی اب سر کے پاس ہیں. اس گھر کے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

نوکر اور مالک میرے بارے میں کیا سوچیں گے.....؟؟ صائمہ نے دل میں سوچتے ہوئے قریب پڑے صوفے کا سہارا لیا.

سر اور آنکھیں دونوں ہی شدید تھکاوٹ کا شکار تھیں. صائمہ نے پورے کمرے میں ایک نظر ماری. سارا کمرہ ہی بہت لگژری تھا وہ کہیں بھی آرام سے سو سکتی تھی.

ٹھنڈک کا تو نام و شان نہیں تھا.

صوفے سے کشن ہیٹر کے آگے پھینکتے ہوئے صائمہ نیچے کارپٹ پر لیٹ گئی.

♣♣♣♣♣

کون ہے.....؟؟ اشمل نے کمرے کے دروازے میں کھڑے ہو کر اونچی آواز سے پوچھا جس کے رد عمل میں جواب تو کوئی نہ آیا مگر دستک ہونا بند ہو گئی.

کام چور زرا آگے ہو کر پوچھ کہ کون ہے بلکہ میری مان تو دروازے کے سوراخ میں سے جھانک کر دیکھ لے. تجھے سردی نہیں لگتی. دادو نے رضائی سے باہر منہ نکالتے ہوئے نصیحت کی.

www.novelsclubb.com

دادو رضائی میں لیٹ کر میں آپ سے بھی زیادہ اچھی باتیں کر سکتی ہوں. زیادہ نصیحتیں نہ کرو اور باہر آ کر خود دیکھ لو. میں تو ایسے ہی پوچھوں گی. اتنی سردی ہے. اشمل منہ بناتی دوبارہ آوازیں دینے لگی.

اے لڑکی کیا محلے والوں کو جگائے گی. ابھی رمضان آنے میں چند ماہ باقی ہیں. دادو نے ٹکڑا لگایا.

دادو گرم بستر میں لیٹ کر بندے کو مذاق ہی سوجھتا ہے. اب میں لیٹنے لگی ہوں. اشمل کہتے ہوئے دروازے سے لپٹی ہی تھی کہ دوبارہ دستک شروع ہو گئی جس پر اشمل کے ساتھ ساتھ دادو نے بھی حیرانگی سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا.

دادو کہیں تیرے اندر نہر کے پُل پر ملنے کی خواہش تو نہیں جاگی تھی. ہو سکتا ہے کوئی تیرا عاشق ہو اور رات کے اس پہر تجھ سے ملنا چاہتا ہو. محبت کبھی بوڑھی نہیں ہوتی چاہے محبوبہ بوڑھی ہو جائے_____ اشمل کہتے ہوئے دوبارہ اپنے بستر میں لیٹ گئی.

یہ کس نے کہا ہے.....؟؟دادو کے پوچھنے پر اشمل ہنسنے لگی

میں نے کہا ہے اور ابھی ابھی یہ خیال میرے دماغ میں آیا تھا. جس پر دادو نے اسے ناراضگی سے دیکھا تبھی دوبارہ دستک شروع ہو گئی.

اشمل دیکھ نا!!!!کہ کون ہے.....؟؟دادو نے منت بھرے لہجے میں اشمل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو چھت کو گھور رہی تھی.

دادو نہ شرم آرہی ہے اور نہ ہی نیند مگر پھر بھی بستر سے نکلنے کو دل نہیں کر رہا ہے.

اچھا چل میں تیرے ساتھ چلتی ہوں مگر پہلے _____ دادو نے کہتے ہوئے اپنی چارپائی کے نیچے سے جھک کر ڈنڈا نکالا

آپ کا مطلب چور شور ہے.....؟؟اشمل بھی اٹھ بیٹھی.

چور کا پتہ نہیں مگر شور تو ہے. پھر دونوں دادی پوتی دروازے تک گئیں.

کون ہے.....؟؟دادو نے کڑک دار آواز میں پوچھا

اماں میں ہوں تیرا بیٹا قاسم، اماں دروازہ کھول نا!!!!_____ آگے سے آتی

مردانہ آواز نے دادو کے اوسان خطا کر دیئے اور ان کے ہاتھ میں پکڑا ڈنڈا چھوٹ کر گر گیا.

میرا قاسم_____ دادو نے لرزتی آواز میں سرگوشی کی.

مجھے پہلے ہی معلوم تھا کہ یہ ڈھیٹ انسان آپ کا ہی جاننے والا ہو گا. زیادہ جذباتی ہونے کی ضرورت نہیں ہے. میری مانیں تو پہلے یہ ڈنڈا اٹھا کر اس کی خوب خاطر داری کریں. پھر سینے ساتھ لگانا_____ اشمل کے مشورے پر دادو نے اسے بازو سے پکڑ کر سائیڈ پر کیا اور دروازہ کھولا

آگے ایک ادھیڑ عمر کا انسان قیمتی شلوار قمیض پر مردانہ شال اوڑھے کھڑا تھا. ایک ہاتھ میں قیمتی موبائل اور دوسرے میں ہینڈ بیگ تھا.

اماں دیکھ تیرا بیٹا واپس آ گیا ہے. قاسم نے اندر داخل ہوتے ہی دادو کو گلے لگایا.

فلحال آپ کی اماں آپ کی یاد میں رو رو کر اندھی نہیں ہوئی. اس لیے وہ آپ کے کہے بغیر ہی اپنے خود غرض بیٹے کو دیکھ سکتیں ہیں.

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

دوسرا ان کا بیٹا جوانی میں گیا تھا اور اب وہ نیم بوڑھا اتنے عرصے بعد لوٹا ہے تو وہ کیا خوشی کریں.....؟؟اشمل کی کمنٹری پر قاسم نے اسے گھور کر دیکھا

اماں یہ لڑکی کون ہے....؟؟ قاسم کی نظریں اشمل کو کچھ خاص پسند نہیں آئیں.

میں آپ کی تیسری محبوبہ کی پہلی نشانی ہوں_____ اشمل کا جواب جہاں قاسم کے ہوش اڑا گیا وہاں دادو نے بھی اسے ناگواری سے دیکھا

چل اندر کیا ساری باتیں یہاں ہی کرے گا.....؟؟دادو نے قاسم کو اندر کی طرف جانے کا اشارہ کیا تو وہ کمرے کی طرف چل دیا.

میری چارپائی پر مت بیٹھیے گا.اتنی مشکل سے کسی تھی.ڈھیلی ہو جائے گی.اشمل نے کہتے ہوئے قاسم کو اپنی چارپائی پر بیٹھنے سے روکا

اماں یہ لڑکی کون ہے....؟؟ قاسم نے ایک بار پھر دادو کی چارپائی پر بیٹھتے ہوئے اشمل کا دلچسپی سے جائزہ لیا

میں ان کی پوتی اور آپ کی بیٹی لگتی ہوں.لہٰذا عمران ہاشمی بننے کی کوشش نہ کریں

اور اپنی ان گندی نظروں پر دوبارہ عینک لگالیں ورنہ میں بندے کو ننگا کرنے میں ایک منٹ لگاتی ہوں.

آپ کو شاید یہ بات بہت پسند آئے مگر ہمارے محلے میں خاصی بے عزتی کرنے پر ایسا کیا جاتا ہے. اشمل کہتی ہوئی اپنے بستر میں گھس گئی.

اماں میں نے تجھے بہت یاد کیا. دن رات تیری یاد آتی تھی. قاسم نے محبت سے دادو کا ہاتھ چوما جبکہ دادو اس کی ایک ایک حرکت کو بہت غور سے دیکھ رہی تھیں.

اتنا ہی جھوٹ بولیں جتنا ہماری لائٹ برداشت کر سکے. واپڈا والوں نے ایسے آلات لگا رکھے ہیں جو زیادہ جھوٹ بولنے پر اڑ جاتے ہیں اور پھر ساری ساری رات بجلی نہیں آتی.

دوسرا پہلا بیٹا دیکھا ہے جو ماں کی جدائی میں دن رات رو رو کر ہٹا کٹا ہو کر واپس آیا ہے. اشمل نے رضائی کے اندر سے ہی ہانک لگائی

اماں یہ کون ہے بہت ہی بتمیز ہے....؟؟ قاسم کو اب سچ مچ غصہ آنے لگا تھا.

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

دادو آپ کی مرضی ہے جتنا مرضی اپنی گندگی اولاد کے صدقے واری جائیں. مگر یاد رکھنا یہ لالچی اولاد اپنے کسی مقصد کے لیے واپس آئی ہے اسے آپ سے کوئی غرض نہیں. لہٰذا زیادہ جذباتی ہونے کی ضرورت نہیں.

باقی باتیں باہر جا کر کریں ورنہ میں زیادہ دیر تک جھوٹ سن کر چپ رہ نہیں سکتی.

اشمل کہتے ہوئے کروٹ بدل گئی.

اماں باہر چلتے ہیں. قاسم نے دادو کا بازو کھینچا

باہر جانے کے لیے پہلے پاسپورٹ اور پھر ویزے کی ضرورت ہوتی ہے جو آپ اپنی ماں کے لیے یقیناً نہیں لگائیں گے. اس لیے یہاں ہی بیٹھ جائیں. بس بات سچی اور آہستہ آواز میں کریں. اشمل کے جواب پر قاسم چیخ پڑا.

اماں آپ اسے کچھ نہیں کہہ رہیں. میں کب سے پوچھ پوچھ کر تھک گیا ہوں کہ یہ لڑکی کون ہے....؟؟ مگر آپ کوئی تسلی بخش جواب نہیں دے رہیں. قاسم نے اپنا سارا غصہ دادو پر اتارا.

بڑی معزرت مگر حلالی بچے اپنے ماں باپ پر یوں نہیں چیختے. اشمل کے طنز پر قاسم کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا اور وہ اسے مارنے کے لیے بڑھا

♣♣♣♣♣

تم کہاں تھے اتنے دنوں سے نظر نہیں آئے.....؟؟ پتہ میں روز تمہیں دیکھتی تھی مگر تم تو آفس کے باہر بیٹھتے تھے. آج یہاں کیا کر رہے ہو.....؟؟ روز روز اڈہ نہیں بدلتے نقصان ہوتا ہے. شاپنگ مال کے باہر اسفند کو دیکھ کر اشمل نے پوچھا جبکہ وہ حیران پریشان سا اپنے ارد گرد دیکھنے لگا

دادو یہ ہے آپ کا ہونے والا داماد_____ اسفند جو اشمل کے یوں سر عام بے تکلفانہ رویے سے پہلے ہی کنفیوز ہو رہا تھا. اُس کے منہ سے لفظ "داماد" سُن کر سکتہ میں آ گیا.

ہائے اشمل تجھے کیا ہو گیا ہے. شکل تو دیکھ اس کی اگر بچے باپ پر چلے گئے تو _____ دادو نے اسفند کا جائزہ لیتے ہوئے اپنی بھرپور آواز میں تبصرہ کیا.

تو کیا.....؟؟اپنی ماں پر چلے جائیں گے. ویسے ماں کون سی حور پری ہے. آپ پریشان نہ ہوں اور رشتہ پسند کر لیں. پلیز دادو اتنی مہنگائی میں اب ایسے رشتے ہی ملتے ہیں. _____ اسفند حیرانگی سے کبھی دادو اور کبھی اشمل کو دیکھ رہا تھا جو اُس کے بارے میں ایسے گفتگو کر رہیں تھیں جیسے وہ شاپ پر رکھی کوئی چیز ہو.

شام ہو رہی ہے گھر چلیں.....؟؟اشمل نے اسفند کے قریب ہوتے ہوئے کہا انداز اتنا اپنائیت بھرا تھا کہ اسفند چند لمحوں کے لیے دم بخود رہ گیا.

بارش ہونے والی ہے اس لیے کہا مجھے پتہ ہے کہ تم اپنے کاروبار پر کمپرومائز نہیں کرتے مگر بیمار پڑ جاؤ گے. اشمل نے کہتے ہوئے اوپر کی طرف دیکھا

ایسے کیوں دیکھ رہے ہو. کچھ غلط کہا میں نے _____ ویسے صحیح کم ہی کہتی ہوں.

اشمل ہنسی کو اسفند اُس سے نظریں چُرا گیا.

یہ لڑکی زبردستی میرا ایمان خراب کر رہی ہے. فتنا کہیں کی _____ اسفند نے سوچتے ہوئے آتے جاتے لوگوں کو دیکھا

آؤ آج تمہیں میں اپنا گھر دکھاتی ہوں. آخر شادی کے بعد تم نے وہاں ہی رہنا ہے.

اشمل ابھی بات کر ہی رہی تھی کہ بارش کا قطرہ اُس کے ماتھے پر گرا.

لو جی ہماری شادی تو اب ضرور ہو گی. دیکھو بارش کے قطرے گرنے لگے ہیں.

جب میں کوئی بات کروں اور بارش ہونے لگے تو میں سمجھ جاتی ہوں کہ اللہ جی نے منظوری دے دی ہے. اسفند نے اشمل کی بات پر نفی میں سر ہلایا اور مخالف سمت قدم اٹھانے لگا

اگر آج تم میرے ساتھ گھر نہیں گئے تو تم مجھے جانتے نہیں ہو میں کس قدر شور مچا کر تمہاری دھلائی کرا سکتی ہوں. کم از کم ایک مہینہ تک ہسپتال میں پڑے مجھے یاد کرو گے. اس لیے چپ چاپ ساتھ چلو_____ اشمل نے اشمل اتنی نرمی سے مسکرا کر دھمکی دے رہی تھی کہ گزرنے والوں کو یوں لگ رہا تھا جیسے اپنے لیے دعا کا بول رہی ہو.

چل اشمل جلدی کر، قاسم گھر پر اکیلا ہے. دادو کے یاد دلانے پر اشمل کے تیور

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بگڑے.

قاسم کو کسی بھی قسم کا گھر سے کوئی خطرہ نہیں. اگر خطرہ ہے تو گھر کو ہے. اشمل کے جواب پر دادو نے اسے ناراضگی سے دیکھا اتنے میں ایک رکشہ قریب آ کر رکا.

چلو بیٹھو نا!!!! _____ اشمل نے اسفند سے کہا

ہمیں بھی ساتھ لے چلو فقیر سے زیادہ مزہ کرائیں گے. اسفند کی جگہ قریب سے گزرتے دو لفنگے لڑکوں نے جواب دیا.

دادو جلدی بیٹھو دیر ہو رہی ہے. اشمل نے اُن لڑکوں سے نظر بچاتے ہوئے دادو کی طرف اشارہ کیا. اس سے پہلے کہ دادو ساتھ اشمل رکشہ میں بیٹھتی ایک لڑکے نے اُس کا دوپٹہ کھینچا جس کی وجہ سے وہ گرتے گرتے بچی.

اسفند کو جتنی دیر سمجھنے میں لگی کہ کیا ہوا ہے. اُتنی دیر میں اشمل نے اسفند کے ہاتھ سے کاسہ لے کر پوری قوت سے ایک لڑکے کے سر پر دے مارا اور ساتھ ہی ساتھ زور و شور سے رونا اور چیخنا شروع کر دیا.

دیکھتے ہی دیکھتے مال کے باہر رش لگ گئی. وہ لڑکے بھی اس صورتحال کے لیے تیار نہ تھے گھبرا گئے. پھر اُن کے ساتھ جو ہوا وہ اسفند سوچ بھی نہیں سکتا تھا.

اب بیٹھ بھی جاؤ. اشمل کی آواز پر اسفند پلٹا جبکہ چند لوگ اشمل کو رکشہ میں بیٹھا کر جانے کا کہہ رہے تھے. رکشہ جلد ہی اس رش سے نکل کر سڑک پر آ گیا.

اگر تم میرے ساتھ نہ چلتے تو آج میں نے تمہارا اِس سے بھی زیادہ برا حال کرنا تھا.

یاد رکھو اس دنیا میں جتنے بھی "مکر و فریب" ہیں. اُن میں عورت کا مکر سب سے زیادہ خطرناک ہے.

مجھے عام لڑکی مت سمجھنا. میں اچھی خاصی غنڈہ طبیعت، جھوٹی، لالچی اور خود غرض ہوں. اس لیے کسی قسم کی دو نمبری سے پرہیز ہی تمہارے لیے بہتر ہے.

الٹے ہاتھ پر مڑ جاؤ_____ اشمل نے رکشہ والے کو راستہ بتایا. پھر وہ ایک انتہائی تنگ گلی کے کنارے آ رکے. اشمل نے کرایہ دیتے ہوئے اترنے کا کہا

آج تو میں کرایہ دے رہی ہوں کیونکہ تم پہلی بار اپنے سسرال آئے ہو مگر آئندہ تم

دو گے. میری ساری ذمہ داریاں تمہارے ذمے ہیں. اچھاااا_____ اب وہ لوگ ایک تنگ گلی سے گزر کے ایک دروازے کے آگے رکے.

کبھی بھی گھنٹی نہیں بجانا اس میں کرنٹ ہے ورنہ خود بجنے لگوں گے. اشمل نے دروازہ کھٹکھٹاتے ہوئے اسفند سے کہا

اماں اتنی دیر لگادی. مجھے بھوک لگی ہے. قاسم نے دروازہ کھولتے ہوئے کہا جبکہ اشمل نے پہلے اسفند کو داخل ہونے کا اشارہ کیا.

اماں یہ کیا چیز ہے.....؟؟؟ قاسم نے اسفند کا جائزہ لیتے حقارت سے پوچھا جبکہ قاسم کو دیکھ جر اسفند کو کسی کی یاد آنے لگی مگر کس کی.....؟؟وہ مسلسل قاسم کو گھور رہا تھا.

یہ چیز نہیں ہے بلکہ اس کے قبضے میں بہت سی چیزیں ہیں. اشمل نے دادو کی جگہ جواب دیا.

بیٹھ جاؤ زیادہ شرمانے کی ضرورت نہیں ہے. اشمل نے کمرے میں داخل ہوتے

ہوئے اپنی چارپائی کی طرف اشارہ کیا جبکہ اسفند قاسم کو دیکھنے میں مصروف تھا.

آج کل فقیروں کے بھیس میں غنڈے اور دہشت گرد ہوتے ہیں. اماں آپ کو اسے گھر نہیں لانا چاہیے تھا. قاسم کا موڈ خراب ہو گیا تھا.

یہ اس گھر کا داماد ہے. دادو کے بتانے پر قاسم کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا.

کیا.....؟؟ بے ساختہ منہ سے پھسلا

یہ بلکل ٹھیک کہہ رہیں ہیں. اشمل نے تائید کی.

(اس سے تو بہتر ہے کہ آپ اس کی شادی مجھ سے کر دیں. قاسم نے اشمل کو دیکھتے ہوئے سوچا.)

www.novelsclubb.com

اشمل نے غور کیا کہ دادو کل سے کچھ بجھی بجھی سی ہیں. حالانکہ انھیں بہت خوش ہونا چاہیے تھا.

کیسا لگا گھر.....؟؟ قاسم کو غصے سے باہر جاتا دیکھ کر اشمل نے اسفند سے پوچھا

پرانی طرز پر بنا یہ چھوٹا سا گھر رہنے والوں کے سلیقے کا منہ بولتا ثبوت تھا. اسفند نے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کھوئے کھوئے سے انداز میں سر ہلایا

اچھا نہیں لگانا!!!!_____ مگر یہ تب بہت اچھا لگتا ہے جب بارش ہوتی ہے اور ہم بھیگتے نہیں. سخت گرمی میں سایہ دیتا ہے. رات کے اندھیرے میں اس کی چار دیواری تحفظ فراہم کرتی ہے. اشمل کی باتوں پر اسفند اپنے خیالوں سے باہر آیا.

(یہ لڑکی کیا ہے.....؟؟ کبھی کبھی تو اس کی باتوں پر حیرت ہوتی ہے. اسفند بس سوچ ہی سکتا تھا.)

یہ لو صابن اچھی طرح منہ ہاتھ دھولو پھر کھانا کھاتے ہیں. اشمل نے صابن اسفند کے آگے رکھا تو اس نے بڑی مشکل سے اپنی حیرت کو کنٹرول کیا.

تم کہیں کسی اور مذہب کے پیروکار تو نہیں جو یوں طہارت سے ڈرتے ہو. اشمل نے اسفند کی حیرت کو نوٹ کیا.

اگر تمہارا مذہب مختلف ہے تو ابھی بتادو. یہ نہ ہو کہ بعد میں پتہ چلے کسی "سِکھ" سے شادی کرلی ہے.

تم مسلمان ہی ہو نا!!!!_____ اشمل نے محتاط انداز میں پوچھا مگر اسفند صرف اور صرف صابن کو دیکھ رہا تھا کہ اچانک اس کے ذہن میں جھماکا ہوا کہ اُس نے قاسم کو کہاں اور کیوں دیکھا تھا.....؟؟

♣♣♣♣♣

دروازے پر ہوتی مسلسل دستک نے عمران کی نیند میں خلل ڈالا. صبح صبح کون مر گیا ہے.....؟؟ عمران نے انتہائی غصے سے پوچھا

صاحب جی وہ عذرا بی بی آپ کو بلا رہیں ہیں. ساری رات عدیل صاحب گھر نہیں آئے. بہت پریشان ہیں. رو رہیں ہیں. آیا جی نے باہر سے ہی بتایا.

www.novelsclubb.com

وہ کتے کا بچہ نشہ کر کے چندہ بائی کے کوٹھے پر پڑا ہو گا اور کہاں جانا ہے اُس نے، کون اسے منہ لگاتا ہے. آپا کو دیکھو، بے وقوف اس کے لیے رو رہی ہے. عمران نے بڑبڑاتے ہوئے دوبارہ آنکھیں بند کر لیں. ابھی وہ دوبارہ سونے کی کوشش کر ہی رہا تھا کہ دوبارہ زوردار دستک ہوئی.

صاحب جی آپ آرہے ہیں. عذرا بی بی کو کیا کہوں.....؟؟ آیا جی نے پوچھا آرہا ہوں. آپا کو بولو پریشان مت ہوں. میں پتہ کرواتا ہوں. عمران نے تسلی دیتے کروٹ لی تو نظر کے سامنے جو منظر آیا اُس نے آنکھیں بند کرنے سے روک دیا.

صائمہ نیچے کارپٹ پر اپنے آپ سے بیگانہ سو رہی تھی. اس کے کالے لمبے بال بکھرے تھے. جو اُس کے چہرے پر بے ترتیب ہونے کے باوجود خوبصورت لگ رہے تھے. عمران نے اسے دیکھتے ہوئے بیک کراؤں سے ٹیک لگائی اور اپنا موبائل سائیڈ ٹیبل سے پکڑا.

ساری نیند خراب کر دی. عمران نے نمبر ڈائل کرتے موبائل کان ساتھ لگا جبکہ نظریں ابھی بھی صائمہ پر تھیں.

ہاں ناجو بات سنو!!! عدیل بھائی کی گاڑی ٹریس کرو. پتہ کرو کہ وہ کہاں ہیں رات بھر گھر نہیں آئے. عمران نے اپنے خاص بندے کو حکم دیتے کال بند کی اور دوبارہ صائمہ کو دیکھنے لگا

سوچا تو تمہارے بارے میں کچھ اور تھا مگر اب میری نیت بدل گئی ہے. صائمہ بی بی سزا تو تمہیں ملے گی مگر اب انداز مختلف ہو گا._____ عمران دل میں سوچتا ہوا بستر سے نکلا اور فرش ہونے واش روم چلا گیا.

ابھی عمران کو گئے چند لمحے ہی ہوئے ہوں گے کہ دروازہ دوبارہ بجنے لگا اس بار دستک کم تھی اور دروازے جو پیٹا زیادہ جا رہا تھا.

صائمہ جو مزے سے ہیٹر کے آگے سو رہی تھی. اس بے ہنگم آواز پر جاگی. کمرے میں اس وقت کوئی نہیں تھی. صائمہ نے پنے بال سمیٹیں اور شال لیتے ہوئے دروازہ کھول دیا.

www.novelsclubb.com

جتنا حیران وہ صائمہ کو دیکھ کر ہو رہی تھی اُس سے کئی گنا زیادہ عذرا حیران تھی.

آپا اندر آجائیں. یوں کیا دیکھ رہیں ہیں. کبھی لڑکی نہیں دیکھی_____ عمران کی آواز پر صائمہ نے پلٹتے ہوئے راستہ دیا.

عمران یہ_____ عذرا نے آیا جی کی مدد سے اندر آتے پوچھا وہ اس وقت اپنا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

دکھ بھول گئیں تھیں.

اِسی سے پوچھ لیں. اس کو سچ بولنے اور ثواب کمانے کا بہت شوق ہے. عمران نے مسکراتے ہوئے بالوں میں برش کیا. وہ اس سچویشن کو انجوائے کر رہا تھا.

لڑکی تم کون ہو اور میرے بھائی کے کمرے میں کیا کر رہی ہو.....؟؟

تم جیسی لڑکیوں نے معاشرے کو خراب کر رکھا ہے. جہاں امیر اور خوش شکل لڑکا دیکھا وہاں اپنی عزت کی پرواہ کیے بغیر چل دیں. عذرا کا غصہ صائمہ پر اترنے لگا جبکہ عمران مسلسل مسکرا رہا تھا جو کہ اس کی شخصیت کا خاصا نہ تھا.

وہ میں ایسی لڑکی نہیں ہوں. صائمہ کے منہ سے بمشکل نکلا

ایسی نہیں ہو تو یہاں کیا کر رہی ہو اور _____ مجھے تم سے ایسی حرکت کی امید نہیں تھی. تم ایسی حرکتیں باہر بھی کرتے ہو گے تبھی عدیل کہتے تھے کہ عمران غلط کاموں میں پڑ گیا ہے.

شادی کا کہو تو تم ناراض ہو جاتے ہو اور یہ سب _____ عذرا نے ایک بار پھر

صائمہ کی طرف دیکھا جو دیوار سے لگی مدد طلب نظروں سے عمران کو دیکھ رہی تھی.

آپا میری پیاری اور بھولی آپا!!! تھوڑی سپیڈ کم کریں. آپ کی طبیعت خراب ہو جائے گی. اور یہاں بیٹھ کر میری بات سنیں. عمران نے محبت سے عزرا کو تھامتے ہوئے بستر پر بیٹھایا اور خود ان کے برابر بیٹھ گیا.

آپ کو میں ایسا لگتا ہوں.....؟؟ عمران کے پوچھنے پر عذرا نے نفی میں سر ہلایا مگر نظریں صائمہ پر گئیں.

تم ادھر آؤ_____ اچانک عمران کا لہجہ بدلا اور اُس نے صائمہ کو ہاتھ کے اشارے سے قریب آنے کو کہا جس پر وہ ڈری سہمی اُن دونوں کے سامنے آ رکی.

کیسی ہے.....؟؟ عمران نے نرمی اور محبت سے پوچھا

بہت گندی_____ عذرا نے شدید غصے سے صائمہ کو دیکھ کر کہا جس پر صائمہ کی آنکھیں نم ہونے لگی جبکہ عمران نے ایک جاندار قہقہ لگایا.

آپ اب یہ گندی ہے یا اچھی مگر آپ کو اسے برداشت کرنا ہو گا. عمران نے شرارت سے عذرا کی طرف دیکھا

کیوں.....؟؟ عذرا آپا کو کسی گڑبڑ کا احساس ہوا.

مطلب یہ کہ آپ روز میرا سر کھاتی تھی کہ شادی کر لو، شادی کر لو_____ تو مجھے آدھی رات کو خیال آیا کیوں نہ کر ہی لوں. بس پھر اتنی رات کو ایسی ہی لڑکی ملتی ہے. صبح کا انتظار اس لیے نہیں کیا کہ کہیں پھر میرا ارادہ نہ بدل جائے. عمران نے بتاتے ہوئے محبت سے عذرا کو اپنے ساتھ لگایا.

یہ کیا کہہ رہے ہو تم نے شادی کر لی وہ بھی یوں_____ میرے ارمانوں کا کیا ہو گا.....؟؟

تم میرے اکلوتے بھائی ہو بلکہ بیٹے ہو. مجھے یہ لڑکی پسند نہیں. رات کے اندھیرے میں یوں بھاگ کر آنے والی لڑکیاں گھر نہیں بسایا کرتیں. اسے واپس چھوڑ کر آؤ جہاں سے لائے ہو.

عذرا آپا کی باتیں صائمہ کو شدید دکھ دے رہیں تھیں جو کہ اس کے چہرے سے ظاہر تھا. عمران نے ایک نظر صائمہ کو دیکھا اور پھر کھڑا ہو گیا.

ابھی مجھے آفس سے دیر ہو رہی ہے. پھر عدیل بھائی کا بھی پتہ کرنا ہے. ہم اس بارے میں پھر بات کرتے ہیں. آج سے یہ آپ کے سارے کام کرے گی اور یقین مانے یہ اتنی گندی نہیں ہے جتنی آپ کو لگی ہے. عمران کہتا جانے لگا

عدیل کا نمبر بھی ریسپانس نہیں کر رہا. میرا دل بہت پریشان ہے. تم جانتے ہو وہ مجھ سے کتنی محبت کرتے ہیں.....؟؟ مجھے عدیل چاہیے ہر قیمت پر_____ عذرا نے آس بھری نظروں سے عمران کی طرف دیکھا.

کاش آپ کو کبھی اُس شخص کا اصل روپ پتہ نہ چلے. میں آپ کو ٹوٹتا نہیں دیکھ سکتا. عمران نے دل میں سوچتے ہوئے سر ہلایا اور صائمہ کی طرف متوجہ ہوا.

ثواب کماؤ تمہیں بہت شوق ہے نا!!!!_____ لیکن اگر آپ ساتھ میرے بارے میں زرا سی بھی بکواس کی تو مجھے تم سے زیادہ کوئی نہیں جانتا. عمران نے بظاہر

مسکراتے صائمہ کے گال کو چھوا.

کافی ہے آپ مجھ کو محبت سے دیکھ لیں

مجھ پر نثار اپنے دل و جاں نہ کیجئے!

♣♣♣♣♣

دادو میں نے محسوس کیا ہے کہ آپ کچھ چپ چپ سی ہیں. کیا ہوا ہے.....؟؟

اشمل نے دادو کے پاس بیٹھتے ہوئے پوچھا جبکہ اُن دونوں کو دیکھتے ہوئے اسفندر فو چکر ہونے کے بارے میں سوچ رہا تھا.

اشمل شاید تو ٹھیک کہتی تھی. میں جس بیٹے کے لیے اتنا عرصے تڑپتی رہی. وہ اب میرا بیٹا نہیں رہا. وہ اب ایک خاوند اور باپ بن گیا ہے. دادو نے دکھی سی شکل بناتے ہوئے جواب دیا جس پر اشمل ہنسنے لگی.

دادو یہ تو قدرت کا قانون ہے. جیسے مرغی کے نیچے انڈے رکھو تو بچے نکلتے ہیں بلکل ایسے ہی جب کسی لڑکے لڑکی کی شادی ہوتی ہے تو وہ پہلے میاں بیوی پھر والدین بن

جاتے ہیں. اشمل کی تشریح پر اسفند نے دل میں اسے داد دی.

(بکواس کرنے میں تو یہ ارحم کا بھی سر اہے. پتہ نہیں کمینہ کہاں ہو گا. کتنے دنوں سے اس کی بکواس سننے کو نہیں ملی. اسفند نے ارحم کو مِس کیا.)

میرا مطلب ہے کہ وہ اپنی بیوی کے کہنے پر واپس آیا ہے. یہ گھر بیچنے، مجھ سے ملنے نہیں_____ دادو نے بات ختم کرتے اپنی نم آنکھوں کو صاف کیا.

دادو پہلی بات یہ ہے کہ آپ کو ایکٹنگ بلکل بھی نہیں آتی. دوسرا اتنی گندی ایکٹنگ پر میں آپ کے ساتھ رو نہیں سکتی. لہٰذا میری معزرت قبول کریں.

رہی بات مکان بیچنے کی تو میں نے آپ سے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ یہ ایک لالچی اولاد ہے. جسے ماں سے کوئی غرض نہیں ہے.

کیسے آپ نے اسے پال پوس کر بڑا کیا. راتوں کو اُس کے لیے جاگیں. آج وہ بیوی کے پیچھے لگا ہوا ہے.

اولاد تو آج کل کی ساری ہی نافرمانبردار ہے مگر خاص طور پر یہ لڑکے تو بیوی ملنے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کے بعد بوڑھی ماں کو بھول ہی جاتے ہیں. جہنم میں جائیں گے یہ بیوی کی باتوں میں جھولنے والے کمینے بیٹے_____ اشمل نے اندر آتے قاسم جو دیکھ کر کہا تم اپنا منہ بند رکھا کرو خاص طور پر میرے معاملات میں_____ میں اپنی ماں کو ساتھ لے کر جاؤں گا. قاسم کہتے ہوئے اسفند سے تھوڑے فاصلے پر بیٹھ گیا.

نہ ویزہ، نہ پاسپورٹ بے وقوف کسی اور کو بناؤ_____ دادو یہ مکان بیچ کر خود غائب ہو جائے گا ہاں مگر جاتے جاتے آپ کی محبت میں آپ کو اولڈ ہاؤس چھوڑ دے گا. میں آپ کو خبر دار کر رہی ہوں آگے آپ کی مرضی_____ اشمل نے خوب مصالحہ لگایا.

www.novelsclubb.com

تمہیں کیوں اتنی تکلیف ہو رہی ہے.....؟؟ میری ماں ہے اور مجھے تم سے زیادہ عزیز ہیں. قاسم کہتا ہوا دادو پاس آ بیٹھا

آپ کو صرف اپنی بیگم سے محبت ہے جن کے کہنے پر آپ یہاں پائے جاتے ہیں. ماں کا کوئی احترام ہی نہیں. کل آپ کی اولاد بھی آپ ساتھ ایسا ہی سلوک کرے

گی.

داد و میں آپ کو ایک بار پھر بتا رہی ہوں اپنے ہاتھوں سے اپنی چھت مت برباد کریں. بہت پچھتائیں گئیں. اشمل نے چڑاتے ہوئے قاسم کی طرف دیکھا.

بار بار میری بیوی کا ذکر مت کرو. اُس نے مجھے اماں کے بارے میں کچھ نہیں کہا.

قاسم نے فوراً جواب دیا.

اچھاااااااااا_____ پھر رات کو چھت پر کون کہہ رہا تھا کہ "ابھی اماں زندہ ہیں مکان بیچنا اتنا آسان نہیں" اشمل کے انکشاف پر داد و نے غم و غصے سے پاس بیٹھے قاسم کو دیکھا جس کے تاثرات یکدم بدل گئے تھے.

تم نے چھپ کر میرا فون سنا. تمہیں شرم نہیں آئی. قاسم دھاڑا جبکہ اسفند ہر لمحے بدلتی اس صورتحال کو خوب انجوائے کر رہا تھا.

داد وان کے خیال میں تو آپ کو اب تک مر جانا چاہیے تھا. آپ کو زندہ دیکھ کر انھیں کافی "خشکی" ہوئی. "خوشی" تو ہو نہیں سکتی تھی. کیوں میں نے ٹھیک کہا ہے

.....؟؟اشمل نے مزے سے قاسم کے چہرے پر آتے غصے کو دیکھا

جو اولاد آپ کو اپنی جوانی میں ایک معمولی لڑکی کے لیے چھوڑ جائے اور جاتے جاتے نقدی اور زیور بھی ساتھ لے اڑے یہ سوچے بغیر کہ ماں کا پیچھے کیا بنے گا اُس سے امید رکھنا میرے خیال سے احمقوں کی جنت میں رہنا ہے.

میرے حساب میں تو بیٹے کی پیدائش پر کم از کم ماں کو خوش نہیں ہونا چاہیے آج کل کے بیٹے تو بمشکل بیس سال ماں کے ساتھ رہتے ہیں اس کے بعد وہ اپنی بیگم کو پیارے ہو جاتے ہیں. جتنا مرضی ماں کے نافرمان ہوں مگر بیگم کے فرمانبردار ہی نکلتے ہیں جیسے چائنا کے خربوزے میٹھے ہی نکلتے ہیں. اشمل نے پوری کوشش کی کہ دادو کا دل قاسم کی طرف سے کھٹا ہو جائے اور وہ کسی حد تک اس میں کامیاب بھی ہوئی.

اماں آپ مجھ پر یقین کریں_____ قاسم چلایا.

ہاں یقین کریں تاکہ میں آپ کو دربدر کر کے چھوڑ جاؤں. اشمل کے جواب پر قاسم

اسے غصے سے مارنے کے لئے اٹھا

مجھ پر ہاتھ اٹھانے کی غلطی مت کرنا. میں سر پھاڑنے میں زیادہ دیر نہیں لگاتی. عام لڑکیوں کی طرح مجھے رونا دھونا بالکل پسند نہیں بلکہ میں مار دھاڑ کو زیادہ پسند کرتی ہوں. اشمل نے قریب پڑی بانس کی لاٹھی کو پکڑا.

اماں آپ اسے کچھ کہتی کیوں نہیں.....؟؟ قاسم، دادو کی طرف پلٹا

کیونکہ وہ آپ کی اصلیت جان کر صدمے میں ہیں. اس لیے فی الحال بولنے سے قاصر ہیں. اشمل کی طرف سے جواب آنے پر قاسم غصے سے اسکی طرف بڑھا

تم جانتی ہو کہ میں تمہارا کیا حشر کر سکتا ہوں.....؟؟ میں تمہیں بیچ دوں گا. تم مجھے ابھی جانتی نہیں. قاسم نے دبی آواز میں اشمل کے قریب کھڑے ہوتے ہوئے دھمکی دی.

بیچ دو. مگر یاد رکھنا قیمت تمہیں ادا کرنی پڑے گی وہ بھی بہت مہنگی _____ میرا باس انتہائی حرامی آدمی ہے. میں اس ساتھ ڈیل کر لوں گی. جس کے نتیجے میں

تمہاری ٹانگیں توڑوا کر اپنے ہونے والے شوہر کے کاروبار کو مزید پھیلاؤں گی.

میں دادو نہیں جو گھر بیٹھ کر افسوس کروں گی. مجھے تماشا لگانا تماشا دیکھنے سے زیادہ پسند ہے. اشمل کہتی ہوئی دوبارہ اسفند کے قریب چارپائی پر بیٹھ گئی. جب کہ قاسم کمرے سے باہر چلا گیا. اس نے دادو کی طرف دیکھا جو اپنے آنسو صاف کر رہی تھیں پھر اسفند کو جو اسے داد طلب نظروں سے دیکھ رہا تھا

یہ سارا بھاشن تمہارے لئے نہیں ہے. تم صرف بیوی کے حقوق پڑھا اور سنا کرو. بیوی پر پیسے خرچ کرنے کا سب سے زیادہ ثواب ہے اور خاوند سے بیوی کے بارے میں قیامت کے دن سوال ہو گا اور اگر بیوی خاوند

www.novelsclubb.com

کے پیسے چوری چھپے نکال لے تو اسے کوئی گناہ نہیں ہوتا سمجھے_____ اشمل نے فوراً ماں کے حقوق سے بیوی کے حقوق میں سوئچ کیا تو اسفند مسکرانے لگا

چلو اب جلدی سے پیسے نکال. آخر مولوی کو نکاح پڑھانے کے لیے دینے ہیں. جب تک تم نکاح نہیں کرو گے میں تمہیں اس گھر سے باہر جانے نہیں دوں گی. اشمل

کے دوٹوک لہجے پر اسفند پریشان ہو گیا. وہ عدیل کے بارے میں ارحم کو ہدایت دینا چاہتا تھا جو فی الحال مشکل نظر آ رہا تھا. اسفند نے اشارے سے واش روم کا پوچھا اُس طرف ہے. مگر یاد رکھنا واش روم کی نہ تو چھت ہے اور نہ دروازہ لہذا زیادہ ہوشیاری مت کرنا میں کسی چیز کا لحاظ نہیں رکھوں گی. اندازہ تو ہو گیا ہو گا. اشمل کی دھمکی پر اسفند نے سر ہلایا اور کمرے سے باہر نکل گیا.

چل اشمل بی بی تجھے شادی مبارک ہو. بہت محنت کی ہے تو نے اپنی شادی کے لیے، گو نگامیاں بھی اللہ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے. اللہ تجھے سدا خوش رکھے آمین_____ اشمل کہتی ہوئی کمر کے بل بستر پر لیٹ گئی.

♠♠♠♠♠

اشمل، دادو، قاسم، اسفند اور چند محلے کے مرد جنھیں دادو نے بہت منت کر کے بلایا تھا جبکہ اُڑوس پڑوس کی عورتوں خود بخود ہی تماشا دیکھنے آ گئیں تھیں.

دُولہا کا نام اور ولدیت بتائیں.....؟؟ مولوی صاحب نے نکاح نامہ پُر کرتے

ہوئے پوچھا

(اب مزہ آئے گا اشمل بی بی!! بہت سمارٹ بنتی ہو نا!!!!!_____ میں تو بول نہیں سکتا تو تمہیں کون میرا نام اور ولدیت بتائے گا.....؟؟اب کر کے دکھاؤ نکاح تو مانو. اسفند تُو خامخواہ ہی پریشان ہو رہا تھا.)اسفند نے دل میں سوچا اب پہلے کی نسبت وہ ہشاش بشاش لگ رہا تھا.

بھئی تم لوگوں نے سنا نہیں. دولہے کا نام بتاؤ.....؟؟ قاسم نے دادو کی طرف دیکھا اور دادو نے اشمل کو، جو سادہ سے سرخ رنگ کا سوٹ پہنے چارپائی پر بیٹھی پاؤں ہلا رہی تھی.

www.novelsclubb.com

نام لکھیں_____ اشمل اپنی جگہ سے اٹھی اور مولوی صاحب کے سر پر جا پہنچی.

ارے اتنی گندی لکھائی میں نکاح نامہ پُر کر رہیں ہیں. لائیں میں خود ہی لکھ دیتی ہوں. اشمل نے کہتے ساتھ ہی نکاح نامہ مولوی صاحب کے ہاتھ سے لیا.

دولہے کا نام "اسفند یار ولی" جبکہ اُس کی ولدیت "حاکم یار ولی" ہے. اشمل نے

اونچی آواز میں کہتے ہوئے نکاح نامہ پُر کرنا شروع کیا جس پر اسفند کو w440 کا جھٹکا لگا.

یہ لڑکی تو بہت بے شرم ہے. کم از کم آج کے دن تو شرم کر لو. تیرا نکاح ہے. ایک ہمسائی نے کہا مگر یہاں پرواہ کسے تھی.....؟؟ جبکہ دادو نے اشمل کو چپ رہنے کا اشارہ کیا.

دادو آپ پریشان مت ہوں. آج کل ایسی دلہنیں ہی آ رہیں ہیں. بے شرم، منہ پھٹ کیا کریں.....؟ اشمل کہتی ہوئی اسفند ساتھ بیٹھ گئی جبکہ وہ پھٹی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا.

www.novelsclubb.com

زیادہ آنکھیں دکھانے کی ضرورت نہیں ہے. جس دن تم نے مجھے پیزہ کھلایا تھا میرا مطلب ہے پیزے کے پیسے دیئے تھے. تب میری نظر تمہارے آئی ڈی کارڈ پر پڑی تھی. اشمل نے کندھے اچکائے

میری جیب میں ہمیشہ دو نمبر شناختی کارڈ ہوتا ہے. اصلی اس نے کب دیکھا. اسفند

سوچ میں ڈوبا خود کو مسلسل کوس رہا تھا کہ مولوی صاحب نے اسفند سے رضا مندی مانگی.

مولوی صاحب پہلے لڑکی سے پوچھا جاتا ہے. دادو نے ٹوکا

لڑکی تو راضی ہی راضی ہے. نظر نہیں آرہا. مولوی نے اشمل کو دیکھتے ہوئے جواب دیا.

جی اسفند میاں آپ کو یہ لڑکی اپنے نکاح میں قبول ہے_____

مولوی صاحب کے پوچھنے پر اسفند نے اپنے قریب بیٹھی اشمل کو ایک نظر دیکھا اور پھر ارد گرد کھڑے لوگوں کو_____ مولوی صاحب نے دوبارہ پوچھا جس پر اسفند نے ہمت سے کام لیتے ہوئے سر نفی میں ہلایا.

یہ لو لڑکا تو مکر گیا ہے_____ قاسم نے ہنستے ہوئے طنز کیا.

ہاں بولو نا!!!!_____ اشمل نے آہستہ مگر غصے سے کہا جس پر اسفند نفی میں سر ہلانے لگا.

تمہاری تو "ایسی کی تیسی" اشمل بڑبڑاتی ہوئی اٹھی اور غسل خانے سے تیزاب کی بوتل اٹھالائی.

اگر تم نے اب "نہ" کی تو میں تمہارے اوپر "تیزاب" پھینک دوں گی. جس سے تمہارے کاروبار میں تو بہت اضافہ ہو گا مگر پھر ساری زندگی شادی کے لیے تڑپو گے. کم از کم کوئی لڑکی شادی نہیں کرے. اشمل نے کہتے ہوئے تیزاب کی بوتل اسفند کے سامنے کی تو اُس کے ہوش اڑ گئے.

چل میرے پتر اب "ہاں" کر دے. دادو نے بھی لاڈ سے کہا اسفند بری طرح پھنس گیا تھا. اس سے پہلے کہ وہ بھاگنے کا سوچتا اشمل کے اشارے پر محلے کے آوارہ لڑکوں نے اسفند کو پکڑ لیا. آج اسفند کو ارحم بہت یاد آیا. پھر کافی تگ و دو کے بعد نکاح ہو گیا. تو سب نے خوب انجوائے کرتے ہوئے مبارک باد دی.

اللہ تیرا شکر ہے نکاح ہو گیا. اب ملے گئے پیسے اور ہم کریں گے عیاشی_____

اشمل نے کہتے ہوئے دادو کو گلے لگایا.

دونوں دادی پوتی بے حد خوش تھیں جبکہ قاسم اور اسفند انھیں دیکھ رہے تھے. اشمل سب دیکھ رہے ہیں. دادو نے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے اشمل کو خود سے جدا کیا.

اوکے_____ اشمل کہتی پیچھے ہٹی.

آپ سب لوگوں کے آنے کا بہت شکریہ خاص طور پر بچہ پارٹی تم لوگوں کا _____ اب مجھے دعائیں دو اور اپنے اپنے گھر جاؤ.

ولیمے کی دعوت جلد دی جائے گی. دولہے والے بہت امیر لوگ ہیں. خوب دھوم دھام سے ولیمہ کریں گے. اشمل نے کہتے ہوئے پیسے مولوی صاحب کے ہاتھ پر رکھ دیئے. پھر دیکھتے ہی دیکھتے گھر خالی ہو گیا.

تمہارا بہت شکریہ_____ میں تمہیں بھی منہ دکھائی کے طور پر ایک "لاکھ" دوں گی پھر تم بدلے میں مجھے منہ دکھائی کے طور پر "طلاق" دے دینا. بس چند دن صبر کر لو. صبح پیر سے بینک کھل جائے گے اور سوری میں نے تمہارے ساتھ

تھوڑی زیادتی کر دی_____ اشمل نے اسفند کے سامنے بیٹھتے ہوئے کہا تو

اسفند نے اُسے تجسس سے دیکھا

(یہ لڑکی کم اور جیمز بانڈ کی مووی زیادہ ہے. عمران نے دل میں سوچا)

اماں کیا بات ہے.....؟؟ قاسم نے دور سے ہی کھڑے پوچھا جس پر دادو نظریں

چرا گئیں.

کوئی بات نہیں ہے. تم کب تک واپس جا رہے ہو.....؟؟ دادو نے قدرے سخت

لہجے میں پوچھا

اماں_____ قاسم کے منہ سے حیرت کے مارے صرف اتنا ہی نکلا

اشمل میری بیٹی اور بیٹا دونوں ہی ہے. تم اب جا سکتے ہو. مجھے ایسا بیٹا نہیں چاہیے.

اللہ جو کرتا ہے اچھا ہی کرتا ہے. حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد نافرمان نکل آئی تو

میں کیا چیز ہوں.....؟؟ دادو نے کہتے ہوئے کمرے کا رخ کیا تو قاسم بھی تیزی

سے ان کے پیچھے گیا.

شادی مبارک ہو. خاصی بھونڈی شادی ہے. بور سی، نہ کھانا، نہ ڈھولک، نہ کوئی آتش بازی مگر _____ شادی تو شادی ہوتی ہے نا!!!! _____ اشمل باہر کا دروازہ لاک کرتی اسفند کے سامنے آ بیٹھی جو اسے ناگواری سے دیکھ رہا تھا.

مجھے یقین ہے تو تمہیں بھی ہونا چاہیے کہ تم نے یا تمہارے بڑوں نے ایسا کوئی گناہ نہیں کیا ہو گا کہ تمہیں مجھ جیسی بیوی ملے. لہٰذا بے فکر رہو میں جلد ہی تمہاری جان چھوڑنے والی ہوں. یہ شادی کرنا میری مجبوری تھی.

بات دراصل کچھ یوں ہے. مگر ایک منٹ اس سے پہلے کے میں بھول جاؤں _____ اشمل اٹھی اور سیڑھیوں کے نیچے سے ایک زنجیری نکال لائی.

دیکھو مجھے جھوٹ پسند نہیں (اشمل اپنی بات پر خود ہی ہنسی) اب میں تمہیں ساری بات سچ سچ بتا دیتی ہوں. میں نے یہ شادی صرف پیسے کے لیے کی ہے. دادو نے میری شادی انشارنس کروائی تھی جس کا پیسہ میری شادی پر ملنا تھا.

دادو نے بہت کوشش کی کہ میری شادی ہو جائے مگر وہ نہ ہو سکی. اشمل نے پہلی

بار اپنی گردن جھکائی جبکہ اسفند دلچسپی سے سب دیکھ سن رہا تھا. اشمل اس وقت بہت سنجیدہ تھی جس پر اسفند حیران تھا. یہ لڑکی کتنے رنگ بدلتی ہے.....؟؟ پھر میں نے دادو سے بات کی کہ کسی ایسے شخص سے شادی کی جائے جو بے ضرر ہو. ہمیں نقصان نہ پہنچا سکے. جب میں نے تمہیں دیکھا تو مجھے لگا کہ تم میرے کام آ سکتے ہو.

تمہارا انتخاب کرنے کی بڑی وجہ تمہارا گونگا پن ہے. کیونکہ تم کسی کو کچھ بھی بتا نہیں سکتے چاہنے کے باوجود بھی_____ اشمل کی بات پر اسفند ہلکا سا مسکرایا جیسے ہی میرا نکاح نامہ جمع ہو گا. انشارنس والے ہمیں پیسہ دے دیں گے. دوسرا مجھے اپنے ارادہ سے بھی شادی کے پیسے ملے گئے تیسرا ہم یہ مکان بیچ دیں گے تو کافی پیسے ہو جائیں گے.

اب تم سوچ رہے ہو گے کہ ہم اتنے پیسوں کا کیا کریں گے تو سنو.....؟؟ اشمل نے خود ہی سوال کیا اور جواب دینے لگی جبکہ اسفند اب اسے مشکوک نظروں سے

گھور رہا تھا.

میں نے تعلیم کی غرض سے برطانیہ کے ویزے کے لیے اپلائی کیا ہوا ہے. میں دادو کو بھی ساتھ لے جاؤں گی. بوڑھوں کے ویزے کا مسئلہ نہیں ہوتا. مسئلہ صرف جوان لوگوں کا ہوتا ہے لہٰذا تعلیم کا ڈرامہ کرنا پڑے گا.

وہاں میں اور دادو مل کر کام کریں گے. زندگی اچھی ہو جائے گی. یہاں ہم دونوں کا کون ہے.....؟؟ میرے اور دادو کے سب اپنے مر گئے جو زندہ ہے وہ انتہائی خود غرض ہے. اشمل نے کمرے کی طرف دیکھا

میرے پاس دادو کے سوا کچھ نہیں اور یہی حال دادو کا بھی ہے. ہم دونوں کو ایک دوسرے کا سہارا ہے. یہاں سب لالچی ہیں سب کے سب_____ اشمل کی آواز نم ہونے لگی تو وہ چند لمحوں کے لیے خاموش ہو گئی.

پاکستان میں زندگی بہت مشکل ہوتی جا رہی ہے. ہم دونوں نے یہاں سے نکلنا ہے. جلد از جلد_____ اس لیے سوری مگر میں تمہارا احسان یاد رکھوں گی.

تمہارا احسان اتار تو نہیں سکتی جو میں نے زبردستی تم سے لیا ہے (اشمل کو تیزاب کی بوتل یاد آ گئی تو وہ ہنسی) مگر جب تم مجھے طلاق دو گے تو بدلے میں تمہیں ایک لاکھ ملے گا. میری طرف سے اُسے اپنی منہ دکھائی سمجھ لینا.

پلیز دھوکا نہ دینا. میں نے تمہیں لالچی نہیں پایا. تم تو اللہ والے ہو میری طرح نہیں _____ چاہو تو جا سکتے ہو میں روکوں گی نہیں. مگر دس پندرہ دن تمہیں یہاں رہنا پڑے گا.

سوری میں تمہیں قید کر رہی ہوں. میری مجبوری ہے. اگر تم ادھر اُدھر ہو گئے تو میں طلاق کیسے لوں گی.....؟؟ اشمل نے کہتے ہوئے اسفند کے پاؤں میں زنجیر باندھ کر چارپائی ساتھ باندھ دی. اسفند نے کسی قسم کی کوئی مزاحمت نہیں کی وہ چپ چاپ بیٹھا تھا.

(اس لڑکی کے اندر کتنے راز چھپے ہیں. بظاہر عام سی ہے مگر عام لڑکیوں جیسی نہیں. بہت باہمت ہے. اپنے لیے لڑنا جانتی ہے. دادو ساتھ وفادار بھی ہے. مطلب کسی

اچھے باپ کا خون ہے_____ اشمل بی بی دھوکا تو نہیں دوں گا کیونکہ میرے خون میں شامل نہیں مگر بدلہ ضرور لوں گا بہت تنگ کیا ہے تم نے_____

اسفند نے دل میں سوچا)

چلو اب تم آرام کرو کیونکہ تم نئے نویلے دولہا ہو. میں تمہارے کھانے کو کچھ لاتی ہوں. بھاگنے کی کوشش مت کرنا. ہمارے محلے کے کتے بہت کتے ہیں. سمجھ تو گئے ہو گے. اشمل مسکراتی ہوئی کچن میں چلی گئی.

♣♣♣♣♣

کیا مطلب ہے تمہاری بات کا.....؟؟عدیل بھائی کا فون ان کی گاڑی میں ہے اور گاڑی چندہ بائی کے پاس سے ملی ہے جبکہ چندہ بائی نے عدیل بھائی کو دیکھا تک نہیں

_____ عمران نے انتہائی غصے سے ناجو کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا جو سر جھکائے کھڑا تھا.

سر میرے خیال سے وہ کسی دشمن کے ہاتھ لگ گئے ہیں. ناجو کی بات پر عمران نے

www.novelsclubb.com

زور سے کرسی کو ٹھوکر ماری.

سب کچھ بند کر دو جتنی جلدی ہو سکے اور گودام کے مال کی جگہ تبدیل کرو جلدی

_____ عمران کے حکم پر وہ سر ہلاتا باہر چلا گیا.

جو کوئی بھی ہے وہ اپنی موت کو آواز دے رہا ہے. عدیل بھائی تو اتنے ہلکے ایمان کے مالک ہیں کہ اگر وہ ایک لڑکی اور شراب کی بوتل انھیں پیش کریں گے تو وہ سب کچھ فر فر بتانے لگے گے.

وہ تو شکر ہے کہ میں نے کبھی انھیں اپنے راز نہیں دیئے. لیکن _____ عمران نے بے چینی سے ٹہلتے ہوئے خود کلامی کی.

www.novelsclubb.com

سر میں اندر آسکتی ہوں.....؟؟ اشمل نے اندر داخل ہوتے ہوئے پوچھا

آپ اندر آچکی ہیں اور آپ کی بڑی مہربانی کہ آپ نے اجازت لی ورنہ آپ کو اس کی ضرورت تو نہیں ہے. عمران نرمی سے طنز کرتا اپنی کرسی پر آبیٹھا.

آپ بھی مذاق کرتے ہیں حالانکہ مس صائمہ تو آپ کا عجیب سا نقشہ کھینچتی تھی.

اشمل کہتی ہوئی عمران کے سامنے بیٹھ گئی.

کیسا نقشہ.....؟؟ عمران کو تجسس ہوا.

یہی کہ آپ بہت ظالم ہیں. انتہائی سڑیل، خود غرض اور غصے والے_____

اشمل مزے سے بتا رہی تھی جیسے یہ اس کی خوبیاں ہوں مگر عمران کافی بدمزہ ہوا تھا.

کیا میں ایسا ہوں.....؟؟ عمران نے اشمل کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا

سر آپ تو بہت اچھے ہیں بہت زیادہ_____پتہ آپ مجھے بہت پسند "تھے".

اتنے کہ میں نے تو آپ کو پرپوز کرنے کا سوچ لیا تھا. سوچا تھا کہ آپ پہلے نخرے کریں گے مگر پھر مان جائیں گے تو اپنی زندگی بھی سکون سے گزرے گی مگر پھر _____ اشمل رکی جبکہ عمران ٹیبل پر اپنی کہنیاں رکھے ہاتھوں کی وی بنائے اسے بڑے انہماک سے دیکھ رہا تھا.

مگر پھر_____ عمران نے دھرایا.

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

مگر پھر مس صائمہ کی شکل دیکھ کر مجھے ان پر ترس آگیا. قسم سے وہ لڑکی اتنے "پٹنے ڈالتی" ہے کہ بس مت پوچھو.....؟؟

اور رونا تو سب لڑکیوں کا محبوب مشغلہ ہوتا ہے مگر انھوں نے تو ڈاریکٹ "بادلوں" سے سپلائی لی ہوئی ہے.

اس لیے میں نے سوچا کہ مس صائمہ کی بدعا سے بچا جائے. آپ کی طرف دیکھ بھی لو تو اُن کا منہ بن جاتا تھا. قسم سے بہت پیار کرتی ہیں آپ سے _____ لہٰذا میں نے اور بندہ تلاش کرنا شروع کر دیا. اشمل نے ہاتھ میں پکڑا رائٹنگ بیڈ ٹیبل پر رکھا.

www.novelsclubb.com

آپ کو اتنا یقین کیسے تھا کہ میں آپ کا پرپوزل قبول کر لوں گا.....؟؟ عمران کو پتہ نہیں کیوں مگر اشمل سے بات کرنے میں مزہ آرہا تھا.

سر آپ مجھے جانتے نہیں ہیں. میں نے پرپوز ہی ایسے کرنا تھا کہ آپ کے پاس "ہاں" کے سوا کوئی چارہ نہیں بچنا تھا.

مگر اب تو میں نے شادی کر لی ہے. اصل میں مجھے شادی کا بہت شوق تھا. کلاس میں جب بھی ٹیچر نے پوچھا آپ بڑی ہو کر کیا بننا چاہتی ہیں.....؟؟

تو میرا ایک ہی جواب ہوتا "دلہن" _____ اگر میں لڑکا ہوتی تو چار شادیاں کرتی اور افئیر کا تو پوچھو مت. مجھے ہر رنگ، نسل، زبان، علاقے اور عمر کی لڑکی پسند ہے. آپ نے اکثر سنا ہو گا کہ لوگ کہتے ہیں ہر انسان کے اندر ایک "بچہ" ہوتا ہے مگر میرے اندر ایک "مرد" ہے _____ اشمل کی بات پر عمران کھل کر ہنسا

آپ خاصی دلچسپ ہیں. عمران نے کرسی ساتھ ٹیک لگائی.

تعریف کا بہت شکریہ مگر اب سیلری دے دیں. دوسرا انٹرویو کے وقت آپ نے کہا تھا کہ employee کی شادی پر آپ لوگ بونس بھی دیتے ہیں. اشمل کی بات پر عمران نے سیدھا ہوتے ہوئے انٹر کام پر اکاؤنٹ افسر کا نمبر ملانے کا کہا

کب ہے آپ کی شادی.....؟؟ عمران نے رسیور کان ساتھ لگایا ہوا تھا.

سر شادی تو کل ہو گئی ہے مگر خرچا تو چاہیے نا_____ اشمل کے جواب پر عمران کو حیرت ہوئی. وہ کہیں سے بھی نئ نویلی دلہن نہیں لگ رہی تھی. نہ مہندی، نہ کپڑے، نہ کسی قسم کی شرماہٹ_____ عمران کے یوں دیکھنے پر اشمل نے آبرو اچکائے.

آپ جھوٹ بول رہیں ہیں.....؟؟ عمران نے سنجیدگی سے پوچھا تبھی اکاؤنٹس آفیسر کی آواز سپیکر سے ابھری.

سر ہم مسلمانوں کی شادی میں وقت ہی کتنا لگتا ہے. تین دفعہ "قبول ہے" بولو اور اگلے کے گلے پڑ جاؤ. صرف پانچ منٹ لگتے ہیں. اشمل کے جواب پر عمران نے سر ہلاتے ہوئے افیسر کو سیلری کے ساتھ ساتھ بونس دینے کا کہا

شکریہ سر_____ اشمل اٹھ کھڑی ہوئی.

مجھے افسوس ہے اتنی اچھی لڑکی ہاتھ سے نکل گئی ہے. اگر آپ مجھے پرپوز کرتیں تو مجھے خوشی ہوتی. عمران کو شرارت سوجھی.

سر افسوس کی کونسی بات ہے. آپ اگر سیریس ہیں تو میں طلاق لے لیتی ہوں.

اشمل مزے سے کہتی دوبارہ بیٹھ گئی.

کیا.....؟؟ عمران ایسا جواب کی امید نہیں کر رہا تھا.

سر میں تو آپ کے لیے کہہ رہی تھی کہ اداس نہ ہوں. اشمل دوبارہ کھڑی ہو گئی

جبکہ مسکراہٹ ہنوز قائم تھی.

مس اشمل آپ بھی نا!!!_____ عمران نے نفی میں سر ہلایا.

آپ کے ہسبنڈ کیا کام کرتے ہیں....؟؟ عمران نے اشمل کو جاتا دیکھ کر پوچھا

وہی جو بڑے بڑے سیاستدان اور اس ملک کا ہر وزیر اعظم کرتا ہے. اشمل نے

مڑتے ہوئے جواب دیا.

مطلب.....؟؟ عمران نے نا سمجھی سے پوچھا

مطلب سر کہ وہ بھیک مانگتے ہیں. فقیر ہیں. اشمل کے جواب پر عمران کو اُس کی

ذہنی حالت پر شک ہوا.

آپ سیریس ہیں....؟؟عمران نے تصدیق چاہی کے جو سنا ہے وہی کہا ہے.

میرے خیال سے "آپ پاگل ہیں" کہنا چاہ رہے ہیں. اشمل نے جملہ درست کیا.

آپ نے سچ مچ ایک فقیر سے شادی کی ہے. عمران کی حیرت دیدنی تھی.

جی بلکل_____ اشمل نے اعتماد سے جواب دیا جس پر عمران نے ایک سرد آہ خارج کی.

مس اشمل آپ بہت مختلف لڑکی ہیں. عمران نے اقرار کیا.

سر آپ کو معلوم ہے کہ مس صائمہ آج کل کہاں ہیں.....؟؟اشمل نے جاتے جاتے پوچھا

www.novelsclubb.com

پتہ نہیں. عمران نے لاپرواہی سے جواب دیتے ہوئے کرسی سے کھڑا ہو گیا.

سر وہ آپ کی بیوی ہیں. ان کا پتہ کریں. اشمل کو سچ مچ فکر ہوئی.

مجھے وہ پسند نہیں ہیں اس لیے مجھے ان کی پرواہ نہیں. عمران نے مکمل سنجیدگی سے جواب دیا.

سر آپ جھوٹ بھی بول لیتے ہیں. اشمل کے سوال پر عمران کو حیرت ہوئی.

سر آپ ان سے بہت محبت کرتے ہیں مگر مانتے نہیں. میرے خیال سے محبت میں "انا" کی جنگ نہیں ہونی چاہیے. وہ بہت اچھی ہیں. بس رونا دھونا زیادہ کرتیں ہیں. آپ دونوں کی جوڑی بلکل پرفیکٹ ہے. اشمل کے کومنٹس پر عمران خاموشی سے ونڈو کی طرف دیکھنے لگا

آپ دونوں کی پرسنیلٹی ایک دوسرے کے متضاد ہیں اور متضاد چیزیں ہی ایک دوسرے کو attract کرتیں ہیں. انھیں جتنی جلدی ہو سکیں تلاش کریں ورنہ پچھتائیں گے. اشمل کہتی ہوئی مڑی.

سنو_____ عمران کی آواز پر اشمل پلٹی.

تم فقیر ساتھ شادی کر کے خوش ہو..؟؟ عمران کے سوال پر اشمل ہنس دی.

سر میں پیدائشی طور پر خوش باش ہوں. ہاں البتہ اگر یہ سوال آپ فقیر سے کریں گے تو آپ کی توقع کے عین مطابق جواب ملے گا. اشمل قہقہ لگاتی آفس سے باہر چلی

گئی جبکہ عمران اس کے جواب کو سوچتا مسکرانے لگا

صائمہ.....؟؟زیر لب دہرایا

کتنی عجیب بات ہے یہ لڑکی کہتی ہے کہ مجھے صائمہ سے محبت ہے اور مجھے ہی پتہ نہیں.

کیا بکواس ہے.....؟؟عمران نے ٹیبل پر ہیپر ویٹ زور سے گھمایا.

♣♣♣♣♣

سارے دن کی تھکن سے چور عمران آفس میں بیٹھا گہری سوچ میں ڈوبا تھا. فون کی گھنٹی نے اسے سوچوں کے بھنور سے نکالا

www.novelsclubb.com

آپا آپ ابھی تک سوئیں نہیں.....؟؟عمران نے کال اٹینڈ کرتے محبت سے پوچھا.

عذرا آپا اس دنیا کی وہ واحد شخصیت تھیں جس سے عمران دل کی گہرائیوں سے احترام اور محبت کرتا تھا.

تم نے صبح کہا تھا کہ عدیل سے بات کراؤ گے. مگر ابھی تک ان کی کال نہیں آئی.

عذرا آپا نے گلہ کیا.

میری پیاری اور بھولی آپا_____ عدیل بھائی دوستوں ساتھ سوات گئے ہیں.

میری ان سے بات ہوئی تھی وہ بلکل ٹھیک ہیں. وہاں پر سگنلز ایشو ہے. آپ انھیں جانتی تو ہیں کہ وہ کتنے لاپرواہ ہیں. دوستوں ساتھ ہوں تو انھیں کسی چیز کا ہوش ہی نہیں رہتا. اسی لیے آپ کو کال کرنا بھول گئے ہوں گے.

عمران نے بہانہ بنایا وہ عذرا کو اداس نہیں کرنا چاہتا تھا. کیونکہ آج کل ان کی طبیعت بھی ٹھیک نہیں تھی.

وہ لاپرواہ تو شروع سے ہی ہیں مگر اس بار تو انہوں نے حد ہی کر دی ہے. مجھے ایک کال بھی نہیں کی. حالانکہ وہ جانتے ہیں کہ میں پریشان ہو جاتی ہوں. نہ کچھ کھانے کو دل کر رہا ہے نہ ہی دوا لینے کو_____ عذرا آپا نے کہا تو عمران نے فوراً وال کلاک کی طرف دیکھا

آپا حد ہے آپ نے ابھی تک دوا کیوں نہیں لی. جبکہ آپ کو پتہ ہے دوا سے ناغہ نہیں

کرنا. ڈاکٹرز ناراض ہوتے ہیں. عمران کو فکر ہوئی.

دل نہیں کر رہا. عمران میں سچ کہہ رہی ہوں میرا دل اداس ہے. تم سچ تو بول رہے ہونا!!!، اگر کوئی اور بات ہے تو بتا دو. عذرا آپا کے پوچھنے پر عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے اپنا کوٹ اٹھایا

آپا میں نے آپ سے کبھی پہلے جھوٹ بولا ہے جواب بولو گا. عمران نے مصنوعی خفگی کا اظہار کیا.

اوہو اب تم نہ ناراض ہو جانا میں آگے ہی ڈپریس ہوں. عذرا آپا کے جواب پر وہ ہنس دیا.

www.novelsclubb.com

میں آرہا ہوں پھر مل کر کھانا کھاتے ہیں. عمران کی بات پر وہ مسکرا دیں. جبکہ عمران آفس سے نکل کر لفٹ کی طرف چل دیا.

سنو_____ عذرا آپا نے قدرے رازداری میں مخاطب کیا

جی آپا حکم کریں. کیا چاہیے، کیا لیتا آؤں.....؟؟ عمران نے لفٹ میں داخل

ہوتے ہوئے فسٹ فلور کا بٹن دبایا.

وہ جو لڑکی صبح تمہارے کمرے میں تھی. اس کا کیا کرنا ہے. میرا مطلب ہے وہ تمہارے کمرے میں ہی رہے گی.....؟؟ عذرا کے سوال پر عمران جو سارا دن بہت پریشان رہا تھا ہلکا پھلکا ہو گیا.

آپا آپ کیا چاہتی ہیں....؟؟ عمران نے فسٹ فلور پر اترتے ہوئے ڈرائیور کو گاڑی ریورس کرنے کا اشارہ کیا جو بلکل تیار کھڑا تھا.

کچھ نہیں بس ویسے ہی پوچھا تھا. عذرا کو اب اپنے سوال پر شرمندگی ہوئی.

آپا وہ میری بیوی ہے اور میرے خیال سے بیوی اپنے شوہر پاس ہی رہتی ہے. اس میں حیرانگی والی کونسی بات ہے.....؟؟ عمران نے ڈرائیور کو دروازہ کھولنے کا اشارہ کیا.

مجھے تمہاری شادی ہضم نہیں ہو رہی. یہ کیسی شادی ہے...؟؟ اور وہ لڑکی وہ تو مجھے بلکل بھی پسند نہیں آئی. عذرا کی بات پر عمران گاڑی میں بیٹھتے ہوئے ٹیک لگا گیا.

اچھا کیا کروں. طلاق دے دو...؟؟ عمران نے پوچھا

میں نے یہ تو نہیں کہا بس ایسی لڑکیاں اچھی نہیں ہوتیں. جو اپنے والدین کی وفادار نہیں وہ تمہاری کیا ہو گی....؟؟ عذرا کی بات پر عمران نے ڈرائیور کو گاڑی چلانے کا اشارہ کیا.

آپا وہ بہت اچھی لڑکی ہے. وفادار، قابل اعتماد، بدگمانی نہ رکھیں. وہ آپ کی بہت خدمت کرے گی. عمران نے کہا تو عذرا خاموش ہو گئیں مگر انھیں یوں عمران کا سائیڈ لینا برا لگا

اچھا باقی باتیں گھر آکر کرتا ہوں. عمران نے کال کاٹتے ہوئے فون ڈیش بورڈ پر رکھا اسے خود پر بھی حیرت تھی کہ وہ صائمہ کی حمایت میں کیوں بول رہا تھا.....؟؟

♣♣♣♣♣

آپا پلیز بس کر دیں. طبیعت خراب ہو جائے گی. کچھ نہیں ہوا عدیل بھائی کو

_____ دن بھر کی شدید تھکاوٹ کے باوجود وہ عذرا کی دلجوئی کر رہا تھا.

پھر وہ مجھے کال کیوں نہیں کر رہے.....؟؟ عذرا کی ایک ہی رٹ تھی.

چلیں میں آپ کی بات عدیل بھائی سے کرواتا ہوں مگر ایک شرط پر_____

عمران نے اپنا فون نکالتے ہوئے کہا

کیسی شرط.....؟؟ عذرا ایک دم چپ ہو گئی.

یہی کہ کھانا کھا کر آپ دوا لیں گی پھر میں آپ کی بات کروا دوں گا. عمران کی بات سنتے ہی عذرا مان گئی.

آیا جی کھانا لگا دیں. عمران نے آواز دیتے ہوئے اپنا کوٹ اتارا. ٹائی ڈھیلی کی اور بیڈ پر اوندھا لیٹ گیا.

www.novelsclubb.com

جب تک کھانا لگتا ہے آپا سر دبا دیں بہت تھک گیا ہوں. عمران نے آنکھیں بند کرتے ہوئے لاڈ سے کہا تو عذرا مسکرا دیں.

سنو" وہ" بھی ہمارے ساتھ ہی کھانا کھائے گی.....؟؟ سر دباتے اچانک عذرا کو صائمہ کا خیال آیا.

آپا مجھے ایک بات بتائیں. آپ کو کیا ہوتا جا رہا ہے. پہلے تو آپ ایسی نہیں تھیں.

.....؟؟ عمران نے عذرا کا ہاتھ تھامتے ہوئے پوچھا

وہ کسی اور مذہب سے تعلق نہیں رکھتی اور نہ ہی اسے کوئی چھوت کی بیماری ہے. تو پھر اس ساتھ کھانا کھانے سے کیا فرق پڑے گا.....؟؟ عمران نے مزید کہا

عمران مجھے وہ تیرے لیے اچھی نہیں لگ رہی میرا مطلب ہے تیرے ساتھ _____ عذرا نے ہچکچاتے ہوئے کہا تو عمران نے بیٹھتے ہوئے اپنے کف فولڈ کیے.

میں نے سوچا تھا تُو کوئی بہت ہی پیاری لڑکی پسند کرے گا مگر _____ عذرا کے لہجہ میں مایوسی تھی. اتنی دیر میں آیا کھانے کی ٹرے اٹھا لائی.

اچھا آپ ایسا کریں اپنی پسند کی لڑکی تلاش کریں. میں اس سے شادی کر لوں گا اور اسے چھوڑ دوں گا. پھر آپ جی بھر کے اپنے ارمان نکال لیے گا میں منع نہیں کروں گا _____ عمران نے عذرا کو نوالہ بنا کر دیا.

اب کیوں اداس ہیں.....؟؟ عذرا کے چہرے پر اداسی دیکھ کر عمران نے پوچھا

بس وہ ہمارے ساتھ کھانا نہیں کھایا کرے گی. وہ ہم بہن بھائی کے درمیان نہ آئے

ورنہ_____ عذرا نے کھانا کھاتے ہوئے رک کر کہا

وہ ہم بہن بھائی کے درمیان آ ہی نہیں سکتی. کیونکہ مجھے آپ جتنا کوئی پیارا ہے ہی

نہیں. پھر اس کی کیا مجال_____ عمران ساتھ ساتھ عذرا کو کھانا بھی کھلا رہا تھا.

بس اور نہیں_____ کچھ دیر بعد عذرا نے مزید کھانے سے انکار کر دیا تو عمران

انھیں سکون کی دوا دیتا اٹھ کھڑا ہوا.

عدیل سے بات تو کراؤ.....؟؟ عذرا کے کہنے پر عمران پلٹا.

آپا فون کی بیٹری ختم ہے. میں چارج کر کے انھیں فون کرتا ہوں تب تک آپ

آرام کریں. عمران آیا جی کو اشارہ کرتا کمرے سے باہر نکل گیا.

پورا جسم تھکاوٹ سے چور تھا اور آنکھیں نیند سے_____ عمران بمشکل

سیڑھیاں چڑھتا اپنے کمرے میں آیا تو خالی کمرہ اس کا منہ چڑھا رہا تھا. سب کچھ

صوفے پر پھینکتا وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا ہو کر خود کو دیکھنے لگا.

عمران بیٹا آپا تیری شادی دھوم دھام سے کرنا چاہتی ہیں جبکہ مجھے تیرا جنازہ دھوم دھام سے اٹھتا نظر آرہا ہے. پتہ نہیں عدیل بھائی کس کے ہاتھ لگے ہیں. ابھی تک کوئی ڈیمانڈ بھی سامنے نہیں آئی. عمران سوچتا واش روم کی طرف بڑھا تو صائمہ کو نکلتے دیکھ کر رکا.

تم ابھی تک جاگ رہی ہو. عمران نے اسے دیکھ کر پوچھا تو صائمہ نے ہاں میں سر ہلایا

کھانا کھایا.....؟؟ عمران وہیں دیوار ساتھ ٹیک لگائے پوچھنے لگا

جی سر کھالیا تھا. صائمہ نے آہستگی سے جواب دیا.

چلو پھر لیپ ٹاپ کھولو میں فریش ہو کر آتا ہوں. کچھ کام کرنا ہے. عمران نے بیڈ پر پڑے لیپ ٹائپ کی طرف اشارہ کیا اور خود فریش ہونے چلا گیا.

پتہ نہیں بیڈ پر بیٹھنا ہے یا_____ صائمہ ہچکچاتے ہوئے بیڈ کے کنارے بیٹھ کر لیپ ٹاپ آن کرنے لگی. ابھی بمشکل پانچ منٹ ہی گزرے تھے کہ عمران سلیپنگ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ڈریس پہنے باہر نکلا

تمام ایڈریس تبدیل کرنے ہیں. فون نمبرز بھی فیک ڈال دو. کیا پتہ عدیل بھائی کس کے ہتھے چڑھے ہیں. عمران نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے کہا

سر ہو سکتا ہے کہ یہ FBR والوں کا کام ہو. صائمہ نے کام کرتے ہوئے سرسری سے انداز میں کہا تو عمران جو لیٹنے کے لیے تکیہ درست کر رہا تھا چونک پڑا.

یہ تو مجھے خیال ہی نہیں آیا. عمران یک دم سیدھا ہوا.

سر میں نے ویسے ہی کہا ہے. صائمہ نے عمران کے یوں چونکنے پر ڈرتے ہوئے کہا

صائمہ تم ہمیشہ میرے کام آسان کر دیتی ہو. اب گیم کھیلنے کا مزہ آئے گا. عمران نے بالوں میں ہاتھ پھیرا.

صائمہ لیپ ٹاپ پر عمران کی ہدایات کے مطابق فائز تیار کر رہی تھی. مگر اس کی آنکھیں اب نیند سے بند ہونے لگیں تھیں.

بس کر دیں آپ کو شاید نیند آ رہی ہے. عمران نے صائمہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

تو وہ فورا لیپ ٹاپ بند کرتی اٹھی جبکہ عمران اسے بہت غور سے دیکھ رہا تھا.

صائمہ میرے سر میں بہت درد ہے کیا آپ دبا دیں گی.....؟؟ صائمہ کو صوفے پر لیٹتا دیکھ کر عمران نے بلایا.

جی سر میں _____ صائمہ کے پوچھنے پر عمران کو غصہ آیا.

آپ کا ہم نام کوئی اور بھی اس کمرے میں موجود ہے....؟؟ عمران کا جواب صائمہ کو لاجواب کر گیا وہ آہستہ آہستہ چلتی ہوئی بیڈ تک آئی.

جس رفتار سے آپ آ رہی ہیں صبح ہی پہنچیں گی. ایسا کریں رہنے دیں اور لائٹ آف کر دیں. عمران کہتا ہوا دوسری طرف کروٹ لے گیا جبکہ صائمہ نے شکر کا کلمہ پڑھا اور لائٹ بند کرتے ہوئے صوفے پر لیٹ گئی.

♣♣♣♣♣

سر دو دن سے اسفند صاحب نہیں آئے. اب اُس بندے کا کیا کرنا ہے.....؟؟ اُس کی حالت کافی خراب ہو رہی ہے. پتہ نہیں کس وجہ سے صاحب نے انھیں پکڑا

تھا اور کیا معلومات چاہیے تھی. ارحم نے اکرم چوکیدار کی بات سنتے فون کو کان سے ہٹا کر گھورا.

اسفند کا کچھ پتہ نہیں مطلب.....؟؟ارحم نے قدرے غصے سے سوال کیا.

سر میرا مطلب ہے کہ انھوں نے خود بھی چکر نہیں لگایا اور اُن کا فون بھی بند جا رہا ہے. اکرم کے جواب پر ارحم کے ماتھے پر شکنیں پڑیں.

اچھا میں چک کرتا ہوں. تم پریشان نہ ہو میں رات میں چکر بھی لگاؤں گا اور ہاں اس بندے کا خیال رکھو. اسے کچھ نہیں ہونا چاہیے بلکہ یوں کرو کہ اُسے ڈرائینگ روم سے نکال کر کمرے میں شفٹ کر دو. ارحم نے ہدایات دیتے ہوا کال بند کی اور اسفند کا نمبر ڈائل کرنے لگا

آفس اور ذاتی تمام نمبرز بند جا رہے تھے. کئی بار ٹرائی کرنے کے باوجود بھی جب کال نہ ملی تو ارحم نے غصے سے فون جیب میں ڈال لیا.

اللہ ہی خیر کرے. جناب نے خیر سے سو جگہ "پنگے" لے رکھے ہیں. یہ نہ ہو کہ

کوئی سالہ اٹھالے گیا ہو. ارحم نے خود کلامی کرتے ہوئے گاڑی کی چابیاں اٹھائیں اور باہر نکل گیا.

گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے بھی وہ بار بار اسفند کا نمبر ڈائل کر رہا تھا. پھر تھک ہار کر فون ڈیش بورڈ پر رکھ دیا. کیا بات ہو سکتی ہے.....؟ارحم سوچتا ہوا آفس پہنچا سر اندر ہیں.....؟؟ارحم نے سر سلمان کے پی اے سے پوچھا اور اُس کا جواب سنے بغیر ہی اندر داخل ہو گیا کہ وہ بیٹھیں بھی ہیں کہ نہیں.....؟؟

آؤ ارحم آؤ_____ارحم پر نظر پڑتے ہی سلمان صاحب نے سب کام چھوڑ کر اس کی طرف دیکھا.

مجھے ہی کہہ رہے ہیں نا!!!!_____ارحم نے مصنوعی ایکٹنگ کرتے ہوئے پوچھا اور سلمان صاحب کے سامنے پڑی کرسی بیٹھنے کے لیے کھینچی.

ارحم میں بہت پریشان ہوں. جیسے ہی سر سلمان نے یہ الفاظ کہے ارحم مسکرانے لگا کوئی پریشانی میں اتنا تیار ہو کر آفس میں بیٹھ کر گاجر کا حلوہ کیسے کھا سکتا ہے.....؟؟

www.novelsclubb.com

ارحم کا اشارہ سمجھتے سر سلمان نے پلیٹ ارحم کی طرف کھسکا دی.

ہاں اب لگ رہا ہے کہ آپ پریشان ہیں. بتائیں کیا ہوا ہے.....؟؟ارحم نے گاجر کا حلوہ کھاتے ہوئے پوچھا حالانکہ وجہ جانتا تھا.

یار رر روہ دو دن سے اسفند کی کوئی خیر خبر نہیں ہے. سلمان صاحب کے چہرے پر واضح پریشانی کے آثار تھے.

سر آپ کبھی کبھی بلکل چھوٹے سے بچے بن جاتے ہیں. وہ اپنے سالوں سے اتنے پنگے لیتا ہے تو سسرال والے لے گئے ہوں گے. انھیں خدمت کرنے دیں. ارحم نے پلیٹ خالی کرتے میز پر رکھی.

ارحم_____ سر سلمان کی آواز میں وارننگ تھی.

اس میں بھلا اتنی پریشانی والی کونسی بات ہے. اب اگر FBR کا بڑا آفسر یوں چھوٹی چھوٹی باتوں پر پریشان ہونے لگے گا تو محکمہ کا کیا ہو گا.....؟؟ارحم نے سلمان صاحب کا جملہ دہرایا تو وہ اسے گھورنے لگے.

www.novelsclubb.com

پہلی بات تو یہ کہ وہ آپ کا لاڈلا خود ہی کہیں چلا گیا ہو گا. دوسرا اگر وہ خود کہیں نہیں گیا تو اُس کے اوپر بھی ایک نگران آپ نے مقرر کیا تھا اُس سے پوچھ لیں کہ محترم اسفند یار ولی کہاں ہیں.....؟؟ارحم کے یاد دلانے پر جیسے سلمان صاحب کو ہوش آیا.

میں تو بلکل بھول ہی گیا تھا. جلدی سے فیاض کو کال کرو کہ آفس آئے اور رپورٹ کرے. اب سلمان صاحب بلکل نارمل لگ رہے تھے.

یعنی اپنا بیلنس استعمال کروں_____ارحم نے کال ملاتے ہوئے کہا

تمہاری کونسی محبوبہ ہے جسے تم نے کالز کرنا ہوتیں ہیں. یہ بیلنس ہمارے ہی کام آنا ہے. سلمان صاحب کے طنز پر ارحم مسکرایا.

سر آپ مجھے بہت ہی ہلکا لے رہے ہیں_____اتنی دیر میں فیاض نے کال اٹینڈ کر لی.

جلدی آفس میں رپورٹ کرو. سر کا آڈر ہے. ارحم نے حاکمانہ انداز میں کہتے کال بند

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کر دی.

یار رر راسفند کے بارے میں بھی کچھ سوچو، ہر وقت جلتا کڑھتا رہتا ہے. میں چاہتا ہوں اب اس کا گھر بس جائے. سلمان صاحب کی فکر پر ارحم نے ہلکا سا قہقہ لگایا.

آپ میرے اندازے کے مطابق "سلمان صاحب" ہی ہیں مگر حرکتیں "سلمیٰ میڈم" جیسی کر رہیں ہیں. یہ کہاں سے آپ کے اندر ممتا جاگ گئی ہے.....؟؟

وہ اپنا اچھا بُرا خوب سمجھتا ہے. اسے سمجھانے کی ضرورت نہیں ورنہ وہ ہمیں سمجھانے بیٹھ جائے گا.

اور اُس کا فون بند ہونے پر میرے دن تو بہت ہی اچھے گزرے ہیں. ورنہ ہر وقت کچھ نہ کچھ فرماتے ہی رہتے تھے. اوپر سے میری شان میں جو قصیدے پڑھتے تھے وہ ایک طرف_____ ارحم ابھی اسفند پر روشنی ڈال ہی رہا تھا کہ فیاض نے اندر داخل ہوتے ہوئے سلوٹ مارا.

ہاں فیاض جلدی بولو اسفند کی کیا رپورٹ ہے.....؟؟ سلمان صاحب کے پوچھنے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

پر فیاض نے مودبانہ لہجے میں اسفند کار کشے میں بیٹھنے سے لے کر اشمل کے گھر جانے تک ساری بات تفصیل سے بتادی.

یہ لڑکی کون ہے اور اسفند کی کیا لگتی ہے.....؟؟ سلمان صاحب نے حیرانگی سے ارحم کی طرف دیکھا.

کون سی لڑکی_____ مجھے تو کوئی لڑکی نظر نہیں آرہی ہے_____ آپ فیاض کو لڑکی کہہ رہے ہیں.....؟؟

سر آپ کا اسفند کی جدائی میں بہت ہی برا حال ہے. اچھے خاصے مرد کو لڑکی بنادیا ہے. آج مجھے اندازہ ہوا ہے کہ آپ اسفند سے کتنی محبت کرتے ہیں. ارحم کی زبان نان سٹاپ چل رہی تھی جب سلمان صاحب نے اسے غصے سے دیکھا.

سوری سر لیکن مجھے لڑکی نظر نہیں آرہی ہے. میں تو ترس گیا ہوں اللہ کی اس مخلوق کو دیکھنے کے لیے_____ آپ سرکار سے اجازت لیں کہ ہمارے ڈیپارٹمنٹ میں بھی اس مخلوق کو رکھا جائے تاکہ افسر دل لگا کر ڈیوٹی کریں. کیونکہ ماحول پر اچھا

اثر پڑے گا جیسے لوگوں نے مچھلیاں اور طوطے رکھے ہوتے ہیں. ارحم کی باتوں پر فیاض منہ نیچے کیے اپنی ہنسی دبا گیا.

ارحم میں اُس لڑکی کی بات کر رہا ہوں جو اسفند کو لے کر گئی ہے. سلمان صاحب نے خاصا لفظوں پر زور دیتے ہوئے کہا

اچھاااااااااوہ_____ خوش نصیب ہے جی ورنہ ہمیں تو کوئی پوچھتا ہی نہیں.

ارحم نے سرد آہ بھری.

اگر تمہاری "وہ" اب "یہ" میں تبدیل نہ ہوئی تو جانتے ہو نا اااا پھر کیا ہو گا.....

؟؟ سلمان صاحب نے کرسی پر جھولتے ہوئے کہا

پتہ نہیں آپ اور اسفند ایک دم دھمکی پر کیوں اتر آتے ہیں. بندے کو مذاق بھی نہیں کرنے دیتے. ارحم نے منہ بناتے ہوئے فیاض کی طرف دیکھا.

تم بکواس کیوں نہیں کرتے کہ وہ لڑکی کون تھی.....؟؟ آدھی بات بتا کر اشتہار ختم ہونے کا انتظار کر رہے ہو. ارحم نے غصے سے فیاض کی طرف دیکھا

سر وہ لڑکی دراصل عمران کی پی اے ہے. ابھی ایک ماہ ہی ہوا ہے اسے نوکری کرتے_____ جیسے ہی فیاض نے اشمل کے بارے میں بتایا ارحم اپنی جگہ پر اچھل پڑا.

سر وہ لڑکی اتنی بتمیززززاور تیززززز ہے کہ میں تو اس کے آگے کچھ بھی نہیں_____ ارحم کے کومنٹس پر سلمان صاحب مسکراتے ہوئے آگے کو جھکے یعنی تم آج مانتے ہو کہ بتمیززززہو.....؟؟ سلمان صاحب کے پوچھنے پر ارحم نے گہرا سانس خارج کیا.

آپ ایک دفعہ اُس سے ملیے گا ضرور پھر آپ کو خود بخود میری قدر آجائے گی_____ ارحم کے جواب پر سلمان صاحب نے کچھ سوچتے ہوئے سر ہلایا.

ملنا تو اُس لڑکی سے پڑے گا. کہیں وہ کسی گینگ کا حصہ نہ ہو. دوسرا اس نے ایک FBR کے آفسر کو یرغمال بنایا ہے. جو کہ جرم ہے. سلمان صاحب اب بہت سنجیدہ تھے.

فلحال میری سمجھ سے یہ بات بلکل باہر ہے کہ اسفند جیسا ذہین، قابل، ہوشیار آفسر اس کے قابو کیسے آیا اور وہ وہاں سے نکلا کیوں نہیں.....؟؟اسے ہم سے رابطہ کرنا چاہیے تھا. سلمان صاحب نے پن انگلیوں میں گھماتے ہوئے کہا

(کیونکہ وہ نکلنا نہیں چاہتا ہو گا. اب کی بار ارحم نے صرف دل میں سوچا)

سر وہ انھوں نے اُس لڑکی سے شادی کر لی ہے_____ فیاض کے منہ سے جیسے ہی یہ جملہ نکلا سلمان صاحب اور ارحم ایک ساتھ اپنی جگہ سے کھڑے ہو گئے.

کیا.....؟؟دونوں کے منہ سے بے ساختہ نکلا اور پھر گہری خاموشی چھا گئی.

♣♣♣♣♣

www.novelsclubb.com

اسفند کب سے قاسم کو داد و ساتھ لڑتا دیکھ رہا تھا مگر اب بات کافی بڑھ گئی تھی.

اسفند حیران تھا کہ وہ کیسا بیٹا ہے جو اپنی ماں اے محض پیسوں کے لیے لڑ رہا ہے.

کاش میری ماں آج میرے پاس ہوتی تو میں دنیا جہاں کی نعمتیں ان کے پاؤں میں ڈال دیتا.

اماں میں آپ کو سمجھا سمجھا کر تھک گیا ہوں. آخر آپ سمجھتی کیوں نہیں ہیں. مجھے پیسوں کی سخت ضرورت ہے. آپ یہ مکان بیچ کر مجھے پیسے دے دیں. آپ کی زندگی رہ ہی کتنی گئی ہے. یہی کوئی دو چار سال_____ وہ آپ کہیں بھی گزار سکتیں ہیں. قاسم نے اب کی بار تقریباً چیختے ہوئے کہا

تجھ جیسی اولاد سے تو بہتر تھا کہ میں بے اولاد ہی رہتی. خوامخواہ میں تیرے لیے روتی رہی. بندہ بڑا ناشکرا ہے.

اللہ نے تجھے مجھ سے جدا کر کے مجھ پر بڑا رحم کیا تھا. مگر میں نے دن رات اللہ سے تجھے مانگ مانگ کر اپنے اوپر خود ظلم کیا.

کاش قاسم تُو کبھی واپس نہ آتا کم از کم میری ممتا کا بھرم تو رہ جاتا. دادو اب رونے لگیں تھیں.

اماں میں تجھے بڑی اچھی سے جانتا ہوں. اس لیے یہ رونا دھونا کسی کام کا نہیں.

زیادہ ڈرامے نہ کر_____ ابھی تو میں پیار سے کہہ رہا ہوں. ورنہ تجھے یاد ہو گا

جب تُو نے پچھلی بار مجھے زیور اور پیسے نہیں دیے تھے تو میں نے تیرے ساتھ کیا کیا تھا. قاسم اب سارے لحاظ بالائے طاق رکھ کر بول رہا تھا جبکہ اس کی باتیں سن کر اسفند کا خون کھولنے لگا تھا.

اب میں تجھ سے ڈرتی نہیں ہوں. ابھی اشمل آتی ہو گی دیکھنا پھر وہ تیرا کیا حال کرے گی.....؟؟

وہ مجھ سے بہت محبت کرتی ہے. کوئی مجھے کچھ کہے وہ برداشت نہیں کرتی. اب میں اکیلی نہیں ہوں. دادو کو ایک بار ماضی کی یاد نے ڈرا دیا تھا.

ہاہاہا اشمل _____ آج میں اس کی بھی تیزی نکال دوں گا. مجھے تو تُو جانتی ہے نا!!!! _____ قاسم نے خباثت سے کہا

خبردار جو تو نے اس بچی کی طرف گندی نظر سے دیکھا. شرم کر وہ تیری بیٹی کے برابر ہے اور کچھ نہیں تو اپنی عمر کا ہی لحاظ کر لے. دادو کو قاسم کی بات بہت بری لگی.

بیٹی_____ میری کوئی بیٹی نہیں ہے اور اتنی خوبصورت لڑکی کو کون بیٹی بناتا ہے. مجھے پاگل کتے نے کاٹ رکھا ہے کہ اسے بیٹی بناؤں. قاسم کی باتیں جہاں دادو کو غصہ دلا رہیں تھیں وہیں اسفند کا میٹر بھی گھوم گیا اور وہ اپنی زنجیر دیکھنے لگا.

باہر اُس کا شوہر بیٹھا ہے. وہ تیری بکواس سن رہا ہے. بول نہیں سکتا مگر سنائی اسے سب دیتا ہے. دادو نے اسفند کی طرف اشارہ کیا.

یہ فقیر تو میرے ایک جھٹکے کی مار ہے. قاسم نے چٹکی بجاتے ہوئے باہر دیکھا قاسم تُو یہاں سے دفع ہو جا. میں نے سوچا تھا کہ کافی وقت گزر گیا ہے اب تُو بدل گیا ہو گا مگر میں غلط تھی. جڑوں کے بگڑے کبھی نہیں سدھرتے. دادو کو قاسم کی باتوں سے شدید دکھ پہنچا. تبھی دروازے پر ہونے والی دستک نے سب کی توجہ اپنی طرف حاصل کی.

آ گئی تیری بلبل_____ دیکھ آج میں اس کا کیا حشر کروں گا. قاسم نے کہتے ہوئے کمرے سے باہر قدم رکھا جبکہ اسفند اپنی زنجیر کو آہستہ آہستہ کھول رہا تھا.

دروازہ کھولتے ہی قاسم سائیڈ پر ہو گیا.

اشمل واپس لوٹ جا_____ دادو نے آواز لگائی مگر اشمل ایسی کسی صورت حال کے لیے تیار نہ تھی لہٰذا سمجھ نہ سکی.

دادو کیا ہے_____ اشمل بولتی ہوئی اندر داخل ہوئی تو دروازہ زور سے بند ہوا.

قاسم نے اشمل کی بازو مڑوڑتے ہوئے اس کی پشت اپنے ساتھ لگائی.

اشمل اس اچانک حملے کے لیے تیار نہ تھا. اس لیے تھوڑی گھبرا گئی اور پریشانی سے دادو اور پھر اسفند کی طرف دیکھنے لگی.

قاسم اسے چھوڑ دے، اگر تُو نے اسے زرا بھی نقصان پہنچایا تو بہت پچھتائے گا. میں تیرا لحاظ نہیں کروں گی کہ تُو میرا بیٹا ہے. دادو نے ہاتھ میں ڈنڈا پکڑتے ہوئے کہا میں اس فسادی لڑکی کو آج برباد کر دوں گا. اس نے میرا بہت نقصان کیا ہے. قاسم نے دادو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

بس بس زیادہ ڈینگے مارنے کی ضرورت نہیں ہے. میں نہ ہوئی پاکستان کی معیشت

ہو گئی جسے آسانی سے برباد کر دو گے. اشمل کے طنز پر قاسم نے اس کے بال مٹھی میں لے کر کھینچے تو اشمل کی چیخوں سے گھر گونج اٹھا.

چھوڑو مجھے_____ اشمل نے اپنا آپ چھڑانے کی بھرپور کوشش کی مگر ناکام رہی.

قاسم اسے چھوڑ دے ورنہ میں یہ ڈنڈا تیرے سر پر مار دوں گی. دادو غصے سے کانپنے لگیں تھیں.

اماں اسے تو میں نہیں چھوڑوں گا اور تو جانتی ہے کہ میں ضد کا کتنا پکا ہوں. اگر تُو میرے راستے میں آئی تو میں اس کا گلا دبا دوں گا. قاسم نے اشمل کی شہ رگ پر انگوٹھا رکھا.

قاسم کی دھمکی پر دادو کچھ قدم اس سے دور ہوئیں تو وہ اشمل کو گھسیٹ کر کمرے میں لے جانے لگا جبکہ اشمل کی نظریں مسلسل کچھ ڈھونڈ رہیں تھیں.

خبردار کوئی ہوشیاری نہیں_____ قاسم نے دوبارہ اس کے بالوں کو پیچھے کھینچتے

ہوئے کہا

اشمل نے درد کی شدت سے آنکھیں بند کیں جواب گیلی ہونے لگیں تھیں اور پوری قوت لگا کر اس کے پاؤں پر اپنا جوتا مارا جس سے قاسم لڑکھڑایا ضرور مگر اشمل پر اس کی گرفت ڈھیلی نہ پڑی.

گالیاں بکتے قاسم نے اشمل کا رخ اپنی طرف کیا اور ایک زوردار تھپڑ اشمل کی گال پر مارا جس کی آواز سے دادو کی چیخیں نکل گئیں اور اسفند کی کنپٹیاں پھٹنے لگیں.

تُو نے میرا سارا پلان خراب کر دیا ہے. اب میں تجھے برباد کر کے کوٹھے پر بیچ دوں گا. پھر تجھے پتہ چلے گا کہ قاسم سے پنگا لینے کا کیا نتیجہ نکلتا ہے.....؟؟ قاسم نے اسے گھسیٹ کر کمرے کے اندر کیا جبکہ دادو مسلسل قاسم کو اشمل سے دور کرنے میں لگی ہوئیں تھیں. جس پر قاسم نے دادو کو زور سے دھکا دیا اور وہ باہر جا گریں.

دادو نے بیٹے کا لحاظ رکھتے ہوئے ڈنڈا نہیں مارا لیکن قاسم نے ماں کا کوئی لحاظ نہیں رکھا. اشمل آج اپنے آپ کو بہت بے بس محسوس کر رہی تھی.

اس سے پہلے کہ قاسم، اشمل ساتھ کچھ غلط کرتا اسفند نے اپنا پاؤں زنجیر سے آزاد کرتے ہوئے کمرے کا رخ کیا اور قاسم کو ایک جھٹکے سے اشمل سے ہٹایا.

اچھا تو اب تیری بھی غیرت جاگ گئی ہے. چل مل بانٹ کر کھا لیتے ہیں_____

قاسم نے اسفند کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو اشمل خود میں سمٹ گئی. جبکہ موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے داد و نے زور سے ڈنڈا قاسم کے سر پہ دے مارا.

بس داد و اتنا ہی کافی ہے_____ اشمل نے مزید مارنے سے روکا جبکہ قاسم کے سر سے خون اور داد و کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے

قاسم گرنے والے انداز میں زمین پر بیٹھتا چلا گیا اور اشمل بھاگ کر داد و سے لپیٹ گئی. اسفند نے قاسم کو پکڑ کر اٹھایا اور اس کے دونوں ہاتھ کمر پر زنجیر سے باندھ دیے.

میں محلے کے "دو نمبر ڈاکٹر" کو بلا کر لاتی ہوں. کہیں قتل کا کیس نہ بن جائے. پاکستانی قوم کا یہی مسئلہ ہے جذباتی ہو جاتی ہے. کیا ضرورت تھی مولا جٹ بننے کی

.....؟؟اشمل نے قاسم کا چہرہ خون سے اور دادو کی آنکھیں آنسو سے بھرتے ہوئے دیکھ کر کہا اور باہر جانے لگی مگر اسفند اس کے آگے آگیا.

ہٹو آگے سے _____ میں بلا لاتی ہوں. ہمارے محلے والوں کو بولنے والوں کی جلدی سمجھ نہیں آتی تو تمہارے اشارے کیا خاک سمجھ آئیں گے. بس تم اسے قابو رکھوں میں ابھی آئی.

اشمل نے اسفند کو سائیڈ پر کرتے ہوئے جیسے ہی باہر قدم رکھا دروازے سے ارحم اور چند وردی والے لوگوں کو دیکھ کر وہیں رک گئی.

تاریخ لکھنے والا ضرور یہ واقعہ لکھتے وقت خوشی سے مر جائے گا کہ پولیس بغیر کسی بلاوے کے خود بخود غریب کے گھر آگئی. عین واردات کے وقت _____ اشمل کی خود کلامی پر اسفند نے باہر جھانکا تو اپنی جگہ سے آگے نہ بڑھ سکا.

تم ٹھیک تو ہو نا!!!! _____ ارحم نے اسفند کے کپڑوں پر خون لگا دیکھ کر فکر مندی سے پوچھا

ہاں میں بلکل ٹھیک ہوں اور اللہ نے دو بئ لڑکیاں سمگلنگ کرنے والے گینگ کا سربراہ کسی پکے پھل کی طرح ہماری جھولی میں ڈال دیا ہے. اسفند کے اشارے پر وردی والے لوگوں نے آگے بڑھ کر قاسم کو پکڑا جواب نیم بیہوشی میں تھا.

میرے بیٹے کو چھوڑ دیں اس نے کچھ نہیں کیا_____ قاسم کی گرفتاری پر دادو کے دل کو کچھ ہوا.

اماں جی حوصلہ رکھیں. ہم پوچھ گچھ کے بعد چھوڑ دیں گے_____ اسفند نے نرمی سے دادو کو تسلی دی جبکہ اشمل یوں اسفند کو بولتا دیکھ کر ہکا بکا رہ گئ. ابھی وہ پہلے جھٹکے سے پوری طرح نہیں نکلی تھی کہ دوسرا جھٹکا اس سے بھی زوردار لگا.

وردی والے مودب سے کھڑے اسفند کے حکم کا انتظار کر رہے تھے. تبھی اُس نے قاسم کو لے جانے کا اشارہ کیا تو وہ آگے پیچھے نکلتے چلے گئے.

تمہیں کس نے بتایا.....؟؟ اسفند کے پوچھنے پر ارحم نے فیاض کی طرف اشارہ کیا جو اس کے پیچھے کھڑا تھا.

بہت دیر کی آنے میں_____ اسفند نے طنز کیا.

میں سمجھا تعریف کرو گے. بندہ بیل سے دودھ کی امید رکھ لے مگر تجھ سے تعریف کی نہ رکھے_____ ارحم کے جواب پر اسفند نے سر نفی میں ہلایا تو نظر اشمل پر جا رکی.

جس کی آنکھوں میں حیرت کے ساتھ ساتھ شاید نفرت بھی تھی. وہ بہت عجیب نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی. اسفند کی نظروں کا ارحم نے تعاقب کیا تو مسکراتے ہوئے اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھا جسے اسفند نے جھٹک دیا.

سر باہر گاڑی میں آپ کا انتظار کر رہے ہیں. ارحم کہتا ہوا باہر نکل گیا جبکہ اشمل نے رخ موڑتے ہوئے دادو کی طرف قدم بڑھائے.

اشمل اسے سزا تو نہیں ہو گی نا!!!!.....؟؟ دادو نے اشمل کا سہارا لیتے ہوئے پوچھا تو اشمل انھیں اپنے ساتھ لگاتی چارپائی پر بیٹھ گئی.

دادو_____ وہ بس اتنا ہی کہہ سکی اور خاموش ہو گئی.

کچھ دیر اسفند اُن دونوں دادی پوتی کو دیکھتا رہا پھر کچھ کہنے کے لیے آگے بڑھا مگر الفاظ نے ساتھ نہ دیا. تو وہ چپ چاپ باہر نکل گیا.

"بات کرنا بھی ضروری نہیں ھوتا، ھر وقت

لفظ ھوتے بھی نہیں ھیں کئی باتوں کے لئے"

اشمل وہ بول سکتا ہے اور شاید کوئی افسر بھی ہے. تُو نے دیکھا وہ کیسے انھیں حکم دے رہا تھا. دادو کی بات پر وہ چپ چاپ اپنے پاؤں کو دیکھنے لگی.

ہمارے ساتھ دھوکہ ہو گیا ہے. مجھے میرے بیٹے نے دیا اور تجھے تیرے شوہر نے _____ دادو گیلی آنکھوں سے ہنسنے لگیں جبکہ اشمل بلکل گم صم تھی.

تو کچھ بولتی کیوں نہیں.....؟؟ دادو کو اشمل کی چپ پر حیرت ہوئی.

دادو بولنے کے لیے کیا رہ گیا ہے. سب کچھ تو ختم ہو گیا ہے. دنیا واقعی ہی دھوکے کا گھر ہے. ہر قدم پر دھوکا ہے. میں نے تو اسے اپنا ہر راز بتا دیا تھا.

افسوس _____ مجھے سے بڑی غلطی ہو گئی مگر یہ غلطی مجھ سے ہوئی کیسے.....؟؟

اشمل نے اٹھتے ہوئے پاس پڑی بالٹی کو ٹھوکر ماری.

میں نے بلکہ ہم نے اسے ہسپتال میں دیکھا بھی تھا. پھر بھی میں پہنچان نہیں سکی.

بلکل اندھی ہو گئی کیوں.....؟؟اشمل زور سے چیخی.

اشمل_____ دادو نے پہلی بار یوں اشمل کو روتے اور چیختے دیکھا

دادو وہ مجھے بے وقوف بنا کر چلا گیا. وہ مجھ پر ہنستا ہو گا اور میں اپنی طرف سے بڑی چالاک بن رہی تھی_____ اشمل دادو ساتھ لگی رو رہی تھی. دادو اسے کیا تسلی دیتیں وہ تو خود اپنے بیٹے کا دکھ لیے بیٹھیں تھیں.

سر میں صرف قاسم کی وجہ سے وہاں تھا کہ کہیں وہ ہاتھ سے نکل نہ جائے. مجھے معلوم تھا کہ آپ مجھے ڈھونڈ لیں گے_____ اسفند گاڑی میں سلمان صاحب کو بریفنگ دے رہا تھا جبکہ ارحم ذو معنی انداز میں مسکرایا.

کیا آپ کو یقین ہے کہ آپ اسی وجہ سے نہیں نکل پا رہے تھے.....؟؟ارحم کے پوچھنے پر اسفند نے اسے غصے سے دیکھا

بہر حال جو بھی ہے. تمہیں شادی مبارک ہو. تمہاری شادی ایسے ہی ہونے تھی. ویسے تو تم نے کرنی نہیں تھی. سلمان صاحب کہتے ہوئے باہر دیکھنے لگے جبکہ ارحم دباد با مسکرا رہا تھا.

اپنے اپنے نصیب ہیں ورنہ کیس تو میں نے بھی بہت حل کیے ہیں مگر کبھی بدلے میں "بیگم" نہیں ملی_____ ارحم نے آہ بھری.

اپنی بکواس بند کر، آگے ہی تیری وجہ سے میرا پلان خراب ہو گیا ہے. میں نے ابھی اُس پر اپنا آپ ظاہر نہیں کرنا تھا کہ میں کون ہوں.....؟؟ اسفند کو غصے میں دیکھ کر ارحم نے منہ پر انگلی رکھی جبکہ ہنس ابھی بھی رہا تھا.

♠♣♠♣♠

رات کا پتہ نہیں کون سا پہر تھا. جب عمران کی آنکھ کھلی. اس کا پورا جسم پسینے سے شرابور تھا. کمرہ میں الیکٹرک ہیٹر کی وجہ سے کمرے کا درجہ حرارت زیادہ تھا مگر اتنا نہ تھا کہ پسینے آتے.

عمران اٹھ کر بیٹھتے ہوئے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا جبکہ دل کی دھڑکن غیر معمولی دھڑک رہی تھی. لمبے لمبے سانس لیتے ہوئے وہ خود کو نارمل کر رہا تھا.

میرے خیال سے کوئی بھیانک خواب تھا. ایسا حقیقت میں نہیں ہو سکتا کبھی نہیں _____ بڑبڑاتے ہوئے وہ سائیڈ ٹیبل سے پانی اٹھا کر پینے گا.

شکر ہے خواب تھا. عمران نے نے بستر سے نیچے اترتے ہوئے سوچا اور کمرے میں چکر کاٹنے لگا

جیسا خواب دیکھا ہے اگر ویسا ہو گیا تو میرا کیا ہو گا.....؟؟

کیا میں ساری زندگی جیل میں گزاروں گا. میرا کئریئر تباہ ہو جائے گا. میری جوانی گزر جائے گی. میرے تو پیچھے آنے والا بھی کوئی نہیں ہے. آپا تو خود بیمار اور اپنے شوہر پر اندھا اعتماد کرنے والی بھولی عورت ہیں. وہ کیسے میرے لیے کچھ کر سکتی ہیں .....؟؟

عدیل _____ اس کی تو خصلت ہی دھوکہ دینا ہے. وہ نمک حرام ہے. میرے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کیا کام آئے گا.....؟؟ عمران چکر کاٹتے مسلسل سوچے جا رہا تھا.

اللہ نہ کرے ایسا ہو. کبھی نہ ہو_____ عمران تھک کر صوفے پر بیٹھنے لگا تو نظر سوتی ہوئی صائمہ پر پڑی. بے دھیانی میں وہ اسے دیکھنے لگا

کہیں مجھے اس لڑکی کی تو بد عا نہیں لگی_____ نہیں ایسے کیسے ہو سکتا ہے. میں نے کونسا اس پر ظلم کیا ہے.....؟؟

ظلم تو عدیل نے کیا تھا تو سزا بھی اسی کی بنتی ہے. میری تھوڑی_____ عمران نے اپنے ماتھے کو انگلیوں سے مسلتے ہوئے سوچا اس کی آنکھیں لال جبکہ سر درد سے پھٹ رہا تھا.

www.novelsclubb.com

یہ لڑکی تو مجھ سے محبت کی دعویدار ہے. کیا یہ میرے لیے قربانی دے گی.....؟؟

اگر یہ میرے لیے اپنی قربانی دینے کے لیے تیار ہو جائے تو سب کچھ ٹھیک ہو سکتا ہے. محبت نام ہی قربانی کا ہے.

میں اس کے نام سب کچھ کر کے خود دوبئ چلا جاتا ہوں. ہاں یہ ٹھیک رہے گا.

عمران کی آنکھوں میں اچانک چمک ابھری.

اگر حالات ٹھیک ہو گئے تو واپس آجاؤں گا اور اگر یہ حالات کو سنبھالنے میں ناکام رہی تو خود ہی بھگتتی رہی گی. میں دوبئ میں ہی کوئی کام دیکھ لوں گا. کم از کم آزاد تو رہوں گا. مجھے جیل جانے سے بہت ڈر لگتا ہے. عمران نے اپنی سوچ پر مسکراتے ہوئے صائمہ کی طرف ہاتھ بڑھایا

صائمہ_____ بازو ہلکے سے ہلاتے ہوئے عمران نے انتہائی محبت بھرے لہجے میں پکارا. آنکھ کھلتے ہی اپنے اوپر یوں عمران کو جھکا دیکھ کر صائمہ کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں.

www.novelsclubb.com

پریشان مت ہو. میں ہوں عمران_____ وہ میرے سر میں بہت درد ہے.

چائے پینے کو دل کر رہا ہے مگر کوئی بنانے والا موجود نہیں. کیا تم ایک کپ چائے بنا دو گی.....؟؟ عمران آہستہ آواز میں کہتے ہوئے پیچھے ہٹا

جی سر کیوں نہیں_____ صائمہ نے نیند سے بوجھل آنکھوں کو ملتے ہوئے

جواب دیا.

تم بہت اچھی ہو. نیند خراب کرنے پر شرمندہ ہوں. مگر کیا کروں مجھے خود چائے بنانا نہیں آتی. عمران کی بات پر صائمہ سر ہلاتی اپنا دوپٹہ دیکھنے لگی.

یہ لو شاید تم اسے ہی تلاش کر رہی ہو. عمران نے کارپٹ پر گرا دوپٹہ اٹھاتے ہوئے کہا جسے صائمہ نے فوراً پکڑ لیا. اپنے بال باندھتی وہ اٹھ کھڑی ہوئی جبکہ دوپٹہ اب کندھے پر جھول رہا تھا.

تمہارے بال بہت خوبصورت ہیں. حیرت ہے میں نے کبھی غور کیوں نہیں کیا .....؟؟اپنے عقب سے آتی عمران کی آواز پر وہ رک گئی.

سر پلیز_____ صائمہ نے روکنا چاہا

اس وقت ہم آفس میں نہیں ہیں تو تمہارے منہ سے یہ "سر" کافی فضول لگ رہا ہے. میرے خیال سے ہمارے درمیان ایک رشتہ اور بھی ہے. جس کی بدولت تم میرے کمرے میں پائی جا رہی ہو. ورنہ میرے کمرے میں تو کیا گھر میں بھی کوئی

آفس ورکر داخل نہیں ہو سکتا. عمران نے خاصے جتلانے والے انداز میں ٹوکا چلو میں تمہارے ساتھ کچن ہی چلتا ہوں. ویسے بھی میں اکیلے کمرے میں کیا کروں گا.....؟؟ عمران کا اتنا محبت بھرا رویہ صائمہ کو ہضم نہیں ہو رہا تھا.

لگتا ہے صائمہ تیرا کوئی اور امتحان شروع ہونے والا ہے. سر کا یوں اچانک اتنا اچھا ہو جانا خطرے کی علامت ہے. یہ تو بغیر مقصد کے کسی کو سلام نہیں کرتے کجا یوں مسکرا مسکرا کر باتیں کرنا. صائمہ چائے بناتے اپنی سوچوں میں گم تھی جبکہ عنزان شلف ساتھ ٹیک لگائے اسے غور سے دیکھ رہا تھا.

تم اچھی خاصی خوبصورت ہو_____ کافی دیر بعد عمران کے لبوں سے یہ جملہ ادا ہو تو صائمہ کے ہاتھ سے کپ چھوٹتے چھوٹتے بچا.

میں نے کبھی غور ہی نہیں کیا تم پر حالانکہ تم "قابل غور" ہو. عمران کی باتیں صائمہ کو پریشان کرنے لگیں تھیں مگر اس نے جلد ہی اپنے جذبات اور تاثرات پر قابو پا لیا.

سر چائے _____ چائے کا کپ ٹرے میں رکھتے ہوئے صائمہ نے آگے کیا.

اپنے لیے نہیں بنائی....؟؟ کپ پکڑتے ہوئے عمران نے اچنبھے سے پوچھا

(بڑی جلدی احساس ہو گیا سامنے ہی بنا رہی تھی اتنا نہیں کہا گیا کہ اپنے لیے بھی بنا لو.) صائمہ نے دل میں سوچتے ہوئے سر نفی میں ہلایا.

چلو باہر لان میں واک کرتے ہوئے چائے پیتے ہیں. آدھی تم پی لینا. کیا تم میرا جوٹھا پی لو گی.....؟؟ عمران کے سوال پر صائمہ جو اوپر جانے کا سوچ رہی تھی نفی میں سر ہلانے لگی

سوچ لو شوہر کا جوٹھا کھانے، پینے سے محبت بڑھتی ہے. عمران نے مسکراتے ہوئے چائے کا گھونٹ بھرا.

سر آپ کو جو بھی مجھ سے کام ہے وہ آپ بلا جھجک کہہ سکتے ہیں. ان جملوں کی ضرورت نہیں. صائمہ کے چہرے پر بلا کی سنجیدگی اور لہجہ میں سرد پن تھا.

صائمہ اب ایسا بھی نہیں ہے. میں بھی انسان ہوں سینے میں دل رکھتا ہوں. فلرٹ

نہیں کر رہا بس غور تم پر آج کیا ہے. عمران کو صائمہ کا یوں مخاطب کرنا برا لگا

سر میں آپ کو آپ سے زیادہ جانتی ہوں. آپ کے لہجے میں یہ جو مٹھاس اور اپنا پن

ہے نا!!!!!_____ یہ صرف کام کے وقت آتا ہے.

آپ عام لوگوں سے بہت مختلف ہیں. آپ پریشانی میں غصہ نہیں کرتے، گالیاں

نکالتے، نہ ہی کسی نشے کا سہارا لیتے ہیں بلکہ آپ ایک دم نرم اور میٹھے ہو جاتے ہیں.

صائمہ تلخی سے مسکرائی اسے عمران کی پچھلی گفتگو یاد آگئی تھی.

بہت جاننے لگی ہو_____ عمران نے گھونٹ بھرتے کپ صائمہ کے لبوں سا تھ

لگایا.

www.novelsclubb.com

پی لو شاید کچھ مٹھاس تمہاری باتوں میں بھی آجائے. عمران کے زور دینے پر صائمہ

نے گھونٹ بھرا تو حیران رہ گئی اس میں چینی نہیں تھی.

یہ تو بلکل پھیکی ہے بلکہ کڑوی_____ صائمہ نے کپ پیچھے کیا.

تم نے بہت دل سے بنائی ہے وہ بھی خاص میرے لیے_____ شاید اس لیے

کڑوی ہو گئی. عمران کندھے اچکاتا کپ سینک میں رکھنے لگا.

سوری سر جان کر نہیں کیا. صائمہ کچھ شرمندہ ہوئی.

سوری کی کوئی بات نہیں. مجھے بھی اگر کوئی نرم گرم بستر سے جگا کر چائے بنانے کا کہے گا تو میں بھی ایسی ہی بناؤں گا. جیسی تم نے بنائی ہے. میرا مطلب ہے نیند میں ایسی ہی بنتی ہے. عمران نے بڑے میٹھے انداز میں بے عزتی کی جسے صائمہ نے بخوبی محسوس کیا.

سر کبھی_____ ابھی صائمہ نے کچھ کہنا ہی چاہا تھا کہ عمران نے اپنی انگلی اس کے ہونٹوں پر رکھ دی.

www.novelsclubb.com

ہر وقت بحث نہیں کرتے نہ ہی ہر وقت بحث اچھی لگتی ہے. آدھی رات، گرتی بارش اور ہم تم_____ چلو کمرے میں چلتے ہیں. عمران کی بات پر صائمہ نے اسے حیرانگی سے دیکھا

چائے بنا دی ہے تو اب "سر" بھی دبا دو اگر دل کرے تو "گردن" بھی دبا سکتی ہو

تاکہ میں سکون سے سو سکوں. عمران نے کہتے ہوئے صائمہ کا ہاتھ پکڑا اور سیڑھیوں کی طرف بڑھنے لگا.

سیڑھیاں چڑھتے ہوئے صائمہ عجیب کشمکش کا شکار تھا. کبھی وہ اپنے ہاتھ کو دیکھتی جو عمران نے تھام رکھا تھا اور کبھی اس کی باتیں سوچتی_____ جبکہ عمران اپنے منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کے لیے منصوبہ بنا رہا تھا.

حسین زلفیں، دلکش آنکھیں، حسن سراپا جمال تھا_____ اک وفا کی کمی تھی ساقی باقی یار رر کمال تھا.

♣♣♣♣♣

www.novelsclubb.com

اسفند خاموشی سے بیٹھا عدیل کو دیکھ رہا تھا جو اب مار کھانے کے بعد کافی نڈھال ہو چکا تھا.

تو پھر صاحب بہادر کیا سوچا ہے آپ نے.....؟؟ ارحم نے عدیل کا چہرہ اوپر کرتے ہوئے پوچھا

مجھے جو کچھ معلوم تھا وہ میں نے سب سچ سچ بتا دیا ہے. اس سے زیادہ مجھے کچھ معلوم نہیں_____عدیل کی حالت قابل رحم ہو رہی تھی.

سر ہم نے اس کی بتائی تمام جگہوں پر چھاپہ مارا ہے مگر وہاں سے کچھ نہیں ملا. اس کے بتائے تمام نمبرز اور ایڈریس بھی غلط ہیں. ارحم نے اسفند کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو عدیل کو گھور رہا تھا.

ایسا نہیں ہو سکتا. میں خود ان جگہوں پر کئی بار گیا ہوں. میں سچ کہہ رہا ہوں آپ میری بات کا یقین کیوں نہیں کرتے.....؟؟

پلیز مجھے چھوڑ دیں. میں نے کچھ نہیں کیا. عدیل نے اسفند کے آگے ہاتھ جوڑتے التجا کی.

اچھاااااااااتو وہ ریپ اور قتل تیرے باپ نے کیا تھا. ارحم نے اچانک اس کو بالوں سے پکڑتے جھٹکا دیا.

ریپ کیا تھا مگر قتل نہیں_____وہ بھی اب مسئلہ حل ہو گیا ہے. اس لڑکی نے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

مجھے معاف کر دیا ہے. عدیل نے دردناک چیخ ساتھ اقرار کیا.

چل تجھے چھوڑ دیتے ہیں. کیا یاد کرے گا. مگر اتنا بتا دے کہ اس لڑکی صائمہ ساتھ عمران نے نکاح کیوں کیا ہے. جبکہ وہ اس کے ساتھ نہیں رہتی.....؟؟

ایک ریپ گرل ساتھ شادی وہ بھی نامی گرامی بزنس مین کی. بات کچھ سمجھ میں نہیں آتی. کہیں محبت کا چکر تو نہیں _____ ارحم کے سوال پر اسفند مسکرایا

عمران محبت کر ہی نہیں سکتا. وہ صرف اپنے مطلب کا یار ہے اور بس _____

عدیل نے کراہتے ہوئے جواب دیا.

تمہیں صبح تک مزید ہماری مہمان نوازی برداشت کرنا ہو گی. اس کے بعد ہم تمہیں چھوڑ دیں گے. اسفند کیتا کمرے سے باہر نکل گیا جبکہ ارحم نے بھی ایک ناگوار نظر عدیل پر ڈالتے ہوئے اس کی پیروی کی.

کیا سوچ رہا ہے.....؟؟ارحم نے ریکنگ ساتھ لگے اسفند سے پوچھا

یہی کہ عمران سمارٹ نہیں اوو سمارٹ ہے اور یہ ساری سمارٹنس اس لڑکی کی وجہ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سے ہے جو اس کی سیکرٹری پلس بیوی ہے. اب مجھے عمران کی شادی سمجھ آنے لگی ہے. اسفند کے جواب پر ارحم نے ہنستے ہوئے سر نفی میں ہلایا.

کوئی اتنا بے غیرت کیسے ہو سکتا ہے کہ اپنی بیوی کو اپنے گندے دھندے کے لیے استعمال کرے.....؟؟ارحم نے افسوس سے سر ہلاتے دوسرے کمرے کا دروازہ کھولا

میرے حساب میں وہ لڑکی کمپیوٹر کی ماہر ہے اور عمران کے تمام سیاہ کرتوتوں کو وہی چھپاتی ہے. اس سے شادی کی وجہ بھی یہی ہے کہ نہ پیسے دینے پڑیں اور کام بھی مفت میں ہو جائے. وہ ایک کمینہ بندہ ہے. یقیناً محبت کے جھانسے میں پھنسایا ہو گا. حرامی باتیں اپنی شکل کی طرح بہت خوبصورت کرتا ہے. اسفند کے لہجے میں دکھ تھا.

لڑکی اٹھوالوں کیا کہتے ہو.....؟؟ارحم نے ہیٹر آن کرتے پوچھا جبکہ اسفند بیڈ پر اوندھے منہ لیٹ گیا.

میں بھی یہی سوچ رہا ہوں کہ لڑکی کا بھی انٹرویو ہونا چاہیے کیونکہ عمران صرف اسی کے ہاتھوں پھنس سکتا ہے اور کسی کے نہیں. ماننا پڑے گا کمینہ شاطر ہے

_____ اسفند کہتے ہوئے گھڑی دیکھنے لگا

کیا بیگم پاس جانے کا وقت ہوا چاہتا ہے....؟؟ارحم کی شرارت پر اسفند نے بغیر دیکھے تکیہ اس کی طرف اچھالا

کونسی بیگم، کیسی بیگم_____ کہہ دو سب جھوٹ ہے. وہ جو افلاطون ہے وہ تمہاری بیگم نہیں.....؟؟ارحم کی باتوں پر اسفند خاموش لیٹا رہا جبکہ اس کا خیال تھا کہ غصہ کرے گا.

www.novelsclubb.com

ناچاہتے ہوئے بھی اسے انجانے میں مجھ سے تکلیف پہنچی حالانکہ میں یہ چاہتا نہیں تھا. اسفند پہلی بار اتنا سنجیدہ ہوا تھا.

"محبت تو نہیں لیکن انوکھا رابطہ ہے کوئی

مجھے اک شخص کی تکلیف سے تکلیف ہوتی ہے"

مطلب_____ارحم نے اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے پوچھا

وہ میرے جیسے حالات سے گزری ہے مگر پھر بھی مجھ سے زیادہ مضبوط اور زندہ دل ہے. میں نے کبھی اس کی آنکھ میں بے یقینی یا نفرت نہیں دیکھی جو اس دن اپنے لیے دیکھی ہے. مجھے اس کی بکواس سننے کی عادت ہو گئی ہے بلکل اسی طرح جیسے تیری_____اسفند کروٹ لیتا ارحم کی طرف دیکھ کر مسکرانے لگا

مجھے رگڑا دینا ضروری ہے.....؟؟ارحم منہ بناتا پیچھے ہو کر بیٹھ گیا.

منالے_____کافی دیر بعد ارحم کی آواز کمرے میں گونجی.

کیسے.....؟؟اسفند ایک دم اٹھ کر بیٹھ گیا.

جہاں تک مجھے اس کی سمجھ آئی ہے تو وہ پیسے پر جان دیتی ہے. پیسہ اس کی کمزوری ہے. تُو اسے پیسے دے پھر دیکھ کیا کہتی ہے.....،؟ارحم کے مشورہ پر اسفند نے اسے نا سمجھی سے دیکھا

سادہ سی بات ہے وہ تجھے طلاق دینے کے ایک لاکھ دے رہی تھی. اب تو اسے طلاق

کے ساتھ ایک لاکھ دے. وہ خوش ہو جائے گی. ارحم نے کندھے اچکائے

طلاق_____تجھے کس نے کہا کہ میں اسے طلاق دوں گا.....؟؟اسفند کا

انداز سوالیہ تھا.

تُو خود ہی کہہ رہا تھا مجھے کیا پتہ_____ارحم نے خفگی سے دیکھا

طلاق تو نہیں دینی یہ میں نے سوچ لیا ہے. حادثاتاً ہی سہی مگر اب وہ میری بیوی ہے

اور_____اسفند کہتا اٹھ کھڑا ہوا

اور فلیٹ میں سیٹ کروا دیتا ہوں جناب کی دلہن کے لیے_____نوکر ہوں

سرکار کا،ارحم بھی اسفند کے دیکھا دیکھی اٹھ کھڑا ہوا جبکہ اسفند نے مسکراتے

ہوئے سر ہلایا

فلیٹ بھی سیٹ کروا دے_____عدیل کو چھوڑ دے_____عمران کی

سیکرٹری کو اٹھا لے. اسفند حکم دیتا باہر نکل گیا.

واہ جی یہ بھی کر دے،وہ بھی کر دے. نواب صاحب کی لاٹری لگی ہوئی ہے. ارحم

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بڑبڑاتے ہوئے اپنے سیل فون پر نمبر ڈائل کرنے لگا

ہائے اشمل کبھی سوچا نہ تھا کہ ساٹھ سالہ دادو ساتھ کینڈل لائٹ ڈنر کرنا پڑے گا.

بجلی تیرا بیڑہ غرق پتہ نہیں کب آئے گی_____ اشمل نے کھانا رکھتے ہوئے

موم بتی کی طرف دیکھا

میں کب ساٹھ کی ہوں. جو منہ میں آئے بولتی رہتی ہے. دادو کو اشمل کا یوں کہنا برا

لگا

ارے دادو ناراض کیوں ہوتی ہیں میں نے محاورتا کہا ہے. جیسے بچے اپنے جوان جہاں

"پاپا" کو "بابا" کہتے ہیں. ایسا بولنے یہ پاپا تھوڑے ہی بوڑھے ہو جاتے ہیں. اشمل

نے دوبارہ موم بتی کی طرف دیکھا

یہ تو بار بار ادھر کیوں دیکھ رہی ہے.....؟؟ دادو نے اشمل جو ٹوکا

دادو دیکھ رہی ہوں کہ موم بتی رات گزارے گی بھی کہ نہیں. اچھا کرتی تو دو لے

آتی. اشمل نے افسوس کا اظہار کرتے روٹی کھانا شروع کی.

چھوڑ تُو ان باتوں کو اور چپ چاپ روٹی کھا ہم نے کونسا رات کو موتی پرونے ہیں جو اندھیرے میں پروئے نہیں جائیں گے. دادو نے بھی کھانا شروع کیا تبھی دروازے پر دستک ہوئی.

ایک تو ہمارے پاکستان میں مہمان اور بجلی کا کچھ پتہ نہیں. کب آئے اور کب جائے. میں تو اپنے حصے کا کھانا نہیں دوں گی. اشمل نے ناگواری سے دادو کو دیکھا تو دوبارہ دستک ہوئی.

یہاں سے ہی آواز دے کر پوچھ لے کہ کون ہے....؟؟ دادو نے کہا مگر اشمل نے جلدی جلدی روٹی کھانا شروع کر دی.

دادو چھوڑیں جو بھی ہے خود ہی چلا جائے گا. لائٹ بھی نہیں ہے کیا پتہ کوئی چور ہو .....؟؟ اشمل نے کہتے ہوئے دادو کو کھانے کا اشارہ کیا. ابھی دادو نے نوالہ توڑا ہی تھا کہ اشمل کا فون بجنے لگا

یہ ابھی تک زندہ ہے. حیرت ہے. _____ دادو نے فون کی بل پر حیرت سے اشمل کی طرف دیکھا

ظاہری سی بات ہے جب کوئی کال نہ میسج تو بیٹری کو کیا ہو گا. مجھے لگتا ہے کہ میں نے فون نہیں بلکہ ٹارچ رکھی ہوئی ہے. اشمل مسکراتے ہوئے کال اٹینڈ کرنے لگی دروازہ کھول دیں باہر بہت سردی ہے. اسفند کی انتہائی سنجیدہ آواز سپیکر سے ابھری تو اشمل کا دل ڈوبا.

کون ہے....؟؟ دادو نے اشمل کو خاموش دیکھ کر اونچی آواز میں پوچھا

دادو آپ کا داماد ہے گونگا _____ اسفند نے جواب دیا تو اشمل نے کال کاٹ دی اور خاموشی سے روٹی چھوڑ کر بیٹھ گئی.

ارے تجھے کیا ہوا ہے. تُو کیوں یوں منہ بنا کر بیٹھ گئی ہے. کون تھا. کیا کہا. کہیں کسی کے مرنے کی تو خبر نہیں تھی.....؟؟ دادو نے ایک ساتھ کئی سوال کرتے ہوئے آخر میں دکھی شکل بنائی.

دادو کبھی تو اپنا ڈرامہ ہاؤس بند کر دیا کرو. میں پریشان ہوں. آپ کو پتہ ہے باہر دروازے پر کون ہے.....؟؟اشمل نے چڑتے ہوئے پوچھا

مجھے کیا پتہ کون ہے_____ میں تجھ سے پوچھ رہی ہوں اور تو الٹا مجھ سے سوال کیے جا رہی ہے. دادو نے ناراضگی سے اشمل کی طرف دیکھا

میں پوچھ نہیں رہی بلکہ آپ کو بتا رہی ہوں. اشمل نے پاؤں ہلاتے ہوئے جواب دیا.

اب بول بھی دے. دادو نے اپنی روٹی ختم کرتے بیزاری سے پوچھا

فقیر ہے_____ اشمل کے جواب پر دادو نے پریشانی سے روٹی والے برتن دیکھے.

ہائے اشمل ہم نے تو کھانا کھا لیا ہے اسے کیا دیں گے.....؟؟دادو کو ایکدم روٹی کی فکر ہوئی

مجھے دے دینا_____ اشمل غصے سے پاؤں پٹختی دروازہ کھولنے چلی گئی. وہ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

جتنی تیزی سے گئی تھی اس سے زیادہ تیزی سے واپس آ کر چارپائی پر بیٹھ گئی.

کون تھا_____ دادو نے ابھی پوچھا ہی تھا کہ اسفند کو اندر آتا دیکھ کر خاموش ہو گئی. بلیک شلوار قمیض پر براؤن کوٹ پہنے وہ خاصا پیارا لگ رہا تھا.

اشمل یہ تو منہ دھو کر اچھا خاصا نکل آیا ہے یا اندھیرے میں لگ رہا ہے. دادو نے سرگوشی کی جس پر اشمل نے انھیں خاموش رہنے کا اشارہ کیا.

کمرے میں عجیب سی خاموشی چھا گئی تھی. تینوں ہی ایک دوسرے سے نظریں چرا رہے تھے. جب کافی دیر گزرنے کے بعد بھی خاموشی نہ ٹوٹی تو اسفند نے گلا صاف کرتے بات کا آغاز کیا.

www.novelsclubb.com

دادو وہ میں_____ اسفند نے ابھی اتنا ہی کہا تھا کہ اشمل بول پڑی.

یہ تمہاری دادو نہیں ہیں. تمہاری اور ان کی عمر میں کم ہی فرق ہو گا. اشمل کے جواب پر دادو نے گردن اکڑاتے ایک نظر اسفند پر ڈالی جبکہ اتنے دنوں بعد اشمل کی آواز سن کر وہ مسکرانے لگا.

جی بہتر_____ اسفند نے فوراً ہار مانی.

ہاں اب بتاؤ کیا بات ہے.....؟؟اسفند کے جواب پر داد و نے خوش ہوتے ہوئے پوچھا

وہ میں دراصل ایک مشن پر تھا. ہماری نوکری ایسی ہی ہے. بھیس بدلنا پڑتا ہے.

اسفند نے اشمل کو دیکھتے ہوئے بات شروع کی.

نوکری_____ اشمل نے زیر لب دہرایا لہجہ طنزیہ تھا.

جی نوکری_____ میرا اپنا بزنس تو ہے نہیں. اسی نوکری پر گزارہ ہے. اسفند کے جواب پر داد و اور اشمل نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا.

غریب لوگ_____ اشمل نے خود کلامی کی.

جی آپ کہہ سکتی ہیں. اسفند کے لب دھیرے سے مسکرائے. اسفند بڑے غور سے اسے دیکھ رہا تھا مگر اشمل نے ایک دفعہ بھی نگاہ اٹھا کر نہیں دیکھا تھا.

میری وجہ سے اگر تکلیف پہنچی ہو تو معزرت خواہ ہوں. میں معزرت کرنے ہی آیا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تھا. اسفند نے کمر پر ہاتھ باندھتے ہوئے کہا

بڑی مہربانی کے آپ آئے_____ اور "اگر" سے کیا مراد ہے ہمیں تمہاری وجہ سے تکلیف نہیں شدید تکلیف پہنچی ہے. اب اگر آ ہی گئے ہو تو طلاق کے کاغذوں پر سائن کرو اور چلتے بنو تاکہ ہم مزید تکلیف سے بچ سکیں. اشمل کہتی ہوئی اٹھ کر الماری سے کاغذ نکالنے لگی جبکہ اسفند اس کی پشت کو دیکھنے لگا

یہ لیں سائن کریں_____ اشمل نے فائل اسفند کے ہاتھ میں دیتے ہوئے پہلی بار اسے دیکھا

آپ نے ایک لاکھ دینے کا بھی وعدہ کیا تھا. اسفند نے فائل پکڑتے ہوئے پوچھا

میرا منہ نہ کھلوانا. ایک نمبر کے فراڈ انسان ہو. میں تو تمہیں اچھا سا شریف سا انسان سمجھتی تھی. مگر تم تو پوری جلیبی ہو. کوئی پیسے نہیں ملیں گے. سائن کرو اور چلتے بنو. دوبارہ اس گلی کی طرف مت دیکھنا ورنہ_____ اشمل نے انگلی اٹھاتے اسفند کی طرف دیکھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ورنہ کیا_____ اسفند کو پہلی بار اشمل سے بحث مزہ دے رہی تھی. وہ ساری رات بھی کھڑا ہو کر اس کی ڈانٹ سن سکتا تھا.

ورنہ گلی کے کتے_____ کتے ہی ہوتے ہیں. اشمل سینے پر بازو لپیٹے اسفند کی طرف دیکھنے لگی جیسے بہت بڑی دھمکی دی ہو.

ہمممم_____ یہ تو ہے مگر میں سوچ رہا تھا کہ آپ کو ایک اچھا سا فلیٹ، گاڑی اور کچھ بینک بیلنس دے دوں. آخر دھوکا دیا ہے تو ازالہ بھی کرنا چاہیے. اسفند کی معصومیت دیدنی تھی اگر ارحم دیکھ لیتا تو بے ہوش ہو جاتا.

اسفند کی آفر پر اشمل نے دادو کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہیں تھیں.

جھوٹ بول رہے ہو غریب انسان پلس دھوکے باز_____ اشمل کے پوچھنے پر اسفند نہ گردن نفی میں ہلائی.

منہ سے بولو یہ کیا جانوروں کی طرح گردن ہلا رہے ہو. تم بول سکتے ہو. اشمل نے ڈانٹتے ہوئے دادو کی طرف دیکھا جو اسے اوکے کا سائن دے رہیں تھیں.

چلو بیٹھ کر بات کرتے ہیں. اشمل نے اب کی بار قدرے نرمی سے کہا تو اسفند نے حیرت سے اسے دیکھا

ارحم کمینہ لڑکیوں کے بارے میں تیرے اندازے بڑے صحیح نکلتے ہیں. کیس کی دفعہ موت پڑ جاتی ہے. اسفند دل میں سوچتا اشمل کے سامنے بیٹھ گیا.

ہاں کہو کیا کہنا چاہتے ہو....؟؟ اشمل کے پوچھنے پر اسفند نے مسکراتے ہوئے اس کی آنکھوں میں دیکھا

آپ اپنا یہ مکان بیچ دیں اور جب تک انشورنس کے پیسے نہیں مل جاتے میرے فلیٹ میں رہیں. پھر آپ دونوں ویزہ لگنے پر چلی جائیں. تب تک مجھے بھی تھوڑی خدمت کا موقع دیں. اسفند کو اپنے منہ سے لفظ خدمت کچھ خاص پسند نہیں آیا.

ہاں بات تو تمہاری ٹھیک ہے مگر میری کچھ شرطیں ہیں. کیونکہ تم قابل بھروسہ انسان نہیں ہو اس لیے _____ اسفند کی آفر سے اشمل کے چہرے پر ایک رونق سی آگئی تھی جسے اسفند نے نوٹ کیا تھا.

پھر شرطوں کا ایسا سلسلہ چل نکلا کہ کب سحر ہوئی کسی کو خبر نہ تھی. وہ دونوں اپنے مستقبل کی باتوں میں مصروف ارد گرد سے بیگانہ ہو چکے تھے.

♣♣♣♣♣

سر کافی دنوں سے مس اشمل آفس نہیں آرہیں.....؟؟ عمران نے وقار صاحب کی بات خاصی بیزاری سے سنتے ہوئے گھڑی کی طرف دیکھا جہاں صبح کے نو بج رہے تھے.

ٹھیک ہے میں آرہا ہوں اور کوئی نئی تازی.....؟؟ عمران نے بیڈ کراؤن ساتھ ٹیک لگاتے ہوئے پوچھا جبکہ نظر صوفے پر سوئی ہوئی صائمہ پر تھی.

www.novelsclubb.com

سر اور کوئی نئی تازی نہیں ہے اگر ہوئی تو میں اسی وقت کال کر دوں گا. دوسری طرف سے وقار صاحب نے مودب لہجے میں جواب دیا تو عمران نے فون بند کرتے ہوئے سائیڈ ٹیبل پر رکھا. ابھی وہ بستر سے نکل کر سلیپر پہننے ہی لگا تھا کہ دوبارہ فون بجنے لگا. عمران نے ایک ناگوار نظر اپنے بجتے فون پر ڈالی اور دوسری صائمہ پر جو

شاید موبائل کے بار بار بجنے کی وجہ سے ڈسٹرب ہو رہی تھی.

جی_____ عمران نے مختصر ترین لفظ کا استعمال کیا.

عمران صاحب ابھی ابھی ایک گاڑی عدیل صاحب کو گیٹ پر چھوڑ کر گئی ہے. ان کی حالت کافی خراب ہے انھیں اندر لے آؤں یا_____ گیٹ کیپر کی بات پر عمران کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا

نہیں، انھیں لیاقت ساتھ میری ڈیفنس والی کوٹھی میں بھجوا دو اور اس بات کا خاص خیال رکھنا کہ گھر کے کسی ملازم اور عذرا بی بی کو اس بات کی بھنک تک نہ پڑے.

عمران نے ہدایت دیتے ہوئے فون بیڈ پر اچھالا اور خود تیزی سے واش روم کی طرف بڑھنے لگا کہ اچانک کسی خیال کے تحت پلٹا.

صائمہ اٹھو میں نے آفس جانا ہے اور تم میرے ساتھ جا رہی ہو. اشمل چھٹیوں پر ہے. جلدی_____ تیز آواز میں جھنجھوڑتا وہ دوبارہ واش روم کی پلٹ گیا جبکہ صائمہ نیند بھری آنکھوں سے عمران کی پشت کو دیکھنے لگی.

صائمہ تیرے لیے زبردست چانس ہے. آفس سے تُو آسانی سے نکل سکتی ہے.

یہاں رہی تو سر تجھے کسی نہ کسی مصیبت میں پھنسا دیں گے. صائمہ سوچتی ہوئی اٹھ بیٹھی تبھی خوشبوؤں میں بس عمران بلیک تھری پیس سوٹ پہنے ڈریسنگ روم سے نکلا جس کا ایک دروازہ واش روم میں بھی کھلتا تھا.

بلیک کلر عمران پر بہت جچتا تھا اور یہاں پر صائمہ کی بس ہو جاتی تھی. وہ یک ٹک عمران کو دیکھنے لگی جو اپنے بال برش کر رہا تھا. وہ عمران سے بے حد متاثر تھی اور غلطی سے وہ یہ بات جانتا بھی تھا.

جلدی کرو، ہمیں دیر ہو رہی ہے. میں نیچے ناشتے کی ٹیبل پر تمہارا انتظار کر رہا ہوں.

عمران کہتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا جبکہ صائمہ سر ہلاتی اٹھ کھڑی ہوئی.

عذرا آپا آپ کے لیے میرے پاس ایک خوشخبری ہے مگر آپ وعدہ کریں کہ آپ آرام سے میری بات سنیں گئیں.....؟؟ عمران نے سیڑھیاں اترتے بلند آواز میں عذرا سے کہا جو الاؤنج میں بیٹھی ناشتہ کر رہی تھی.

عدیل کے بارے میں _____ عذرا نے بے چینی سے کپ رکھتے ہوئے پوچھا

جی بلکل درست اندازہ ہے مگر ہوا کچھ یوں ہے کہ واپسی پر ان کی گاڑی کو حادثہ پیش آیا ہے. عدیل بھائی خیریت سے ہیں مگر معمولی چوٹیں تو یقینی بات تھی. مجھے ابھی کال آئی ہے میں انھیں ہی لینے جا رہا ہوں. عمران نے بہت تحمل سے ساری کہانی جو اس کی اپنی تخلیق کردہ تھی سنائی.

عمران وہ ٹھیک تو ہیں نا!!!!! _____ عذرا کی شکل رونے والی بن گئی تھی.

آپا ایک تو آپ زرا زرا سی بات پر رونے لگتے ہیں. مجھے آپ کی یہ بات بہت بری لگتی ہے. عمران نے ناراضگی سے ان کی طرف دیکھا

کیا کروں.....؟؟ وہ مجھ سے اتنی محبت کرتے ہیں. میں معزور ہوں، بیمار ہوں، ان سے عمر میں بڑی ہوں پھر بھی وہ مجھ پر جان چھڑکتے ہیں. جب اتنی محبت کرنے والا شوہر ہو تو ان کے لیے خود بخود دل اداس ہو جاتا ہے. عذرا کی باتوں پر عمران نے کرسی کھینچتے ہوئے ایک گہرا سانس خارج کیا.

آپا_____ عمران اس سے زیادہ کچھ نہ کہہ سکا حالانکہ وہ کہنا چاہتا تھا کہ عدیل جیسے شخص کے لیے رونا یا فکر کرنا میرے حساب سے حرام ہے.

یہ بھی تمہارے ساتھ جائے گی.....؟؟ صائمہ کو سیڑھیاں اترتے دیکھ کر عذرا نے پوچھا

آپا آپ کو پتہ نہیں کیوں اس سے نفرت ہے مجھے یہ بات سمجھ نہیں آ رہی. جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے تو میری آپا بہت محبت کرنے والی ہیں. ابھی جلدی میں ہوں پھر کسی دن آپ کی دوستی کراؤں گا. عمران مسکراتے ہوئے کہا تب تک صائمہ بھی ان کے قریب آ کھڑی ہوئی.

www.novelsclubb.com

پہلے ناشتہ کر لیتے ہیں باقی باتیں بعد میں_____ عمران نے صائمہ کو بیٹھنے کا اشارہ کیا اور آیا جی کو آواز دینے لگا

ناشتہ سب ہی بڑی خاموشی سے کر رہے تھے. عذرا آپا کو صائمہ کا بیٹھنا بری طرح چبھ رہا تھا. جبکہ صائمہ صرف آملیٹ ساتھ کھیل رہی تھی اس کا ذہن اسے آفس

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سے بھاگنے کے طریقہ بتا رہا تھا. جس پر وہ بظاہر کانٹے ساتھ آملیٹ کو الٹ پلٹ کر رہی تھی.

اے لڑکی رزق ساتھ ایسا سلوک نہیں کرتے. میں کب سے دیکھ رہی ہوں تم انڈے ساتھ کھیل رہی ہو. اگر نہیں کھانا تو چھوڑ دو کس نے زور دیا ہے کھانے کو _____ عذرا کی اونچی آواز پر عمران جو اپنے آپ میں مگن ناشتہ کر رہا تھا صائمہ کو دیکھنے لگا

وہ مجھ سے _____ صائمہ کو سمجھ نہیں آئی کہ کیا کہے اس لیے دونوں کو دیکھتی خاموش ہو گئی.

www.novelsclubb.com

چائے _____ عمران نے کپ کی طرف اشارہ کیا تو صائمہ دینی لگی.

مجھے نہیں دو. خود پیئو. صبح خالی پیٹ گھر سے باہر نہیں جاتے بدشگونی ہوتی ہے. یہ بات میں نہیں آپا کہتیں ہیں. عمران نے کہتے عذرا کی طرف دیکھا تو وہ منہ پھیر گئیں.

اچھا آپا چلتا ہوں اپنا خیال رکھنا مجھے آفس میں چھوٹا سا کام ہے پھر عدیل بھائی کی طرف جاؤں گا. آپ دوا لے کر آرام کریں. عمران کہتا اٹھ کھڑا ہوا اسے اٹھتا دیکھ کر صائمہ بھی کھڑی ہو گئی.

اس لڑکی کا کچھ کرنا پڑے گا. ہر وقت عمران ساتھ چپکی رہتی ہے. عدیل آتے ہیں تو اسے گھر سے نکالتی ہوں. عذرا نے دل میں سوچتے باہر کی طرف دیکھا جہاں عمران گاڑی نکال رہا تھا اور صائمہ اس ساتھ فرنٹ پر بیٹھی تھی.

یہ ہم کدھر جا رہے ہیں. آپ نے تو کہا تھا کہ آفس جانا ہے. گاڑی کو انجان سڑکوں پر دیکھ کر صائمہ نے قدرے خوفزدہ ہوتے ہوئے پوچھا جس پر عمران محظوظ ہوا.

اغواء نہیں کر رہا، بے فکر رہو. عمران کا مسکرانا خطرے کی علامت تھا.

اصل میں آج صبح عدیل خاصی زخمی حالت میں ملا ہے اور ہم اسے ہی دیکھنے بلکہ لینے جا رہے ہیں. عمران کے جواب پر صائمہ کا چہرہ سرخ پڑ گیا. اسے عدیل سے شدید نفرت تھی. جس کی وجہ عمران جانتا تھا.

دیکھو میں نہیں چاہتا میرے گھر کا ماحول خراب ہو. آپا اسے ایک اچھا اور شریف انسان سمجھتی ہیں اور میں آپا کا دل توڑنا نہیں چاہتا. تم نے میری غیر موجودگی میں عدیل کے سامنے نہیں آنا اور نہ ہی عدیل کے بارے میں آپا سے کچھ کہنا ہے. رہی بات عدیل کی تو اسے میں سنبھال لوں گا. عمران سنجیدگی سے کہتا ڈرائیونگ کر رہا تھا جبکہ صائمہ کا موڈ مزید خراب ہو گیا تھا.

سر مجھے اپنے گھر جانا ہے. _____ کافی ہمت جمع کرتے ہوئے کہا

نہیں ابھی نہیں _____ ابھی مجھے تمہاری ضرورت ہے اور تم نے وعدہ کیا تھا کہ تم میرا ساتھ دو گی کیا اتنی پریشانی میں تم مجھے اکیلا چھوڑ کر جا سکتی ہو.....؟؟

عمران نے ہمیشہ کی طرح اب بھی جذبات کا سہارا لیا جس پر صائمہ خاموش ہو گئی.

گاڑی ڈیفنس کی ایک عالی شان کوٹھی کے اندر داخل ہوئی.

اترو _____ عمران نے صائمہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو اس خاموش جگہ کو عجیب نظروں سے دیکھ رہی تھی.

میں یہاں ہی ٹھیک ہوں. آپ ہو آئیں. صائمہ کی ڈری سہمی سی آنکھوں میں

عمران نے مسکراتے ہوئے دیکھا

ساتھ لایا ہوں تو ساتھ ہی لے کر جاؤں گا. چلو شاباش نیچے اترو. عمران کہتا خود

گاڑی سے نیچے اترا تو مجبوراً صائمہ کو بھی اترنا پڑا.

♣♣♣♣♣

اشمل اور دادو نے جیسے ہی فلیٹ میں قدم رکھا دونوں کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ

گئیں. دادو کتنا بڑا اور خوبصورت فلیٹ ہے نا!!!_____ ایسا تو ڈراموں میں ہوتا

ہے. اشمل نے خوشی سے دادو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

ہاں تو بلکل ٹھیک کہہ رہی ہے. دیکھا میں نے تیرے لیے بلکل ٹھیک انتخاب کیا تھا

تُو ویسے ہی دل چھوڑ رہی تھی کہ فقیر ہے. ارے پگلی آج کل فقیروں کے پاس ہی

سب کچھ ہے_____ دادو نے گردن اکڑاتے آگے قدم بڑھائے.

ہائے دادو اس عمر میں کتنی صفائی سے جھوٹ بول رہی ہو. تمہاری یاداشت خراب

ہو گئی ہے. تم نے تو مجھے اس ساتھ شادی سے منع کیا تھا بلکہ تم تو میری دودھ والے سے شادی پر تُلی ہوئی تھی. یاد آیا_____ اشمل نے حیرت سے تقریباً چیختے ہوئے دادو کی پشت دیکھ کر کہا

اشمل میری بچی!! بڑوں کو کبھی غلط نہیں کہتے، نہ ہی ان کی غلطی نکالتے ہیں. میں نے تیرے لیے دل میں یہ سب سوچ رکھا تھا. دادو نے انتہائی سنجیدگی سے اشمل کی طرف پلٹتے ہوئے جواب دیا.

دادو تیری اداکاری میں پختگی آتی جا رہی ہے. قسم سے_____ اشمل نے سر نفی میں ہلاتے اقرار کیا جبکہ دادو کچن دیکھنے لگی جو اوپن ائیر میں بنا تھا.

اشمل یہ کیسا کچن ہے. ہر طرف سے کھلا ہے. دادو نے اوپن ائیر کچن کو ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا

دادو یہ کچن ہے. باتھ روم نہیں. جو ہر جگہ کھلا ہونے پر آپ پریشان ہو رہیں ہیں.

اشمل کا جواب دادو کو کچھ خاص پسند نہیں آیا.

اشمل ویسے تیرے دولہے نے تیرے آنے کی خوشی میں کوئی سجاوٹ نہیں کی. آخر تُو پہلی بار سسرال آئی ہے. زیادہ نہ سہی راستے اور کمرے میں پھول ہی بچھا دیتا. پتہ مجھے بڑا شوق ہے پھولوں والے راستے پر چلنے کا_____ میری شادی بڑی ایمرجینسی میں ہوئی تھی تیرے دادا کو کمرہ سجانے کا وقت ہی نہیں ملا آج تک مجھے اس بات کا دکھ ہے. میں نہیں چاہتی تجھے بھی ساری زندگی یہ دکھ رہے. دادو نے سادہ سے فلیٹ کو دیکھتے ہوئے کہا

ہاں دادو میں تو بھول ہی گئی تھی. ابھی کہتی ہوں کہ کچھ تو سجاوٹ کرے آخر میں نے بھی تو اس کی خدمت کی تھی. اشمل فلیٹ میں گھوم کر جائزہ لینے لگی.

دو کمروں پر مشتمل وہ ایک سادہ سا فلیٹ تھا. دونوں ابھی فلیٹ دیکھ ہی رہیں تھیں کہ ڈور بل بجی.

کون ہو سکتا ہے.....؟؟ دادو نے اشمل کی طرف دیکھا

کیا پتہ کون ہے یہ تو دروازہ کھولنے سے ہی پتہ چلے گا نا!!!!_____ اشمل کے جواب

پر دونوں آگے پیچھے دروازے کی طرف بڑھی. دروازہ کھلتے ہی جو شخص دیکھنے کو ملا اس سے اشمل کا موڈ سخت خراب ہو گیا.

آپ وہی ہیں نا!!!!جو سر عمران کے آفس آئے تھے. اشمل نے راستہ روکتے ہوئے پوچھا

جی بلکل وہی ہوں مگر یہ طریقہ خاصا غیر مہذب ہے کہ آپ آنے والوں کو سلام دعا کے بغیر ہی کٹہرے میں کھڑا کر لیں. ارحم نے ہاتھ میں پکڑے شاپر آگے کرتے ہوئے جواب دیا.

یہ کیا ہے.....؟؟؟اشمل نے پکڑے بغیر ہی پوچھا

یہ تو مجھے بھی معلوم نہیں وہ اسفند نے دیے تھے شاید_____ ارحم نے اتنا ہی کہا تھا کہ دادو بول پڑیں.

اچھا اچھا ڈیکوریشن کا سامان ہو گا. بھئی آخر دلہن گھر آئی ہے سجانا تو ہے نا!!!!

_____دادو نے شوخ نظروں سے اشمل کی طرف دیکھا جبکہ ارحم کا منہ کھل

گیا.

دلہن_____ارحم نے بے خیالی میں بآواز بلند کہا

ہاں دلہن_____کیوں تمہیں نظر نہیں آرہی.اشمل کی غصیلی آواز پر ارحم نے جھرجھری لی.

بہت معزرت مگر مجھے واقعی ہی دلہن نظر نہیں آرہی ہے.ارحم نے پاکٹ میں ہاتھ ڈالتے ہوئے سنجیدگی سے کہا جبکہ سامان دادو پکڑ چکی تھیں.

یہ اتنی بڑی دلہن تمہیں نظر نہیں آرہی اندھے ہو کیا یا بننے کی ایکٹنگ کر رہے ہو.....؟؟اشمل نے اپنے طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا

ہمارے ہاں دراصل ایسی دلہن نہیں ہوتی اس لیے میں پہنچان نہیں سکا.معزرت_____ارحم طنزیہ مسکراہٹ ساتھ اشمل کی طرف دیکھا

تو ویسی بنالو جیسی تمہارے ہاں ہوتی ہے.کس نے منع کیا ہے.اشمل کے جواب پر ارحم پھر حیران رہ گیا.

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

(میں تو کچھ بھی نہیں پتہ تو انسپکٹر اسفند کو اب چلے گا کہ بکواس کہتے کسے ہیں .....؟؟ارحم نے دل میں سوچا)

اب یہ کام بھی ہم نے کرنا ہے.....؟؟ارحم نے بے یقینی سے پوچھا

ہاں بھئی لڑکے والے ہی بناتے ہیں. کپڑے، جیولری، میک اپ کا سامان _____ تم لوگ ہی بندوبست کرو گے نا!!!!!_____ تبھی وہ تیار ہو گی. ہم نے بیٹی دی ہے اب اور کیا کریں.....؟؟دادو کے احسان جتلانے والے انداز میں کہا تو

ارحم اپنا فون نکالنے لگا

اور سنو پھول پتیوں کا بھی بندوبست کرنا. آخر شادی والا گھر لگنا چاہیے. ان شاپرز میں تو کھانے پینے کا سامان ہے. دادو نے مزید اضافہ کیا.

ارحم کہتا پلٹنے لگا جبکہ موبائل کان ساتھ لگا تھا.

چل اشمل جب تک یہ سامان لے کر آتا ہے تب تک ہم کچھ کھا پی لیتے ہیں. دادو نے کہتے ہوئے دروازہ بند کیا جس کی آواز اتنی بلند تھی کہ سیڑھیاں اترتے ارحم

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

نے پلٹ کر دیکھا

عزت مآب جناب اسفند صاحب یہاں تو دادی پوتی کا فرمائشی پروگرام چل رہا ہے.

کال اٹینڈ کرتے ہی اسفند کو ارحم کی چہکتی آواز سنائی دی.

کیا مطلب.....؟؟تم نے کھانے پینے کا سامان تو پہنچا دیا تھا نا!!!!_____ اسفند

نے مصروف سے انداز میں پوچھا

انھیں کھانے پینے سے کیا لگے وہ تو پھول پتیاں اور دلہن بننے کی تیاری میں ہیں. ارحم

نے ہنسی دباتے جواب دیا.

کیا بکواس ہے....؟؟اسفند نے غصے سے پوچھا

بکواس نہیں جناب وہ واحد مخلوق جو آپ جہیز کے طور پر لائے ہیں جسے آپ کی

"وہ" اور ہمارے "بھابی ماں" دادو کہتیں ہیں وہ فلیٹ سجانے اور دلہن بنانے پر زور

دے رہیں ہیں. آپ سے بس اتنا پوچھنا ہے کہ دلہن آپ نے بنائیں گے یا اس کا

بندوبست بھی میں نے ہی کرنا ہے. ارحم اب اپنی گاڑی تک پہنچ گیا تھا.

ارحم میں اس وقت بہت مصروف ہوں لہٰذا بکواس ادھار رکھ لو. دوسرا خبردار جو اشمل کو دوبارہ بھابی ماں بولا تو_____ چھوٹی سی وہ ہے اتنا بڑا نام اسے سوٹ نہیں کرتا. اسفند کے جواب پر ارحم نے ہوا میں گاڑی کی چابی اچھالی.

جو حکم سر مگر اب میں کیا کروں بقول آپ کے انھیں جو بھی چاہیے ہو لا دینا تو لا دوں.....؟؟ارحم اپنی گاڑی کو انلاک کرتا بیٹھنے لگا

لا دے یار رر رجو بھی کہتی ہیں. میرا پاس تو فلحال وقت نہیں شاید رات میں چکر لگے _____ اسفند کہتے ہوئے کال کاٹنے لگا

چکر سے کیا مراد ہے اب تو تم نے وہاں ہی رہنا ہے. بیگم کے ہوتے ہوئے میں تو تجھے اپنے پاس نہیں رہنے دوں گا. ارحم نے گاڑی اسٹارٹ کی.

افففف_____ وہ بیگم مجھے چین سے رہنے دے گی کیا.....؟؟اسفند کے پوچھنے پر ارحم مسکرایا.

چین سے تو خیر وہ کسی کو بھی نہیں رہنے دے گی. وہ خود چین سے رہے یہ بڑی بات

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہے. ویسے تجھے یہ ہی ملی تھی شادی کے لیے_____ ارحم نے جواب دیتے سوال کیا.

وہ مجھے نہیں میں اسے ملا تھا. اسفند نے یاد دلایا.

اچھاااااااااا_____ تو یہ بات ہے. ارحم نے نقل اتاری.

ارحم_____ اسفند چیخا.

بیوٹیشن کو بھیج دیتا ہوں اور ڈیکوریشن والوں کو بھی کہہ دیتا ہوں. تم شام تک آجانا. ویسے اگر تمہیں برا نہ لگے تو احتیاطاً ایمبولینس کو بھی کہہ دوں. ارحم کی آخری بات پر اسفند جو ہاں ہاں کہہ رہا تھا چونکا

ہاں کہہ دینا تجھے اس میں جانا پڑ سکتا ہے. اسفند نے غصے سے کہتے کال کاٹی اور فائل پر جھک گیا.

♣♣♣♣♣

شکر ہے آپ خیریت سے واپس آگئے ہیں. میرا تو پریشانی سے برا حال ہو رہا تھا. میں

کب سے عمران کے پیچھے لگی تھی کہ عدیل کا پتہ کرو وہ کہاں ہیں خیریت سے تو ہیں .....؟؟ عذرا جو خود بھی ٹھیک نہیں تھی عدیل کی تیمارداری میں لگی تھی جبکہ عدیل سب کو نظرانداز کیے صرف اور صرف صائمہ کو گھورنے میں مصروف تھا.

چلیں اب آرام کریں پھر صبح بات ہوتی ہے. ویسے بھی اب کافی رات ہو گئی ہے.

عدیل بھائی آپ کو یاد تو ہے ناں کہ آپ کا ایکسیڈنٹ کیسے ہوا تھا.....؟؟ جاتے جاتے عمران نے عدیل کے کندھے پر ہاتھ رکھا تو عدیل ایک دم چونک کر اسے دیکھنے لگا ساتھ ہی ایک کراہ نما آواز بھی اس کے منہ سے نکلی.

اوہ سوری، مجھے یاد ہی نہیں رہا کہ آپ کو چوٹیں لگی ہیں. عمران نے ہلکا سا مسکراتے ہوئے صائمہ جو باہر جانے کا اشارہ کیا. صائمہ جو آگے ہی عدیل کی نظروں سے پریشان کھڑی تھی فوراً اپنے کمرے کی طرف بھاگی.

تم نے اس لڑکی کو گھر میں رکھ لیا ہے جبکہ طے تو کچھ اور ہی ہوا تھا. عدیل نے اپنا کندھا پکڑتے ہوئے پوچھا

کیا آپ اسے جانتے ہیں.....؟؟ عذرا نے تعجب سے پوچھتے ہوئے دونوں کی طرف دیکھا

عدیل بھائی آپ کو ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہے. یہ میری بیوی صائمہ ہے. عمران نے ایک ایک لفظ خاصا چبا چبا کر ادا کیا.

ہمممم شاید_____ عدیل سر ہلاتا بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا گیا.

آپا اپنی دوا وقت پر لے لیجیے گا_____ عمران کہتا کمرے سے باہر نکل گیا. اس کے جاتے ہی ایک شاطرانہ مسکراہٹ عدیل کے چہرے پر آ ٹھہری.

اب مزہ آئے گا کھیل کھیلنے کا_____ عمران رو گیا کام سے، تجھے تو میں عذرا کی نظروں میں اتنا گرا دوں گی کہ وہ آئندہ تیرا یقین کرنا ہی چھوڑ دے گی. پھر اس کو راستہ سے ہٹانا بہت آسان ہو جائے گا. عذرا کے جاتے ہی اس کی ساری جائیداد میری ہو گی. جس پر میں عیاشی کروں گا عمران کی بیوی ساتھ_____ بیچاری خود بخود میرے جال میں پھنسنے کے لیے آ گئی ہے. افسوس_____ عدیل سوچتے

ہوئے مسکرانے لگا جبکہ اس کی آنکھیں بند تھیں. جسے عذرا بہت غور سے دیکھ رہی تھی.

کیا سوچ کر مسکرا رہے ہیں. آپ مجھے مسکراتے ہوئے بہت اچھے لگتے ہیں. عذرا کی آواز پر عدیل نے آنکھیں کھولی.

عذرا میرے قریب آؤ میں نے تم سے ایک بہت ہی ضروری بات کرنی ہے. عدیل نے آہستہ آواز میں عذرا کو مخاطب کیا تو وہ فوراً سر ہلانے لگی.

میری بات غور سے سنو مگر عمران سے مت کرنا یہ جو لڑکی ہے نا!!!!_____

عدیل کے اشارے پر عذرا نے ناسمجھی سے دیکھا

عمران کی بیوی، یہ اچھی لڑکی نہیں ہے. عدیل نے محتاط انداز میں کہنا شروع کیا.

مجھے تو یہ خود بہت بری لگتی ہے مگر کیا کروں عمران کی وجہ سے خاموش ہوں. پتہ نہیں کون ہے. کہاں سے آئی ہے.....؟؟ عذرا کو تو جیسے اپنے دل کی بھڑاس نکالنے کا موقع مل گیا تھا. عدیل کو اپنا کام مزید آسان لگنے لگا

عمران کمرے میں داخل ہوا تو صائمہ کو چپ چاپ صوفے پر بیٹھا ہوا پایا. عمران نے کوٹ اتار کر بیڈ کی پائنتی پر رکھا اور خود بیٹھ کر جوتے اتارنے لگا. مگر صائمہ کے وجود میں کوئی ہل چل نہ ہوئی. جسے محسوس کرتے عمران اپنی جگہ سے اٹھا اور اس کے قریب جا بیٹھا.

عدیل کی وجہ سے پریشان ہو_____ عمران نے نرمی سے صائمہ کا ہاتھ پکڑتے ہوئے پوچھا.

آپ کو یاد ہے کہ ایک بار میں نے غلطی سے آپ کا بازو پکڑ لیا تھا تھا تو آپ نے مجھے کیسے جھڑکا تھا اور کہا تھا کہ "مجھے ہاتھ مت لگانا"_____ اتنی حقارت تھی آپ کے لہجے میں، جیسے میں کوئی گھٹیا چیز ہوں. صائمہ نے شکایتی نظروں سے عمران کے ہاتھ کی طرف دیکھا

تو تم بھی جھڑک دو مجھے بلکل برا نہیں لگے گا. تب میں اور اب میں بڑا فرق ہے.

عمران کے چہرے اور لہجے دونوں میں نرمی تھی.

آپ میرے ساتھ ایسا کیوں کر رہے ہیں. آپ کو یہ سب کر کے کیا ملے گا. جب آپ مجھ سے محبت ہی نہیں کرتے تو ایسا رویہ کیوں اختیار کرتے ہیں کہ مجھے محبت کا گماں ہو. صائمہ عمران کے رویے سے سخت ذہنی اذیت کا شکار تھی.

ہاں محبت تو نہیں ہے لیکن میں تمہیں کوئی تکلیف پہنچانا نہیں چاہتا. میرا یقین کرو. عمران کے جواب پر صائمہ اداسی سے مسکرائی.

سر آپ نے ہمیشہ مجھے اپنے مطلب کے لیے استعمال کیا ہے اور آپ کہہ رہے ہیں کہ میں آپ کا یقین کروں. صائمہ کا ہاتھ ابھی بھی عمران کے ہاتھ میں تھا.

میں نے تمہارا کبھی استعمال نہیں کیا. ہاں جہاں تک کام کی بات ہے تو تم اس کی تنخواہ لیتی تھی مفت تو تم نے مجھے کچھ بھی کر کے نہیں دیا. عمران کا لہجہ جتلانے والا تھا.

سر آپ مجھے اس قید سے آزاد کر دیں. میں اپنے گاؤں جانا چاہتی ہوں. اور اب تو بلکل بھی میں یہاں نہیں رہ سکتی مجھے عدیل سے ڈر لگتا ہے. صائمہ کے لہجے میں

خوف اور منت تھی.

میرے ہوتے ہوئے کسی میں اتنی ہمت نہیں کہ کوئی تمہیں کچھ کہہ سکے. بے فکر رہو. عمران نے تسلی دیتے ہاتھ چھوڑ دیا.

مجھے اسٹیشن چھوڑ آئیں پلیز زز زز گھر والے بہت یاد آرہے ہیں. صائمہ نے امید بھری نظروں سے عمران کی طرف دیکھا جو واش روم جانے لگا تھا.

اچھا چلو_____ چند لمحے صائمہ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے عمران نے فیصلہ کیا.

ابھی_____ صائمہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی وہ عمران کے یوں ماننے پر حیران تھی.

ہاں جب تم رہنا ہی نہیں چاہتی اور تمہیں میری پریشانی اور تکلیف سے کوئی غرض نہیں تو پھر چلو چھوڑ آتا ہوں. جہاں جانا چاہ رہی ہو مگر یاد رکھنا تم لوٹ کر واپس میرے پاس ہی آؤ گی. عمران نے گاڑی کی چابی اور موبائل اٹھایا. صائمہ خاموشی

سے عمران کو دیکھنے لگی جو سلیپر پہن رہا تھا.

جیسے ہی گاڑی گیراج سے نکلی عدیل نے حیرت سے عذرا کی طرف دیکھا

یہ اس وقت عمران کہاں گیا ہے.....؟؟عدیل نے دل میں سوچتے ہوئے اپنا فون پکڑا جبکہ عذرا پریشان ہو گئی.

سارا راستہ خاموشی سے گزرا. صائمہ نے کئی بار عمران کی طرف دیکھا جو سنجیدگی سے گاڑی چلا رہا تھا.

اسٹیشن پر پہنچ کر عمران نے اسے اترنے کا اشارہ کیا. دونوں ساتھ چلتے کاؤنٹر پر پہنچے.

عمران نے ایک وی آئی پی ڈبے کی ٹکٹ بک کروائی.

یہ لو اپنا ٹکٹ اور کچھ پیسے رکھ لو_____ راستے میں کسی سے کچھ مت لے کر کھانا.

چند مزید ہدایات دیتے عمران پلٹنے لگا

مجھے آپ سے بہت محبت ہے مگر آپ اچھے آدمی نہیں_____ صائمہ نے سر جھکاتے نم آواز میں کہا

کوئی بات نہیں، خوش رہو. اچھا وقت گزرا. عمران کا چہرہ ہر قسم کے تاثرات سے پاک تھا. صائمہ کو ڈھونڈنے پر بھی اداسی کی رمق تک نہ ملی یعنی وہ بلکل غیر اہم تھی. مڑ مڑ کر تین چار بار اس نے جاتے ہوئے عمران کو دیکھا

تم نے سمجھا ہی نہیں اور نہ سمجھنا چاہا

ہم چاہتے کیا تھے تجھ سے تیرے علاوہ

پھر بڑی مشکل سے آنسوؤں کو روکتی وہ پلٹنے لگی کہ گولی کی آواز سے عمران لڑکھڑا کر گرا اور اسٹیشن پے شور مچ گیا.

♣♣♣♣♣

www.novelsclubb.com

یار تو چل تو سہی تجھے بہت اچھا لگے گا. تیرا فلیٹ گلاب اور موتیے کے پھولوں سے سجا پڑا ہے اور وہ جو آپ کی "وہ" ہیں نا!!!!_____ انھیں بھی اب تک بیوٹیشن سجا چکی ہو گی. ارحم نے ایک بار پھر منانا چاہا.

تو کب سے میرا سر کھا رہا ہے کہہ دیا نا!!! کہ آج نہیں جانا. آج میں بہت تھک گیا

ہوں. تُو اُن دادی پوتی سے واقف نہیں ہے وہ اپنی حرکتوں سے اچھے بھلے انسان کا دماغ خراب کر دیتیں ہیں جبکہ آج تو میرا ویسے بھی خراب ہے.

اسفند نے تھکاوٹ سے چور لہجے میں کہتے ہوئے گھڑی کی طرف دیکھا جہاں رات کے ساڑھے دس بج رہے تھے.

یارررر یہ کیا بات ہوئی.....؟؟ارحم نے بیزاری سے فائل اٹھا کر میز پر پٹخی.

مجھے یہ بتا کہ عمران کی سیکرٹری کا کچھ پتہ چلا کہاں ہے.....؟؟اسفند نے کرسی سے کھڑے ہوتے ہوئے سنجیدگی سے پوچھا

پہلے مجھے یہ بتا کہ تجھے پتہ ہے تیری بیوی اس وقت کہاں ہے.....؟؟ارحم کا انداز سوالیہ کم اور طنزیہ زیادہ تھا.

پتہ ہے وہ اس وقت کچھ عجیب و غریب قسم کی حرکت کر رہی ہو گی تو یقین مان وہ نارمل زندگی گزارنے کے حق میں نہیں ہے. اسفند اطمینان سے جواب دیتا اپنی چیزیں سمیٹنے لگا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

مگر میرے خیال سے آج کچھ بھی ایسا نہیں ہے. یہ رات تجھے ساری زندگی یاد رہے گی بشرطیہ تو اسے یادگار بنانا چاہے تو_____ وہ دلہن بنی تیرا انتظار کر رہی ہو گی.

ارحم کے جواب پر اسفند نے اسے گھورا

اس میں گھورنے والی کیا بات ہے. دلہن اپنے دولہا کا ہی انتظار کرتی ہے. اس کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ جس کے لیے تیار ہوئی ہے وہ اس کی تعریف کرے.

میرے خیال سے تیرے لیے بھی یہ ایک نایاب موقع ہے. اپنے دل کی بات کرنے اور نئی زندگی شروع کرنے کا_____ ارحم کی باتوں پر اسفند سر ہلاتا اپنی چیزیں لے کر اُس کے برابر رکا

تیرا دلہن بننے کا کتنا تجربہ ہے.....؟؟ اسفند نے مسکراتے ہوئے پوچھا

مطلب تُو وہاں نہیں جائے گا.....؟؟ ارحم سنجیدہ تھا.

اگر مجھے اس بات کا کامل یقین نہ ہو کہ تُو کمرے میں ساری رات میرا دماغ اس بات پر خراب کرے گا تو میں وہاں کبھی نہ جاؤں. اسفند کے جواب پر ارحم کے تنے

www.novelsclubb.com

اعصاب ڈھیلے پڑے اور اس نے سکھ کا سانس لیا.

یعنی وہاں جانے کو تیار ہو. اگر مجھے کامل یقین نہ ہوتا کہ آپ جناب اپنی دلہن کو دیکھ کر ہوش کھو بیٹھیں گے تو میں کبھی نہ کہتا. ارحم نے نقل اتاری تو وہ اسفند سر نفی میں ہلاتا آفس سے باہر نکل آیا. پارکنگ میں دونوں آگے پیچھے داخل ہوئے.

لگتا ہے بارش ہونے والی ہے.....؟؟ارحم نے آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جبکہ اسفند گاڑی اسٹارٹ کرنے لگا

کیوں ہم سے خفا ہو کر اے جانِ تمنا!!! بھیگے ہوئے موسم کا مزہ کیوں نہیں لیتے

_____ارحم گنگناتے ہوئے گاڑی میں بیٹھا

یہ تیرے اندر چندہ بائی کی روح کب سے رہ رہی ہے. عجیب ٹھرکی عورتوں والی حرکتیں کر رہا ہے. اسفند نے غصے سے ارحم کی طرف دیکھا

یار تُو مجھ سے شرما رہا ہے. دیکھ کتنا لال ہو رہا ہے. تُو تو آج گیا کام سے_____

ارحم نے چھیڑتے ہوئے قہقہہ لگایا.

کمینہ اتر نیچے_____ اسفند نے فوراً گاڑی کو بریک لگائی. اس سے پہلے ارحم کچھ کہتا اس کے موبائل پر میسج ٹون بجی.

کون ہے.....؟؟ارحم کو میسج پڑھتا دیکھ کر اسفند نے پوچھا

آپ کی "اُن" کا ہے کہہ رہیں ہیں آتے ہوئے کیک اور چاکلیٹس بھی لیتے آیئے گا.

ارحم کا ہنس ہنس کر برا حال تھا جبکہ اسفند اسے کوستا دوبارہ گاڑی سٹارٹ کرنے لگا

کیا لڑکی ہے_____ مگر شکر خدا کا کہ لڑکا نہیں ہے ورنہ بڑی تباہی ہونی تھی.

ارحم کو یوں ہنستا دیکھ کر اسفند نے اسے ایک زوردار مکا مارا.

بیکری پر گاڑی روک_____ ارحم بیکری دیکھتے ہی چلایا.

اب کیک بھی میں ہی لاؤں گا.....؟؟ارحم نے سڑک پر گرتی ہلکی پھلکی بارش کو دیکھ کر پوچھا

چپ چاپ دفع ہو جا ورنہ میں گاڑی چلا دوں گا. یہ سب کچھ تیرا ہی کیا دھرا ہے.

میں نے صرف کھانے پینے کا سامان دینے کو کہا تھا. اسفند نے غصے سے منہ پھیرا.

نیکی کا تو زمانہ ہی نہیں ہے. میں نے سوچا تیرے والدین، بہن، بھائی نہیں ہیں تو میں ہی ان سب کی جگہ تیری شادی کو سیلیبریٹ کر لوں مگر_____ ارحم بڑبڑاتا گاڑی سے باہر نکل گیا.

پتہ نہیں سارے فلیٹ کا کس طرح اس نے اور اشمل بی بی نے ستیاناس کیا ہو گا.

دونوں ایک جیسے ہیں. اسفند نے اپنے فلیٹ کا افسوس کیا مگر اشمل کے ذکر سے ارحم کی باتیں یاد آ گئیں.

پتہ نہیں دلہن بن کر کیسی لگ رہی ہو گی.....؟؟ اللہ کرے عام لڑکیوں جیسی دلہن بنی ہو پیاری سی_____ اشمل بی بی کا دلہن بننا کوئی معمولی بات نہیں.

رات تو کافی ہو گئی ہے. غصہ آسمان پر پہنچ گیا ہو گا. اپنی سوچ پر اسفند خود ہی مسکرایا.

اچھاااااااااتو مجھے بھیج کر خود مسکرایا جا رہا ہے. ارحم نے پچھلی سیٹ پر کیک اور چاکلیٹ باسکٹ رکھتے ہوئے چھیڑا.

بکواس ہو گئی ہو تو چلیں_____ اسفند نے فوراً سنجیدگی سے کہتے گاڑی اسٹارٹ

کی. جس پر ارحم نے فرمانبرداری سے سر ہلایا. تقریبا آدھے گھنٹے بعد گاڑی اپارٹمنٹ کی پارکنگ میں رکی.

تو پہلے جا میں کیک وغیرہ لے کر آتا ہوں. بارہ بجنے والے ہیں گھڑی پر بھی اور شاید تجھ پر بھی_____ ارحم مسکراتے باہر نکلا

جسٹ شٹ اپ_____ اسفند غصے سے دروازہ بند کرتا اندر کی طرف بڑھ گیا.

بیٹا یہ تو" وہ" تجھے بتائے گی کہ "شٹ اپ" کال کیسے دی جاتی ہے.....؟؟ چل بچے ارحم جا کر لائیو شو دیکھ مستقبل میں تیرے کام آئے گا. ارحم کہتا کیک اور باسکٹ لیتے اسفند کے پیچھے چل پڑا.

اسفند نے گھڑی پر وقت دیکھتے گھنٹی بجائی. اس سے پہلے کہ وہ دوبارہ گھنٹی بجاتا ارحم پہنچ گیا.

کیا ہوا دروازہ نہیں کھلا. شاید سارا کیک کھانا میرے نصیب میں لکھا ہے. ارحم نے

مصنوعی دکھ کا اظہار کیا.

شاید سو گئے ہوں. رات کافی ہو گئی ہے. اسفند نے ایک دفعہ پھر گھنٹی بجائی.

چلتے ہیں_____ اسفند کہتا ہوا پلٹنے لگا تبھی دروازہ کھلا

اندر کا منظر اسفند اور ارحم کی سوچ سے زیادہ پیارا اور خوبصورت تھا. انٹرس سے لے کر بیڈ روم کے دروازے تک گلاب کی پتیاں فرش پر بچھیں تھیں. جن کے دونوں اطراف ننھے منے دیے روشن تھے. پورے فلیٹ میں پھیلی پیلی روشنی کسی خواب کا سماں دے رہی تھی. اس پر دلفریب مہک نے سارے فلیٹ کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا. اسفند نے سحر میں کھوئے اندر قدم رکھا تو ارحم نے پیروی کی.

بہت ہی سلیقے سے سارے دروازوں، دیواروں کو سجایا گیا تھا. ابھی وہ اس خوبصورتی سے اپنی آنکھوں کو خیرہ کر رہے تھے کہ اشمل کی آواز پر چونکے.

کیک اور چاکلیٹس لائیں ہیں.....؟؟ اشمل کچن میں کھڑی دونوں کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھ رہی تھی. جو اسے ہونقوں کی طرح گھور رہے تھے.

اشمل انتہائی رف حلیے میں کھڑی تھی. اسفند نے اسے بغور دیکھتے پلٹ کر ارحم کی طرف دیکھا تو وہ ایک قدم پیچھے ہوا.

میں نے بیوٹیشن بھیجی تھی قسم سے_____ ارحم نے الٹے قدم اٹھاتے جواب دیا.

یہ کیک اور چاکلیٹس مجھے دے دیں. اشمل نے کہتے ہوئے ارحم سے کیک اور چاکلیٹ باسکٹ لے کر کچن کی شلف پر رکھیں.

آج دادو کی سالگرہ ہے. میں نے سوچا میری تو ابھی "پہاڑ" جیسی زندگی پڑی ہے. پھر کبھی دلہن بن جاؤں گی مگر دادو کے تو یہی "دو تین" سال رہ گئے ہیں. آج کل بزرگوں کی اتنی زیادہ عمر نہیں ہوتی ٹائم پر ہی نکل لیتے ہیں.

ویسے بھی پرانے وقتوں میں کون سالگرہ مناتا تھا. میں نے اپنی جگہ دادو کو دلہن بنا دیا ہے اگر آج دادا زندہ ہوتے تو کم از کم اس سرپرائز پر اپنی آدھی جائیداد میرے نام ضرور کر دیتے. کیسا.....؟؟ اشمل نے پلیٹ میں کیک نکالتے ہوئے دونوں سے

پوچھا جو اسے ہی دیکھ رہے تھے.

اسفند کی خوشی پر یہ سن کر اوس گری ہی تھی مگر ارحم کو اب اپنی شامت پکی نظر آ رہی تھی.

بہت ہی بیہودہ سرپرائز ہے. یہ سرپرائز کسی کی جان بھی لے سکتا ہے.....؟؟ارحم نے مسکین سی شکل بناتے اشمل کی طرف دیکھا

جی نہیں_____ بہت ہی اچھا سرپرائز ہے کیوں.....؟؟اشمل نے ضدی لہجے میں جواب دیتے اسفند سے پوچھا

سرپرائز تو واقعی ہی بہت اچھا ہے. آپ کیک رکھیں ہم آتے ہیں. اسفند نے کہتے ہوئے اپنے کف فولڈ کیے جس پر اشمل سر ہلاتی کمرے کی طرف بڑھ گئی.

ہاں تو کیا کہا تھا جناب نے_____ وہ دلہن بنی میرا انتظار کر رہی ہو گی_____ اسے دیکھ کر میرے ہوش اڑ جائیں گے_____ یہ رات میری زندگی کی بہت یاد گار رات ہو گی اگر میں چاہوں تو.....؟؟واقعی ہی یہ رات تو مجھے ہمیشہ یاد رہے

گی. اسفند نے جارحانہ انداز میں ارحم کی طرف قدم لیے.

یار مجھ سے جو مرضی قسم اٹھوالے میں نے بھابی کو تیار کرنے کا کہا تھا دادو کو نہیں.

اس میں میری کوئی غلطی نہیں یہ بھابی کا ذاتی سرپرائز ہے. ارحم الٹے قدم اٹھا رہا تھا.

دادو اُس کا پہلا عشق ہے دوسرا وہ نارمل کام کر ہی نہیں سکتی_____یاد ہے میں

نے تجھے کیا کہا تھا"نارمل زندگی گزارنا اسے پسند نہیں".

اس کے باوجود تُو نے میرے سارے پیسے ضائع کروا دیے. پیسوں کی تو خیر ہے میں

تجھے بخش سکتا ہوں مگر جو میرے "جذبات" سے کھیلا ہے اس کی معافی نہیں

_____اسفند نے ارحم کے سینے پر ہاتھ مارتے ہوئے اسے صوفے پر گرایا.

یہ کیا ہو رہا ہے مجھے غیر اخلاقی حرکتیں بلکل پسند نہیں. اشمل کمرے کے دروازے

میں کھڑی دونوں کو گھور رہی تھی.

کچھ نہیں بس ویسے ہی یہ میری "خدمت" کرنے لگے تھے کہ آپ فرشتہ بن کر آ

گئیں. ارحم کہتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا جبکہ اسفند کھڑکی کی طرف چل دیا.

آپ دونوں فلحال اپنے اپنے پروگرام کینسل کر کے اندر کمرے میں تشریف لائیں.

کیک کاٹنے میں بس تھوڑا سا ٹائم باقی رہ گیا ہے. بارہ بجنے والے ہیں. اشمل کے کہنے پر مجبوراً دونوں ایک دوسرے کو گھورتے اندر داخل ہوئے تو کمرے کی سجاوٹ دیکھ کر دنگ رہ گئے.

سارا کمرہ تازہ پھولوں کی کلیوں سے سجایا گیا تھا. فضا میں عجب مسحور کن خوشبو پھیلی تھی. کہیں سبز، کہیں سرخ اور کہیں پیلی روشنی دیکھنے والے پر سحر طاری کر رہیں تھیں. کمرے کے وسط میں چھوٹے سے میز پر کیک اور چاکلیٹ باسکٹ رکھی تھی جو ماحول کو مزید رومنٹک بنا رہی تھی. اشمل پاس کھڑی کیک کا جائزہ لینے میں مصروف تھی. اسفند کو وہ اپنے سادہ سے حلیہ میں بھی اس کمرے سے زیادہ پیاری لگ رہی تھی

دادو کہاں ہیں.....؟؟ ارحم کے پوچھنے پر اسفند جو یک ٹک اشمل کو دیکھ رہا تھا اپنی نگاہ پھیر گیا.

انھیں تو میں نے دوسرے کمرے میں بند کر رکھا ہے ورنہ وہ بہت مداخلت ہیں. یہ نہ کرو، وہ کرو، یہ ایسا اچھا نہیں لگ رہا وغیرہ اشمل نے منہ بناتے گھڑی کی طرف دیکھا

اوہ ہو_____ دیر ہو رہی ہے بارہ بجنے میں ایک دو منٹ ہی رہ گئے ہیں. چلیں دادو کو لے کر آتے ہیں. آپ پلیز ویڈیو بنائیے گا. میں نے دیکھا ہے آپ کے موبائل کا کیمرہ بہت اچھا ہے. اشمل کی بات پر ارحم نے چونک کر اپنے موبائل کی طرف دیکھا

چورنی_____ اسفند نے زیر لب دھرایا.

چلیں ہم دونوں انھیں لے کر آتے ہیں. اسفند کے پاس رکتی وہ بے تکلفی سے بولی تو اسفند حیرانگی سے اسے دیکھنے لگا

آپ چلیں میں آرہا ہوں. اسفند نے آگے سے ہٹتے اشمل کو راستہ دیا.

اپنے موبائل کی خیر منا اگر اس دفعہ کچھ چوری ہوا تو روڈ پر میں نے بیٹھنا چھوڑ دیا ہے

سمجھے_____ اسفند مسکراتا ہوا ارحم کا بازو تھپک کر باہر نکل گیا.

ہائے اشمل یہ سب کتنا پیارا لگ رہا ہے. تو نے میرے لیے پھول بچھائے ہیں. اتنی محبت کرتی ہے مجھ سے_____ دادو دلہن بنی پھولوں پر چل رہی تھیں

دادو آپ بہت پیاری لگ رہیں ہیں. (اشمل نے محبت بھرے لہجے میں کہا تو اسفند نے اس کی طرف دیکھا) آپ کو یہ سب اچھا لگ رہا ہے. اشمل کی خوشی دیدنی تھی.

مجھے تو یہ سب ایک خواب لگ رہا ہے. اشمل تو میرا کتنا خیال رکھتی ہے. میں نے تو کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ یوں بھی کوئی میری سالگرہ منائے گا. دادو کی آنکھوں میں نمی اترنے لگی.

www.novelsclubb.com

پلیز زرداد وا بھی میلو ڈرامہ شروع مت کرنا، قسم سے سخت بوریت ہو گی. مجھے بہت بھوک لگی ہے. اشمل کے منہ بنانے پر دادو خاموش ہو گئی. پھر اسفند اور اشمل انھیں لے کر ایک ساتھ کمرے میں داخل ہوئے. پھر دادو اور اشمل نے مل کر کیک کاٹا تو ارحم اور اسفند نے انھیں مبارک دی.

اس میں کیا ہے.....؟؟دادو نے چاکلیٹ باسکٹ کی طرف اشارہ کیا.

دادو یہ بڑے لوگ آج کل ہر خوشی کے موقع پر ایک دوسرے کو دیتے ہیں. اسے چاکلیٹ بولتے ہیں. (اشمل نے باسکٹ میں پڑی گولڈن ریپر کے اندر موجود ایک چاکلیٹ بال کو اٹھایا.)

جیسے پرانے زمانے میں لوگ ہر موقع پر "لڈو" منگوا لیتے تھے. چاہے بچے کا رشتہ طے ہو یا اس کے ختنے_____ بلکل ویسے ہی اب چاکلیٹ استعمال ہوتی ہے.

اشمل کی مثال پر ارحم نے ذو معنی انداز میں مسکراتے ہوئے اسفند کی طرف دیکھا.

بڑے لوگ اسے "اظہار محبت" کے لیے بھی استعمال کرتے ہیں. اشمل نے کہتے ہوئے ایک چاکلیٹ کھول کر دادو کو دی.

ویسے یہ آپ کا حق تھا خیر_____ ارحم نے اسفند کے کان میں سرگوشی کی تو

جواب میں ایک زوردار مکا اسے رسید ہوا.

دادو اب کیک کاٹ کر دیں مجھے بہت بھوک لگی ہے. اشمل لاڈ سے کہتی نیچے بچھے

دبیز کارپٹ پر بیٹھ گئی جبکہ داد وسب کے لیے کیک کاٹنے لگی.

میرے خیال سے ہم بھی بیٹھ جاتے ہیں. یوں کھڑے ہونے سے سزا کا گمان ہوتا ہے. ارحم بڑبڑاتا بیڈ ساتھ ہی ٹیک لگا کر نیچے بیٹھ گیا.

اس سے محبت بڑھتی ہے یا یہ اظہار محبت کا ذریعہ ہے.....؟؟اسفند نے ایک چاکلیٹ بال اٹھاتے ہوئے اشمل سے پوچھا

کیا پتہ.....؟؟میں نے بس سنا ہے لوگ ایک دوسرے کو دیتے ہیں. نہ کبھی میں نے کسی کو دی اور نہ مجھے ملی _____ اشمل نے کندھے اچکائے

پھر تو آزمانا چاہیے.....؟؟اسفند نے چاکلیٹ بال اپنی ہتھیلی پر رکھتے اشمل کے آگے کی تو وہ مسکرا دی.

میرے نزدیک "ایک بال" سے صرف یہ ظاہر ہوتا ہے کہ دینے والا "کنجوس" ہے. اشمل نے اپنے برابر اسفند کو بیٹھتا دیکھ کر شرارت سے کہا جس پر وہ نفی میں سر ہلانے لگا. پھر سارے کیک کھاتے خوش گپیوں میں مصروف ہو گئے.

میرے سر میں سخت درد ہے. میں تو چائے بنانے جا رہی ہوں. آپ میں سے اگر کسی نے پینی ہے تو بتا دیں. ویسے میں چائے اچھی نہیں بناتی. اشمل نے کھڑے ہوتے ہوئے اونچی آواز سے پوچھا

اس اعلان سے بنانے والے کی کام چوری ظاہر ہو رہی ہے_____ اسفند کہتا اٹھ کھڑا ہوا جبکہ اشمل نے اسے حیرت سے دیکھا

ویسے تو مجھے کافی پسند ہے مگر میں چائے بھی پی لیتا ہوں. ارحم مسکرا کر کہتا دوبارہ دادو سے باتوں میں مصروف ہو گیا. پھر اشمل نے اسفند کی طرف دیکھا

جو مل جائے_____ اسفند کے جواب پر اشمل نے ایک گہرا سانس خارج کیا. (

چل اشمل بچے سب کے لیے چائے بنا)

چائے بناتے ہیں پھر_____ اشمل کہتی کمرے سے باہر جانے لگی تو اسفند بھی خاموشی سے اس کے پیچھے چل دیا.

پلیٹ شلیف پر رکھتے وہ ٹیک لگا کر اشمل کو دیکھنے لگا جو چولہے پر چائے کا پانی رکھ رہی

تھی.

آپ خود بھی تھوڑا سا تیار ہو جاتیں. اشمل پانی میں پتی ڈال رہی تھی جب اسفند نے سوال کیا.

ہم ہمیشہ دوسروں کے لیے تیار ہوتے ہیں. ہماری دلی خواہش ہوتی ہے کہ دوسرے ہماری ڈریسنگ کی تعریف کریں. کوئی بھی اپنے لیے تیار نہیں ہوتا بلکہ اپنے لیے تو منہ دھونا بھی پسند نہیں کرتا.

میری خواہش تھی کہ میں دادو کو تیار دیکھوں. وہ دلہن بن کر کیسی لگی ہوں گی اس لیے میں نے انھیں دلہن بنا دیا اور وہ بہت پیاری لگیں. انھیں میں نے ہمیشہ سادہ سے کپڑوں میں دیکھا ہے. کبھی کسی نے ان کی پرواہ نہیں کی. وہ عید پر بھی صرف میرے لیے کپڑے لیتیں تھیں. اپنے کپڑوں کا تو انھیں ہوش ہی نہیں ہوتا تھا. بس میری فکر ہوتی تھی کہ میں اچھی لگوں_____ اشمل کی باتیں اسفند بہت غور سے سن رہا تھا جبکہ وہ بہت سنجیدہ بلکہ شاید رنجیدہ تھی.

میں نے جب جب دادو کو اپنی وجہ سے کسی چیز سے محروم ہوتے دیکھا تب تب دل میں پکا تہیہ کیا کہ اشمل زندگی نے تجھے جب بھی موقع دیا تُو دادو کو وہ سب چیزیں دیں جن سے وہ صرف تیری وجہ سے محروم رہیں ہیں. اشمل نے کہتے پلٹ کر پانی کی طرف دیکھا جو ابل رہا تھا.

میں نے اعتراض نہیں کیا کہ آپ نے دادو کو کیوں دلہن بنایا. میں نے صرف اتنا کیا ہے کہ آپ بھی تیار ہو جاتیں_____ اسفند پھر اپنا سوال دہرایا.

آپ چاہتے تھے کہ میں تیار ہوتی.....؟؟اشمل نے دودھ ڈالتے پلٹ کر شوخ لہجے میں پوچھا جبکہ شرارت اس کی آنکھوں میں چمک رہی تھی.

ہاں_____ اسفند کو اس دھوپ چھاؤں جیسی لڑکی سے باتیں کرنے میں مزہ آنے لگا تھا.

تو پھر خود آتے کہتے چلو شاپنگ پر چلتے ہیں. میں تمہیں اپنے پسند کے ڈریس میں دیکھنا چاہتا ہوں. میں چاہتا ہوں تم میرے لیے تیار ہو. مجھے تیار ہونے کا مزہ آتا اور

آپ کو تیار کروانے کا_____ یہ کیا آدھی رات کو منہ اٹھا کر خالی ہاتھ آ گئے کہ تیار ہو جاتی.....؟؟ایسے کون تیار ہوتا ہے. میں تو سخت ناراض ہوں. مجھ سے بات مت کریں_____ اشمل اپنی بات کے آخر میں غصے سے کہتی پلٹی اور چائے کپ میں ڈالنے لگی.

چلو جی پوچھنا مہنگا پڑ گیا_____ اسفند سوچتے ہوئے اشمل کی پشت کو دیکھنے لگا جو ٹرے میں کپ رکھ رہی تھی.

میں نے محبت سے پوچھا تھا_____ اشمل کے ماتھے پر بل دیکھ کر اسفند نے آہستہ آواز میں کہا

محبت_____ اشمل نے لفظ محبت کو چبا کر ادا کیا.

ہاں اس میں کیا برائی ہے.....؟؟اسفند نے سینے پر بازو لپیٹتے ہوئے پوچھا

برائی_____ فٹے منہ اس محبت کا، جو کسی کو خوشی دے ہی نہیں سکتی. میں نے کبھی محبت کرنے والوں کو خوش نہیں دیکھا. ماں بیٹے کی محبت میں رو رہی ہوتی،

www.novelsclubb.com

بیوی خاوند کی، بچے والدین کی اور مس صائمہ سر عمران کی _____ اللہ بچائے مجھ اس ہونہار محبت سے _____ دھوکے کا نیا نام محبت رکھ دیا ہے. اشمل کہتی اسفند کی سائیڈ سے چائے کی ٹرے لے کر گزر گئی جبکہ وہ اس کے یوں ہائیپر ہونے پر حیران تھا.

"اُس نے سو عیب اُٹھا کر میرے مُنہ پر مارے

میں نے پوچھا تھا محبت میں بُرائی کیا ہے!"

♣♣♣♣♣

صائمہ لوگوں کے ہجوم سے گزرتی عمران تک پہنچی تو اس کی شرٹ خون سے لال ہو رہی تھی. وہ مسلسل اپنے آس پاس لوگوں سے یہی کہہ رہا ہے تھا کہ "میں ٹھیک ہوں. کچھ نہیں ہوا مجھے" _____ مگر اسٹیشن پر موجود پولیس اور سیکورٹی اہلکار اسے گھیرے میں لیے ہوئے تھے.

آپ کون.....؟؟ صائمہ نے آگے بڑھنا چاہا تو ایک پولیس والے نے اسے روکتے

ہوئے سخت لہجے میں پوچھا

میری بیوی ہیں_____ عمران نے درد برداشت کرتے ہوئے اک نگاہ صائمہ پر ڈالتے بتایا.

پھر پولیس نے عمران کا پورا بیان لکھا اور میڈیکل اسٹاف کے حوالے کر دیا.

شکر کریں گولی نے ہڈی کو نہیں چھوا. آپ کی قسمت اچھی تھی جو وہ لگ کر نکل گئی.

1122 کے عملے نے ابتدائی طبّی امداد کے بعد عمران کو ہسپتال جانے کا مشورہ دیا جس پر عمران سر ہلاتا اٹھ کھڑا ہوا.

ہم لے چلتے ہیں. 1122 کے اہلکار نے عمران کے ساتھ کھڑی ڈری سہمی صائمہ کو دیکھ کر کہا

نہیں شکریہ_____ میرے پاس گاڑی ہے. میں خود چلا جاؤں گا. اتنی تکلیف میں بھی عمران کا اخلاق کمال تھا. جس پر صائمہ کو حیرت ہوئی.

سر آپ کو بہت درد ہو رہا ہو گا.....؟؟ صائمہ نے ایک ہاتھ سے ہینڈی بیگ کو

گھسٹتے ہوئے پوچھا

نہیں مجھے درد نہیں ہو رہا. بس میں آرام کرنا چاہتا ہوں. عمران نے پارکنگ کی طرف بڑھتے ہوئے نقاہت بھری آواز میں جواب دیا.

سر اگر آپ کو برا نہ لگے تو میں ڈرائیو کروں.....؟؟ صائمہ نے عمران کو ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھولتا دیکھ کر پوچھا

تم_____ عمران کے ماتھے پر بے شمار بل نمودار ہوئے جبکہ آنکھیں سرخ ہو رہیں تھیں.

سر میں گاڑی چلا لیتی ہوں. صائمہ کے جواب پر عمران نے بغیر بحث کیے چابی اس کے ہاتھ پر رکھ دی.

صائمہ نے اپنا بیگ پچھلی سیٹ پر رکھتے دروازہ بند کیا اور خود ڈرائیونگ سیٹ پر آ کر بیٹھ گئی.

گاڑی میں بلا کی خاموشی تھی. ڈرائیو کرتے صائمہ بار بار اپنے برابر بیٹھے عمران کو

دیکھ رہی تھی. جس کی تکلیف میں شاید اضافہ ہو رہا تھا جبکہ وہ آنکھیں موندے سیٹ ساتھ ٹیک لگائے بیٹھا تھا.

یہ تم کہاں آ گئی ہو.....؟؟ گاڑی رکتے ہی عمران نے اترنے کے لیے ہینڈل کر ہاتھ رکھا تو اپنے آپ کو بھیڑ میں پایا.

سر آپ کو ایک اچھے ڈاکٹر کی ضرورت ہے. مجھے آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی. کتنا خون بہہ گیا ہے. صائمہ نے کہتے ہوئے فوراً نیچے اتر کر عمران کی طرف کا دروازہ کھولنا چاہتے ہوئے بھی عمران باہر نکلا مگر چکر آنے کی وجہ سے دوبارہ گاڑی ساتھ ٹیک لگا گیا.

www.novelsclubb.com

سر میں ویل چیئر لاتی ہوں. صائمہ کہتی ہوئی پریشانی سے اندر کی طرف بڑھ گئی.

عمران کو اپنا سر گھومتا ہوا محسوس ہو رہا تھا. سارے دن کی تھکاوٹ، نیند اور تکلیف سے وہ اس وقت بے حال تھا کہ اچانک اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا.

سر پلیز ہمت کریں. آپ کو کچھ نہیں ہو گا_____ جو آخری الفاظ اس کے

کانوں نے سنے وہ صائمہ کا یہ جملہ تھا اس کے بعد وہ ہوش و خرد سے بیگانہ ہو گیا.

صائمہ مسلسل روتے ہوئے ایمرجنسی میں چکر لگا رہی تھی. اللہ خیر کرے خون تو بہت ضائع ہو گیا ہے. ویسے یہ کون ہو سکتا ہے. سر کے دشمن بھی تو بہت ہیں. الٹے کاموں کے الٹے نتیجے مگر _____ صائمہ نے سوچتے ہوئے دیوار پر لگی ٹی وی سکرین کی طرف دیکھا جہاں نیوز اینکر اسی نیوز کے بارے میں بتا رہا تھا.

کاش میں اسٹیشن جانے کی ضد نہ کرتی تو ابھی سر بلکل ٹھیک ہوتے. یہ سب میری وجہ سے ہوا ہے. صائمہ سوچتی پھر رونے لگی تبھی نرس کی بلانے پر آنسو روکتی مڑی.

www.novelsclubb.com

آپ کے ہسبنڈ اب بلکل ٹھیک ہیں اور آپ کو بلا رہے ہیں. نرس پیشہ ورانہ انداز میں کہتی آگے بڑھ گئی.

سر اب آپ کی طبیعت کیسی ہے.....؟؟ صائمہ نے بیڈ پر لیٹے عمران کی طرف دیکھ کر آہستہ آواز میں پوچھا جس کے ہاتھ پر ابھی بھی ڈرپ لگی تھی.

میرا موبائل اور ویلٹ.....؟؟ صائمہ کو عمران کے سوال پر تھوڑا تعجب ہوا.

سر میرے پاس ہیں_____ صائمہ نے ہاتھ میں پکڑے فون اور ویلٹ کو آگے کیا.

موبائل آف کر دو. عمران کہتا آنکھیں بند کر گیا.

سر آپ عذرا آپا کو اطلاع نہیں کریں گے.....؟؟ صائمہ نے ہچکچاتے ہوئے کہا

مارنے والے کو بتا دوں کہ میں زندہ ہوں اور کہاں ہوں.....؟؟ عمران نے سرخ ہوتی آنکھوں سے صائمہ کی طرف دیکھا تو وہ نظریں جھکا گئی جیسے مجرم ہو.

سر مگر عدیل صاحب تو آپ کو کبھی نقصان نہیں پہنچا سکتے وہ آپ سے ڈرتے _____ صائمہ نے کہتے ہوئے عمران کی طرف دیکھا جو چھت کو گھور رہا تھا.

انسان ہمیشہ اپنوں کی غداری سے ہارتا ہے. غیر اسے ہرا نہیں سکتے. یہ حملہ مجھ پر نہیں تھا مجھ پر حملہ کرنے کے لیے اسے ہمت چاہیے جو اُس میں نہیں ہے. عمران کا

جملہ صائمہ کو سُن کر گیا.

تو پھر کس پر تھا.....؟؟ صائمہ نے خوف زدہ ہوتے ہوئے پوچھا

جس پر تھا اُسے کچھ نہیں ہوا مگر جس نے کیا ہے اُس کا اب کچھ نہیں بچے گا. عمران کہتا یوادو بارہ آنکھیں بند کر گیا.

آپ کا مطلب ٹارگٹ میں تھی مگر میرے پاس تو کچھ بھی نہیں ہے. صائمہ نے نم آواز میں پوچھا

اس "کیوں" کا جواب تم میرے سے بہتر جانتی ہو. میں نے "فاروقی" کو اسٹیشن پر دیکھا تھا. میں سمجھا وہ اپنے کسی عزیز کو لینے یا چھوڑنے آیا ہو گا بس یہی میری غلطی تھی وہ تو_____ عمران نے جملہ ادھورا چھوڑتے ہوئے صائمہ کی طرف دیکھا جس کا چہرہ لٹھ کی طرح سفید ہو رہا تھا.

ڈرو نہیں، تمہیں کچھ نہیں ہو گا. میں ہوں نا!!!!_____ عمران نے اپنا ڈرپ لگا ہاتھ صائمہ کے ہاتھ پر رکھا جو برف کی طرح ٹھنڈا تھا.

صائمہ ایک بار پھر اس خوفناک رات کو سوچنے لگی. عدیل، فاروقی اور اکاؤنٹ افسر اسد_____ آنکھوں سے بہتے پانی میں روانی آگئی تھی اور سانس اکھڑنے لگا

صائمہ_____ عمران کے پکارنے پر صائمہ نے سر نفی میں ہلایا.

کچھ نہیں ہو گا. جو ہونا تھا وہ ہو گیا ہے. اب وہ ڈر کے کچھ دن چھپے رہیں گے. تب تک میں ٹھیک ہو جاؤں گا. پھر دیکھتے ہیں کہ ان ساتھ کیا کرنا ہے کیونکہ رحم مجھے نہیں آتا. عمران نے تسلی دیتے صائمہ کی طرف دیکھا

مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے. صائمہ اس وقت عمران کو ڈری سہمی چھوٹی سی بچی لگی.

ادھر میرے پاس بیٹھو اور میرے بات غور سے سنو_____ عمران نے خود اٹھتے ہوئے صائمہ کو اپنے پاس بیٹھنے کا اشارہ کیا.

تم صبح سات بجے والی ٹرین سے گاؤں چلی جاؤ اور کبھی مڑ کر واپس مت دیکھنا. میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کوئی تمہیں نقصان نہیں پہنچائے گا. عمران کے پر یقین لہجے پر صائمہ نے اسے نم آنکھوں سے دیکھا جو خود بھی تکلیف میں تھا.

سر مگر آپ_____ صائمہ نے عمران کے بازو کی طرف دیکھا

چلی جاؤ فائدے میں رہو گی ابھی میں اپنی خوشی سے کہہ رہا ہوں. یہ نہ ہو کہ میرا ارادہ بدل جائے اور تم کہو کہ "سر آپ ہمیشہ مجھے اپنے مطلب کے لیے استعمال کرتے ہیں." عمران نے آخر میں صائمہ کی نقل اتاری.

سوری سر اگر آپ کو میری بات بری لگی ہے تو مگر میرا مطلب تھا کہ

_____ صائمہ ابھی بول رہی تھی جب عمران نے اسے چپ رہنے کا اشارہ کیا اور اس کے ہاتھ سے اپنا موبائل اور ویلٹ لیتے ہوئے چند نوٹ نکال کر اس کی طرف بڑھائے.

www.novelsclubb.com

یہاں سے کیپ لے کر اسٹیشن چلی جاؤ اور کبھی مڑ کر نہ دیکھا اور نہ سوچنا. تم بہت اچھی بس یہ یاد رکھنا اور اس سے زیادہ اچھائی کی مجھ سے امید نہ رکھنا_____

میں ٹھیک ہوں. میری فکر مت کرو. کچھ دیر تک گھر چلا جاؤ گا. عمران کے ہاتھ سے پیسے پکڑتے صائمہ دھیرے سے اٹھی جو بھی تھا اسے اس قید سے نکلنا تھا

سر جاتے جاتے ایک بات کہوں برا تو نہیں مانیں گے_____ صائمہ کے بولنے پر عمران نے اس کی طرف دیکھا

"مجھے آپ سے محبت ہے مگر آپ برے کام کرتے ہیں. پلیز یہ کام چھوڑ دیں ان کا انجام اچھا نہیں ہے وغیرہ"_____ عمران نے صائمہ کی طرف دیکھتے ہوئے طنزیہ انداز میں کہا

اپنا خیال رکھیے گا. خدا حافظ_____ صائمہ چپ چاپ دروازے کی طرف بڑھ گئی اب کہنے کو کچھ نہیں بچا تھا.

طلاق کے کاغذات تمہیں جلد مل جائیں گے مگر فلحال مجھے اس نکاح کی ضرورت ہے. عمران کی آواز پر وہ رکی ضرور مگر پلٹی نہیں.

"تیرے گماں کی اڑا دیں دھجیاں میں نے
تجھے لگا تھا ہم تجھے بھلا نہیں سکتے"

گاؤں سے شہر آنے_____ عمران کے آفس میں نوکری ملنے_____ ریپ

ہونے سے لے کر عمران ساتھ نکاح تک تمام منظر باری باری اس کی آنکھوں کے سامنے گھوم رہے تھے. وہ کب پارکنگ میں پہنچی اسے خود پتہ نہیں چلا صبح کے آثار واضح ہو رہے تھے. اس نے آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے ایک گہرا سانس لیا اور عمران کی گاڑی سے اپنا سامان نکالنے کے لیے ہنڈل پر ہاتھ رکھا ہی تھا کہ ایک تیز رفتار گاڑی اس کے قریب آکر رکی. اس سے پہلے کے صائمہ سنبھلتی کسی نے اس کے منہ پر رومال رکھا اور وہ چند لمحوں میں اپنے ہوش کھو بیٹھی.

♣♣♣♣♣

عجیب لڑکی ہے کتنی بار بتا چکا ہوں کہ مجھے تم سے محبت نہیں ہے اور نہ ہی میں تمہاری خاطر اپنا بزنس چھوڑ سکتا ہوں پھر ضد کرنے بیٹھ جاتی ہے. مجھے تو ان مردوں پر بھی حیرت ہوتی ہے جو صرف ایک "لڑکی" کے لیے اپنا سب کچھ لٹا دیتے ہیں. بے وقوف کہیں کے _____ عمران نے سوچتے ہوئے اپنا سر نفی میں ہلایا.

www.novelsclubb.com

عورت جیسی کم عقل مخلوق کے لیے اپنا سب کچھ داؤ پر لگانا سراسر احمقانہ فعل ہے.

مگر یہ محبت اچھے خاصے بندوں کی عقل پر پردہ ڈال دیتی ہے. مجھے حیرت صرف اس بات پر ہوتی ہے جو عورت اپنا اچھا برا نہیں سمجھ سکتی وہ کسی کو کیا خاک فائدہ پہنچائے گی.....؟؟

اب میری آپا کو ہی دیکھ لو. اگر وہ زرا سی بھی عقل رکھتیں تو جان جاتیں کہ عدیل انھیں استعمال کر رہا ہے. کہاں آپا، ایک بیمار، معمولی شکل کی عورت اور کہاں عدیل خوبصورت، جوان، پڑھا لکھا اور کم عمر_____ کسی اندھے کو بتاؤ تو وہ بھی کہہ دے گا کہ لڑکا لالچی ہے مگر آپا ماننے کو تیار نہیں.

یہاں تو لوگ ٹھیک ٹھاک لڑکی کو گھاس نہیں ڈالتے تو آپا جیسی عورت کس کھیت کی مولی ہے. مگر عورت میں عقل ہو تب نا!!! خوابوں میں رہنے والی پاگل مخلوق

_____ عمران ابھی اپنی سوچوں میں عورت کو کوس ہی رہا تھا کہ نرس اس کے کمرے میں داخل ہوئی.

سر آپ کی گاڑی کا یہی نمبر ہے.....؟؟نرس نے ایک پرچی آگے کرتے ہوئے پوچھا

جی یہ میری گاڑی ہی ہے. عمران نے انتہائی بیزاری سے جواب دیا.

سر آپ کے لیے ایک بری خبر ہے. نرس نے قدرے آہستہ آواز میں کہا

کیا میری گاڑی چوری ہو گئی ہے.....؟؟عمران نے کہنی کے بل اٹھتے ہوئے پوچھا

نہیں سر وہ جو لڑکی آپ کو ہسپتال لے کر آئی تھی وہ اغواء ہو گئی ہے. جب تک ہمارے گارڈ وہاں پہنچے تب تک بہت دیر ہو گئی تھی. نرس کے بتانے پر عمران نے سکھ کا سانس لیا اور دوبارہ لیٹ گیا. عمران کو یوں اطمینان سے لیٹتا دیکھ کر نرس کو حیرت ہوئی.

سر وہ لڑکی آپ کی بیوی ہی تھی نا!!!!_____ جو آپ کو یہاں لائی تھی. نرس کے پوچھنے پر عمران نے ہنکار بھری.

پھر آپ اتنے مطمئن کیسے ہیں.....؟؟نرس کو تعجب ہوا.

میں مطمئن اس لیے ہوں کہ میرے ساتھ ایسا ہوتا رہتا ہے. کبھی بہنوئی اغواء ہو جاتا ہے اور کبھی بیگم_____ لگتا ہے اگلا نمبر میرا ہے. عمران کے جواب پر نرس نے حیرانگی سے اسے دیکھا

سر مگر.....؟؟نرس نے کچھ کہنے کے لیے اپنا منہ کھولا ہی تھا کہ آگے پیچھے دو تین پولیس کانسٹیبل اندر داخل ہوتے دیکھ کر رک گئی.

سر ہمیں آپ کا بیان ریکارڈ کرنا ہے. آپ کو کس پر شک ہے.....؟؟ایک کانسٹیبل نے عمران کو پہچانتے ہوئے ادب سے پوچھا

مجھے کسی پر بھی شک نہیں ہے آپ نامعلوم افراد کے خلاف پرچہ درج کر دیں اور پہلی فرصت میں مجھے گھر پر ملیں. عمران کا آخری جملہ پولیس کانسٹیبل کے چہرے پر مسکراہٹ بکھیر گیا.

جی سر جیسا آپ کو ٹھیک لگے. ہمارا تو کام ہے رپورٹ لکھنا اس لیے پوچھا تھا.

کانسٹیبل کے جواب پر عمران پھیکا سا مسکرا دیا.

میں سمجھتا ہوں. آپ پریشان نہ ہوں. میں کسی سے شکایت کا ارادہ نہیں رکھتا.

عمران نے انتہائی عمدہ اخلاق کا مظاہرہ کیا.

سر میں آپ کے اخلاق سے ہمیشہ ہی متاثر ہوتا ہوں. آپ اتنے بڑے بزنس مین ہونے کے باوجود بھی بہت عاجزی اور مہمان نوازی سے پیش آتے ہیں. کانسٹیبل نے عمران سے ہاتھ ملایا اور اپنے ساتھیوں کو اشارہ کرتا باہر لے گیا.

اچھا اخلاق یا اچھے پیسے _____ عمران نے خود کلامی کی.

انسپکٹر اسفند یار ولی تم نے اس دفعہ غلط بندے کا انتخاب کیا ہے. صائمہ مر کر بھی میرے خلاف بیان نہیں دے سکتی اسے مجھ سے محبت ہے وہ بھی بے حد _____ تمہیں سمجھ لینا چاہیے تھا کہ اگر عدیل جیسا کمینہ تمہارے کام نہیں آیا تو صائمہ کیسے آسکتی ہے.....؟؟ عمران نے خود کلامی کرتے شوکت کا نمبر ڈائل کیا.

تم نے مجھے یہ بات پہلے کیوں نہیں بتائی کہ اس لڑکی کا ریپ ہو چکا ہے. میں تو اسے اب ایک منٹ بھی اس گھر میں برداشت نہیں کر سکتی. کیا پتہ ریپ ہوا تھا یا خود ہی _____ ایسی لڑکیاں دوسروں کی ہمدردیاں حاصل کرنے کے لیے بہت کچھ کرتیں ہیں. عذرا غصے سے لال پیلی ہو رہی تھی.

صرف اتنا ہی نہیں میں نے تو سنا ہے کہ وہ کوٹھے پر بھی گئی تھی. آگے اللہ کی اللہ جانے _____ عدیل نے لوہا گرم دیکھ کر چوٹ کی.

ہائے اللہ وہ چھٹانک بھر لڑکی عمران کو الو بنا گئی اور اسے خبر تک نہ ہوئی. کیسے معصوم بن رہی تھی. آنے دو ابھی تمہارے سامنے کھڑے کھڑے طلاق نہ دلوائی تو میرا نام بدل دینا _____ عذرا کی طبیعت خراب ہونے لگی تھی.

ایک تو آپ اپنی طبیعت مفت میں خراب کرنے لگیں ہیں. آپ کے کہنے سے طلاق نہیں ہو گی. عمران طلاق دے گا تب نا!!!! _____ میرے خیال سے تو وہ اُس کے چنگل میں بری طرح پھنسا ہوا ہے. عدیل نے سوپ کا گھونٹ بھرتے ہوتے کہا

ایسے کیسے طلاق نہیں دے گا. میں تو صاف کہہ دوں گی کہ اس گھر میں یا تو "وہ" رہے گی یا پھر "میں" _____ عذرا نے اک ادا سے کہتے ہوئے عدیل کو دیکھا جو اسے تعریفی نظروں سے دیکھ رہا تھا. تبھی گیٹ پر عمران کی گاڑی کا ہارن سنائی دیا.

لو بھئی آپ کے بھائی کی بہت لمبی عمر ہے ابھی ہم یاد کر ہی رہے تھے کہ وہ آن پہنچے.

عدیل نے مسکراتے ہوئے عذرا کی طرف دیکھا جس کا موڈ سخت خراب تھا.

تم آرام کرو میں زرا اُس لڑکی کا بندوبست کر کے آتی ہوں. آج اُس کا اس گھر اور عمران کی زندگی میں آخری دن ہے. عذرا کہتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی.

اپنا خیال رکھنا. زیادہ غصہ آپ کی صحت کے لیے اچھا نہیں ہے. عدیل نے عذرا کا ہاتھ پکڑتے ہوئے محبت سے کہا تو وہ مسکرا دیں.

آپ فکر نہ کریں. میں طس ابھی آئی. ویسے جب آپ یوں میری فکر کرتے ہیں تو مجھے اپنی قسمت پر ناز ہوتا ہے. عذرا کہتی ہوئی کمرے سے باہر چلی گئی.

لو جی سالا صاحب کیا یاد کریں گے.....؟؟ آپ کا سکون اور گھر میں نے برباد کر

دیئے ہیں. جیسے آپ نے صائمہ کو اس گھر میں لا کر میرا سکون برباد کیا تھا. جب کہ آپ اچھے سے جانتے تھے کہ پہلے دن سے ہی میری اُس پر نظر ہے. ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ "ریپ" کے بعد آپ اُس کا نکاح مجھ سے کرتے مگر نہیں. آپ خود ہیرو بن گئے اور مجھے ولن بنا دیا. مگر خیر لوٹ کر اُسے میرے پاس ہی آنا ہے. عدیل نے کہتے ہوئے قہقہ لگایا.

عذرا نے جیسے ہی لاؤنج میں قدم رکھا سامنے سے شوکت ساتھ عمران کو اندر آتا دیکھ کر پریشان ہو گئی.

عمران تجھے کیا ہوا ہے.....؟؟ شرٹ کا ایک بازو پھٹا اور خون سے رنگا تھا. بازو پر سفید پٹی بندھی تھی.

کچھ نہیں بس معمولی سی چوٹ لگ گئی ہے. عمران سرسری سا جواب دیتا صوفے پر بیٹھ گیا.

سر آرام سے_____ شوکت نے عمران کو یوں صوفے پر بیٹھتا دیکھ کر کہا

بس اب میں ٹھیک ہوں. تم جا سکتے ہو اور جیسا میں نے کہا ہے ویسا کرنا. صبح آفس میں ملتے ہیں_____(عمران کی گفتگو عذرا کو تو سمجھ نہیں آ رہی تھی مگر شوکت بخوبی سمجھ رہا تھا کہ اُسے اب کیا کرنا ہے.)عمران کے کہنے پر شوکت سر اجازت لیتا تیزی سے باہر نکل گیا.

اب آپ کو کیا ہوا ہے. کیوں ایسے کھڑی ہیں.....؟؟ادھر آئیں میرے پاس _____عمران نے عذرا کو حیران و پریشان کھڑا دیکھ کر اپنے پاس بیٹھنے کا اشارہ کیا.

عمران_____عذرا آپا اُس ساتھ لگ کر رونے لگیں.

چلو جی یہ کیا بات ہوئی. کیوں رو رہیں ہیں. میں تو بلکل ٹھیک ہوں. عمران نے عذرا کے گرد اپنا بازو پھیلاتے ہوئے محبت سے پوچھا

عمران تم اپنی بلکل پرواہ نہیں کرتے ہو. عذرا نے آنسو بھری آنکھوں سے دیکھتے ہوئے ناراضگی کا اظہار کیا.

آپا آپ نے تو آج ایک "لطیفہ" ہی سنا دیا ہے. سارا جہاں کہتا ہے کہ "عمران کو اپنی ذات کے سوا کسی کی پرواہ نہیں" اور آپ کہتی ہیں کہ میں اپنی فکر نہیں کرتا ہوں.

عمران تکلیف میں بھی مسکرا دیا.

عمران مجھے تیری بہت فکر رہتی ہے. اگر تجھے کچھ ہو جاتا تو میں جیتے جی مر جاتی. عذرا نے اپنے آنسو صاف کرتے انتہائی دکھ سے کہا

آپا یہ تو ایک کڑوا سچ ہے جیسے میں کام کرتا ہوں ویسے ایک نہ ایک دن ایک سنسناتی ہوئی گولی آئے گی اور سیدھا _____ عمران نے اپنی دو انگلیاں دل کے مقام پر رکھیں.

www.novelsclubb.com

اللہ نہ کرے تجھے جچھ ہو. عذرا نے فوراً عمران کے منہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

جس کی آپ جیسی بہن ہو اسے کچھ نہیں ہو سکتا. میں مذاق کر رہا تھا. چلیں اب مسکرا دیں. عمران کے کہنے پر وہ پھیکا سا مسکرائیں.

میں تمہارے لیے ہلدی والا دودھ لے کر آتی ہوں. مجھے نوکروں پر اعتبار نہیں.

عذرا اٹھنے لگی تو عمران نے روک دیا.

آپا مجھے دوائیوں کی وجہ سے سخت نیند آ رہی ہے. بلکل بھی کچھ کھانے پینے کو دل نہیں کر رہا. میں بس آرام کرنا چاہتا ہوں. پھر بات کرتے ہیں. عمران کہتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا. تکلیف اس کے چہرے سے عیاں تھی.

میں تمہیں کمرے تک چھوڑ آتی ہوں. عذرا نے سہارا دیتے کہا

آپا رہنے دیں. آپ تو خود بیمار ہیں. سیڑھیاں نہیں چڑھ سکتیں. میں چلا جاؤں گا.

عمران کہتا آہستہ آہستہ سیڑھیاں چڑھنے لگا جبکہ عذرا اسے آخری سیڑھی تک دیکھتی رہی.

www.novelsclubb.com

او شیٹ مجھے تو یاد ہی نہیں رہا. میں نے اُس منحوس کے بارے میں پوچھنا تھا. مگر وہ ہے کہاں...؟؟

عمران ساتھ تو نہیں تھی. مطلب کمرے میں تھی. مجھ سے غلطی ہو گئی پہلے اُس کی خبر لینی چاہیے تھی. پتہ ہوتا کہ کمرے میں ہے تو عمران کے آنے سے پہلے ذلیل کر

کے گھر سے نکال دیتی. عذرا نے افسوس کا اظہار کیا.

عمران نے جیسے ہی اپنے کمرے میں قدم رکھا اُسے صائمہ کی کمی کا شدید احساس ہوا. سارا کمرہ خالی خالی سا لگ رہا تھا. شوز اتارتے ہوئے غیر ارادی طور پر نظر صوفے پر گئی مگر اُسے وہاں نہ پا کر مایوس پلٹ آئی.

بستر پر لیٹتے ہوئے اس نے اپنا بازو احتیاط سے رکھا اور چھت پر لٹکے فانوس کو گھورنے لگا. وہ شروع سے ہی اس کمرہ میں اکیلا رہتا تھا. وہ تنہائی پسند تھا مگر چند دن صائمہ ساتھ گزارنے کے بعد اسے آج اپنا کمرہ کاٹ کھانے کو پڑ رہا تھا. ایک سرد آہ بھرتے اس نے دوبارہ صوفے پر دیکھا اور پھر آنکھیں موند لیں.

سر مجھے آپ سے بہت محبت ہے _____ اپنا خیال رکھیے گا _____ یہ وہ جملے تھے جو عمران کو لاکھ سر جھٹکنے کے باوجود سنائی دے رہے تھے.

شٹ اپ جسٹ شٹ اپ _____ عمران نے چلاتے ہوئے کہا اور قریب پڑا تکیہ اٹھا کر زمین پر پھینک دیا.

♣♣♣♣♣

اشمل مجھے لگتا ہے کہ "وہ" ہم دونوں سے ناراض ہو گیا ہے. اُس دن کے بعد سے آیا ہی نہیں. دادو نے اشمل کی طرف دیکھتے ہوئے پریشانی سے کہا

دادوا گر آپ نے مجھے زرا سی بھی ٹنشن دینے کی کوشش کی تو میں آپ کو بدلے میں اتنی شدید قسم کی ٹنشن دوں گی کہ یہ جو آپ "بہار بیگم" بنی پھرتی ہیں نا!!!!

_____ایک دم "حاجن بی" بن جائیگی. اشمل نے منہ بناتے دوبارہ سامنے لگی دیو ہیکل سکرین کی طرف دیکھا

اشمل _____دادو نے اسے غصے سے پکارا

www.novelsclubb.com

دادو ہمارا ٹی وی اتنا چھوٹا تھا کہ اچھا خاصا بڑا اداکار بھی اُس میں بونا بن جاتا تھا اور ایک یہ ایل ای ڈی ہے جہاں "اقراء عزیز" بھی چھ فٹ کی لگتی ہے. اشمل نے ہنستے ہوئے دادو کی طرف دیکھا جو ناراض ناراض سی لگ رہیں تھیں.

اوہو دادو، کیا ہے. آپ کیوں اُس کی ناراضگی سے اتنا پریشان ہیں. ناراض ہوتا ہے تو

ہو. ہماری جوتی کو بھی پرواہ نہیں. ہم نے کونسا یہاں رہنا ہے. جیسے ہی ہمارے پیسے آئیں گے ہم یہاں سے بہت دور چلے جائیں گے. اشمل نے کہتے ہوئے مزے سے کشن گود میں رکھا.

اشمل مجھے تو تیرے فقیر ہی نسبت اُس کا دوست زیادہ بھلا لگا ہے ہنس مکھ سا

_____ دادو کے چہرے پر اچانک خوشی چھلکنے لگی.

میں آپ کے دل کی آواز اُس تک پہنچا دوں گی مگر مجھے نہیں لگتا کہ وہ قبول کرے گا. اُس دن وہ ضرورت سے زیادہ ہی شوخا ہو رہا تھا اور آپ سیریس ہو گئیں ہیں.

اشمل نے انتہائی سنجیدہ شکل بنائی جس پر دادو نے پاس پڑا کشن اس کی طرف اچھالا

اشمل تُو دن بدن بہت ہی بدلحاظ ہوتی جا رہی ہے. وہ میرے پوتوں کی جگہ ہے. میں نے جوانی میں شادی نہیں کی تو اب کروں گی. دادو کا چہرہ غصے سے لال ہو رہا تھا.

دادو ہم جس مذہب سے تعلق رکھتے ہیں. اُس میں عورت ایک وقت میں دو شادیاں نہیں کر سکتی ورنہ میں آپ کی خوشی کے لیے یہ بھی کر لیتی.

اچھا ایک حل نکل سکتا ہے. جب اسفند مجھے طلاق دے گا تو میں آپ کی خاطر ارحم سے شادی کر لوں گی. _____ پتہ نہیں اشمل تُو اپنی پسند سے کبھی شادی کر بھی پائے گی کہ نہیں.....؟؟ اشمل نے دکھی سی شکل بنائی تو دادو نے اسے حیرت سے دیکھا

آئے ہائے لڑکی کیا اول فول بک رہی ہے. تُو نے فقیر سے شادی اپنی پسند سے ہی کی تھی کسی نے گن پوائنٹ پر نہیں کروائی تھی. دادو نے اپنی عینک اتارتے یاد دلایا.

تو کیا ہو گیا.....؟؟ اب اللہ جی نے اتنے پیارے پیارے لڑکے پیدا کیے ہیں کہ دوبارہ بھی شادی کرنے کو دل کرتا ہے. ابھی تو میں نے اپنے سر عمران سے بھی کرنی ہے. اگر موقع ملا تو _____ اشمل نے پرجوش انداز میں کہا

اشمل بن "نور جہاں" بننے کی کوشش نہ کر بہت پچھتائے گی. دادو نے ڈانٹتے ہوئے سکرین کی طرف دیکھا جہاں ڈرامہ ختم ہو چکا تھا.

ڈرامہ تو ختم ہو گیا ہے. دادو کو حیرت ہوئی.

ظاہری سی بات ہے آپ کے آگے ٹی وی ڈرامے کی کیا اوقات.....؟؟اشمل مسکراتے ہوئے کچن میں چلی گئی.

اشمل میری مان تو اسے فون کر اور کہہ کے میں اسے بلا رہی ہوں. مجھے اُس سے پوچھنا ہے کہ اگر وہ تیرے بارے میں سنجیدہ ہے تو ہم باہر کے ملک نہیں جائیں گے. میں اس عمر میں یورپ جا کر کیا کروں گی آخرت ہی خراب کرنے والی بات ہے. دادو نے صوفے سا تھ ٹیک لگاتے کہا

دادو پہلی بات تو یہ ہے کہ آخرت پاکستان میں بھی خراب ہو سکتی ہے اس کے لیے آپ کو یورپ جانا نہیں پڑتا. دوسرا "وہ" سنجیدہ نہیں ہے صرف اپنی غلطی کا ازالہ کر رہا ہے. تیسرا میں تو یورپ جاؤں. مجھے بہت شوق ہے یورپ دیکھنے کا_____

اشمل اوون میں چاول گرم کرتی اونچی آواز میں کہنے لگی تبھی ڈور بل بجی.

لگتا ہے وہ خود ہی آگیا ہے. بھلا کوئی اتنی پیاری بیوی سے کیسے ناراض رہ سکتا ہے.....؟؟دادو کے چہرے پر ایک دم خوشی چھا گئی.

شوہر میرا ہے اور خوش آپ ہو رہیں ہیں. خیریت.....؟؟اشمل نے سوالیہ نظروں سے دادو کی طرف دیکھا تو وہ اُسے مارنے کے لیے اپنا جوتا اٹھانے لگیں جس پر اشمل قہقہے لگاتی دروازے کھولنے چل دی.

آپ کو یہاں آنے کے پیسے ملتے ہیں یا کوئی اور سین ہے جو اتنے چکر لگائے جا رہے ہیں. ارحم کو کھڑا دیکھ کر اشمل نے تفتیشی انداز میں پوچھا

مس اشمل عرف بھابی صاحبہ آپ کے شوہر کسی کی خدمت میں کافی مصروف ہیں. لہٰذا مجھے حکم ملا ہے کہ آپ کی خیریت دریافت کر لوں. ارحم نے طنز کیا.

اچھاااااااااا_____ تو وہ اپنی ماں کی خدمت میں مصروف ہیں. اشمل نے سوچنے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا تو ارحم کھانسنے لگا

نہیں ایسا کچھ نہیں ہے وہ ایک سرکاری میٹنگ میں مصروف تھے تو_____ ارحم نے بات بنائی.

کیسی میٹنگ جیسی سرعمران کرتے تھے.....؟؟اشمل کا اگلا سوال خاصا بولڈ تھا.

مس اشمل آپ کو قانونی اور شرعی حق حاصل ہے آپ ان کو فون کر کے کیوں نہیں پوچھ لیتیں.....؟؟ارحم اب تپ گیا تھا.

میرے فون میں بیلنس نہیں ہے آپ لوڈ کروادیں میں کال کر لیتی ہوں. اشمل اب تک ارحم کا راستہ روکے کھڑی تھی جبکہ دادو جھانک جھانک کر آنے والے کو دیکھ رہی تھی.

اگر آپ کو کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے تو میں چلتا ہوں. ارحم کہتے ساتھ ہی پلٹا.

دادو کو مسٹر ارحم بہت پسند آئے ہیں. ان کے خیال سے وہ کافی معقول انسان ہیں.

کیا آپ میری دادو کی ویران زندگی میں بہار بن کر آسکتے ہیں....؟؟اشمل کی آواز پر ارحم کو شدید جھٹکا لگا

جی کیا کہا.....؟؟ارحم نے پلٹتے ہوئے غصے سے پوچھا

وہ آپ سے مل کر بہت خوش ہوتیں ہیں. تو میں نے سوچا کنفرم کر لوں کہیں کوئی گڑبڑ تو نہیں. اُنھوں نے بھی پوچھنے پر نہ کی اور آپ نے بھی_____اب میرا

دل مطمئن ہے آپ اندر آ سکتے ہیں.

میری باتوں کا برا مت منایئے گا دراصل نظر رکھنی پڑتی ہے. آج کل سوشل میڈیا نے بزرگوں کو بہت خراب کر دیا ہے. ایسی حرکتیں کرتے ہیں کہ اچھی خاصی بدنامی کا باعث بنتے ہیں. اشمل نے کہتے ہوئے ارحم کا راستہ چھوڑا.

ارحم بچے اگر تجھے اپنی زندگی پیاری ہے تو آج کے بعد کبھی بھول کر بھی اس طرف نہ آنا_____ ارحم کے کان اشمل کی باتوں پر لال ہو رہے تھے.

♣♣♣♣♣

دیکھیں مس ہمیں آپ سے کوئی ذاتی دشمنی نہیں ہے. بس چند باتیں پوچھنی ہیں. آپ ان کا جواب دے دیں تو ہم آپ کو چھوڑ دیں گے. نقاب پوش شخص کے پوچھنے پر صائمہ نے نظر اٹھا کر اُس کی طرف دیکھا

میں آپ کو بتا چکی ہوں کہ میں کچھ نہیں جانتی. جب مجھے کچھ معلوم ہی نہیں تو میں کیا بتاؤں.....؟؟ ہزار بار کا دہرایا جملہ صائمہ نے دوبارہ دہرایا.

www.novelsclubb.com

سر یہ لڑکی ایسے نہیں مانے گی. آپ اسے میرے حوالے کر دیں. پھر دیکھیں

_____ نقاب پوش ساتھ کھڑی موٹی تازی عورت (جس کی شکل پر بھی کافی سختی تھی.) نے کہا

آپ جتنا مرضی تشدد کر لیں مگر جب میں کچھ جانتی ہی نہیں تو کیا بتاؤں گی.....

؟؟ صائمہ نے عورت کی طرف دیکھتے ہوئے جواب دیا.

بی بی کیوں اپنی دشمن بن رہی ہو. وہ بھی ایک ایسے شخص کے لیے جو کسی کا نہیں ہے. وہ ایک مجرم ہے اور آپ جیسی پتہ نہیں کتنی معصوم لڑکیوں کے مستقبل ساتھ کھیل چکا ہے. مجرم کو بچانے والا اور اسے پناہ دینے والا بھی مجرم ہی ہوتا ہے.

نقاب پوش نے سمجھانا چاہا. اسے خود بھی اس لڑکی پر ترس آ رہا تھا جو نا جانے کیوں اسے بچا رہی تھی.

اگر آپ قانون کی مدد کریں گی تو قانون آپ کو تحفظ دے گا. آپ کو عمران جیسے شخص سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے. نقاب پوش نے اب کی بار نرمی سے کہا

(میں آپ کو کیسے بتاؤں کہ بات ڈرنے کی نہیں بلکہ محبت کی ہے. میں جان سے تو جا سکتی ہوں مگر اُن سے بے وفائی نہیں کر سکتی) صائمہ نے دل میں سوچتے ہوئے سر نفی میں ہلایا.

آپ کو آخری موقع دے رہا ہوں پھر مت کہیے گا کہ ہم نے آپ کو انفارم نہیں کیا تھا. نقاب پوش نے جاتے جاتے سخت الفاظ میں کہا تو وہ موٹی عورت بھی ساتھ ہی کمرے سے نکل گئی. ان دونوں کے جاتے ہی صائمہ نے دیوار ساتھ ٹیک لگالی.

پتہ نہیں سر کی طبیعت اب کیسی ہو گی. کیا کر رہے ہوں گے.....؟؟ صائمہ نے اُس خالی کمرے کی در و دیوار کو گھورتے ہوئے سوچا.

سر آپ مجھے اجازت دیں میں اس لڑکی کو بلکل سیدھا کر دوں گی. یہ طوطے کی طرح بولے گی. جمیلہ نے آفس میں داخل ہوتے ہوئے کہا

جمیلہ وہ ایسی لڑکی نہیں ہے جیسی تم سمجھ رہی ہو. مجھے تو اُس پر ترس آ رہا ہے. پتہ نہیں کیوں وہ جھوٹ بول رہی ہے.....؟؟ اسفند نے اپنا نقاب اتارتے ہوئے

میز پر پھینکا.

سر آپ کو اُس پر ترس آ رہا ہے. حالانکہ وہ اس کے قابل نہیں_____انداز سوالیہ تھا

ہاں ترس_____کیونکہ تم اُس کے بارے میں وہ نہیں جانتی جو میں جانتا ہوں.

اسفند کو صائمہ کے بارے میں کہے گے اشمل کے الفاظ یاد آئے.

اگر یہ لڑکی مزید دو دن تک کچھ نہ بتائے تو اسے چھوڑ دینا اور ہاں ایک بات یاد رکھنا اس پر کوئی ہاتھ نہیں اٹھائے گا. کسی بھی قسم کے جسمانی تشدد سے پرہیز تم لوگوں کے حق میں بہتر ہو گا. اسفند کہتا تیزی سے باہر نکل گیا.

پتہ نہیں سر کو اس لڑکی سے اتنی ہمدردی کیوں ہو رہی ہے.....؟؟ جمیلہ بڑبڑاتی ہوئی دوبارہ صائمہ کی طرف چل دی.

اسفند ٹیرس پر کھڑا صائمہ سے سچ اگلوانے کی ترکیب سوچ رہا تھا کہ اس کا موبائل بجنے لگا.

اب کیا ہے.....؟؟اسفند نے ارحم کا نمبر دیکھتے ہوئے بیزاری سے پوچھا

یہ آپ کی بیگم صاحبہ الٹی پیدا ہوئیں تھیں....؟؟ارحم کی آواز سپیکر سے ابھری.

مجھے نہیں معلوم، میں اُس وقت وارڈ میں نرس نہیں تھا.اسفند کے جواب پر ارحم نے فون کو گھورا.

تم دونوں ہی الٹے پیدا ہوئے ہو. کبھی سیدھی بات نہیں کرتے نہ جواب دیتے ہو.

ارحم کہتا فون بند کر گیا.

♣♣♣♣♣

لاکھ کوشش کے باوجود بھی عمران اپنے اندر آفس جانے کی ہمت نہیں پا رہا تھا. سر ہاتھوں میں گرائے وہ بستر پر بیٹھا خود کی حالت پر غور کر رہا تھا.

عمران تیری تو تیمارداری کرنے والا بھی کوئی نہیں ہے. ساری رات بخار میں تپتا رہا ہوں مجال ہے جو کسی نے آکر پوچھا ہو کہ کسی چیز کی ضرورت تو نہیں، سر دبا دوں، کچھ کھانے کو لے آؤں_____ کیا فائدہ اتنے بڑے گھر، نوکروں کی فوج اور اس

پیسے کا جو مجھے تکلیف میں راحت نہ دے سکیں. خود کلامی کرتے عمران کی نظر خالی صوفے پر جا رکی.

یہ بتمیز لڑکی میرے لاکھ منع کرنے کے باوجود بھی اپنی کمی میری زندگی میں چھوڑ گئی ہے. اگر ہوتی تو کم از کم میں یوں ساری رات بے چین نہ ہوتا. ویسے بیوی اتنی بری چیز نہیں ہے ہونی چاہیے. اپنی سوچ پر عمران خود ہی مسکرایا تبھی دروازے پر دستک ساتھ عذرا اندر داخل ہوئی.

آپا آپ اور اس وقت، عدیل بھائی کی طبیعت تو ٹھیک ہے نا!!!!!!_____ عمران نے سرخ آنکھوں ساتھ دیکھتے ہوئے پوچھا

ہاں میں ہی ہوں. لگتا ہے رات تمہیں ٹھیک سے نیند نہیں آئی. تمہاری آنکھیں بہت لال ہو رہیں ہیں. عذرا نے پاس بیٹھتے ہوئے پوچھا

بس دوائیوں کا اثر ختم تو درد شروع_____ رات آنکھ کھل گئی تھی پھر نیند آئی ہی نہیں. کچھ درد تھا اور کچھ بھوک_____ عمران نے اپنی تکلیف کو نظر انداز

www.novelsclubb.com

کرتے ہوئے مسکرا کر جواب دیا.

حد ہے تم مجھے کال کر دیتے. میں نے کہا بھی تھا مگر تم مانے نہیں اور وہ جو نکمی لا کر تم نے رکھی ہوئی ہے وہ کدھر ہے. اسے نہیں پتہ کہ شوہر ساری رات تڑپتا رہا ہے .....؟؟ بندہ عقل استعمال کرتا ہے دودھ میں ہلدی ڈال دیتی. عذرا نے کمرے میں نگاہ دوڑاتے ہوئے پوچھا.

اگر وہ یہاں ہوتی تو رونا کس بات کا تھا.....؟؟ اسے کہنا نہیں پڑتا وہ خود بخود ہر کام ذمہ داری سے کر دیتی ہے. مگر وہ اپنے میکے گئی ہوئی ہے. وہاں کچھ ایمرجنسی تھی تو میں نے جانے دیا. عمران نے اپنی جلتی آنکھوں کو انگلیوں کے پوروں سے دبایا.

کیا گھر سے بھاگی ہوئی لڑکیوں کا بھی میکہ ہوتا ہے.....؟؟ عذرا کے سوال میں چھپے طنز کو عمران بخوبی سمجھ رہا تھا.

آپا ایک بات تو آج آپ اچھے سے سمجھ لیں کہ وہ بھاگی نہیں بلکہ میں نے اسے زبردستی بھگایا ہے یعنی "اغواء" کیا ہے. لہٰذا آج کے بعد میری بیوی کے لیے لفظ

بھاگی مت استعمال کرنا.

دوسرا بھاگی ہوئی لڑکیوں کے بھی ماں باپ ہوتے ہیں. لوگ انھیں فیکٹری سے آڈر پر نہیں بنواتے اور آخری بات وہ اب میری بیوی ہے میری یعنی عمران کی اور یہی اس کی پہچان ہے. جو کہ میرے خیال سے آپ لوگوں کے لیے کافی ہے.

عمران قدرے سخت لہجے میں کہتا ہوا بستر سے نیچے اترنے لگا

کہاں چل دیئے.....؟؟ عذرا نے اسے اٹھتا دیکھ کر فکر مندی سے پوچھا

آفس جانا ہے وہاں بہت سے کام pending ہیں. عمران واش روم جاتے جاتے رک کر آئینہ میں اپنی شکل دیکھنے لگا. جہاں ایک رات میں ہی آنکھوں کے نیچے سیاہ ہلکے پڑ گئے تھے.

میں نے سنا ہے کہ تمہاری بیوی کا ریپ بھی ہو چکا ہے. کیا یہ سچ ہے اور تمہیں شادی سے پہلے اس بات کا علم تھا.....؟؟ عذرا کے منہ سے جیسے ہی یہ الفاظ نکلے عمران کی آنکھیں میں سرخی مزید بڑھ گئی جبکہ ماتھے پر ان گنت شکنوں کا جال

بچھ گیا.

عذرا آپا لوگوں کی بکواس کا جواب نہیں دیا ہے. مجھے اپنی بیوی سے کوئی مسئلہ نہیں ہے اور اس کے کردار کی گواہی بھی مجھے کسی سے نہیں لینی. کیا ہوا تھا کیا نہیں مجھے کیا....؟؟ عمران کا بس نہیں چل رہا تھا کہ ابھی اسی وقت عدیل کی ٹانگیں توڑ دے.

مگر مجھے تو عدیل نے بتایا ہے کہ اس کا ریپ ہوا تھا. عذرا تشش و پنج میں مبتلا عمران کی پشت کو دیکھ رہی تھی.

اگر عدیل بھائی نے آپ کو یہ بتایا ہے کہ اس کا ریپ ہوا تھا تو یہ نہیں بتایا کہ کس نے کیا تھا.....؟؟ عمران نے مڑتے ہوئے عدیل کی طرف دیکھا

نہیں یہ تو نہیں بتایا_____ عذرا کی معصومیت پر عمران سست روی سے چلتا ان کے قریب آن رکا.

آپا یہ دنیا اور اس کے لوگ بہت چال باز ہیں آپ نہیں سمجھیں گی. لوگ ہم دونوں

بہن بھائی سے جلتے ہیں اسی لیے ایسی باتیں کرتے ہیں. آپ فضول باتوں پر توجہ نہ دیا کریں. عمران نے انھیں کندھوں سے پکڑتے ہوئے قدرے نرم لہجے میں کہا حالانکہ اس وقت اس کا دل، اس کی آنکھوں کی طرح جل رہا تھا.

عمران میں تجھے خوش دیکھنا چاہتی ہوں. اگر تو خوش ہے تو میں بھی خوش ہوں. مگر اس لڑکی کی شہرت اچھی نہیں ہے. بس تجھے یہی بتانا تھا. عذرا نے عمران کے ہاتھوں میں بخار کی حرارت محسوس کرتے بحث ختم کی.

اس لڑکی کو مجھ سے زیادہ اس دنیا میں کم از کم کوئی نہیں جانتا. وہ ایک بہترین ساتھی ہے وفادار اتنی ہے کہ _____ خیر چھوڑیں. عمران نے مزید کچھ کہنے سے پرہیز کیا.

وہ تجھے نقصان پہنچا سکتی ہے. ایسی لڑکیاں کسی کی نہیں ہوتیں. انھیں صرف پیسے سے غرض ہوتا ہے. عذرا آپا کی بات پر عمران ہنسنے لگا جس کی وجہ سے اس کی جلتی آنکھوں میں پانی چمکنے لگا.

وہ لڑکی مجھے نقصان پہنچا ہی نہیں سکتی. وہ بہت بے ضرر ہے. دوسرا وہ آپ کے اس خوبصورت بھائی سے بے حد محبت کرتی ہے اتنی کہ میرے لیے جان دے سکتی ہے. عمران نے پر یقین لہجے میں کہتے ہوئے ہاتھ اپنی کمر پر باندھے

پھر پتہ نہیں کیا بات ہے. میرا دل اس کی طرف سے پریشان رہتا ہے ایسا لگتا ہے جیسے کچھ گڑ بڑ ہے. وہ مجھے ٹھیک نہیں لگتی_____ عذرا آپا کی بات پر عمران نے ایک گہرا سانس خارج کیا.

مجھے بھی یہی لگ رہا ہے کہ وہ ٹھیک نہیں_____ عمران خود کلامی کے انداز میں کہتا واش روم کی طرف بڑھ گیا جبکہ عذرا اُس کی بات کا مطلب سمجھنے کی کوشش کرنے لگی.

♣♣♣♣♣

اسفند خاموشی سے صوفے پر بیٹھا دادو کے تاثرات نوٹ کر رہا تھا جو چمکتی آنکھوں سے اپنے ہاتھوں میں موجود نوٹوں کو دیکھ رہی تھیں.

دادو اب بس بھی کر دیں. یہ آپ کے گھورنے سے ڈبل نہیں ہوں گے. اشمل نخ

چائے کی ٹرے اسفند کے سامنے رکھتے ہوئے دادو کو مخاطب کیا

یہ صرف نوٹ نہیں ہیں بلکہ _____ دادو نے کہتے ہوئے اسفند کی طرف دیکھا

جو انہیں دیکھ رہا تھا.

کیا یہ جعلی نوٹ ہیں.....؟؟ اشمل نے پریشانی سے باری باری دونوں کی طرف

دیکھا جو خاصے سنجیدہ تھے.

اشمل _____ دادو نے ٹوکا

جی کہیں _____ اشمل اپنا کپ اٹھاتی اسفند کے سامنے والے صوفے پر پاؤں

سمیٹ کر بیٹھ گئی.

یہ روپے میری زندگی کا سرمایہ ہیں. یہ صرف میرے مکان کی قیمت نہیں ہے.

میرے دن رات اس مکان میں گزرے تھے. یہ میرے جذبات، احساسات کی

بھی قیمت ہے. آج میں بے گھر ہو گئی ہوں. دادو کچھ دکھی سی تھیں وہ اپنے جذبات

کا اظہار نہیں کر پا رہی تھیں.

یہ گھر بھی آپ کا ہی ہے. آئندہ ایسا مت کہیے گا کہ آپ بے گھر ہو گئی ہیں. اسفند نے دادو کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا

تو پھر ان کے نام کر دیں خالی خولی باتوں سے ہم بہلنے والے نہیں. اشمل نے چائے کا گھونٹ بھرتے ہوئے شرارت کی جس پر اسفند نے بے ساختہ اسے گھورا

مجھے کیوں گھور رہے ہیں. جسے دیکھو مجھے ہی گھورتا رہتا ہے. میں نے اب کونسی غلط بات کی ہے.....؟؟ اشمل نے منہ بنایا

بیٹا یہ تو بہت بیوقوف ہے. تیری مہربانی جو تو نے ہمارے لیے اتنا سب کچھ کیا. اللہ تجھے خوش رکھے اور ہمیشہ میری اشمل کے ساتھ رکھے. دادو نے پیار سے اسفند کے سر پر ہاتھ پھیرا

میرے ہوتے ہوئے تو مشکل ہی ہے کہ خوش رہے ہاں میرے جانے کے بعد کچھ کہا نہیں جا سکتا. اشمل کے چہرے پر ہنوز مسکراہٹ تھی.

جانے کے بعد_____ اسفند کے دہرانے پر اشمل نے کپ میز پر رکھتے ہوئے اس کی طرف دیکھا

جی جناب جانے کے بعد_____ اب ہم نے یورپ چلے جانا ہے. آپ ایک اور نیکی کریں جہاں آپ نے اتنی نیکیاں کی ہیں. وہاں ایک اور سہی. جلدی سے ہم دونوں کے پاسپورٹ اور ویزے کا بندوبست کر دیں. میرا اسٹڈی اور دادو کا سیر و سیاحت والا_____ اشمل کے جواب پر اسفند نے ہلکا سا سر کو ہلایا

فی الحال آپ یہ پیسے بینک میں رکھوا دیں. ابھی ہمیں ان کی ضرورت نہیں ہے. ابھی تو ہم آپ کے مہمان ہیں تو یقیناً خرچہ آپ کی طرف سے ہو گا. اشمل کے کہنے پر دادو نے اپنی گود میں رکھے پیسے چپ چاپ اٹھا کر اسفند کو دے دیئے اور خود اندر کمرے میں چلی گئی.

انہیں کیا ہوا.....،؟ دادو کے یوں اچانک چلے جانے پر اسفند نے حیرانگی سے پوچھا

کچھ نہیں بس تھوڑی دیر اندر بیٹھ کر روئیں گی پھر خاوند اور بیٹے کا دکھ کریگی. بیٹے سے یاد آیا ان کے بیٹے کا کیا بنا.....؟؟اشمل نے اسفند کی طرف دیکھا جو کمرے کی طرف ہی دیکھ رہا تھا.

ہاں کیس چل رہا ہے زیادہ نہیں مگر سزا تو ضرور ہو گی. اسفند اب مکمل طور پر اشمل کی طرف مڑ گیا تھا.

چائے پی لیں ٹھنڈی ہو رہی ہے. اشمل کے یاد دلانے پر اسفند نے کپ اٹھایا.

ویسے میں عموماً ٹھنڈی چائے ہی پیتا ہوں. کام کے دوران اندازہ ہی نہیں ہوتا کہ چائے کب ٹھنڈی ہو گئی. اسفند نے کپ اٹھاتے ہوئے بتایا

اچھا پھر تو تمام مشروبات آپ گرم ہی پیتے ہوں گے. اشمل کا سوال خاصا بھونڈا تھا.

ہاں، نہیں، کیا مطلب آپ کی بات کا.....؟؟اسفند کو سمجھ نہیں آئی کہ یہ سوال اشمل نے کیوں کیا ہے. کیا یہ طنز تھا یا وہ واقعی ہی جاننا چاہ رہی تھی.

خیر چھوڑیں اور یہ بتائیں کہ بولنا کیسا لگتا ہے....؟؟اشمل نے اسفند کا جائزہ لیتے

ہوئے پوچھا

اگر بات کرنے والا آپ جیسا ہو تو اس ساتھ بولنا بہت اچھا لگتا ہے. اسفند نے چائے کا کپ لبوں ساتھ لگاتے جواب دیا

آپ کی میٹنگ کس قسم کی ہوتی ہے.....؟؟اشمل کا دوسرا سوال پہلے سے بھی زیادہ عجیب تھا.

کیا مطلب.....؟؟اسفند نے دوبارہ پوچھا

آپ کو میری باتوں کا مطلب سمجھ نہیں آرہا یا آپ سمجھنا نہیں چاہ رہے. میں نے تو بالکل سیدھا سوال پوچھا ہے. اشمل کے ناراض ہونے پر اسفند مسکرانے لگا

آپ پوچھنا کیا چاہ رہی ہیں کھل کر پوچھیں یوں پہیلیاں کیوں بجھا رہی ہیں. اسفند نے کپ رکھتے ہوئے اشمل کی طرف دیکھا

کچھ نہیں وہ آپ کا دوست کہہ رہا تھا کہ جب آپ میٹنگ میں ہوتے ہیں تو کسی سے بات نہیں کرتے اور آجکل کسی کی خدمت میں بھی لگے ہوئے ہیں تو_____

اشمل نے خاصا منہ بناتے جملہ ادھورا چھوڑا جب کہ اسفند کو ارحم پر شدید غصہ آنے لگا

اور کیا کیا بکواس کر رہا تھا.....؟؟اسفند نے قدرے تیز لہجے میں پوچھا

اب اگر میں سب کچھ بتا دوں گی تو آپ کو بہت برا لگے گا.اشمل اس وقت فل شرارت کے موڈ میں تھی.

دیکھیں میری بات سنیں.وہ پاگل ہے اس کا دماغ کام نہیں کرتا.آپ نے اس کی کسی بات کو سیریس نہیں لینا.اسفند نے گھڑی پر نگاہ ڈالتے ہوئے کہا

اس کی بھی آپ کے بارے میں بالکل یہی رائے ہے.آپ دونوں کی دوستی کتنی پکی ہے نا!!!!_____ خیر یہ آپ دونوں دوستوں کے آپس کا معاملہ ہے مجھے اس سے کیا.اشمل کہتی کھڑی ہوئی.

سنیں_____ اس سے پہلے کہ اشمل وہاں سے جاتی اسفند نے اسے روکا.

اب کیا سوچا ہے.آگے کیا کرنا ہے.....؟؟اسفند نے پینٹ کی جیب میں ہاتھ

ڈالتے ہوئے پوچھا

کس بارے میں.....؟؟اشمل نے مڑتے ہوئے سنجیدگی سے پوچھا

اس رشتے کے بارے میں جو آپ کے اور میرے درمیان ہے.اسفند نے اشمل کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے ایک ایک لفظ پر زور دیا.

آپ کی نظر شاید کمزور ہے یا آپ کے ہاں "میز" کو رشتہ کہتے ہیں کیونکہ ہم دونوں کے درمیان فی الحال صرف یہ ننھا منا سا میز ہی ہے.اشمل کے جواب پر اسفند نے سرد آہ بھرتے چھت کی طرف دیکھا

کافی جالے لگے ہوئے ہیں آپ بھی یہی سوچ رہے ہوں گے.اشمل نے بھی در و دیوار پر نظر ماری

جالے تو لگے ہیں مگر دیواروں پر نہیں کسی کی عقل پر_____ اسفند کا موڈ خراب ہو گیا تھا.

ہاں وہ آپ کا دوست ہے.آپ یقیناً اسی کی بات کر رہے ہوں گے.اشمل نے سینے

پر بازو باندھتے ہوئے سنجیدگی سے جواب دیا

عمران کی ایک سیکرٹری ہوتی تھی "صائمہ نامی" جس کے بارے میں آپ بتایا بھی کرتی تھیں. کیا وہ عمران کے خلاف گواہی دے گی.....؟؟اسفند کے پوچھنے پر اشمم نے بڑے غور سے اس کی طرف دیکھا

وہ کیا میں خود بھی کبھی سر عمران کے خلاف گواہی نہ دوں. سر عمران کی پرسنلٹی ہی ایسی ہے جو ایک بار ان سے مل لیتا ہے وہ ان کا ہی ہو جاتا ہے. میں نے تو سوچ رکھا ہے کہ طلاق کے بعد_____ اشمل کہتے کہتے ایک دم رکی جب کہ اشمل کا جواب اسفند کے ضبط کو آزمانے لگا

www.novelsclubb.com

سوری کچھ زیادہ ہو گیا. صائمہ کبھی بھی سر کے خلاف گواہی نہیں دے گی. اشمل نے اسفند کے سخت تاثرات دیکھتے ہوئے معزرت کی.

رشتوں میں خیانت نہیں کرنی چاہیے. خاص طور پر جب دوسرا آپ کے ساتھ مخلص ہو. مجھے کبھی بھی عمران سے اتنی جلن محسوس نہیں ہوئی جتنی اس وقت ہو

رہی ہے کیونکہ جس شخص کے منہ سے میں اپنی تعریف سننا چاہتا ہوں وہ اُس کی تعریف کر رہا ہے اور ہاں ایک آخری بات میں آپ کو طلاق نہیں دینا چاہتا بلکہ گھر بسانا چاہتا ہوں. مجھے اب تنہائی سے ڈر لگنے لگا ہے. میں چاہتا ہوں میرا ایک گھر ہو جس میں آپ کے قہقے گونجا کریں. اسفند نے کہتے ہوئے نرمی سے اشمل کا ہاتھ پکڑا.

باقی باتیں تو ٹھیک ہیں مگر یہ "قہقے گرنجا کریں" سے کیا مراد ہے.....؟؟ میں پاگل ہوں یا آپ مجھے پاگل سمجھتے ہیں. اشمل نے جھٹکے سے ہاتھ چھڑاتے ہوئے تفتیشی انداز میں پوچھا تو اسفند نے بے بسی سے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا.

(کہاں جا کر سر ماروں _____ یہ اور ارحم مجھے ضرور پاگل کر دینگے. دل میں سوچتا وہ چپ چاپ باہر کی طرف بڑھنے لگا)

اب کہاں جا رہے ہیں اگر یوں ہی آتے جاتے رہیں گے تو گھر نہیں بس سکتا. گھر بسانے کے لیے گھر میں رہنا ضروری ہوتا ہے. اشمل کی آواز پر اسفند نے پلٹ کر

اسے دیکھا جو سینے پہ ہاتھ باندھے سنجیدگی سے اسے ہی دیکھ رہی تھی.

میری مانو تو تم دونوں اپنا اپنا ٹیسٹ کرواؤ. یقین مانو سگے بہن بھائی نکلو گے اور دونوں ہی کوئی اور صلاحیت رکھتے ہو یا نہیں مگر "اسفند یار ولی" کو پاگل کرنے کی بھرپور صلاحیت رکھتے ہو. اسفند کہتے پلٹا اور اش کے برابر آ رکا

فقیرا اگر پاگل ہو جائے تو سونے پر سہاگا ہوتا ہے. اشمل کے جواب پر اسفند نے خاموشی سے اسے دیکھا

تم میرا ڈیپارٹمنٹ کیوں نہیں جوائن کر لیتی.....؟؟ سوال خاصا سنجیدگی سے پوچھا گیا تھا.

www.novelsclubb.com

میں اگر آپ کا ڈیپارٹمنٹ جوائن کر لوں گی تو آپ کا کیا ہو گا.....؟؟ اشمل کے چہرے پر شرارت عیاں تھی.

میرا تو واقعی ہی نہیں پتہ کہ اب کیا ہو گا. مگر میں سوچ رہا ہوں کہ ڈیپارٹمنٹ کا کیا ہو گا.....؟؟ اسفند نے کہتے ہوئے اشمل کے چہرے پر جھولتی بالوں کی لٹوں کو

پیچھے کیا. جس پر اشمل ایک دم خاموش ہو گئی.

اب کیا ہوا جواب دو.....؟؟ اشمل کے ایک دم چپ ہونے پر اسفند حیران ہوا.

میرے پاس خاموشی کے سوا کوئی حل نہیں میں بات کرتی ہوں، تو بات بگڑ جاتی ہے. اشمل نے جیسے ہی یہ الفاظ کہے اسفند کا بے ساختہ قہقہہ گونجا

♣♣♣♣♣

دیکھو لڑکی ہمیں نہیں پتہ کہ سر کیوں تمہارے ساتھ اتنی نرمی سے پیش آ رہے ہیں. مگر جو بھی ہے اگر تم سچ سیدھی طرح نہیں بتاؤ گی تو ہمیں انگلیاں ٹیڑھی کرنا آتیں ہیں. جمیلہ نے صائمہ کا منہ دبوچتے ہوئے کہا تو تین دن کی مسلسل ذہنی اذیت اور بھوک کی وجہ سے بے حال صائمہ کے منہ سے بے ساختہ چیخ نکلی.

مجھے کچھ معلوم نہیں میں آپ لوگوں کو کیسے یقین دلاؤں. صائمہ کی زبان پر صرف ایک ہی جملہ تھا جو وہ پچھلے تین دن سے دہرا رہی تھی.

ٹھیک ہے تمہیں آرام سے کہی بات کا اثر نہیں تو اب مجبوراً ہمیں دوسرا طریقہ اپنانا

www.novelsclubb.com

ہو گا. سر نے تمہیں ہاتھ لگانے سے منع کیا تھا مگر الیکٹرک راڈ کو لگا سکتے ہیں نا!!!!

_____ جمیلہ نے کہتے ہوئے اپنی ساتھی خاتون کی طرف اشارہ کیا.

دیکھو تم یہ سب کر کے بھی مایوس ہی رہوں گی. مجھے اگر کچھ پتہ ہوتا تو میں پہلے ہی بتا دیتی. الیکٹرک راڈ دیکھتے ہی صائمہ کے جسم میں چیونٹیاں رینگنے لگی.

اچھا دیکھتے ہیں اگر یہ آلہ بھی ناکام رہا تو ہم تمہیں باعزت بری کر دیں گے ویسے یہ کبھی ناکام ہوا نہیں. جمیلہ نے طنزاً کہتے راڈ لگانے کا اشارہ کیا اور صائمہ کی طرف بڑھنے لگی جو مزید دیوار ساتھ چپک گئی تھی. اس سے پہلے کہ وہ راڈ صائمہ کو چھوتا دروازہ ایک دم کھلا اور ارحم اندر داخل ہوا.

سر آپ _____ ارحم کو دیکھتے ہی جمیلہ چند قدم پیچھے ہوئی. جبکہ ارحم کی نظر راڈ پر تھی.

تمہیں منع نہیں کیا تھا اب سر کو جواب خود ہی دینا. ارحم نے راڈ کھینچتے ہوئے زمین پر پھینکا.

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سر مگر_____ جمیلہ نے کچھ بولنا چاہا جس پر ارحم نے اسے ہاتھ کے اشارہ سے باہر جانے کا کہا

ارحم نے جمیلہ کے جاتے کرسی کھینچ کر صائمہ کے سامنے رکھی اور اطمینان سے اس پر بیٹھ گیا جبکہ صائمہ مسلسل فرش کو گھور رہی تھی.

آپ کے خیال سے اس ماربل کی پالش مستری نے کی ہے. مجھے ایسا نہیں لگتا. زرا بھی ٹائلوں میں چمک نہیں ہے. خاصا رف سا فرش لگ رہا ہے. ارحم کے یوں اچانک اور بے تکے سوال پر صائمہ جو نیچے دیکھ رہی تھی ایکدم ارحم کی طرف دیکھنے لگی. حیرت اس کی آنکھوں میں صاف دیکھی جا سکتی تھی. جس پر ارحم کے لب خود بخود ہی مسکرائے.

آپ نے میری بات کا جواب نہیں دیا کیا آپ کے گھر ماربل نہیں لگا ہوا.....؟؟

ارحم کے پوچھنے پر صائمہ نے نفی میں سر ہلایا.

اچھا پھر پرانے زمانے کا بنا ہو گا چپس کا فرش ہے.....؟؟اب کی بار ارحم نے سوال

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بدل دیا.

نہیں چپس بھی نہیں ہے. صائمہ کے جواب پر ارحم نے سوچنے کی ایکٹنگ کی.

پھر کیا ہے.....؟؟ارحم نے اپنے ہاتھ کی مٹھی بناتے ہونٹوں پر رکھی.

مٹی کا فرش ہے. صائمہ اب کافی حد تک نارمل ہو گئی تھی.

یعنی آپ کا تعلق گاؤں سے ہے. ارحم نے خوشگوار حیرت کا اظہار کرتے پوچھا جس پر صائمہ نے صرف سر کو جنبش دی. پھر کمرے میں خاموشی چھا گئی.

میرے خیال سے انسان کو کم از کم خود سے اتنی محبت تو ضرور ہونی چاہیے کہ وہ خود کو تکلیف سے بچا سکے. ارحم کی آواز نے چند لمحوں بعد خاموشی کو توڑا.

اگر میں یہ کہوں کہ ہم عمران کے دشمن نہیں بلکہ دوست ہیں اور اس کی جان کو خطرہ ہے اور ہم اسے تحفظ فراہم کرنا چاہتے ہیں. اسی لیے اُس کے قریبی لوگوں سے پوچھ گچھ کر رہے ہے. بیوی سے زیادہ کوئی اور قریب ہو ہی نہیں سکتا اور شوہر جتنا مرضی ہوشیار بن جائے بیوی سے نہیں بچ سکتا. رائیٹ_____ارحم نے

بہت نرمی اور شائستگی سے پوچھا

میں کتنی بار بتا چکی ہوں مجھے کچھ معلوم نہیں تو آپ بار بار کیوں آجاتے ہیں.....

؟؟صائمہ کی حالت قابل رحم ہو رہی تھی جس پر ارحم کو دکھ ہوا.

آپ اپنے شوہر کو بچانا نہیں چاہتیں.....؟؟ارحم کے سوال پر صائمہ زخمی سا مسکرائی

مارنے والے سے بچانے والا زیادہ بڑا ہے اور مجھے اس پر پورا یقین ہے. اس لیے میں خامخواہ قدرت کے کاموں میں ٹانگیں نہیں اڑاتی. صائمہ کے لہجے کی مضبوطی پر ارحم نے تالی بجائی.

www.novelsclubb.com

مس صائمہ آپ ایک درندہ صفت انسان سے محبت کرتی ہیں مگر میری ایک بات یاد رکھیے گا. وقت آنے پر وہ آپ کو بھی بیچ کھائے گا کیونکہ یہ درندے کی فطرت ہے. وہ شخص کسی کا نہیں ہے اور میں اُس کے اور آپ کے بیگ گراؤنڈ سے اچھی طرح واقف ہوں. میرا کام تھا آپ کو حقیقت سے آگاہ کرنا آگے آپ کی مرضی

_____ ارحم کہتا کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا.

کوئی بھی شخص پیدائشی طور پر درندہ نہیں ہوتا. یہ ہی اچھے خاصے انسان کو درندوں کی صف میں لا کھڑا کرتا ہے. سر عمران بہت اچھے انسان ہیں. اعلیٰ تعلیم یافتہ، گولڈ میڈلسٹ، میٹھی زبان، بڑوں کا ادب اور اپنی بات کے پکے _____ میں نے انھیں کبھی کوئی غلط کام کرتے نہیں دیکھا صائمہ کے جواب پر ارحم ہنسنے لگا لڑکیاں خریدنا، بیچنا اور اُن سے دھندہ کروانا تو بہت اچھے کام ہیں. ارحم کے طنز پر صائمہ خاموشی سے اسے دیکھنے لگی.

ہمارے اس غربت زدہ معاشرے میں لوگ اپنی بچیاں خود بیچتے ہیں اور قانوناً جب آپ کوئی چیز اُس کے مالک سے خرید لیتے ہیں تو آپ اس کے مالک بن جاتے ہیں. پھر آپ کی مرضی ہوتی ہے کہ آپ اس ساتھ کیا سلوک کریں. غلطی خریدنے والے کی نہیں بلکہ بیچنے والوں کی ہے. صائمہ کا اعتماد قابل دید تھا.

آپ ایک وفادار بیوی ہونے کے ساتھ ساتھ ایک اچھی وکیل بھی ہیں. ایم ایمپریسڈ

_____ارحم نے داد دی.

ہم آپ کو چھوڑ رہے ہیں کیونکہ خوامخواہ ہم کسی کو اپنی قید میں نہیں رکھتے. اگر ہمارے عملے سے آپ کو کوئی تکلیف پہنچی ہو تو میں معزرت خواہ ہوں. ارحم کہتا جانے لگا مگر دروازے کے قریب رک کر پلٹا

آپ ایک اچھی لڑکی ہیں. مجھے آپ سے ہمدردی ہے. اپنے آپ کو ضائع نہ کریں. سراب کے پیچھے بھاگنے سے کچھ حاصل نہیں ہو گا. آپ عمران کو deserve نہیں کرتیں. ارحم کہتا باہر چلا گیا تو صائمہ نے سکھ کا سانس لیا ایک اور سزا ختم ہوئی. میں سر عمران کو deserve نہیں کرتی. اچھا مذاق ہے. کون جانے کون کسے deserve کرتا ہے اور کسے نہیں.....؟؟ محبت میں سود و ضیاع کا پیمانہ مختلف ہوتا ہے. صائمہ سوچتی اپنی چادر درست کرنے لگی

"شہر کے دکانداروں کاروبار الفت میں _____ سود کیا ضیاع کیا ہے تم نہ جان پاؤ گے."

♣♣♣♣♣

عمران مسلسل پیپر ویٹ کو میز پر گھماتے ہوئے صائمہ کے بارے میں سوچ رہا تھا.

کون اغواء کر سکتا ہے اور کیوں.....؟؟

عدیل تو سخت جان تھا برداشت کر گیا مگر اُس کی تو جان ہی زرا سی ہے وہ سہہ نہیں پائے گی. اگر اُس نے سب سچ سچ بتا دیا تو _____ نہیں وہ ایسا کبھی نہیں کرے گی. عمران کو فون کی گھنٹی نے سوچوں کے بھنور سے نکالا.

سر فلحال تو شوکت کا کچھ پتہ نہیں چل رہا. میں نے کالز بھی کئی ہیں مگر نمبر فلحال بند ہے. راشد کے بتانے پر عمران نے ہنکار بھرا.

www.novelsclubb.com

ٹھیک ہے جیسے ہی اُس کے بارے میں کچھ پتہ چلے مجھے فوراً اطلاع کرو. عمران نے ہدایت دیتے کال بند کر دی.

سخت بے چینی اور تکلیف میں وہ کرسی سے اٹھا اور ونڈو گلاس پاس جا کھڑا ہوا. کچھ دیر باہر دیکھتے ہوئے غیر لاشعوری طور پر اشمل کا نمبر ڈائل کیا حالانکہ اپنے

employeesکو کال کرنا اس کی عادت نہیں تھی. کال دوسری بل پر رسیو ہوئی.

کیا مس اشمل سے بات ہو سکتی ہے.....؟؟ عمران نے انجانی آواز سنتے کہا

جی جی کیوں نہیں میں ابھی بات کرواتی ہوں. آپ زرا ہولڈ کریں. اشمل تیرا فون ہے مجھے تو اسفند لگ رہا ہے. دادو نے کہتے اونچی آواز میں اشمل کو آواز دی جبکہ دوسری طرف نام "اسفند" سنتے ہی سناٹا چھا گیا.

اسلام علیکم! اشمل نے خوش دلی سے سلام کیا.

وعلیکم السلام! میرے خیال سے کوئی بھی سرکاری یا نجی ارادہ شادی کی اتنی چھٹیاں نہیں دیتا جتنی آپ کر چکی ہوں. لہٰذا اب آفس تشریف لے آئیں. عمران کا لہجہ بلکل نارمل مگر الفاظ طنز بھرے تھے.

سر آپ مذاق کر رہے ہیں یا طنز.....؟؟ اشمل نے اپنی مسکراہٹ دباتے پوچھا آپ نے آفس آنا ہے یا ہم کسی اور کا بندوبست کر لیں. ہمارے بہت سے کام آپ

کی وجہ سے pending پر ہیں. عمران نے اب کی بار سنجیدگی سے پوچھا

سر میں صبح سے آفس آؤں گی. ویسے بھی گھر میں ہی ہونا ہے کوئی مجھے کہیں لے کر ہی نہیں جاتا. اللہ جانے کون لوگ ہوتے ہیں جنھیں شادی کے ایک مہینے تک گھومنے پھرنے اور دعوتوں سے ہی فرصت نہیں ملتی. میں تو نکاح سے اب تک بلکل فارغ ہوں. اشمل نے اداسی سے کہا

کیوں فارغ ہیں.....؟؟ عمران کے منہ سے بے ساختہ نکلا جس پر اسے افسوس بھی ہوا.

کیونکہ میرے شوہر نامدار کے پاس وقت ہی نہیں ہے. اشمل کے جواب پر عمران کا دھیان پھر اسفند کی طرف چلا گیا.

اب کیا فقیروں کی بھی مصروفیت بڑھ گئی ہے.....؟؟ عمران کا جملہ سمجھتے اشمل ہنس پڑی.

سر وہ فقیر نہیں بلکہ اچھے خاصے انسان کے بچے ہیں. اشمل کا جواب عمران کے شک

کو پختگی دینے لگا

مطلب.....؟؟عمران نے اپنا شک دور کرنے کے لیے پوچھا ورنہ اسے اشمل کے شوہر سے کوئی دلچسپی نہیں تھی.

سر وہ تو سرکاری نوکر ہیں اور جو سرکار کا نوکر ہوتا ہے وہ سوائے سرکار کے کسی کی بات نہیں سنتا. اشمل کا جواب عمران کو بے چین کر گیا.

مس اشمل آپ کے ہسبنڈ کیا کام کرتے ہیں. میرا مطلب کس ارادے میں ہوتے ہیں. عمران کے سامنے مسلسل اسفند گھوم رہا تھا.

پتہ نہیں مجھے تو کچھ بتاتے ہی نہیں ہیں. بس ہر وقت ہوا کے گھوڑے پر سوار رہتے ہیں. ابھی آئے اور دیر تک گے _____ اشمل اپنی بات پر خود ہی مسکرائی.

چلیں کبھی اپنے ہسبنڈ کو ساتھ لائیے گا اسی بہانے ہم بھی مل لیں گے. عمران کہتے ہوئے کال کاٹنے لگا تبھی اشمل کی تیز آواز سنائی دی.

مس صائمہ کیسی ہیں.....؟؟اشمل کے لہجے میں بیتابی تھی.

ہمم ٹھیک ہیں. عمران نے نیچے گزرتی ٹریفک کی طرف دیکھتے جواب دیا.

سر مجھے اُن سے ملنا ہے. میں اُن ساتھ اپنی خوشی شئیر کرنا چاہتی ہوں. اشمل نے جوش سے کہا

اچھا اگر ایسا ہے تو میرے گھر آ کر مل لیجیے. عمران نے بات ختم کی.

یعنی وہ آپ کے گھر ہیں_____ اشمل کو حیرت ہوئی.

مس اشمل بیوی نام کی مخلوق شوہر کے گھر ہی پائی جاتی ہے. عمران کے جواب پر اشمل مسکرا دی.

اچھاااااااااتو آپ دونوں کے درمیان ناراضگی ختم ہو گئی ہے. گڈ_____

اشمل نے مبارکباد دی.

ہمارے درمیان کبھی ناراضگی تھی ہی نہیں. عمران نے گہرا سانس خارج کیا.

سر یہ تو بہت اچھا ہو گیا ہے. مس صائمہ تو بہت خوش ہوں گی. ہر وقت روتی رہتیں تھیں کہ سر مجھے اہمیت نہیں دیتے. مجھ سے پیار نہیں کرتے. محض ہمدردی میں

نکاح کیا ہے وغیرہ وغیرہ. اشمل نے اپنے خیالوں میں صائمہ کا مسکراتا چہرہ دیکھا جی خوش ہیں. عمران کہتا کال کاٹ گیا جبکہ اشمل کی باتوں نے اسے مزید بے چینی میں گھیر لیا.

اللہ جانے کہاں اور کس حال میں ہو گی. خامخواہ میری وجہ سے ہر بار مصیبت میں پھنس جاتی ہے. اب تو مجھے بھی اُس پر ترس آنے لگا ہے. عمران نے پریشانی سے اپنے ماتھے کو مسلتے ہوئے سوچا

♣♣♣♣♣

ارحم آفس میں داخل ہوا تو اسفند کی انگلیوں کو تیزی سے کی_ بورڈ پر چلتا دیکھا.

www.novelsclubb.com

میں نے اُسے چھوڑ دیا ہے. ارحم نے اسفند کی تیزی کو دیکھتے ہوئے بتایا.

اچھا کیا_____ اسفند کی طرف سے دو لفظی جواب آیا. مگر اُس نے نگاہ اٹھانے کی زحمت نہیں کی. پھر چند لمحوں تک کمرے میں سوائے گھڑی کی سوئیوں کی ٹک ٹک کے کچھ سنائی نہ دیا.

کیا بات ہے بہت زیادہ مصروف ہو.....؟؟ارحم نے مصروف کو خوب لمبا کھینچا

وہ تو ہوں. بس یہ سمجھو جب میں بلکل مایوس ہو گیا تھا. تب اللہ نے ایک راستہ دکھایا

جو سیدھا منزل پر پہنچا گیا. اسفند نے پراسرار مسکراہٹ ساتھ ارحم کی طرف دیکھتے

ہوئے پرنٹ کی کمانڈ دی پھر دھڑا دھڑ اپیپر پرنٹر سے باہر آنے لگے. جنھیں اکٹھے کر

کے اسفند نے پن اپ کیا اور ایک فائل کے اندر رکھتے ہوئے باہر Endless

devil لکھا اور فائل ارحم کی طرف پھینک دی جو اُسے پکڑتا کرسی پر بیٹھا.

اس میں کیا ہے.....؟؟ارحم نے سوالیہ نظروں سے اسفند کی طرف دیکھا

اس میں شیطان کی موت ہے. اسفند بڑے دن بعد دل سے مسکرایا. ارحم نے فائل

کھولتے ورق ورق دیکھا. اس کے چہرے پر عجیب سے تاثرات ابھرے.

ناقابل یقین_____ یہ تم نے کیسے کیا.....؟؟ارحم نے ستائشی نظروں سے

دیکھتے ہوئے پوچھا

بس دیکھ لو_____ اسفند نے فائل پکڑ کر اپنے سامنے رکھی اور سکھ کا سانس لیا.

لگتا ہے شادی کے بعد آپ کا دماغ پہلے سے بھی زیادہ کام کرنے لگا ہے. آپ مانے یا نہ مانے مگر شادی راس آگئی ہے. ارحم کی بات پر اسفند کی مسکراہٹ سمٹی.

میں تو مانتا ہوں دعا کرو وہ بھی مان جائے. بڑی ہی عجیب سی لڑکی ہے سمجھ سے باہر، اچھی خاصی بات کرتے کرتے پتہ نہیں کہاں نکل جاتی ہے.....؟؟اسفند نے سنجیدگی سے بتایا تو ارحم ہنس پڑا.

میرے خیال سے وہ بلکل نارمل ہے جبکہ تیرے بارے میں شکوک و شبہات پائے جاتے ہیں. ارحم کے جواب پر اسفند نے پھر مسکراتے ہوئے فائل کو دیکھا

کچھ زیادہ ہی خوش نہیں ہو.....؟؟ارحم کو حیرانگی تھی. اسفند نے آج تک بہت سے پیچیدہ کیس حل کیے تھے مگر جتنا وہ اس وقت خوش تھا کبھی پہلے نہ ہوا تھا.

یہ شخص جس کا نام "عمران" ہے. اس نے مجھے زندگی میں پہلی بار شکست دینے کی کوشش کی تھی اور مجھے لگ بھی یہی رہا تھا کہ میں ہار جاؤں گا. مجھے اپنی چھ ماہ کی محنت ضائع ہوتی نظر آرہی تھی. مگر پھر اچانک میں ہارتے ہارتے جیت گیا. اب میں یہ

فائل "اشمل میڈم" کو دکھاؤں گا. تاکہ جسے وہ "ہیرو" سمجھتی ہے وہ اس کی نظر میں "زیرو" ہو جائے اور _____ اسفند نے اپنی انگلی خود پر رکھتے خاموشی اختیار کی.

پرسنل جیلسی _____ ارحم نے تھوڑا آگے جھکتے آہستہ آواز میں پوچھا تو اسفند نے قہقہ لگایا.

بس یہی سمجھ لے. مرد ہو یا عورت دونوں ہی اپنے من پسند شخص کے منہ سے صرف اپنی تعریف سننا چاہتے ہیں. اگر میں نے بھی یہی خواہش کی ہے تو کونسا گناہ ہے. اشمل ضرورت سے زیادہ ہی عمران سے متاثر ہے اور یہ بات مجھے بہت چبھتی ہے. اسفند نے اپنے دل پر ہاتھ رکھتے دکھ سے کہا

یار رر پتہ نہیں اُس شخص میں ایسا کیا ہے کہ لڑکیوں کو پاگل جرر کھا یے. میرے خیال سے وہ لڑکیوں کی برین واشنگ بہت اچھی طرح کرتا ہے. جیسے یہ دہشت گرد جماعتیں معصوم بچوں کو جنت کا دھوکا دے کر پھنساتے ہیں. ارحم کے بات پر اسفند

نے سر ہلایا.

لڑکیاں اللہ کی بہت ہی بے وقوف مخلوق ہیں اور یہ سب سے زیادہ باتوں کے جال میں پھنستی ہیں. باتوں کا جال سب سے خطرناک ہوتا ہے اور اس میں شک نہیں کہ وہ باتیں کمال کرتا ہے. اُس کا اخلاق، بات کرنے کا طریقہ اور جس انداز سے وہ سامنے والے کو مخاطب کرتا ہے. قابل تعریف ہے.

جیسی مرضی بات کرلو، گالی نکال دو. مجال ہے جو غصہ کرے. مہمان نواز بھی بہت ہے. اسفند نے کہتے ہوئے ایک بار پھر فائل کھولی.

مگر اب وہ اپنی تمام بہترین خوبیوں ساتھ بھی "سولی" چڑھ جائے گا. بزرگوں نے ٹھیک کہا ہے. "برے کام کا برا نتیجہ "_____ اسفند اٹھ کھڑا ہوا.

سلمان صاحب کو دینے جا رہے ہو. وہ تو آگے ہی آپ کے مداح ہیں اب تو پرموشن پکی_____ ارحم بھی کھڑا ہو گیا.

نہیں ابھی نہیں_____ پہلے میں اپنی بیگم صاحبہ کو دکھاؤں گا. میں یہ دیکھنا چاہتا

ہوں کہ جب آپ کسی کی شخصیت کا مجسمہ بہت اونچا بناتے ہیں تو جب وہ گرتا ہے تو کیسا لگتا ہے.....؟؟

اشمل نے عمران کے بارے میں میرے سامنے ایک بات ایسی کہی کہ مجھے ساری رات نیند نہیں آئی اور اب میں چاہتا ہوں کہ رات بھر اُسے نیند نہ آئے. اسفند کہتا اپنا موبائل اور چابیاں اٹھانے لگا

وہ لڑکی تو بہت دکھی ہو گی جب اسے عمران کی گرفتاری کا پتہ چلے گا. ارحم کو اچانک صائمہ کا خیال آیا.

ہاں سچ یاد آیا. کہاں چھوڑا ہے اُسے.....؟؟ اسفند نے فائل اٹھاتے پوچھا

کہہ رہی تھی کسی بھی سٹاپ پر چھوڑ دیں. میں نے صدر چھوڑ دیا ہے. ارحم کے جواب پر اسفند نے سر ہلایا.

کچھ پیسے وغیرہ ہی دے دیتے وہ تو خالی ہاتھ تھی. (اسفند کو اچانک خیال آیا کہ اُس پاس پیسے نہیں تھے وہ کہاں اور کیسے جائے گی.)

بڑی ہمدردی ہو رہی ہے اس "عورت" نامی مخلوق سے _____ جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے تو آج سے چند ماہ پہلے آپ کو اسی مخلوق سے شدید "الرجی" تھی. ارحم کی شرارت پر اسفند نے ہاتھ میں پکڑی فائل اسے ماری جبکہ تاثرات بہت نرم تھے.

جو پوچھا ہے اس کا جواب دے. مجھے جلدی ہے. اسفند نے گھڑی پر وقت دیکھا

جناب آپ کے کہے بغیر ہی پیسے دے دیے تھے. لے نہیں رہی تھی. پھر کہتی میں آپ کو واپس کر دوں گی. بات تو عجیب ہے مگر مجھے اُس کے لیے برا لگا. ارحم کے سنجیدہ ہونے پر اسفند چونکا

احتیاط _____ وہ عمران کی بیوی ہے. عام لڑکی نہیں. اسفند نے جتلایا جس پر ارحم نے سر جھٹکا.

اسی بات کا افسوس ہے. وہ مجھے اچھی لگی تھی مگر _____ ارحم کہتا کندھے اچکا گیا.

چل آ میں تجھے تیری پسند کی جگہ سے چائے پلاتا ہوں. میں آج سچ میں بہت خوش

ہوں. اسفند نے ارحم کے کندھے ہر ہاتھ رکھتے ہوئے گویا تسلی دی.

♣♣♣♣♣

اشمل کا فون مسلسل کسی انجان نمبر سے بج رہا تھا. دادو پلیز فون اٹھالیں. میں واش روم میں ہوں. اشمل نے زور سے دادو کو آواز دی.

ارے لڑکی کہیں تو آرام سے بیٹھا کر. دادو کہتی ہوئی صوفے سے اٹھی.

بیٹھی نہیں ہوں کھڑی ہوں. منہ دھو رہی تھی. ایک تو مہینے میں جب بھی منہ دھونے کا سوچتی ہوں. کچھ نہ کچھ ایسا ہو جاتا ہے کہ ارادہ ترک کرنا پڑتا ہے. اشمل کھبڑ بڑاتی ہوئی باہر نکلی جبکہ چہرے سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے.

www.novelsclubb.com

اگر خود ہی فون اٹھانا تھا تو مجھے کیوں آواز دی. دادو نے اسے دیکھ کر غصے سے کہا

دادو میں نے نوٹ کیا ہے کہ یہاں آکر آپ بہت آرام طلب ہو گئیں ہیں زرا ہلا جلا کریں ورنہ جوڑوں کا درد شروع ہو جائے گا. پرانے محلے میں کس طرح گھومتی تھیں. اشمل اور دادو کی تکرار میں فون بج بج کر بند ہو گیا.

تُو پہلے مجھ سے لڑ لے، وہ تیرا کچھ لگتا بند ہو گیا ہے فون بند ہوتے ہی دادو نے کہا اور دوبارہ صوفے پر لیٹ گئیں.

میرا کچھ لگتا پھر آجائے گا. آپ اپنے کچھ لگتے کا سنائیں.....؟؟ اشمل کی شرارت پر دادو نے اسے گھوری سے نوازا تو وہ ہنس پڑی تبھی فون دوبارہ بجنے لگا

جی کون.....؟؟ اشمل نے فون اٹینڈ کرتے پوچھا

اشمل _____ صائمہ کی ڈری ڈری سی آواز سپیکر سے ابھری تو اشمل کھل اٹھی.

صائمہ کہاں ہو یار رر.....؟؟ میں آج ہی سر سے تمہارا پوچھ رہی تھی. سر نے تمہیں بتایا ہو گا میں نے تم سے اپنی باتیں شئیر کرنی ہیں. قسم سے میری شادی ہو گئی ہے وہ بھی بلکل فلمی انداز میں اور _____ اشمل نان سٹاپ بول رہی تھی کہ

صائمہ نے روکا

مجھے اپنا ایڈریس بتاؤ.....؟؟ صائمہ نے پوچھا

میں لوکیشن سینڈ کرتی ہوں _____ اشمل نے فوراً کہا

میرا موبائل گم ہو گیا ہے. اب میرے پاس کوئی موبائل نہیں ہے. میں تمہیں pcoسے فون کر رہی ہوں اور حیرانگی کی بات یہ ہے کہ سر عمران کے علاوہ مجھے تمہارا نمبر یاد ہے. صائمہ کی آواز میں عجیب دکھ تھا.

تم ٹھیک ہو....؟؟اشمل کو گڑبڑ کا احساس ہوا.

ہاں باقی باتیں آکر بتاتی ہوں. پلیززز ایڈریس سمجھا دو. صائمہ کے کہنے پر اشمل ایڈریس سمجھانے لگی.

دادو میری دوست آرہی ہے. میں کچھ اچھا سا اس کے لیے بنانے کچن میں جا رہی ہوں اور ہاں ایک اور بات آپ نے ہمیں ڈسٹرب نہیں کرنا. ہم نے بہت باتیں کرنی ہیں. اشمل نے انگلی اٹھا کر وارننگ دی.

آئے ہائے لڑکی!!! ساری زندگی میرے ساتھ ایک کمرے میں رہی اور اب مجھے یوں بیگانہ کر رہی ہے کہ ڈسٹرب نہیں کرنا. دادو نے دکھی سی صورت بنائی.

دادو اب میں بڑی ہو گئی ہوں. لہٰذا ہر وقت میرے ساتھ چپکنے سے پرہیز کریں.

آپ کو میں نے ایک اور بات بھی بتانی تھی وہ جو آپ کا داماد ہے نا!!!!_____ وہ مجھے کہہ رہا تھا کہ وہ گھر بسانا چاہتا ہے. اگر آپ میرے ساتھ چپکی رہیں تو میں گھر کیسے بساؤں گی.....؟؟الگ رہنے کی عادت ڈالیں. اشمل نے کمر پر ہاتھ رکھتے کہا لڑکی تُو نے تو شرم بیچ کھائی ہے. دادو کے چہرے سے دکھی تاثرات ایک دم غصے میں ڈھل گئے.

یہ شرم کھا بھی سکتے ہیں....؟؟اشمل کے پوچھنے پر دادو نے جھک کر اپنی چپل اٹھائی تو وہ ہنستی ہو کچن میں آ گئی.

چل اشمل بریانی بناتے ہیں. ساتھ میٹھے میں کسٹرڈ کر لیں گے. چاول بھگو کر پہلے رائتہ اور سلاد تیار کر لیتی ہوں. پھر چکن تیار کروں گی. اشمل خود کلامی کرتی سامان نکالنے لگی

شکر ہے کہ گھر میں سارا سامان موجود ہے ورنہ پھر اُس منحوس کی شکل دیکھنی پڑتی. سامان تو لا دیتا ہے مگر سر کھا جاتا ہے. پتہ نہیں کس نے اسے آفسر بھرتی کیا ہے.

میرے بس میں ہوتا تو اسے خانساماں رکھتی اور سارا سارا دن گرمی میں مشکل کھانے پکواتی. خیر_____ اشمل کام کے ساتھ ساتھ خود سے باتوں میں اتنی مصروف تھی کہ اسے وقت کا اندازہ ہی نہیں ہوا اور ڈور بل بجنے لگی.

اللہ جی وہ آگئی ہے ابھی تو بریانی کا صرف مصالحہ بنا ہے. اشمل نے بھاگ کر دروازہ کھولا تو آگے اسفند تھا.

خیریت اتنی عجلت میں دروازہ کھولا ہے. اسفند نے اشمل کا جائزہ لیتے پوچھا جو بغیر دوپٹے کے کھڑی تھی.

جی ابھی تک تو خیریت ہی تھی اب کچھ کہہ نہیں سکتی. اشمل کہتی کچن میں آگئی جبکہ اسفند دروازہ بند کرنے لگا

خیریت.....؟؟ کچن کی حالت دیکھ کر اسفند کو دوسرا جھٹکا لگا. اُس نے تو اپنے آنے کا نہیں بتایا تھا. پھر کھانے میں اتنا اہتمام، اسفند نے دل میں سوچا

کیا خیریت، خیریت لگا رکھی ہے.....؟؟ خیریت ہی ہے کیونکہ اگر خیریت نہ ہو تو

بندہ بریانی نہیں پکاتا سیدھا ہسپتال یا قبرستان کا رخ کرتا ہے اشمل نے بگڑے موڈ ساتھ جواب دیا اور تیز تیز ہاتھ چلانے لگی.

کسی نے آنا ہے.....؟؟ اسفند نے محتاط انداز میں پوچھا

جی_____ مختصر جواب دیا.

کس نے.....؟؟ اسفند کو تجسس ہوا.

میری ایک دوست ہے. وہ آرہی ہے. اسی کے لیے کھانا بنا رہی ہوں. اگر آپ کو برا لگا ہے تو منع کر دیتی ہوں. آخر آپ کا گھر ہے. میں اپنی مرضی تو کر نہیں سکتی _____ اشمل سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر اسفند کے سامنے کھڑی ہو گئی.

نہیں میرا یہ مطلب نہیں تھا. آپ کی دوست آسکتی ہے. میں نے بس ویسے ہی پوچھا ہے. سوری اگر برا لگا تو_____ اسفند کو شرمندگی ہوئی. جس پر اشمل نے پلٹ کر دوبارہ اپنا کام شروع کیا. اسفند خاموشی سے اسے کام کرتا دیکھ رہا تھا جو بڑے دل سے کھانا بنا رہی تھی.

کوئی بات کہنی ہے یا کام ہے_____ اشمل نے بغیر مڑے پوچھا تو اسفند مسکرا دیا.

آپ کو کیسے پتہ کہ مجھے کوئی کام ہے.....؟؟ اسفند نے شلف پر بیٹھتے ہوئے پوچھا اب وہ کھڑا کھڑا تھک گیا تھا.

ظاہری سی بات ہے جو بندہ فون پر زیادہ دیر بات نہیں کر سکتا اور روز میٹنگ میں مصروف رہتا ہے وہ پچھلے پندرہ منٹ سے کھڑا ہے تو کوئی کام ہو گا. اشمل نے سلاد کی پلیٹ اسفند کے پاس رکھی.

خیر اب آپ تو ایسی باتیں نہ کریں. میں نے ہمیشہ ہی آپ کی بات سنی ہے. میں تو تب بھی سنتا تھا جب بول نہیں سکتا تھا. اسفند ہنس پڑا جس پر اشمل نے اسے حیرت سے مڑ کر دیکھا

بہت خوش ہیں.....؟؟ اشمل کے پوچھنے پر اسفند چھلانگ مار کر نیچے اترا.

ایک سوال پوچھوں بشرطِ سچ سچ جواب دو. اسفند کا لہجہ اور انداز ایک دم بدل گیا تھا.

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

میں تو جھوٹ بولتی ہی نہیں ہوں_____ اشمل نے کندھے اچکائے تو سر جھٹکتے اسفند ہنس پڑا

جی مجھ سے زیادہ یہ بات اور کون جانتا ہو گا. خیر اگر میں پوچھوں کہ میرے اور عمران میں آپ کو کون زیادہ پسند ہے اور کیوں تو بتائیں گی.....؟؟اسفند نے سوال پوچھتے اشمل کی آنکھوں میں دیکھا جہاں پہلے حیرت اور پھر مسکراہٹ نے جگہ لے لی.

یہ میرا پرسنل ہے میں جواب دینے کی پابند نہیں. اشمل مڑنے لگی مگر اسفند نے اسے بازو سے پکڑتے ہوئے اپنی طرف موڑا.

یہ پرسنل نہیں ہے مجھے جواب چاہیے. اسفند ایک دم سنجیدہ ہو گیا تھا.

آپ نشہ کرتے ہیں.....؟؟اشمل نے اپنا بازو چھڑانے کی زحمت کئے بغیر پوچھا جس پر اسفند نے نہ میں سر ہلایا

غصے میں کسی کا قتل وغیرہ.....؟؟اشمل نے انگلی کے اشارے سے دوسری آپشن

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

دی اس پر بھی اسفند کا جواب نفی میں تھا.

چیزیں وغیرہ توڑتے پھوڑتے ہوں گے.....؟؟ اشمل کے تیسرے سوال پر

اسفند نے اسے چھوڑتے ہوئے مشکوک نظروں سے دیکھا

میں اصل میں یہ دیکھنا چاہ رہی تھی کہ میرے جواب پر کس حد تک اور کیسا ری ایکشن آئے گا کیونکہ ماحول ساز گار ہے تو میں آزادانہ طور پر اپنا ووٹ سر عمران کو دوں گی. آپ مانے یا نہ مانے مگر پرسنلٹی کمال کی ہے اوپر سے سر جو ڈریسنگ کرتے ہیں_____ اشمل ابھی بول ہی رہی تھی کہ اسفند نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھتے اسے مزید بولنے سے روکا جب کہ اس کے تاثرات خطرناک حد تک بگڑ چکے تھے.

خاموش بہت ہی بے شرم ہو اپنے خاوند کے سامنے دوسرے مرد کی تعریف کرتے ہوئے حیا نہیں آتی. اسفند کا موڈ خراب ہو گیا تھا.

تو خاوند کو شرم آتی ہے اپنی بیوی سے غیر مردوں کے بارے میں پوچھتے ہوئے.

جب اسے شرم نہیں آتی تو میں کیوں شرم کروں.....؟؟ اشمل کہتی دوبارہ اپنا

کام کرنے لگی

یہ فائل دیکھو_____ اسفند نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے خود کو مزید ہائپر ہونے سے روکا اور فائل اشمل کے سامنے رکھی.

اس میں ایسا کیا ہے. جو میں دیکھوں.....؟؟ اشمل نے فائل پکڑتے ہی کھولی. ایک ایک ورق پلٹا اور اسی سکون کے ساتھ واپس شلف پر رکھ دی. اُس کے اس قدر مطمئن ہونے پر اسفند کو شدید حیرت ہوئی.

تمہیں یہ سب پہلے سے معلوم تھا رائٹ.....؟؟ اسفند کے سوال پر اشمل نے سر ہلایا.

www.novelsclubb.com

کیسے پتہ.....؟؟ کچھ دیر بعد اسفند نے دوبارہ پوچھا

صائمہ نے بتایا تھا_____ اشمل جواب دیتی اب چاول ابالنے لگی تھی.

کیا.....؟؟ اسفند نے تقریباً چیختے ہوئے پوچھا

اس میں چیخنے والی کیا بات ہے.....؟؟ اشمل نے ناگواری سے اس کی طرف دیکھا

ہم نے اسے تین دن ٹارچر سیل میں رکھا اور وہ یہی کہتی رہی کہ "مجھے کچھ معلوم نہیں" _____ اسفند نے غصے سے مکا شلف پر مارا تو اشمل نے اسے حیرت سے دیکھا. اشمل کی نظروں میں کچھ ایسا تھا کہ اسفند نارمل ہو گیا.

یار اسے مارا نہیں تھا نہ ہی کسی قسم کا جسمانی تشدد کیا تھا بس تھوڑی سی ذہنی ٹینشن دی تھی. اسفند شرمندگی سے ادھر ادھر دیکھنے لگا

بڑے ہی افسوس کی بات ہے ایک کمزور لڑکی کو ٹارچر کیا. جو پہلے ہی دکھوں کی ماری ہے. اشمل اب بالکل سنجیدہ تھی.

کہانا!!!! _____ جسمانی اذیت نہیں دی ذہنی اذیت بھی کچھ خاص نہیں تھی.

اسفند نے نارمل ہوتے ہلکے پھلکے انداز میں جواب دیا. پھر دوبارہ وہی خاموشی چھا گئی.

چلتا ہوں _____ اسفند نے اسے مکمل خاموش دیکھ کر کہا

بیٹھ جائیں کھانا کھا کر جایئے گا _____ اشمل نے دیکھے بغیر سنجیدگی سے روکا.

جس دن میرے لیے کھانا بناؤں گی اس دن رک جاؤں گا. میں کسی کے حصے کی چیز نہیں کھاتا. اسفند کہتے ہوئے جانے لگا

پھر کسی کے حصے کی سزا بھی کسی کو نہ دیا کریں. اشمل کا جملہ سنتے اسفند پلٹا.

اپنے بارے میں کیا خیال ہے.....؟؟اسفند نے کمر پر ہاتھ باندھتے ہوئے پوچھا

میں بہت اچھی ہوں. بہت پیاری ہوں. اس کا جواب اسفند جو مزید غصہ دلا گیا.

اشمل بی بی تم پاگل ہو صرف پاگل_____ اسفند کہتا باہر نکل گیا جب کہ جلدی میں فائل شلف پر ہی رہ گئی.

♣♣♣♣♣

www.novelsclubb.com

اچھا تو یوں ہوئی تمہاری شادی، ویسے ہو خوش قسمت_____ صائمہ کی بات پر اشمل نے اسے مصنوعی گھوری سے نوازا جبکہ لبوں پر دلفریب مسکراہٹ تھی.

میں سچ کہہ رہی ہوں تم واقعی ہی بہت خوش قسمت ہو. اگر تم مٹی میں ہاتھ ڈالو گی تو وہ بھی سونا بن جائے گی اور ایک میں ہوں_____ صائمہ اپنی بات کے آخر

میں اداسی سے مسکرائی اور پلیٹ میں موجود چاولوں کو اِدھر اُدھر کرنے لگی.

بریانی میں مانا چکن کی تعداد کم ہے مگر اتنی بھی نہیں کہ اسے تلاش کرنا پڑے.

اشمل نے خود بریانی سے بھرپور انصاف کرتے کہا

نہیں یار ایسی بات نہیں ہے میں ویسے بھی چکن زیادہ شوق سے نہیں کھاتی. صائمہ نے گلاس میں پانی ڈالتے جواب دیا.

ٹھہرو میں نے کوک چھپا کر رکھی ہے ورنہ داد و پی جاتی ہیں. لوگ اپنے بچوں سے چیزیں چھپاتے ہیں اور میں داد و سے _____ انھیں ڈاکٹرز نے منع کر رکھا ہے مگر وہ باز نہیں آتیں. اشمل کہتی ہوئی اٹھی اور کمرے سے باہر چلی گئی.

کاش میں بھی اس لڑکی کی طرح خوش قسمت ہوتی. اس نے ایک فقیر سے شادی کی اور وہ پڑھا لکھا آفسر نکل آیا اور میں _____ گاؤں سے کیسے کیسے خواب لے کر شہر آئی تھی مگر میری تو آنکھیں ہی زخمی ہو گئی ہیں.

دس بارہ دن ہو چکے ہیں گھر بات کیے ہوئے مگر حرام ہے کسی کو میری فکر ہو. وہ

بچے بہت خوش قسمت ہوتے ہیں جن کے والدین اُن سے محبت کرتے ہیں. اُن کی غلطیوں کو در گزر کر دیتے ہیں. کیسے بھی حالات ہوں اپنے بچوں ساتھ کھڑے رہتے ہیں. صائمہ نے سوچتے ہوئے پانی کا گلاس لبوں سے لگایا.

ارے لڑکی تم میں صبر نہیں ہے. لا رہی تھی نا!!!!_____ اشمل نے کوک کی بوتل صائمہ پاس رکھتے ہوئے خود دستر خوان پر آلتی پالتی مار کر بیٹھ گئی.

تم نے مجھے اپنے ہسبنڈ کی تصویر نہیں دکھائی. میں بھی دیکھو کیسا ہے جسے تم نے پسند کیا ہے. صائمہ نے اپنے اندر کی اداسی دباتے ہوئے بظاہر مسکرا کر پوچھا

میرے پاس اُس کی کوئی تصویر نہیں ہے تو دکھاؤں کیا.....؟؟ اشمل نے بوٹی توڑتے جواب دیا.

ویسے کوئی مانے یا نہ مانے مگر میرے ہاتھ میں بہت ذائقہ ہے. کیا کمال کی بریانی بنائی ہے. یہ بات الگ ہے کہ تم کھا نہیں رہی ہو. اِس کی وجہ کم از کم میری بریانی نہیں ہے. رائٹ.....؟؟ اشمل نے ٹشو سے ہاتھ صاف کرتے کوک پکڑی.

وہ میرے ڈاکومنٹس سر پاس رہ گئے ہیں تو_____ صائمہ نے امید بھری نظروں سے اشمل کی طرف دیکھا جو اپنے اور اس کے لیے کوک ڈال رہی تھی.

کیا تم مجھے میرے ڈاکومنٹس اور سامان لادو گی.....؟؟ صائمہ نے اشمل کی طرف دیکھتے پوچھا

نہیں_____ اشمل نے کوک صائمہ کے آگے رکھتے یک لفظی انکار کیا جس پر صائمہ نے اداسی سے سر جھکا لیا.

بندے کو کچھ کام خود بھی کرنے چاہیے. جہاں تک میں سر عمران کو جانتی ہوں وہ "آدم خور" نہیں ہیں. خود کال کروا بھی سائنس نے اتنی ترقی نہیں کی کہ وہ فون سے باہر نکل آئیں گے اور جیسا تعلیمی نظام چل رہا ہے دور بلکہ بہت دور تک ایسا کچھ ہوتا نظر نہیں آرہا. اشمل کے مشورے پر صائمہ نے خاموشی سے کوک کا گھونٹ بھرا.

اور ہاں یاد آیا تمہارے لیا میرے پاس ایک سرپرائز بھی ہے. اشمل کہتی تیزی سے

اٹھی اور کمرے سے باہر نکل گئی.

مجھے کبھی کوئی سرپرائز راس نہیں آیا. صائمہ نے دل میں سوچتے ہوئے دروازے کی طرف دیکھا جہاں سے اشمل ہاتھ میں فائل پکڑے اندر داخل ہو رہی تھی.

یہ کیا ہے.....؟؟اشمل نے فائل صائمہ کے آگے پھینکی تو اُس نے حیرت سے پوچھا

کھولو گی تو پتہ چلے گا نا!!!!_____ فائل بیچاری بول نہیں سکتی. اشمل ہنسی جس پر صائمہ نے فائل کھول کر صرف پہلا ورق دیکھا اور بند کرتے ہوئے سائیڈ پر رکھ دی.

www.novelsclubb.com

مجھے سب پتہ ہے جو اس میں لکھا ہے اور یہ بھی کہ یہ فائل کس کی مدد سے بنائی گئی ہے. صائمہ نے بیزاری سے کہتے ہوئے پاس پڑے صوفے ساتھ ٹیک لگائی.

مطلب.....؟؟اشمل پہلی بار حیران ہوئی.

مطلب یہ کہ ایسی فائلیں میں نے بہت بنائی ہیں. یہ فائل جن ثبوتوں کے زور پر

بنائی گئی ہے وہ ثبوت صرف ایک شخص مہیا کر سکتا ہے اور وہ سر کا رائٹ ہینڈ "شوکت" ہے. کسی نے خرید لیا ہو گا. اگر سر کو پتہ چلا تو اُس کا وہ حشر کریں گے کہ خدا کی پناہ _____ وہ اپنے ساتھ غداری کرنے والوں کو معاف نہیں کرتے.

صائمہ کی وضاحت پر اشمل ایک دم سنجیدہ ہو گئی.

ایک بات پوچھوں اگر سچ بتاؤ تو.....؟؟ پکا وعدہ میں کسی کو کچھ نہیں بتاؤں گی.

اشمل نے صائمہ کے قریب ہوتے کہا

پوچھو _____ صائمہ نے گھونٹ بھرتے جواب دیا.

باقی سب تو ٹھیک ہے. مگر مجھے یقین نہیں ہو رہا کہ سر عمران اکاؤنٹ آفسر اسد کا "قتل" کر سکتے ہیں. جیسا کہ اس فائل میں لکھا ہے. سر اتنے بے وقوف نہیں ہو سکتے. اشمل کی بات پر صائمہ زخمی سا مسکرائی.

سر باقی تمام کیسس میں تو آسانی سے چھوٹ جائیں گے مجھے اُن کی قابلیت پر یقین ہے مگر یہ جو قتل کیس ہے نا!!!! _____ اسفند بہت چپکو آفسر ہے وہ تو پیچھے

نہیں ہٹے گا. عرف عام میں آپ ڈھیٹ سمجھیں. اشمل کی سرگوشی پر صائمہ مسکرائی.

تم نے شاید مجھ سے کچھ پوچھنا تھا. صائمہ کے یاد دلانے پر اشمل نے اپنے سر پر ہاتھ مارا.

کیا کروں مجھے کوئی بادام نہیں دیتا خیر پوچھنا یہ تھا کہ سر نے واقعی ہی قتل کیا ہے یا انھیں پھنسایا جا رہا ہے. اشمل نے اشتیاق سے پوچھا

تمہارا اندازہ بلکل درست ہے. سر عمران خود قانون کو کبھی ہاتھ میں نہیں لیتے. سر "قتل" کر ہی نہیں سکتے. بلکہ سچ پوچھو تو میں نے کبھی سر کے ہاتھ میں گن نہیں دیکھی. کار میں رکھتے ہیں مگر کس لیے مجھے آج تک پتہ نہیں چلا. صائمہ نے سنجیدگی سے جواب دیا.

تو پھر "قتل" کس نے کیا تھا عدیل نے.....؟؟ اشمل کے سوال پر صائمہ کا رنگ ایک دم بدل گیا.

کیا بتاؤں، مجھے تو نہ کچھ یاد ہے اور نہ میں یاد کرنا چاہتی ہوں. صائمہ نے کرب سے آنکھیں بند کرتے کہا

اچھا چھوڑو دفع کرو ہم کچھ اور بات کرتے ہیں. صائمہ کو اداس دیکھ کر اشمل کو دکھ ہوا.

مجھے اپنا فون دو. سر کو کال کرنی ہے. صائمہ کے مانگنے پر اشمل نے سرد آہ بھرتے ہوئے اسے دیکھا

کیا ہوا.....؟؟ صائمہ کو اشمل کے یوں ری ایکٹ کرنے پر حیرانگی ہوئی.

میرا موبائل فون میرے پاس ہوتا ہی نہیں ہے. اُس پر ہر وقت دادو گیم کھیلتی رہتی ہیں. پہلے کہتی تھی مجھے اس فون کی سمجھ نہیں آتی. اب اس کی جان نہیں چھوڑتی. دادو کی مثال بھی اُس لڑکے جیسے ہے جس نے سارے خاندان کو تنگ کر رکھا ہوتا ہے کہ میں نے شادی نہیں کرنی اور جب شادی ہو جاتی ہے تب بیگم کے پاس سے ہلتا ہی نہیں ہے. اشمل مثال دیتی فون لینے چلی گئی جبکہ صائمہ ہنستی ہوئی برتن

سمیٹنے لگی.

یہ لو، داد و سر رہیں ہیں. ورنہ سو کہانیاں سنانی پڑ تیں. اشمل نے صائمہ کے ہاتھ سے برتن لیتے فون دیا.

تم سر سے بات کرو میں برتن رکھ کر ابھی آتی ہوں. اشمل کے جاتے ہی صائمہ نے عمران کا نمبر ڈائل کیا جو اسے ازبر تھا.

سر بہت ناراض ہوں گے انھوں نے منع کیا تھا رابطہ کرنے سے _____ صائمہ کو عمران کی باتیں یاد آنے لگیں. اس سے پہلے وہ کال کاٹتی عمران کی آواز سنائی دی.

جی مس اشمل! خیریت _____ عمران کی مصروف مگر نرم آواز پر صائمہ کی آنکھیں نم ہونے لگیں. کبھی وہ اُس کی بھی خیریت پوچھا کرتے تھے مگر اب کوئی نہیں جو اُس کی خیر خبر رکھے.

سر وہ میرا سامان آپ کی گاڑی میں _____ صائمہ نے اٹکتے اٹکتے کہنا شروع کیا.

تم کہاں ہو.....؟؟ عمران جو لنچ کرنے لگا تھا ایک دم اٹھ کھڑا ہوا.

سر وہ میرے ڈاکومنٹس بھی اسی میں _____ صائمہ نے دوبارہ بات شروع کی.

میں نے پوچھا کہاں ہو.....؟؟اب کی بار آواز میں غصے تھا.

اشمل کے گھر _____ صائمہ نے فوراً جواب دیا. عمران کا غصہ وہ برداشت نہیں کر سکتی تھی.

اصولاً تمہیں کہاں ہونا چاہیے تھا.....؟؟سوال پوچھا

اپنے گھر پر _____ صائمہ کی فرمانبرداری کمال تھی.

گڈ،اب اشمل کو فون دو. عمران کے کہنے پر صائمہ،اشمل کو فون دینے کمرے سے باہر جانے لگی مگر اسے اندر آتا دیکھ کر رک گئی.

جی سر _____ اشمل نے چہکتے ہوئے صائمہ کے کہنے پر فون پکڑا.

مس اشمل اپنی لوکیشن مجھے سینڈ کریں اور میرے آنے تک صائمہ کو اپنی آنکھوں کے سامنے رکھیں. عمران کا لہجہ نہ چاہتے ہوئے بھی سخت ہوا تھا.

سر آپ میرے گھر آئیں گے. سچی _____ اشمل نے خوشی سے اچھلتے ہوئے

پوچھا

لوکیشن سینڈ کریں_____ عمران گاڑی کی چابی اٹھاتا پورچ کی طرف بڑھ گیا

جبکہ ڈائینگ ٹیبل پر موجود عذرا اور عدیل کے تاثرات بگڑ گئے.

عمران کھانا تو کھالو_____ عذرا نے آواز لگائی

آپا بھوک نہیں ہے. عمران نے پلٹے بغیر جواب دیا اور بلیک گلاسس لگاتا اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا.

♣♣♣♣♣

ہاں جی کیا ہوا کیسا رہا بلکہ کیسی میٹنگ رہی بیگم ساتھ.....؟؟ ارحم نے حسب عادت چہکتے ہوئے چھیڑا.

انتہائی برا_____ اسفند کا موڈ بگڑا دیکھ کر ارحم گلا صاف کرتا اس کے سامنے بیٹھ گیا.

کیوں کیا ہوا کوئی جھگڑا وغیرہ.....؟؟ ارحم نے محتاط انداز میں پوچھا

www.novelsclubb.com

کوئی جھگڑا نہیں ہوا. میں اس سے جھگڑ نہیں سکتا میرے اندر اتنی strength ہی نہیں ہے. وہ نارمل موڈ میں قابو نہیں آتی تو سوچو جھگڑتے ہوئے کیا حال ہو گا .....؟؟ اسفند نے بات ٹال دی.

انسپکٹر اسفند میں آپ کو بہت اچھے سے جانتا ہوں. آپ اس وقت کسی بات کو لے کر سخت پریشان ہیں. نہیں بتانا چاہتے تو مرضی آپ کی، میں زور نہیں دوں گا. بس اتنا ہی کہنا ہے کہ اپنے گھر رہا کرو ورنہ چڑیلیں چپک جائیں گی. ارحم کہتے ہوئے اپنی کرسی سے اٹھ گیا جبکہ اسفند کرسی پر جھول رہا تھا.

چڑیلیں_____ اسفند نے عجیب سے انداز میں دہرایا.

جی جناب چڑیلیں_____ اپنی بیگم پاس رہا کریں تاکہ آپ ان آفتوں سے محفوظ رہ سکیں. ارحم میز پر ہاتھ مارتا پلٹنے لگا

اُس فائل دیکھ کر زرا برابر بھی فرق نہیں پڑا. وہ پہلے ہی سب جانتی تھی یا ایکٹنگ کر رہی تھی مگر_____ اسفند ایک دم غصے اور دکھ کے ملی جلی کیفیت میں بولا

امیز نگ کریملر لو_____ ارحم نے بول تو تیزی سے دیا مگر پھر اپنی غلطی کا احساس ہوتے ہی خاموش ہو گیا.

یہی سمجھ لے_____ اسفند کے جواب پر ارحم دوبارہ اس کے ساتھ بیٹھ گیا.

تم نے فائل سر سلمان کو دکھانی تھی وہ یقیناً بہت خوش ہوں گے. ارحم کو اب اسفند کی اداسی سمجھ آئی تھی.

نہیں وہ وہیں بھول آیا ہوں. اسفند نے نارمل سے انداز میں جواب دیا تو ارحم چونک پڑا.

یار تیرا دماغ تو ٹھیک ہے. اتنی اہم فائل یوں بھول آئے اگر وہ کسی کے ہاتھ لگ گئی تو.....؟؟ارحم کو تشویش ہوئی.

وہاں کوئی بھی آتا جاتا نہیں ہے. دوسرا اشمل لاکھ لاپرواہ سہی مگر وہ میری چیزوں کو بہت احتیاط سے رکھتی ہے. تجھے تو پتہ ہے کہ اُس دو کمروں کے فلیٹ میں سائیڈ والا روم میرا ہے اور اشمل بی بی نے اس ایک ماہ کے دوران ایک دفعہ بھی وہاں جھانکنا

پسند نہیں کیا. وہ دونوں دادی پوتی لاؤنج اور اپنے کمرے میں رہتی ہیں لہٰذا بے فکر رہو.

اُن دونوں کو آپس کے رومنس سے فرصت ملی گی تو کچھ دیکھیں گی نا!!!_____

اسفند کہتا ہنس پڑا.

ہاں یار یہ تو ہے دونوں میں محبت کمال کی ہے. لگتا ہی نہیں کہ اشمل لے پالک ہے.

ارحم کی بات پر اسفند سر ہلاتا اپنے موبائل پر میسج چیک کرنے لگا

عمران کے خلاف کیس کب فائل کرنا ہے.....؟؟ارحم اب بلکل سنجیدہ تھا.

کل انشاءاللہ_____اسفند کے جواب پر ارحم سر ہلانے لگا

چلو پھر بیسٹ آف لک_____ارحم کی wishes پر اسفند نے موبائل سے نظریں ہٹا کر اسے دیکھا

خالد کا بندوبست کرو. میں چاہتا ہوں عمران کے خلاف کیس پر اسیکیوٹر خالد لڑے. بڑے ہی کمال کا وکیل ہے. عمران کو بچنا نہیں چاہیے. اگر کسی طرح تمام کیسس

سے بچ بھی گیا تو قتل کیس میں ضرور سولی چڑھے گا.

شوکت کو محفوظ مقام پر شفٹ کر دو. عمران کو پتہ تو چل ہی جائے گا شاید اب تک چل بھی گیا ہو. اسفند کی ہدایت پر ارحم نے سر ہلایا.

ویسے پتہ نہیں کیوں مگر مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے تُو عمران ساتھ پر سنل ہو رہا ہے.

تجھے عمران سے جیلسی ہو گئی ہے. اب تو وہ بلکل نہیں بچے گا. ارحم کے چہرے پر ذو معنی مسکراہٹ تھی.

میں اشمل کو بتانا چاہتا ہوں کہ آج کل جو لڑکیاں غنڈے، بد معاش لڑکوں کے عشق میں مبتلا ہو رہیں ہیں تو انھیں پتہ ہونا چاہیے کہ ان کا انجام کیسا ہوتا ہے.....

؟؟ لہٰذا اپنا آئیڈیل ہمیشہ شریف بندے کو رکھیں. اسفند کی بات پر ارحم کا قہقہ بے ساختہ تھا جس پر اسفند نے اسے گھورا.

سیدھی طرح کہہ کہ عام لوگوں کا انتخاب کریں. ورنہ ہم کتنے شریف ہیں یہ بات ہم دونوں ہی اچھے سے جانتے ہیں. اُس دن چندہ بائی کے کوٹھے پر کون ٹھاٹ سے

بیٹھا تھا.....؟؟ارحم کے طنز پر اسفند اسے مارنے کے لیے چیز ڈھونڈنے لگا

کمینے_____ اسفند نے پاس پڑا واز اس کی طرف پھینکا جسے ارحم نے کیچ کر لیا.

سوری غلطی سے نکل گیا. آئندہ احتیاط کروں گا. ارحم نے واز دوبارہ اپنی جگہ پر

رکھتے ہوئے دروازے کا رخ کیا.

کبھی بھول کر بھی اشمل کے سامنے مت کہنا ورنہ_____ اسفند کے لہجے میں

وارننگ تھی. جس پر ارحم نے مسکراتے ہوئے دروازے کے ہنڈل پر ہاتھ رکھا پھر

پلٹا.

اسفند جیسا بندہ بھی ڈر رہا ہے. قیامت کی نشانی ہے. ارحم ہنستا تیری سے باہر نکل گیا

مبادہ کوئی اور چیز اسے لگتی.

♣♣♣♣♣

مس اشمل آپ کا گھر آپ کی سلیقہ مندی اور نفاست کا منہ بولتا ثبوت ہے. بہت

خوبصورتی سے سجایا ہے. عمران نے لاؤنج میں کھڑے ہوتے ہوئے پورے فلیٹ کا

جائزہ لیا.

سر کہاں یہ پانچ مرلے پر بنا چھوٹا سا فلیٹ اور کہاں آپ کا بینگلور.....؟؟

اشمل کے جواب پر عمران ہنس دیا.

آپ نے کبھی وہاں آنا پسند نہیں کیا پھر کیسے پتہ کہ میرا بینگلور اس فلیٹ سے زیادہ خوبصورت ہے.....؟؟ عمران نے اشمل کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر پوچھا

وہ اس وقت بلیک تھری پیس سوٹ میں ملبوس تھا اور مسکراتے ہوئے سیدھا صائمہ کے دل میں اتر رہا تھا.

سر آپ خود اتنے پیارے ہیں تو آپ کی کوئی چیز پیاری نہ ہو میں مان ہی نہیں سکتی دوسرا نام صائمہ نے ذکر کیا تھا. اشمل نے صائمہ کی طرف اشارہ کیا تو صائمہ نے فوراً اپنی نظریں عمران سے پھیر لیں.

کتنے لوگ ہیں آپ کے گھر میں _____ میرا مطلب آپ دونوں کے سوا

.....؟؟ عمران نے اشمل کی طرف دیکھتے ہوئے بڑی اپنائیت سے پوچھا

سر میں اور دادو_____ فلحال ہم دو ہی ہیں. اشمل کے جواب پر عمران نے سر ہلایا

آپ کے ہسبنڈ کب تک آجاتے ہیں.....؟؟ عمران کے پوچھنے پر اشمل خوش ہو گی

سر وہ خود کبھی نہیں آتے انہیں بلانا پڑتا ہے. اگر آپ کے پاس وقت ہو تو میں انہیں بلا لیتی ہوں. مجھے بہت اچھا لگے گا اگر آپ ان سے ملیں گے تو_____ اشمل نے کہتے شلف پر پڑا اپنا موبائل اٹھایا.

نہیں فی الحال میں جلدی میں ہوں. کسی کا علاج بھی کرنا ہے. پھر سہی، آپ کی مہمان نوازی کا بہت بہت شکریہ. عمران نے مسکراتے ہوئے صائمہ کو چلنے کا اشارہ کیا

سر آپ نے مہمان نوازی کا موقع ہی کب دیا ہے. صرف ایک چائے میں نے بنائی تھی باقی چیزیں تو آپ ساتھ لائے تھے. اشمل نے گلہ کیا

اب خالی ہاتھ تو ہم آپ کے گھر نہیں آسکتے تھے. عمران کے جواب پر اشمل مسکرا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

دی.

میں یہ امید رکھوں کہ کل آپ سے آفس میں ملاقات ہو گی.....؟؟عمران کے کہنے پر اشمل نے ہاں میں سر ہلا دیا. تو عمران خوش ہوتا پلٹنے لگا تبھی اس کی نظر نیم کھلے دروازے سے اندر لگی تصویر پر پڑی. اس کے قدم وہیں جم گئے.

یہ تصویر_____ عمران کے منہ سے بمشکل الفاظ نکلے اور وہ دروازے کو دھکیلتا کمرے کے اندر داخل ہو گیا.

کسی خاتون کی ہے. اشمل نے اندازہ لگایا اور صائمہ ساتھ وہ بھی کمرے میں داخل ہو گئی

www.novelsclubb.com

یہ تصویر یہاں کیسے آئی. میرا مطلب ہے کون لایا ہے.....؟؟عمران نے پلٹ کر پوچھا

سر یقین مانیں میں نے آج تک اس کمرے میں قدم نہیں رکھا اور یہ تصویر تو دیکھی ہی نہیں ہے. اس لیے مجھے معلوم نہیں کہ یہ تصویر کس کی ہے اور یہاں کیوں لگائی

گئی ہے.....؟؟

میں اپنے ہسبنڈ سے پوچھ کر بتادوں گی. شاید ان کی والدہ ہوں.....؟؟اشمل نے اندازہ لگایا

نہیں یہ کسی کی ماں نہیں ہیں. میرا مطلب ان کا کوئی اپنا بیٹا نہیں تھا. عمران کہتا ایک دم جذباتی ہوا اور یہ صائمہ کے لیے بلکل نیا تجربہ تھا.

سر آپ انہیں جانتے ہیں.....؟؟اشمل نے پوچھا جبکہ صائمہ صرف عمران کا چہرہ دیکھ رہی تھی.

ہاں بہت اچھی طرح_____ نہیں بالکل نہیں. عمران نے پہلے کھوئے سے انداز میں جواب دیا پھر فوراً اپنی بات کی نفی کرنے لگا جبکہ اس کے ارد گرد یادوں کی تیز ہوا چل رہی تھی

سر مجھے آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی. صائمہ نے عمران کے ماتھے پر چمکتا پسینہ دیکھ کر کہا

نہیں میں ٹھیک ہوں بس یہ کون ہیں اور آپ کے شوہر کی کیا لگتی ہیں پلیز مجھے پوچھ کے بتا دیجئے گا. عمران نے تصویر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا

کیوں نہیں سر یہ بھی کوئی کام ہے. میں ابھی پوچھ دیتی ہوں. اشمل نے کہتے ساتھ ہی ایک میسج ٹائپ کرتے ہوئے اسفند کو سینڈ کیا

زندگی میں جسے بھی میں نے اگنور کیا ہے ڈنکے کی چوٹ پر کیا ہے. مگر کبھی یہ چیپ حرکت نہیں کی کہ واٹس ایپ کے بلیو ٹک چھپا دوں. اشمل کے بولنے پر دونوں نے چونک کر اس کی طرف دیکھا

سر انہوں نے پرائیویسی لگا رکھی ہے پتا ہی نہیں چل رہا کہ میسج سین کیا ہے یا نہیں .....؟اشمل نے منہ بنایا

کوئی بات نہیں بس یہ ضرور پتہ کر لیجیے گا کہ اب وہ کہاں ہیں.....؟؟عمران اب اپنے جذبات پر کافی حد تک قابو پا چکا تھا ہلکی مسکراہٹ ساتھ باہر نکلنے لگا تو میز پر پڑی فائل نظر آئی جس کا ٹائیٹل endless devil تھا.

یہ کیسی فائل ہے.....؟؟ بڑا عجیب ٹائیٹل ہے. عمران نے کہتے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا تو اشمل کو اپنی بیوقوفی پر خوب غصہ آیا.

سر وہ دودھ والے کا حساب لکھا ہے. کمینہ بہت پانی ڈالتا ہے. اشمل نے فوراً فائل اچک کر اپنے پیچھے کر لی.

میں گاڑی میں ہوں جلدی نیچے آؤ. عمران انتہائی سنجیدگی سے کہتا باہر کی طرف نکل گیا تو صائمہ کو خطرہ کا احساس ہوا.

تم کیوں یہاں ایسے کھڑی ہو کیا سر تمہیں statue کر گئے ہیں.....؟؟ اشمل نے صائمہ کو حیران پریشان کھڑا دیکھ کر پوچھا

اشمل مجھے لگ رہا ہے کہ کہیں کوئی بہت بڑی گڑبڑ ہے شاید میں اب تمہیں دوبارہ نہ مل سکوں. تم نے پوچھا تھا نا کہ "قتل" کس نے کیا ہے.....؟؟ صائمہ نے ڈرے سہمے انداز میں اسکی طرف دیکھا تو اشمل نے سوالیہ نظروں سے اسے گھورا

قتل "میں" نے کیا تھا. میرے لیے دعا کرنا مجھے سزا سے ڈر لگتا ہے. صائمہ رو دینے

کو تھی جبکہ اشمل بت بنی اپنی جگہ پر کھڑی تھی.

گاڑی میں مکمل خاموشی کا راج تھا. عمران کبھی اچانک سپیڈ بڑھا دیتا کبھی گھٹا دیتا جو اُس کے ذہنی انتشار کا منہ بولتا ثبوت تھا ورنہ عمران ڈرائیونگ کمال کرتا تھا.

گاڑی کے اتار چڑھاؤ ساتھ ہی عمران کے چہرے پر بھی عجیب تاثرات نمودار ہوتے. کبھی ہلکی مسکراہٹ، کبھی غصہ اور کبھی ناراضگی _____ سارا راستہ ہی عجیب طرح گزرا. صائمہ سب بہت غور سے دیکھ رہی تھی مگر پھر بھی چپ تھی کیونکہ اس وقت عمران کو چھیڑنا درست نہیں تھا.

www.novelsclubb.com

گاڑی ایک جھٹکے سے پورچ میں رکی تو صائمہ نے سکھ کا سانس لیا ورنہ اسے آج اپنا آپ سلامت گھر پہنچنا ناممکن دکھائی دے رہا تھا. گاڑی روکتے ہی عمران نے اپنی جلتی آنکھیں موند کر سر سٹیرنگ پر رکھا.

سر اندر چلیں _____ صائمہ نے اپنی طرف کا دروازہ کھولتے دھیمی آواز میں کہا

جس پر عمران نے لال سرخ آنکھوں ساتھ اسے گھورا. جس پر وہ نظریں جھکاتی گاڑی ساتھ کھڑی ہو گئی.

اندر جاؤ یہاں کیوں کھڑی ہو.....؟؟ کچھ دیر بعد عمران نے سر اٹھایا تو نظر صائمہ پر پڑی.

سر آپ بھی چلیں نا!!!!_____ صائمہ نے اندر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا میرا نہیں خیال کہ یہاں کچھ ایسا ہے جس سے تم ڈر رہی ہو. (کیا ہو تم _____ عمران نے آخری لفظ منہ میں ہی دبا لیے) جس پر صائمہ نے اسے شکایتی نظروں سے دیکھا جیسے کہہ رہی ہو آپ کو نہیں پتہ.....؟؟

چلو_____ عمران گاڑی کا دروازہ زور سے بند کرتا باہر نکلا تو دونوں آگے پیچھے لاؤنج میں داخل ہوئے. صائمہ کی خوش نصیبی تھی کہ لاؤنج بلکل خالی تھا. عمران نے خلاف معمول عذرا کے کمرے کی بجائے سیڑھیوں پر قدم رکھا تو صائمہ نے اس کی پشت کو تشکر بھری نظروں سے دیکھا

کمرے میں داخل ہوتے ہی عمران کا ضبط جواب دے گیا. انتہائی بے ردی سے کوٹ اتار کر بیڈ پر پھینکا. ٹائی ڈھیلی کرتا وہ لمبے لمبے سانس لینے لگا جیسے اسے سانس لینے میں تکلیف ہو رہی ہو.

سر آپ ٹھیک ہیں.....؟؟ صائمہ کو اس کی حالت کچھ عجیب سی لگی. بغیر بولے چپ چاپ وہ اپنے شوز اتارتا ننگے پاؤں ٹیرس کی طرف چل دیا.

سر میں_____ ابھی صائمہ نے اتنا ہی کہا تھا کہ عمران نے ہاتھ کے اشارے سے روک دیا.

میں کچھ دیر اکیلے بیٹھنا چاہتا ہوں. مجھے ڈسٹرب مت کرنا ورنہ تم اچھے سے جانتی ہو کہ مجھے ڈسٹرب کرنے والے خود کتنے ڈسٹرب ہوتے ہیں. عمران کے اتنے سخت الفاظ پر صائمہ نے سر جھکا لیا

میرے خیال سے سر کو اُس فائل کے بارے میں شک ہو گیا ہے. شوکت کے بارے میں بھی سر نے پتہ لگا لیا ہو گا. تبھی اتنا موڈ آف ہے ورنہ سر یوں نہیں

کرتے. میں نے تو کبھی غصے میں بھی سر جو یوں behave کرتے نہیں دیکھا یا شاید_____ صائمہ نے بیڈ پر لیٹتے کمبل اپنے اوپر کیا.

میرے خیال سے اشمل کے گھر جو تصویر دیکھی ہے اس میں بھی کچھ گڑ بڑ ہے. وہ شاید سر کی جاننے والی خاتون ہیں. ویسے تھیں پیاری، اب پتہ نہیں اس کا سر سے کیا رشتہ ہے.....؟؟

اُسے دیکھ کر بھی سر کے تاثرات تبدیل ہوئے تھے مگر اتنی سی بات سر منہ نہیں بنا سکتے. میں نہیں مانتی....؟؟اپنی بات کی خود ہی نفی کرتی وہ لیٹ گئی. عجیب سا سکون تھا اس کمرے میں_____ شاید تحفظ کا احساس تھا. بہت دنوں بعد وہ سکون سے سونے لگی تھی. اس وجہ شاید نہیں بلکہ یقیناً عمران کی موجودگی تھی.

♣♣♣♣♣

آ گیا تمہارا بھائی! اب زرا جا کر پوچھو تو سہی کہ کیوں لایا ہے اسے واپس_____ اور وہ اتنے دنوں سے کہاں تھی.....؟؟

کیونکہ میں اس کے بارے میں اچھی طرح جانتا ہوں. وہ اپنے ماں باپ سے ملنا پسند نہیں کرتی. سوچو جو ماں باپ کی نہیں وہ اور کسی کی کیا ہو گی.....؟؟ عدیل جان بجھ کر عذرا کو غصہ دلا رہا تھا یہ جانتے ہوئے بھی کہ غصہ کرتے اُس کی طبیعت بگڑنے لگتی ہے. عدیل اب عذرا سے جان چھڑانا چاہتا تھا.

دیکھتی ہوں_____ اگر وہ اُسے ساتھ لایا ہوا تو میں آج یہ گھر چھوڑ کر چلی جاؤں گی. میں اس ساتھ نہیں رہ سکتی. عذرا کہتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی جبکہ اس کا جسم ہلکا ہلکا کانپ رہا تھا.

اللہ کرے ان دونوں بہن بھائی کی لڑائی میں عذرا کو ہارٹ اٹیک ہو جائے اور عمران کو چند دن بعد پھانسی_____ بس پھر میرے دن پھریں گے اور راوی چین لکھے گا. عدیل نے قہقہ لگاتے کراؤن چیئر ساتھ ٹیک لگائی اور سیٹی بجانے لگا.

عذرا نے جیسے ہی کمرے میں قدم رکھا تو پورا کمرہ نیم اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا.

عذرا نے سوئچ بورڈ کی طرف ہاتھ بڑھایا.

آپا لائٹ مت آن کیجیے گا مجھے فلحال اندھیرے میں بیٹھنا ہے. عمران کی آواز پر عذرا پلٹی.

کہاں ہو اور یوں اندھیرا کیوں کر رکھا ہے.....؟؟ لہجہ میں فکر مندی تھی.

صوفے پر ہوں. عمران نے کہتے آگے جھک کر عزرا کا ہاتھ پکڑا تو وہ اس کے برابر آ بیٹھی.

کیا ہوا ہے. اتنے ڈپرس کیوں ہو.....؟؟ عذرا نے جھٹ سے پوچھا جبکہ اب کچھ کچھ چیزیں نظر آنے لگیں تھیں.

آج اتنے عرصے بعد وہ پھر میرے سامنے آ گئیں اور میں چاہ کر بھی انھیں اگنور نہیں کر سکا. آپا اُن کی آنکھوں میں زرا بھی افسوس نہیں تھا اپنے کیے کا_____

عمران نے انتہائی دکھی لہجے میں شکوہ کیا.

کون پھپھو.....؟؟ عذرا نے چونکتے ہوئے پوچھا

وہ کہاں ملیں تمہیں____ میرا پوچھا تھا تم سے_____ انھیں گھر آنے کا بولتے

بلکہ ساتھ لے آتے.....؟؟عذرا نے ایک ساتھ کئی سوال کر ڈالے.

آپا انھوں نے ایسا کیوں کیا تھا مجھے آج تک اپنے اس "کیوں" کا جواب نہیں ملا .....؟؟غیروں سے اتنی ہمدردی اور اپنے سگے بھتیجے ساتھ اتنی زیادتی. آخر کیوں.....؟؟

عمران نے چلاتے ہوئے پاؤں بیڈ کی سائیڈ پر مارا تو سوئی ہوئی صائمہ ایک دم ہڑ بڑا کر اٹھ گئی. اندھیرے کی وجہ سے سمجھ نہیں پائی کہ وہ اس وقت کہاں ہے.....؟؟ عمران میں سمجھا سمجھا کر تھک گئی ہوں. وہ سب کرنا اُن کی مجبوری تھی. وہ ان کے شوہر کی اولاد تھا. اُن کا اپنا کچھ نہیں تھا. وہ خود بھی اُس گھر میں ایک "آیا" کی حیثیت سے رہ رہیں تھیں.

وہ تم سے بہت پیار کرتیں تھیں مگر سوتیلے بیٹے کو سب کچھ دینا اُن کی مجبوری تھی. ان کا یہی بہت بڑا احسان ہے انھوں نے ہمیں پالا ورنہ ماں باپ کے بغیر ہمارا کیا بنتا .....؟؟عذرا کے لہجے میں ان کے لیے محبت بول رہی تھی.

پالا_____ عمران نے حقارت سے سر جھٹکا

ہم دونوں سرونٹ کواٹر میں رہتے تھے اور وہ اُس کے ساتھ کوٹھی میں_____

عمران نے نفرت سے کہا

عمران تم اُن کی محنت اور محبت کو یوں برباد مت کرو. عذرا کو افسوس ہوا.

اچھا اگر بالفرض میں آپ کی تمام باتیں سچ مان بھی لوں جن پر مجھے یقین نہیں. تو کیا وہ اتنی مجبور تھیں کہ میرے میڈیکل کالج کی فیس بھی نہیں دے سکتیں تھیں.

میں کتنا لائق تھا کم از کم اُن کے سوتیلے بیٹے سے تو بہت زیادہ تھا مگر میں رہ گیا اور وہ امیر باپ کی اولاد باہر سے ڈاکٹر بن آیا. اگر وہ مجھے اس وقت فیس دے دیتیں تو میں بھی ڈاکٹر ہوتا.

میں نے کتنی بار کہا تھا کہ لوٹا دوں گا مگر نہیں اُنہیں مجھ پر اعتبار ہی نہیں تھا. اُن کی وجہ سے میں آج اس راہ پر ہوں جہاں کانٹے ہی کانٹے ہیں. آج میں بھی اُن کے شوہر جتنا امیر ہوں مگر_____ عمران نے افسوس بھری نظر عذرا پر ڈالی.

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ مجبور تھیں یاد نہیں جب رانا صاحب گھر نہیں ہوتے تھے تو وہ کیسے ہمارے ساتھ کھیلتی تھیں. ہم سے پوچھ پوچھ کر ہماری پسند کے کھانے بناتیں تھیں. عذرا نے عمران کے کندھے پر ہاتھ رکھا جیسے تسلی دینا چاہ رہی ہوں.

چلو یہ بھی مان لیتے ہیں کہ وہ ہم سے محبت کرتیں تھیں. مگر جب ان کے ظالم شوہر نہ رہے تو وہ کیوں ہماری بجائے اپنے اس سوتیلے بیٹے پاس رہیں جبکہ میں نے کتنی منتیں کی تھیں کہ ہمارے ساتھ رہیں. ہمیں آپ کی ضرورت ہے.

یہ بھی چھوڑو. جب مجھے فیس جمع کرانے کے لیے پیسوں کی ضرورت تھی تب میں نے دن رات کس کس کی منت نہیں کی تھی کہاں کہاں مانگنے نہیں گیا تھا. وہ سب دیکھ رہیں تھیں مگر یہی کہتی رہیں کہ "میرے پاس کچھ نہیں ہے اگر ہوتا تو تمہیں دے دیتی" _____ عمران لمحے بھر کو رکا اور اپنی آنکھیں ملنے لگا

پھر اُس بیٹے کے لیے سب نکل آیا. یاد کریں _____ عمران کی آواز میں ایک کرب تھا.

وہ سب اُس کی امانت تھی جو اُسکا باپ اس کے لیے چھوڑ گیا تھا وہ کیسے یتیم کا حق کھاتیں.....؟؟ عذرا نے آہستگی سے جواب دیا.

نہیں پیاری آپا ایسا کچھ نہیں ہے جیسا آپ سمجھتیں ہیں. دراصل وہ اُن آسائشوں کی عادی ہو گئیں تھیں جسے وہ چھوڑنا نہیں چاہتی تھیں.

ہمارے ساتھ انھیں صبر کرنا پڑتا. فاقے کاٹنے پڑتے. جیسے ہم دونوں نے کاٹے. جبکہ اُس ساتھ وہ ایک آرام دہ زندگی گزار رہیں تھیں. مجھے اسی لیے عورت ذات سے نفرت ہے. مطلبی، خود غرض، پیسوں کی لالچی_____ عمران نے حقارت سے کہتے اپنا چہرہ صاف کیا.

www.novelsclubb.com

جب اتنی نفرت کرتے ہو تو اُن کے لیے رو کیوں رہے ہو.....؟؟ عذرا نے محبت سے بال سنوارے

اُن کی بے وفائی پر روتا ہوں. ایک ہی رشتہ ہمارے حصے میں آیا تھا وہ بھی بے وفائی کی نظر ہو گیا. عمران کہتا اٹھ کھڑا ہوا جبکہ صائمہ کمبل کے اندر دم بخود سب سن رہی

تھی.

اسے کیوں اور کہاں سے لائے ہو.....؟؟ عذرا نے نفرت سے بستر پر نظر مارتے ہوئے پوچھا

میں اس وقت کسی بحث کی پوزیشن میں نہیں ہوں. یہ میرا ذاتی معاملہ ہے. عمران نے جان چھڑائی

یہ بھی ایک بے وفا، لالچی اور خود غرض لڑکی ہے. میں تو مان ہی نہیں سکتی کہ اس کا ریپ ہوا ہو گا. یہ خود ہی چسکے لینے گئی ہو گی. _____ عذرا کے الفاظ گویا پگھلا سیسہ تھے جو صائمہ کے کانوں میں پڑے.

بس کریں آپا کہیں ایسا نہ ہو کہ میرے منہ سے سب سچ سچ نکل جائے اور سب سے زیادہ افسوس آپ کو ہو. عمران نے اپنی کنپٹی ملتے ہوئے خود کو نارمل کیا

یہ جو تم بار بار بات ادھوری چھوڑ جاتے ہو. آج مکمل کر ہی دو. عذرا کو شدید دکھ ہوا وہ اس سے ایک بازاری عورت کے لیے لڑ رہا تھا.

آپا اس کا ریپ کسی اور نے نہیں بلکہ آپ کے اس فرشتہ صفت شوہر نے کیا ہے اور ایسا ایک بار نہیں ہوا. انھیں اس چیز کا شوق ہے وہ ایسا کئی لڑکیوں ساتھ کر چکے ہیں. اسی لیے میں نے ان کا داخلہ آفس میں بند کر رکھا تھا.

ایک نمبر کا نشئی اور ریپسٹ ہے. اتنا گھٹیا انسان میں نے زندگی میں نہیں دیکھا.

آپ سے شادی اس نے آپ کی محبت میں نہیں بلکہ میرے ساتھ کیے ایگریمنٹ کی وجہ سے کی ہے.

ہر مہینے وہ مجھ سے اچھی خاصی رقم لیتا ہے اور آپ نے پوچھا تھا نا کہ میں نے اس سے نکاح کیوں کیا.....؟؟ عمران نے بستر کی طرف اشارہ کرتے کہا

اس کی وجہ بھی آپ کا شوہر ہی تھا. اگر میں ایسے نہ کرتا تو وہ ریپ کے الزام میں جیل چلا جاتا. جو میں چاہتا نہیں تھا. میں آپ کا گھر بسانے کے چکر میں اس شخص سے تنگ آ گیا ہوں. کبھی کبھی تو سانس لینا بھی دشوار ہو جاتا ہے.

وہ ایک سفید ہاتھی ہے جو میں نے آپ کی وجہ سے پال رکھا ہے. پھر بھی آپ کو لگتا

ہے کہ میں اس لڑکی کو جو زندگی میں پہلی بار مجھے اچھی لگنے لگی ہے آپ پر ترجیح دے رہا ہوں. عمران نے گلہ کیا جس پر عذرا اور صائمہ سکتہ میں آ گئیں دونوں کے لیے یہ انکشاف نئے تھے. اندھیرے نے سب کی لاج رکھ لی تھی.

عدیل ایسے نہیں ہو سکتے.....؟؟ کافی دیر بعد عذرا کی کمزور آواز سنائی دی جبکہ شدت غم سے وہ کانپنے لگیں تھی.

وہ ایسا ہی ہے. بلکہ اس سے بھی زیادہ زہریلا_____ خیر آپ پریشان نہ ہوں اگر وہ آپ کو خوش رکھتا ہے تو کوئی مسئلہ نہیں.

میں سوچ رہا تھا کیوں نا!!!! میں خود ہی گرفتاری دے دوں. تنہائی میسر ہو گی تو کچھ مجھے بھی سوچنے سمجھنے کا موقع ملے گا. دوسرا آپ سب کو بھی احساس ہو گا کہ میں کیا ہوں.....؟؟ عمران نے کہتے ہوئے سوئچ بورڈ پر ہاتھ مارا تو سارا کمرہ روشنی میں نہا گیا.

مگر عذرا پر نظر پڑتے اس کے ہوش اڑ گئے. وہ بلکل لٹھے کی طرح سفید پڑ رہیں

تھیں.

آپا، آپا_____ عمران کے اس قدر زور سے پکارنے پر صائمہ نے فوراً کمبل سائیڈ پر کیا جبکہ عذرا، عمران کی بانہوں میں جھول گئی.

♣♣♣♣♣

رات کا پتہ نہیں کون سا پہر تھا جب ہلکی پھلکی کھٹ پھٹ سے اشمل کی آنکھ کھلی.

آنکھوں کو مسلتے وہ اٹھ بیٹھی اور ارد گرد کا جائزہ لینے لگی.

دادو آپ کو بھی آوازیں سنائی دے رہی ہیں کہ صرف میرے ہی کان بج رہے ہیں.

اشمل نے نیند بھری آواز میں پوچھا

www.novelsclubb.com

اسفند آیا ہوا ہے. وہی کچھ کر رہا ہو گا کیونکہ تیرے ہوتے ہوئے میں نہیں مانتی کہ کوئی ہوائی چیز ہو گی.....؟؟ دادو جو نیند نہ آنے کی وجہ سے تنگ تھیں چڑ کر بولیں.

دادو کے جواب پر اشمل کی نیند بھنک سے اڑ گئی.

آپ کو کیسے پتہ.....؟؟ اشمل نے بستر سے نیچے اترتے ہوئے پوچھا

وہ آیا تھا. مجھے سلام کر کے گیا ہے. بڑا ہی سعادت مند بچہ ہے. دادو کے جواب پر اشمل کو غصہ آنے لگا

میرا نہیں پوچھا(کمینہ،ذلیل دل میں کوستی باہر چل دی). آہستہ سا در وازہ اندر دھکیلا تو وہ سامنے ہی کھڑا اپنی الماری میں کچھ تلاش کر رہا تھا. اشمل دروازے ساتھ ہی ٹیک لگا کر کھڑی ہو گئی.

عجلت سے پلٹتے نظر اشمل پر پڑی جو خاصے رف حلیے میں تھی. بال بھی بے ترتیب بکھرے تھے.

وہ اُس کی سرخ ہوتی آنکھوں سے نظریں ہٹاتا دوبارہ اپنے کام میں مگن ہو گیا.

فائلیں،یو ایس بی اور نہ جانے کیا کیا تھا جو وہ ایک خاص ترتیب سے الماری میں سیٹ کر رہا تھا. تقریباً پندرہ منٹ کمرے میں دو نفوس ہونے کے باوجود بھی خاموشی چھائی رہی. دونوں ہی ایک دوسرے کی موجودگی کو بھرپور محسوس کرتے ہوئے انجان بن رہے تھے.

میرے میسج کا جواب کیوں نہیں دیا.....؟؟بلآخر اشمل کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوا وہ اس سے زیادہ خاموش نہیں رہ سکتی تھی.

میں مصروف تھا_____ اسفند نے بغیر دیکھے جواب دیا.

تو اب دے دیں کہ یہ تصویر کس کی ہے.....؟؟اشمل کے سوال پر اسفند نے ایک نظر تصویر کی طرف دیکھا اشمل کو اُس کی آنکھوں میں اُن کے لیے محبت اور احترام دکھائی دیا جبکہ عمران کی آنکھوں میں محبت،احترام کے علاوہ ناراضگی اور غصہ بھی تھا.

تمہیں اچانک اس تصویر سے اتنی دلچسپی کیوں ہو گئی ہے.....؟؟

وہ اصل میں کل میرے_____ اشمل عمران کا ذکر کرتے کرتے خاموش ہو گئی جبکہ اسفند نے اس کے اچانک خاموش ہونے پر اسے مڑ کر دیکھا

میری دوست پوچھ رہی تھی. اشمل نے اسفند کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا

تمہاری دوست میرے کمرے میں کیا کر رہی تھی.....؟؟اسفند کو کھٹکا ہوا.

تو اور کہاں بیٹھتی دوسرے کمرے میں دادو سو رہی تھیں. اشمل نے منہ بگاڑتے جواب دیا. پھر دوبارہ خاموشی چھا گئی.

پھر بتایا نہیں کس کی تصویر ہے.....؟؟اشمل کی سوئی وہاں ہی اٹکی ہوئی تھی.

جیسے دادو نے تمہیں پالا ہے بلکل ویسے ہی انھوں نے مجھے پالا تھا. اسفند نے محبت بھری نظروں سے تصویر کی طرف دیکھا

اب کہاں ہیں.....؟؟اشمل کے دوسرے سوال پر اسفند اپنا کام چھوڑتا اشمل کی طرف چل دیا.

بڑی تحقیق ہو رہی ہے جو یقیناً تم اپنے لیے نہیں کر رہی ہو کس نے پوچھا ہے .....؟؟اسفند نے اُس کے کھڑے ہوتے ہوئے پوچھا

ویسے ہی پوچھا ہے. اِس کمرے میں اس تصویر کے سوا کچھ ایسا نہیں جس کے بارے میں بات کی جا سکے. نہیں بتانا چاہتے تو نہ سہی_____ اشمل کندھے اچکاتی پلٹنے لگی

تمہاری نظر کمزور ہے یا تم دیکھنا ہی نہیں چاہتی ورنہ یہ کمرہ جس کا ہے تم اُس کے

بارے میں بھی کچھ نہیں جانتی مگر کبھی پوچھا نہیں. اسفند کہتے پلٹا

چلیں پہلے اپنے بارے میں ہی بتادیں. کیسے پیدا ہوئے.....؟؟اشمل کا چہرہ بلکل سیریس جبکہ لہجہ شرارتی تھی اسفند افسوس بھری نظر مارتا دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گی.

آپ ساتھ کیوں نہیں رہتیں.....؟؟اشمل کو تجسس ہوا.

تم جو میرے ساتھ ہو. اتنا کافی ہے. اسفند نے آہستہ سا جواب دیا.

کیا کہا.....؟؟اشمل چند قدم چلتی قریب آگئی.

اللہ کو پیاری ہو گئی ہیں. اسفند کے لہجے میں دکھ تھا.

اووووہو سیڈ_____ اشمل نے افسوس کا اظہار کیا.

تمہارا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے جو پہلے زخم کریدتے ہیں پھر مرہم لگاتے ہیں.

اسفند کے جواب پر اشمل غصے سے پلٹ گی.

اگر تفتیش مکمل ہو گئی ہو تو کچھ کھانے کو لادو. اشمل کو جاتا دیکھ کر اسفند نے پکارا.

مجھے میسج کریں پھر لا کر دوں گی..؟؟اشمل کہتی باہر جانے لگی تبھی آگے بڑھ کر اسفند نے اُس کا راستہ روکا.

تم بہت بتمیززز ہوتی جا رہی ہو. میں سمجھتا تھا کہ تم دکھوں کی ماری ایک مظلوم لڑکی ہو مگر میں غلط تھا. ہر بات کا بدلہ لینا کونسی انسانیت ہے وہ بھی تب جب سامنے والا شوہر ہو. اسفند کی بات پر اشمل سینے پر بازو لپیٹتے ہنسنے لگی.

میرے میسج کا جواب کیوں نہیں دیا تھا اور یہ نیلے ٹک چھپانے والی بے غیرتی مجھے زہر لگتی ہے. اگر اتنی ہی پریویسی عزیز ہے تو سوشل میڈیا استعمال نہ کریں. اشمل کے جواب پر اسفند نے سر نفی میں ہلایا.

پتہ نہیں داد و تمہارے ساتھ کیسے گزارا کرتیں ہیں. تم تو چند منٹوں میں میرا دماغ خراب کر دیتی ہو. محبت سے بات کرنا تو تمہیں ڈاکٹرز نے منع کر رکھا ہے. جاؤ میں خود ہی کچھ بنالوں گا. ہاتھ سلامت ہیں. اسفند نے کہتے ہوئے ہلکا سا دھکا دیا تو وہ دیوار سے جا لگی.

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

داد و ساتھ چند گھنٹے بیٹھ کر دیکھیں اگر آپ کا دماغ کام کر گیا تو کہنا. اشمل بڑبڑائی.

میری فائل کہاں رکھی ہے.....؟؟اسفند کے سوال پر اشمل مسکرادی.

آپ کی فائل تھی آپ کو پتہ ہو گی.....؟؟اشمل نے کندھے اچکائے

میں اُس دن شلف پر بھول گیا تھا. اسفند نے یاد دلایا

اچھاااااااااااوہ_____ وہ تو میں نے ردی میں دے دی ہے.

کیاااااا.....؟؟ناچاہتے ہوئے بھی اسفند کے منہ سے چیخ نکلی

مجھے تھوڑا کہا تھا کہ سنبھال کر رکھنا. افسوس اب آپ سر عمران پر کیس کیسے کریں گے....؟؟اشمل نے ہمدردی کی.

www.novelsclubb.com

غدار ہمیشہ آپ کے اپنے ہوتے ہیں ورنہ بندہ ہار نہیں سکتا_____ آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ اس فائل کی سوفٹ کاپی میرے کمپیوٹر میں بھی ہے.

ہاں ویسے بھی اُس فائل میں کچھ ایسا نہیں تھا جو سر عمران کو نقصان پہنچا سکے. اشمل کا سکون قابل دید تھا.

تم اُس کے بارے میں اتنا کیسے جانتی ہو. مجھے تو کبھی کبھی شک ہونے لگتا ہے. کیا رشتہ ہے تم دونوں میں.....؟؟اسفند جذبات میں کچھ زیادہ ہی بول گیا تھا.

رشتے کا تو پتہ نہیں مگر قتل سر نے نہیں کیا اور جس نے کیا ہے اُسے میں سزا ہونے نہیں دوں گی. اشمل کی دھمکی پر اسفند طنزاً ہنسا

اشمل بی بی دیکھتی جاؤ میں کیسے تمہارے پیارے عمران کو پھانسی کے تختے پر پہنچاتا ہوں.

جب قتل ثابت ہو گا تب پھانسی ہو گی نا!!!!_____ اتنی سی بات سمجھ نہیں آ رہی.

خیر مجھے نیند آ رہی ہے. چلتی ہوں. شب بخیر

اشمل کہتی کمرے سے باہر نکل گئی جبکہ اسفند نے بے بسی سے دیوار پر ہاتھ مارا.

♣♣♣♣♣

ہسپتال کے کوریڈور میں چکر کاٹتے عمران کا ذہن تیزی سے اپنے ماہ و سال کو چھان رہا تھا. ایک ہی خونی رشتہ بچا تھا کیا آج وہ بھی جدا ہو جائے گا.....؟؟

میرے ہاتھ تو بلکل خالی رہ جائیں گے پھر میں کیا کروں گا.....؟؟اچانک رکتے عمران نے اپنے ہاتھوں کی طرف دیکھا جیسے ابھی اُن سے کچھ چھوٹ گیا ہو.

کاش میں ڈاکٹر ہوتا تو آج اپنی آپا کے کام آتا مگر_____ عمران نے دکھ سے سوچتے ہوئے کلائی پہ بندھی گھڑی دیکھی اور دوبارہ چکر کاٹنے لگا

کتنا شوق تھا مجھے ڈاکٹر بننے کا، مگر ان لوگوں نے نہ صرف میرا خواب چھینا بلکہ مجھے ایک ایسے راستہ کا مسافر بنا دیا جس کی کوئی منزل ہی نہیں اور میں الو کا پٹھا اُس راستہ پہ چلتے چلتے اتنی دور نکل آیا ہوں کہ اگر واپس جانا چاہوں تو اپنے قدموں کے نشان بھی نہ پاؤں. عمران نے اپنی جلتی آنکھوں کو انگلیوں سے دبایا.

سر آپ بیٹھ جائیں. کب سے چکر کاٹ رہے ہیں. تھک جائیں گے. صائمہ کی آواز پر عمران پلٹا اور اسے سر سے پاؤں تک یوں دیکھنے لگا جیسے وہ کوئی اجنبی ہو.

ایک تم پتہ نہیں کہاں سے ٹپک پڑی ہو میری زندگی میں_____ جیسے ڈر گزر لینے والے کو پتہ نہیں چلتا کہ وہ اس کا محتاج ہوتا جا رہا ہے ویسے ہی تم مجھے اپنا عادی بنانے

لگی ہو. عمران بڑبڑاتا قریب پڑے بینچ پر بیٹھ گیا. عمران کو بیٹھتا دیکھ کر صائمہ نے سکون کا سانس خارج کیا.

چلو اتنی تو اہمیت ہے کہ بات مان لیتے ہیں. دل میں سوچتی وہ خود بھی اسی بینچ پر قدرے فاصلے سے بیٹھ گئی.

آپ کو وہ سب آپا سے شئیر نہیں کرنا چاہیے تھا. صائمہ کے کہنے پر عمران نے اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورا.

سہی اور کچھ _____ انداز خاصا ذلیل کرنے والا تھا.

میرا مطلب تھا کہ _____ صائمہ نے نظریں جھکاتے ہوئے اپنے قدموں کی طرف دیکھا

سارے فساد کی جڑ تم ہو. نہ تم میرے آفس میں آتی، نہ تمہارا ریپ ہوتا، نہ مجھے تمہاری شکل پر رحم آتا، نہ تم میری زندگی اور فیملی میں داخل ہوتی اور نہ یہ وقت مجھے دیکھنا پڑتا.

کتنا منع کیا تھا میں نے کہ میرے قریب مت آؤ مگر نہیں تمہیں تو "محبت" کا بھوت چڑھا تھا. تم لڑکیاں اپنی بے وقوفی سے خود تو مرتی ہی ہو ساتھ دوسرے کو "مفت" میں مروا دیتی ہو.

میرے خیال سے اس دنیا میں جتنے فساد ہوتے ہیں اُس کے پیچھے عورت کا ہاتھ ہی ہوتا ہے. ایسے ہی تمہاری ہمدردی میں آپا ساتھ اتنی بکواس کر دی اور _____

عمران نے بند دروازے کی طرف دیکھا جہاں آدھا گھنٹہ پہلے عذرا کو لے جایا گیا تھا.

کہا تو تھا کہ چھوڑ دیں چلی جاتی ہوں. صائمہ نے شکوہ بھری نظروں سے دیکھا

ہاں چھوڑ دوں تم تو جیسے بلی ہو. میں چھوڑ دوں گا تو کوئی اور پال لے گا.....؟؟

صائمہ بی بی تم غلطی سے میری بیوی ہو اور میری وجہ سے تمہیں کیا کیا تکلیفیں پہنچ سکتیں ہیں میرے خیال سے تم مجھ سے بہتر جانتی ہو.

مگر تمہاری وجہ سے لوگ میرا جینا حرام کر سکتے ہیں. جو میں نہیں چاہتا. لوگ مجھے بلیک میل کرنے کے لیے تمہارا سہارا لیں گے. صائمہ کو عمران کے جواب سے

شدید تکلیف ہوئی.

تو آپ نے لوگوں کے ڈر سے پاس رکھا ہوا ہے.....؟؟ صائمہ کے دل میں ایک ٹیس اٹھی.

میرا دماغ مت خراب کرو یہ نہ ہو کہ میں تمہارا گلہ دبا دوں. عمران کے دھاڑنے پر صائمہ خاموش ہو گئی.

اب کہاں جا رہی ہو. جہاں دل کرتا ہے منہ اٹھا کر چل پڑتی ہو. صائمہ کو اٹھتا دیکھ کر عمران نے اس کا ہاتھ پکڑا.

آپ بہت برے ہیں_____ روتے ہوئے بتایا.

پتہ ہے خاصی پرانی بات ہے. سنجیدگی سے جواب دیتے اسے دیکھا تبھی کاؤنٹر پر عمران کے لیے اناؤنسمنٹ ہوئی. اناؤنسمنٹ سنتے ہی دونوں نے کاؤنٹر کی طرف دوڑ لگائی.

سر آپ کی مریضہ اب کافی بہتر ہیں مگر ڈاکٹر صاحب کمرہ نمبر 12 میں آپ کو بلا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

رہے ہیں. پروفیشنل انداز میں بتاتے ہوئے کمرے کی نشاندہی کی گئی.

وقت بڑی ظالم چیز ہے. جن سے ہم زندگی میں کبھی ملنا نہیں چاہتے وہ اچانک ہمارے سامنے آن کھڑے ہوتے ہیں.

نمبر پلیٹ دیکھے بغیر ہی عمران گلاس ڈور کو دھکیلتا اندر داخل ہوا اور کرسی پر بیٹھے شخص سے مخاطب ہوا.

ڈاکٹر صاحب میری آپا اب کیسی ہیں. کوئی خطرے والی بات تو نہیں.....؟؟

جتنی تیزی سے سوال پوچھا گیا تھا اُتنی ہی تیزی سے کرسی پر بیٹھا شخص کھڑا ہوا.

پھر دونوں کے درمیان وقت جیسے تھم گیا. بے شک بارہ تیرہ سال کا عرصہ بیت چکا تھا مگر خدوخال اور زخم وہی تھے.

اس شخص سے تو عمران کو شدید نفرت تھی. اس شخص نے اُس سے ماں جیسی پھپھو چھینی تھی. پریشان اعصاب ایک دم تن گئے. بالوں میں ہاتھ پھیرتے عمران نے خود کو نارمل کیا کیونکہ دشمن کے سامنے خود کو کمزور ظاہر کرنا اس کی ذات کا خاصا نہ

تھا.

ڈاکٹر صاحب میری آپا کیسی ہیں.....؟؟اب کی بار قدرے فاصلے پر کھڑے ہوتے ہوئے نرمی سے پوچھا جبکہ آنکھوں میں اجنبیت تھی. جسے سامنے کھڑے گولڈ میڈلسٹ سرجن ڈاکٹر "رانا عمار" نے واضح محسوس کیا.

مجھے نہیں معلوم تھا کہ یہ رپورٹس عذرا آپا کی ہیں. دراصل انھیں میں نے ٹریٹ نہیں کیا میرے ایک کولیگ نے کیا تھا. عمار نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے رپورٹس کی طرف دیکھا

رپورٹس میں کیا ہے....؟؟عمران نے یکسر نظرانداز کرتے ہوئے پوچھا

دراصل آپا کو_____ عمار نے ابھی اتنا ہی کہا تھا کہ عمران بیچ میں بول پڑا.

آپا صرف میری ہیں تمہاری نہیں_____ایک رشتہ چھین چکے ہو دوسرا چھیننے نہیں دوں گا. عمران کے لہجہ میں واضح تنبیہہ تھی عمار بحث کے موڈ میں نہیں تھا.

عمران کے پیچھے کھڑی صائمہ کو دیکھنے لگا

بیوی ہے میری اور میرے ہی ساتھ ہے. اپنی بات جاری رکھو. عمران نے بغیر مڑے تعارف کروایا جبکہ صائمہ ہکا بکا دونوں کی گفتگو سن رہی تھی.

آپا_____ سوری عذرا بی بی کا ہیپاٹائٹس بہت خطرناک حد تک بگڑ چکا ہے. مگر مطلب ہے کہ_____ عمار نے کہتے ہوئے اپنی عینک اتار کر نیچے رکھی وہ عمران کے غصے سے واقف تھا.

آپا پاس کتنا وقت ہے.....؟؟ عمران کی یوں پوچھنے پر صائمہ کو حیرت کا جھٹکا لگا زندگی اور موت صرف اللہ کے ہاتھ میں ہیں. ہم انسان کچھ نہیں کر سکتے. عمار نے کہتے ہوئے رپورٹس پر "one more birth" لکھا جس کا مطلب صائمہ کو تو نہیں البتہ عمران کو بخوبی سمجھ آیا.

میں انھیں کب تک گھر لے جا سکتا ہوں....؟؟ عمران نے سنجیدگی سے پوچھا کل شام تک ابھی وہ سٹیبل نہیں ہیں. عمار کے کہتے ہوئے رپورٹس پر اپنے سائن کیے اور عمران کی طرف بڑھا دی.

میرے پاس تمہاری ایک امانت ہے اگر دل کرے تو آ کر "رانا ہاؤس" سے لے جانا. اب یہ مت کہنا کہ تمہیں رانا ہاؤس کا پتہ نہیں وہ آج بھی وہاں ہی ہے جہاں پہلے تھا. ماما نے دی تھی. عمران رپورٹس لیتے جلدی سے پلٹا مگر عمار کی آواز نے اس کے قدم روکے.

پھپھو سے کہنا عمران مر گیا ہے اگر زندہ ہوتا تو ضرور آتا_____ بغیر مڑے نفرت سے کہتا گلاس ڈور دھکیلا. عمار کو ڈاکٹر کی کرسی پر بیٹھا دیکھ کر خون تیزی سے رگوں میں پھرنے لگا تھا

انھیں یہ پیغام دینے کے لیے مجھے مرنا پڑے گا جس کا فلحال کوئی امکان نہیں. عمار کے جواب پر عمران کرنٹ کھا کر پلٹا

پھپھو_____ انتہائی تکلیف سے پکارا

اس دنیا میں نہیں رہیں. مگر مرتے دم تک تمہیں بہت یاد کیا. آخری وقت تک انھیں تمہارا انتظار رہا. خیر دل کرے تو چکر لگا لینا_____ عمار کہتا دوبارہ اپنے ٹیبل

پر جھک گیا جبکہ عمران بت بنا اسے دیکھنے لگا

نہ دکھ، نہ آنسو، نہ خوشی، بس عجیب سی کیفیت تھی. دماغ جیسے سُن ہو گیا تھا. دل کی دھڑکن تیز چل رہی تھی اور آنکھیں خود بخود دھندلانے لگیں تھیں.

سر چلیں_____ صائمہ نے عمران کو یوں گم صم دیکھ کر پکارا تو سحر ٹوٹا.

چلو_____ دھیمے سے کہتے ہوئے وہ صائمہ ساتھ باہر نکل گیا. اُن کے جاتے ہی عمار نے پن پھینکنے والے انداز میں فائل پر رکھا اور کرسی پر جھولنے لگا

یہ شخص آج بھی اتنا ہی مغرور ہے جتنا پہلے تھا. بہت بے حس انسان ہے ماما پتہ نہیں کیوں اس پر مرتی تھیں...؟؟

www.novelsclubb.com

ایک دفعہ بھی نہیں پوچھا کہ انھیں کیا ہوا تھا.....؟؟اس کے اندر اپنی ذات کو لے کر بہت آکڑ ہے. جیسے آسمان سے اترا ہو.

خیر غرور تو بنتا ہے. آخر ملک کا جانا مانا بزنس مین ہے. کرپٹ کہیں کا_____ عمار نے تنفر سے کہا اور دوبارہ ٹیبل سے پن اٹھا لیا.

کوریڈور میں کچھ دور جاتے ہی اچانک عمران ایک بینچ پر بیٹھ گیا. چند آنسو گالوں سے ہوتے ہوئے ہاتھ کی پشت پر گرے جسے صائمہ نے بڑے غور سے دیکھا

بہت ہی کوئی منحوس دن تھا. عمران نے گال رگڑتے سرگوشی نما آواز میں کہا تبھی اس کا فون رنگ کرنے لگا

ہاں بولو! کیا کام ہو گیا.....؟؟ عمران نے پوچھتے ہوئے صائمہ کی طرف دیکھا جو حیران پریشان کھڑی تھی.

ٹھیک ہے. کل یہ خبر خوب پھیلنی چاہیے جتنی تم پھیلا سکتے ہو. تمہارا انعام وعدے کے مطابق تمہیں مل جائے گا. عمران نے کہتے کال بند دی اب اس کی آنکھوں میں نمی جبکہ لبوں پر پُراسرار مسکراہٹ تھی.

کل پولیس مجھے گرفتار کرلے گی. تم نے میری ضمانت کرانے کی کوشش نہیں کرنی. عمران کے الفاظ بم کی طرح صائمہ کے گرد پھٹے جبکہ زبان بولنے سے انکاری تھی.

یہ لوگ مجھ سے جیت نہیں سکتے. کھیل تو اب شروع ہو گا اور انھیں میں بتاؤں گا کہ کھیلتے کیسے ہیں....؟؟

جیسا میں کہوں تم بلکل ویسا ہی کرنا. گو کہ میں تمہیں استعمال نہیں کرنا چاہتا مگر وہ کیا ہے نااااا کہ میرے پاس اس کے سوا اب آپشن ہی نہیں ہے.

مجھے سب سے زیادہ اپنے آپ سے محبت ہے اور تمہیں مجھ سے _____ ہو سکے تو معاف کر دینا. عمران نے صائمہ کے گال تھپکے اور جیبوں میں ہاتھ ڈالے چل پڑا جبکہ صائمہ اس کے موڈ کو بدلتے دیکھ کر دنگ رہ گئی.

لوگ کتنی آسانی سے کہہ دیتے ہیں کہ ہو سکے تو معاف کر دینا. مجھے سمجھ نہیں آتی کہ معافی کس چیز کی.....؟؟

اپنے وعدوں سے مکر جانے کی

کسی کے دل سے سالوں کھیلنے کی

زمانے بھر کے سامنے رسوا کرنے کی

جھوٹی محبت کی، اپنی عادت ڈالنے کی

کبھی ختم نہ ہونے والی تکلیف کی،

یا پھر بے وجہ چھوڑ جانے کی

آخر کس چیز کی معافی.....؟؟

دل میں سوچتے ہوئے صائمہ نے اپنے سے دور جاتے عمران کی پشت کو دیکھا

♣♣♣♣♣

جناب اسفند یار ولی صاحب آپ کے کہنے پر میں نے نہ صرف عمران کے خلاف

رپورٹ درج کرادی ہے بلکہ اس کے وارنٹ گرفتاری بھی جاری کرنے کی

www.novelsclubb.com

درخواست دے آیا ہوں. ارحم نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے بتایا.

کیا نئی نئی اردو بولنا شروع کی ہے. اسفند نے طنز کیا.

تم نے نئی زندگی شروع نہیں کی تو میں نے سوچا نئی اردو بولنا ہی شروع کر دوں. کچھ

تو نیا ہو. ارحم کے جواب پر اسفند اسے گھورتا ہوا بیڈ سے کھڑا ہوا.

ویسے تمہیں اپنے فلیٹ پر کس نے آنے سے منع کیا ہے. تم وہاں ٹکتے کیوں نہیں. مجھے تمہاری فکر کھائے جا رہی ہے....؟؟ارحم نے مصنوعی پریشانی سے اسفند کو دیکھا

زیادہ میری اماں بننے کی کوشش مت کرو. حالانکہ میں جانتا ہوں تمہارے اندر اچھی خاصی پنگے لینے والی ایک عورت بستی ہے. اسفند جواب دیتا الماری سے اپنے کپڑے نکالنے لگا

بس کیا کروں. شدید ترسا ہوا انسان ہوں. جب مجھ پر کوئی عورت عاشق نہیں ہوتی تو میں خود ہی عورتوں جیسی حرکتیں کر لیتا ہوں. ارحم ہنسا

ویسے تیرے جیسے بندر کو لڑکیاں بے وقوف بنا کر بہت خوش ہوتیں ہیں. حیرت ہے ابھی تک کسی حسینہ کی نظر تجھ پر کیوں نہیں پڑی. اسفند نے سنجیدگی سے مڑتے ارحم کا جائزہ لیا.

کیونکہ میرے اوپر ایک دیو کا سایہ ہے. جس نے مجھے خوب بے وقوف بنا رکھا ہے.

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ارحم کی آنکھیں اسفند کا طواف کر رہیں تھیں.

چل اوئے بکواس نہ کر_____ اسفند نے ارحم کو سائیڈ پر کیا.

آپ کی بیگم صاحبہ تازہ ترین اطلاع کے مطابق آج نادرہ کے دفتر اپنی سویٹ ہارٹ دادو ساتھ گئیں تھیں. انھیں پاسپورٹ بنوانا تھا. ارحم نے لہک لہک کر بتایا تو اسفند کو سچ مچ جھٹکا لگا

حرام ہے کہ یہ لڑکی آرام سے کچھ دن گزار لے. چین تو اس کی ہڈیوں میں بلکل نہیں ہے. جو بات ایک بار دل میں سما جائے جب تک پوری نہ کر لے اسے چین نہیں پڑتا. اب اُن پر باہر جانے کا بھوت سوار ہے. اسفند نے دکھ سے سر نفی میں ہلایا حالانکہ کے اسفند کے ہوتے کسی بھوت کی بھلا کہاں گنجائش بچتی ہے. چلو خیر یہ آپ دونوں کا ذاتی معاملہ ہے. ارحم نے مسکراتے ہوئے اسفند کی طرف دیکھا میں نے نہانے جانا ہے برائے مہربانی اپنی تشریف لے جائیں. اسفند نے اپنے ہاتھ میں پکڑے ہنگر کی طرف اشارہ کیا

تو میں نے کونسا جھانکنا ہے. بے فکر ہو کر جاؤ اور تسلی سے نہانا میں یہاں ہی بیٹھا ہوں. ارحم نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے پاس پڑا میگزین اٹھایا.

مرو_____ اسفند غصے کہتا ہوا واش روم کا دروازہ کھولنے لگا

دوسری خبر بھی سنتے جائیں کہ شوبز کی دنیا میں کیا ہو رہا ہے....؟؟ارحم نے ٹانگ پر ٹانگ رکھتے چسکا لیا

ایک دفعہ ہی سب بتا دے جو بتانے آیا ہے ورنہ تیرے پیٹ میں درد پڑ جائے گا.

اسفند نے دیوار ساتھ ٹیک لگاتے کہا

آپ کی لاڈلی بیگم صاحبہ آج آپ کے دشمنِ خاص سے ملنے اُن کے آفس گئیں تھیں مگر وہ وہاں موجود نہیں تھے تو انھوں نے اُن کے گھر جانے کے لیے کیپ کرائی. اس وقت وہ عمران کے غریب خانے پر ہیں. ارحم نے میگزین ایک طرف پھینکتے اسفند کو دیکھا

میں جتنا منع کرتا ہوں وہ اُتنا ہی مجھے تنگ کرتی ہے. کیا کروں میں اس کا اور تیرا

_____اسفند نے کپڑے بیڈ پر پھینکے اور خود کھڑکی پاس جا کھڑا ہوا.

میرے لیے تو کوئی رشتہ دیکھ دے تاکہ میں اُسے تنگ کیا کروں اور تیرا پیچھا چھوڑ دوں جبکہ بھابی کو کسی ارادے میں بھرتی کرا دے. بس پھر ارادہ نہیں یا ارادہ ہی نہیں_____ارحم اپنے مشورے پر خود ہی ہنسا

ایک کام کر جس کمپیوٹر میں عمران کے خلاف فائل بنائی تھی اس کا سوفٹ ویر اڑا دے. اسفند نے پر سوچ انداز میں کہا تو ارحم کی ہنسی کو بریک لگی.

مگر کیوں.....؟؟ارحم کے لبوں سے بے ساختہ پھسلا

بس جیسا کہا ہے ویسا کر، سوال مت پوچھ مجھے پتہ ہے کہ کیا کب کیسے کرنا ہے.....

؟؟اسفند کے کہنے پر ارحم اٹھ کھڑا ہوا.

ویسے ہوم منسٹر سے تعلقات ٹھیک کر لو. تم بھی خوش رہو گے اور ہم بھی

_____ارحم شرارتی نظروں سے اسفند کو دیکھتا باہر نکل گیا.

اشمل بی بی تم یقیناً وہ فائل اپنے سر کو دینے گئی ہو گی. مگر تم بول رہی ہو کہ میرا نام

اسفند ہے میں ہارتا نہیں. عمران کو پھانسی ہو کر رہے گی. اسفند کا بس نہیں چل رہا تھا کہ عمران کی گردن مڑوڑ دے.

اچانک کسی خیال کے تحت اسفند آہستہ آہستہ چلتا ہوا ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے آن کھڑا ہوا اور اپنا جائزہ لینے لگا. پھر پر سوچ انداز میں ارحم کو کال ملائی.

اگر قریب ہی پایا جا رہا ہے جو کہ تیری فطرت ہے تو اتنی جلدی یہاں سے جا نہیں سکتا تو میرے کمرے میں آ_____ ارحم جو ابھی ابھی پارکنگ میں پہنچا تھا اسفند کے حکم پر مڑتا دس منزلہ عمارت کو گھورنے لگا

خیریت، ابھی تو دھکے دے رہے تھے اور اب یوں ایمرجنسی میں بلایا ہے. ارحم نے اندر داخل ہوتے ہی پوچھا

ارحم مجھے زرا غور سے دیکھ اور بتا میری پرسنلٹی کیسی ہے.....؟؟ اسفند کے سوال پر ارحم کا منہ کھل گیا.

کیا.....؟؟ ارحم کو اسفند کی ذہنی حالت پر شک ہوا.

کیا پوچھا ہے زرا دوبارہ پوچھنا. نیچے دھوپ میں کھڑا تھا شاید کانوں پر برا اثر پڑ گیا ہے ویسے تو آنکھوں پر پڑتے سنا تھا. ارحم نے اپنے کان کو انگلی سے ہلایا.

میں نے پوچھا ہے کہ میں دیکھنے میں کیسا لگتا ہوں....؟؟اسفند نے ارحم کی طرف چند قدم لیتے دوبارہ اپنا سوال دہرایا

پہلی بات تو یہ کہ میں ذاتی طور پر "ٹرانس جنڈر ایکٹ" کے خلاف ہوں لہٰذا میری طرف سے تمہیں "نہ" ہے.

دوسرا میری کوئی بہن نہیں جس کے لیے میں آج کل رشتہ تلاش کر رہا ہوں.

تیسری اور آخری بات یہ کہ آپ نے صرف یہ پوچھنے کے لیے مجھے واپس بلوایا تھا اور اس بات آپ کو یقین بھی ہے.....؟؟ارحم نے سنجیدگی سے اسفند کو دیکھتے ہوئے پوچھا

اپنی فضول کی بکواس بند رکھ اور یہ بتا کہ میں دیکھنے میں کیسا لگتا ہوں....؟؟اسفند کا سوال ہنوز قائم تھا جس پر پہلی بار ارحم نے پریشانی سے اپنا ماتھا مسلا

آپ بہت خوبصورت ہیں اور_____ یہ جملہ بولتے ہی ارحم کھلکھلا کر ہنس پڑا.

یاررر میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ یوں تیری تعریف بھی کرنی پڑے گی. میرا مردانہ تعریف کرنے کا کوئی تجربہ نہیں ہے یہ فسٹ ٹائم ہے اسی پر گزارہ کرلے.

مجھ سے لڑکیوں کی نہیں ہوتی تو تیری کیسے کروں....؟؟ارحم نے صوفے پر گرتے ہوئے جواب دیا.

اچھا تو پھر عمران کی پرسنیلٹی میرے سے زیادہ اچھی ہے...؟؟اسفند کے سوال پر ارحم کی ہنسی کو بریک لگی

آپ واقعی ہی جیلس ہونے لگے ہیں. مجھے حیرت ہے. کہاں آپ کہاں وہ....؟؟

ارحم بلکل سنجیدہ تھا جبکہ اسفند کسی گہری سوچ میں ڈوبا تھا.

♣♣♣♣♣

تو پھر قتل کیسے ہوا تھا.....؟؟اشمل نے تیسری بار اپنی بات دہرائی.

تمہیں اس میں اتنی دلچسپی کیوں ہے.....؟؟صائمہ نے اداسی سے پوچھا

بس تم بتاؤ تو سہی، ہو سکتا ہے کہ میں تمہارے اتنے کام آ جاؤں کہ تم خود بھی حیران رہ جاؤ. اشمل کا انداز اور لہجہ ایسا تھا کہ صائمہ چونکی

یار رر میں اس حادثے کے بعد اتنی خوف زدہ ہو گئی تھی کہ ہر بات اور آہٹ پر ڈر جاتی تھی. عدیل کو دیکھتے ہی دل کرتا یا اسے مار دوں یا خود کو _____ حالانکہ سر نے سختی سے عدیل کو آفس میں آنے سے منع کر رکھا تھا.

سر خود بھی زیادہ تر اُن دنوں آفس میں ہی رہتے تھے. سر کے آفس ساتھ ایک کمرہ تھا جسے وہ اپنے بیڈ روم کے طور پر استعمال کرتے تھے. جس کا مجھے اُس وقت تک علم نہیں تھا. اُس دن بھی سر وہیں سو رہے تھے اور میں اُن کے آفس میں کمپیوٹر پر کام کر رہی تھی.

میں اپنے کاموں میں اتنی مصروف تھی کہ مجھے عدیل کے آنے کا پتہ ہی نہیں چلا. جبکہ اس نے مجھے اکیلا دیکھ کر ہراساں کرنا شروع کر دیا. اس سے پہلے کہ وہ ایک بار پھر مجھے اپنا شکار بناتا میں نے جلدی سے سر کی پسٹل پکڑی جو اکثر اُن کے ٹیبل دراز

میں ہوتی تھی.

اس سے پہلے کہ میں عدیل کو گولی مارتی سر پتہ نہیں کہاں سے اور کیسے وہاں پہنچے میں نہیں جانتی.....؟؟بس اتنا معلوم ہے کہ کسی نے میرا ہاتھ زور سے جھٹکا اور گولی عدیل کی بجائے اندر داخل ہوتے اکاؤنٹ آفسر کو جا لگی. مڑ کے دیکھنے پر پتہ چلا کہ وہ سر عمران تھے. انھوں نے فوراً میرے ہاتھ سے پسٹل لے لی.

پسٹل کا لائسنس بھی سر کے نام تھا اور سارے سٹاف کو لگا کہ گولی سر نے ماری ہے. لہٰذا سب خاموش ہو گئے. سر نے پولیس اور اکاؤنٹ آفسر کے لواحقین کو دے دلا کر سب ختم کر دیا اور مجھے بھی منع کیا کہ کسی سے اس بات کا ذکر نہ کرنا.

سر نے میرا نام نہیں لیا اور کیوں نہیں لیا یہ میں نہیں جانتی مگر سر سے محبت دن بدن بڑھتی ہی گئی. وہ کچھ بھی کرتے، کہتے مجھے برا نہ لگتا.

بے شک کاغذی ہی سہی مگر میں اُن کے نکاح میں تھی تو کوئی مجھے کچھ نہیں کہتا تھا.

مجھے اُن ساتھ ایک تحفظ کا احساس ہوتا ہے. جب وہ میرے آس پاس ہوتے ہیں.

صائمہ کی گالوں پر مسلسل آنسو بہہ رہے تھے.

وہ بہت عجیب طبیعت کے مالک ہیں مجھے اُن کی سمجھ نہیں آتی. کبھی بہت ہی کیئر کرنے والے اور کبھی کبھی تو مجھے اُن سے ڈر لگنے لگتا ہے. جیسے کل ہسپتال میں انھوں نے مجھ سے جو کچھ کہا. صائمہ نے جان بجھ کر بات بتانے سے پرہیز کیا.

کل ہسپتال کیوں گئے تھے.....؟؟اشمل کو خیال آیا.

سر کی بہن داخل تھیں. صائمہ نے اپنے آنسو صاف کیے.

اچھا تو ان کی کوئی بہن بھی ہے. اشمل نے حیرت سے اِدھر اُدھر دیکھا

ہاں ایک بہن اور ایک لالچی خبیث بہنوئی عدیل_____ بس یہی سر کی فیملی ہے. صائمہ نے نفرت سے رخ پھیرا.

ویسے یار تیری زندگی پر تو اچھی خاصی ٹاپ مووی بن سکتی ہے. ایک دم سپر ہٹ _____ جس میں سب کچھ ہی عجیب ہے.....؟؟اشمل نے ہنستے ہوئے کہا

مجھے adventure بہت پسند ہے مگر میرے ساتھ کبھی کچھ ایسا نہیں ہوا. اشمل

نے حسرت سے کہا

اللہ نہ کرے کسی کے ساتھ ایسا کچھ ہو. کیا فضول سوچے سمجھے بغیر بولتی رہتی ہو.

اللہ برے وقت سے بچائے. صائمہ کے گھورنے پر اشمل نے توبہ کی.

اچھا تو اب سر جیل جائیں گے. ویسے ہیں بہت زبردست کچھ نہ کچھ انوکھا کرتے ہیں

....؟؟اشمل کے سراہنے پر صائمہ نے افسوس سے اسے دیکھا

جب سر اپنے ہنی مون پیریڈ پر جائیں تو تم میرے پاس آجانا یہاں رہ کر کیا کرو گی

....؟؟اشمل نے اٹھتے ہوئے آفر ماری.

دیکھتی ہوں کیا کروں شاید کسی یتیم خانے چلی جاؤں مگر یہ پکا ہے کہ اپنے گھر نہیں

جاؤں گی.....؟؟

پتہ نہیں میرے والدین کیسے ہیں. لوگوں کے والدین انھیں پالتے ہیں اور میں نے

اپنے والدین کو پالا ہے پھر بھی میں ہی بری ٹھہری. صائمہ افسردہ ہوئی.

صائمہ بی بی کوئی بات نہیں کبھی کبھی ایسا بھی ہو جاتا ہے. مجھے تو لگتا ہے تمہیں اپنے

بچے پالنے سے پہلے میاں کو بھی پالنا پڑے گا. اشمل ہنس دی جبکہ صائمہ مزید افسردہ ہوئی.

جانے لگی ہو.....؟؟ صائمہ نے اشمل کو بیگ کندھے پر ڈالتا دیکھ کر پوچھا

ارادہ تو یہی ہے....؟؟ اشمل نے کندھے اچکائے

کچھ دیر اور بیٹھ جاتی تمہارے ہوتے ہوئے وقت گزرنے کا پتہ ہی نہیں چلا. صائمہ نے روکنا چاہا

نہیں اب میں چلتی ہوں. تم بھی سر ساتھ وقت گزارو کل انھوں نے سسرال سوری میکے چلے جانا ہے. اشمل نے ذو معنی انداز میں کہا

پتہ نہیں سر نے کیا سوچا ہے جو اتنا بڑا قدم اٹھا رہے ہیں. صائمہ نے اشمل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

تمہاری بلا سے جو بھی سوچا ہو. وہ بے وقوف نہیں ہیں کچھ بہتر ہی ہو گا. خیر اگر تمہیں لگے کہ تم یا سر کہیں پھنسنے لگے اور بچنے کا کوئی راستہ نہیں تو میرے پاس آ

جانا. میں ہوں نا!!! تمہاری اپنی اور ہمیشہ رہوں گی. اشمل کے یوں تسلی بھرے جملوں پر صائمہ اس کے گلے لگ گئی.

ہماری خاطر کہیں اپنے میاں سے جوتے نہ کھا لینا. وہ بہت سخت مزاج افسر ہے.

صائمہ کو اپنے ٹارچر سیل میں گزارے دن یاد آئے.

سبھی اُس کے بارے میں یہی کہتے ہیں مگر آج تک اُس نے مجھے کچھ نہیں کہا حالانکہ میری دلی خواہش ہے کہ وہ مجھے مارے. ٹارچر سیل میں لے جا کر تفتیش کرے.

اشمل کی خواہش جان کر صائمہ حیران رہ گئی.

پاگل ہو. ٹارچر سیل کوئی پکنک پوائنٹ نہیں. صائمہ نے جھرجھری لی.

خیر مار تو پڑے گی کیونکہ میں نے اُس کی ایک قیمتی چیز چُرا لی ہے. جب اسے پتہ چلے گا وہ بہت شور کرے گا اس کے بعد میری شامت _____ اشمل مسکراتے ہوئے صائمہ کے گلے لگی.

تمہارا آئی ڈی کارڈ آج گھر ہے. صائمہ کے پوچھنے پر اشمل کو دادو کا خیال آیا.

دادو تمہاری کوٹھی کے ساتھ ہی جو پارک ہے وہاں بچوں کو دیکھتی رک گئیں ہیں.

انھیں بچے بہت پسند ہیں. تم اُن کی عنزدیکھواور شوق.....؟؟اشمل نے آنکھ

مارتے بتایا

مجھے تو خود بھی بچے بہت اچھے لگتے ہیں مگر لگتا ہے نصیب میں نہیں ہیں. صائمہ پھر

اداس ہو گئی.

یہ تم بات بات پر منہ کیوں بنالیتی ہو. خوش رہا کرواور جا کر سر کو بتاؤ کہ تمہیں بچے

پسند ہیں. اشمل ہنستے ہوئے چل دی جبکہ صائمہ اسے گیٹ عبور کرتے دیکھتی رہی.

سر پتہ نہیں کیا کر رہے ہوں گے.....؟؟اشمل کے جاتے ہی صائمہ نے عمران

کے کمرے کا رخ کیا.

عمران کارپٹ پر بیٹھا کاغذوں کے ڈھیر کی چھانٹی کر رہا تھا جب صائمہ نے کمرے

میں قدم رکھا

یہ دو لیٹر تم سنبھال کر رکھ لو تمہارے کام آئیں گے. باقی ان سب کو میں آگ لگا دیتا

ہوں. عمران نے دو خاکی رنگ کے لفافے صائمہ کی طرف بڑھائے تو اس نے تھام لیے مگر نظروں میں سوال تھا جبکہ باقی کاغذ عمران جلانے کے لیے ٹیرس پر لے گیا.

ان میں کیا ہو سکتا ہے....؟؟ صائمہ ان لفافوں کو الٹ پلٹ کر کے دیکھنے لگی.

سارا کام میں نے اپنے ایک وفادار بندے کو سمجھا دیا ہے. ویسے تو اس دور میں کوئی بھی وفادار نہیں مگر تم ایسے کرنا کہ میری گرفتاری کے بعد یہ لفافہ ایمبیسی جمع کرا دینا اور دوسرا اپنے پاس رکھ لینا. عمران کہتا صائمہ کے پاس ہی بیٹھ گیا.

سر آپ کیا کرنا چاہ رہے ہیں....؟؟ صائمہ نے اداسی سے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا

تمہاری خواہش پوری کرنے لگا ہوں. تم نے کہا تھا نا اسر برے کام چھوڑ دیں تو چھوڑنے لگا ہوں. عمران نے صائمہ کے بال پیچھے کرتے سکون سے جواب دیا.

تو صرف برے کام چھوڑیں مگر جیل مت جائیں. صائمہ کی بات پر عمران ہنسا

جب میں برے کام چھوڑوں گا تو مجھے برے کام کی سزا بھی ملے گی. اس لیے جیل جانا ضروری ہے. ہمارے ملک کا اصول ہے برا کام کرنے والے کو کچھ نہیں کہتے چھوڑنے والے کو سزا دیتے ہیں. اس سے پہلے پولیس رٹ کرے اچھا نہیں کہ میں خود گرفتاری دے دوں. عمران نے مزے سے کہتے ہوئے صوفے ساتھ ٹیک لگائی

آپ کو ڈر نہیں لگ رہا.....؟؟ صائمہ نے عمران کو دیکھتے پوچھا جو خاصا پر سکون لگ رہا تھا.

ڈر کیسا.....؟؟ جیل اتنی بھی بری جگہ نہیں ہے جتنی تم سمجھ رہی ہو. بھئی بڑے بڑے وزیر، مشیر اور وزیر اعظم جیل جاتے ہیں تو سوچو کیسی جگہ ہو گی....؟؟

عمران ہنس دیا.

آپ جیل ہی جا رہے ہیں نا!!!! اپکا_____ صائمہ نے تصدیق چاہی جس پر عمران کا قہقہ بلند ہوا.

دیکھو_____ اپنے بال سیٹ کرتا وہ اٹھ کھڑا ہوا.

میرا کیا ہو گا میں آپ کے بغیر کس پاس رہوں گی.....؟؟صائمہ نے نم آنکھوں سے عمران کو دیکھا جسے اس کی زرا پرواہ نہیں تھی.

مجھے کیا پتہ،اس بات کا تو تمہیں پتہ ہونا چاہیے. عمران نے مڑتے ہوئے کیا جس پر صائمہ نے سر جھکا لیا

آپ مجھے صبح کسی اچھے یتیم خانے چھوڑ آئیں. پلیز صائمہ کی آواز میں واضح لرزش تھی.

ہمممم_____ چلو دیکھتا ہوں. ویسے میرا مشورہ ہے کہ یتیم خانے کی بجائے اپنے گاؤں لوٹ جاؤ. آخر وہ تمہارے اپنے ہیں. عمران کی بات پر صائمہ نے کنفیوز نظروں سے اسے دیکھا

اگر میں اپنے گھر چلی گئی تو پھر آپ مجھے استعمال کیسے کریں گے....؟صائمہ کی معصومیت پر عمران کچھ دیر کے لیے سکتہ میں آ گیا پھر سر جھٹکتا خاموشی سے باہر نکل گیا.

♣♣♣♣♣

مجھے بتاؤ تو سہی کہ تمہیں کیا ہوا تھا. آخر عمران نے ایسا کیا کر دیا تھا کہ تم ہسپتال جا پہنچی_____ عدیل نے عذرا کے قریب بیٹھتے ہوئے تجسس سے پوچھا جبکہ عذرا بلکل خاموشی سے اسے دیکھ رہی تھی.

انسان کے کتنے روپ ہوتے ہیں. کاش ہم اس کی شکل سے اندازہ لگا سکتے تو دھوکا کھانے سے بچ جاتے. عذرا نے دل میں سوچتے ہوئے رخ موڑ لیا.

بتاؤ نا!!!!!_____ عدیل ضدی انداز میں کہتے ہوئے اس کا رخ اپنی طرف کیا

کیا تم جانتے ہو کہ عمران کو ڈاکٹروں نے میرے بارے میں کیا کہا ہے.....؟؟

www.novelsclubb.com

عذرا نے پر سکون انداز میں پوچھا

نہیں، کیا کچھ خاص ہے.....؟؟ عدیل نے فوراً سیدھا ہوتے ہوئے بیتابی سے پوچھا

مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ انھوں نے مجھے جواب دے دیا ہے. عذرا نے عدیل کے تاثرات نوٹ کرتے ہوئے کہا

اچھا ایسا ہے. عدیل ایک دم کہتا ہوا کھڑا ہو گیا.

(اگر ایسا ہوتا تو عمران کم از کم مجھے ضرور بتاتا. اگر ایسا ہو جائے تو مزہ ہی آ جائے. یہ خود بخود اپنی موت مر جائے گی اور مجھ معصوم پر کوئی الزام بھی نہیں آئے گا.)

عدیل نے کمرے میں چکر لگاتے ہوئے اپنا سر کھجایا.

آپ کو دکھ ہو رہا ہے.....؟؟ عذرا کی آواز پر عدیل اپنے خیالوں سے باہر نکلا

نہیں، ہاں_____ کچھ نہیں. تم کیا پوچھ رہی ہو.....؟؟ عدیل نے فوراً اپنے آپ کو کمپوز کیا تبھی دستک دیتا عمران کمرے میں داخل ہوا.

آپا اب آپ کی کیسی طبیعت ہے. دوالی اور یہ آیا کہاں ہے. میں نے سختی سے کہا تھا کہ آپ پاس رہے.....؟؟ عمران نے بیڈ پاس کھڑے ہوتے ہوئے پورے کمرے کا جائزہ لیا.

یار رر رپریشان کیوں ہو. میں ہوں نا اا اعذرا پاس_____ میں اپنی بیوی کا خیال آیا سے زیادہ اچھی طرح رکھ سکتا ہوں. مجھے بتاؤ کیا مسئلہ ہے.....؟؟ عدیل نے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بھرپور ایکٹنگ کی جس پر عمران نے اسے دیکھنا بھی پسند نہیں کیا جواب دینا تو دور کی بات تھی.

آپا مجھ پر کسی نے جھوٹا کیس کیا ہے. شاید کچھ دنوں کے لیے سرکاری مہمان بننا پڑے. اس لیے میں آپ کو ہسپتال داخل کرا رہا ہوں. وہاں کے عملے پر مجھے اعتبار ہے. عمران کی بات پر عذرا نے اسے چونک کر دیکھا

آپ ہسپتال ہوں گی تو میرا دل مطمئن ہو گا. دوسرا صائمہ بھی آپ کی دیکھ بھال کے لیے ہر وقت موجود ہو گی. وہ ایک ذمہ دار لڑکی ہے. صائمہ کا نام سنتے ہی عذرا نے شرمندگی سے نظریں جھکا لیں جبکہ عدیل اپنے دماغ میں ایک انوکھا پلان بنانے لگا

تم بے فکر رہو. میں سب دیکھ لوں گا_____ عدیل نے فوراً عمران کے کندھے پر ہاتھ رکھتے تسلی دی. (یہی تو مسئلہ ہے کہ تم کہیں دیکھ ہی نہ لو.....؟؟) عمران نے بیزاری سے ہاتھ ہٹایا.

عمران کتنے دن لگ جائیں گے.....؟؟ عذرا نے افسردگی سے پوچھا

آپا کیا پتہ، اپنی تو پوری کوشش ہو گی کہ جلد واپس آ جاؤں. باقی دیکھو_____

عمران نے کندھے اچکائے

تم نے میرے جنازے کو کندھا دینا ہے یہ بات یاد رکھنا اور_____ عذرا ابھی بول ہی رہی تھی کہ عمران نے آگے بڑھ کر تیزی سے ان کے منہ پر ہاتھ رکھا

آپا زندگی اور موت اللہ کے ہاتھ میں ہے. کیا پتہ پہلے میری باری آ جائے. عمران کے جواب پر عذرا نے روتے ہوئے سر نفی میں ہلایا

بس کریں چپ کر جائیں. مجھے یا آپ کو اتنی جلد کچھ نہیں ہو گا. عمران نے عذرا کے رونے پر انھیں اپنے ساتھ لگا لیا جبکہ عدیل بیزار سا کھڑا دونوں کو دیکھ رہا تھا.

عمران پتہ نہیں کیوں مگر مجھے لگتا ہے کہ میرا آخری وقت آن پہنچا ہے. تم نے میری بہت خدمت کی ہے. مجھے بڑی بہن کم اور ماں زیادہ سمجھا ہے. باقی جو تکلیفیں تمہیں میری محبت میں پہنچیں میں ان پر شرمندہ ہوں. وہ سب میں نے جان بجھ کر نہیں کیا تھا. عذرا کا اشارہ عدیل کی طرف تھا جسے عمران سمجھتے ہوئے بھی اگنور کیا.

آپا آپ نے مجھے کبھی کوئی تکلیف نہیں دی اور جس نے دی ہے اسے میں چھوڑو گا نہیں. عمران نے محبت سے عذرا کے آنسو صاف کرتے کہا

عدیل بھائی آپ آپا کو ہسپتال پہنچا دیں. مجھے کچھ کام ہے. عمران کہتا عدیل کی طرف پلٹا

کیوں نہیں، بھلا یہ کوئی بات ہے کہنے والی، مجھے عذرا کی تم سے زیادہ فکر رہتی ہے.

عدیل نے چہرے پر مصنوعی پریشانی سجائے عذرا کی طرف دیکھا

میں آیا کو بھیجتا ہوں کہ وہ آپا کے کپڑے تبدیل کر کے سامان پیک کر دے. عمران کہتا تیزی سے باہر نکل گیا جبکہ عذرا نے اسے نم آنکھوں سے دیکھا

یہ تو گیا اور یہ بھی گئی _____ باقی بچے ہم دونوں، یعنی میں اور صائمہ _____

عدیل دل میں سوچتا عمران کے پیچھے چل دیا.

♣♣♣♣♣

ناظرین ہم آپ کو بتاتے چلیں کہ ملک کے مایہ ناز بزنس مین اور خان ٹریولنگ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ایجنسی کے مالک "عمران" کو لڑکیاں سمگلنگ کرنے کے الزام میں پولیس نے گرفتار کر لیا ہے. ٹی وی سکرین پر نیوز کاسٹر چیخ چیخ کر بتا رہا تھا. اشمل نے یکے بادیگر کئی چینلز تبدیل کیے مگر ہر طرف ایک خبر ہی چل رہی تھی. جس پر اُس نے اپنا غصہ ریموٹ پر اتارتے اسے پھینکا اور اپنے موبائل تلاش کرنے لگی.

اے لڑکی! یہ تیرا باس نہیں ہے.....؟؟ داد و نے عینک درست کرتے سکرین کی طرف دیکھا

نہیں ہے_____ اشمل نے بیزاری سے جواب دیتے فون صوفے سے اٹھایا.

کءوں جھوٹ بول رہی ہے. مجھے تو یہ وہی لگ رہا ہے داد و نے مزید سکرین کے قریب ہوتے ہوئے کہا جس پر عمران کو گرفتار کر کے پولیس گاڑی میں بیٹھتا دیکھا رہے تھے.

داد و پلیز آپ تو تنگ نہ کریں. ایک تو وہ فون نہیں اٹھا رہا دوسرا مجھے میڈیا والوں پر تپ چڑھ رہی ہے زرا سی بات کو اتنا بڑھا چڑھا کر بتاتے ہیں. ویسے سر لگ پیارے

رہے ہیں....؟؟اپنی بات کے آخر میں اشمل نے سکرین پر چلتی عمران کی تصویر پر تبصرہ کیا.

یہ تُو کیوں اتنی چڑچڑی ہو رہی ہے....؟؟دادو نے اشمل کی طرف دیکھا جو بار بار کسی کو کال کر رہی تھی.

دادو_____ اشمل فون صوفے پر پھینکتی دادو ساتھ آ لگی.

کیا ہوا ہے. تُو کب سے اتنی حساس ہو گئی.....؟؟دادو کو اشمل کا یوں ایک دم اداس ہونا عجیب لگا

دادو وہ میرا فون نہیں اٹھا رہا. پتہ نہیں اسے کیا تکلیف ہے سر کے پیچھے تو ہاتھ دھو کر پڑ گیا ہے حالانکہ_____ اشمل نے دادو ساتھ لگے لگے اسفند یار ولی کی شکایت لگائی.

حالانکہ اسے تیرے پیچھے پڑنا چاہیے. دادو نے مسکراتے ہوئے اشمل کے سر پر ہاتھ رکھا.

میرے پیچھے اور وہ پھرے گا نا ممکن_____اسے صرف مجرموں کے ہیچھے پھرنے کا شوق ہے. اشمل نے منہ بناتے جواب دیا.

تُو بھی تو اچھی خاصی مجرموں والی حرکتیں کرتی ہے. اُس نے شاید غور نہیں کیا _____دادو کی ہنستے ہوئے کہا تبھی اشمل کا فون بجنے لگا

چل دیکھ اسی کا فون ہو گا. فون سُن اور اپنا موڈ ٹھیک کر، یوں اداس سی اچھی نہیں لگتی. دادو کے کہنے پر اشمل نے صوفے سے فون اٹھایا.

ہاں جی، آج آپ کو صبح سویرے کیسے میری یاد آئی. کہیں فون کیا جا رہا تھا .....؟؟اسفند کی آواز میں عجلت تھی جیسے وہ بہت مصروف ہو.

کہاں ہو.....؟؟

گاڑی چلا رہا ہوں. اسفند کو اشمل کے سوال پر تھوڑی حیرت ہوئی وہ یوں بات نہیں کرتی تھی.

یہ حرکت آپ کی ہے نا!!!_____؟؟اشمل نے سکرین پر دیکھتے ہوئے پوچھا

کونسی.....؟؟انداز میں حیرت واضح تھی.

یہ جوٹی وی پر چل رہی ہے.اشمل نے دانت پستے ہوئے بتایا

اشمل میں اس وقت شہر سے باہر کسی کام کے سلسلے میں جارہاہوں.اس لیے بات سیدھی اور سادہ الفاظ میں کرو.اسفند نے سائیڈ مرر میں دیکھتے ہوئے کہا

سر عمران کو تو پھانسی کسی بھی صورت ہو نہیں سکتی کیونکہ قتل انھوں نے نہیں کیا ہے اور جس نے کیا ہے وہ کبھی بھی سر کو پھانسی ہونے نہیں دے گی.رہی بات باقی کیسس کی تو وہ آپ کبھی بھی ثابت نہیں کر سکتے.

انھیں گرفتار کروا کر آپ نے بہت ہی چھوٹی حرکت کی ہے.مجھے آپ سے ایسی امید نہیں تھی.اشمل کی آواز میں ناراضگی جھلک رہی تھی.

عمران گرفتار ہو گیا ہے.مگر کب،.کیسے.....؟؟اسفند نے گاڑی کی رفتار کم کرتے پوچھا

ڈرامہ نہیں،آپ سب معلوم ہے.انسپکٹر اسفند یار ولی_____اشمل نے طنز کیا

سچ مجھے کچھ معلوم نہیں_____ اسفند کے لیے یہ خبر نئی تھی.(ابھی کل ہی تو ارحم نے درخواست دی تھی. کیا ہمارے ملک کا قانون اتنا تیز ہو گیا ہے کہ راتوں رات سنوائی بھی ہو گئی. اسفند نے دل میں سوچتے داد دی.)

جھوٹ مت بولیں_____ اشمل کی آواز بلند ہوئی.

میں کیوں جھوٹ بولوں گا.....؟؟میں کسی سے ڈرتا نہیں جو جھوٹ بولتا پھروں.

دوسرا تمہیں کیوں اتنی تکلیف ہو رہی ہے. تم اس کی کیا لگتی ہو.....؟؟اسفند کا لہجہ نہ چاہتے ہوئے بھی تلخ ہوا. وہ آپ سے تم پر آ گیا تھا جس کا احساس دونوں کو ہی نہیں تھا.

www.novelsclubb.com

فضول کی بات مت کریں. اشمل کو برا لگا

اشمل بی بی ایک بات بتاؤ تم بیوی کس کی ہو.....؟؟اسفند نے گاڑی سائیڈ پر لگاتے پوچھا

یہ کیسا بیہودہ سوال ہے.....؟؟اشمل کو برا لگا

میری بات کا جواب دو. اسفند بضد ہوا.

آپ کچھ بھی ثابت نہیں کر سکیں گے_____ اشمل نے افسوس سے سر نفی میں ہلایا.

تمہیں تو ایسے تکلیف ہو رہی ہے جیسے قتل تم نے کیا ہو.....؟؟اسفند نے طنزیہ پوچھا

کیا پتہ ایسا ہی ہو.....؟؟اشمل کا جواب اسفند کو تپانے کے لیے کافی تھا.

اشمل_____ اسفند نے اسے پکارتے ہوئے مکا سٹیرنگ پر مارا

میں نے آپ کا تمام ریکارڈ تباہ کر دیا ہے کیونکہ آپ نہ میری بات سنتے ہیں اور نہ ہی اسے سیریس لیتے ہیں. اب کی بار اشمل نے نرم لہجہ میں ایک ایک لفظ واضح انداز میں کہتے ہوئے اسفند کے سر پر بم پھوڑا

کیا.....؟؟اسفند چیخ پڑا

خبردار جو میری کسی بھی چیز کو ہاتھ لگایا تو میں تمہیں_____ اسفند نے کہتے

ساتھ ہی اپنی گاڑی ریورس کی.

آپ نے جو کرنا ہے کر لیں. میں نے وہ کیا ہے جو میرا دل کہہ رہا تھا. Have a safe journey_____ اشمل کہتی کال کاٹ گئی.

آج تم میرے ہاتھوں سے ضائع ہو جاؤ گی. مجھے ایسا لگتا ہے. اسفند نے فل سپیڈ سے گاڑی چلاتے ہوئے ارحم کو میسج کرنے کے موبائل ڈیش بورڈ سے پکڑا.

دادو آپ کا دامادا بھی کچھ دیر میں یہاں پہنچنے والا ہے پھر مجھے بہت مار پڑے گی.

اشمل نے افسوس سے دادو کے سامنے بیٹھتے ہوئے بتایا.

کیا فضول بولتی رہتی ہے. کیوں مارے گا.....؟؟ میرے ہوتے ہوئے تجھے ہاتھ تو لگا کر دکھائے. دادو کو غصہ آیا.

اس لیے کہ میں نے اُس کی ایک بہت ہی قیمتی چیز چرا کر خراب کر دی ہے. اشمل نے پاؤں ہلاتے ہوئے مزے سے بتایا

پنگے لینے سے باز آجا، اب تو بڑی ہو گئی ہے. کتنا شریف بچہ ہے اسے تنگ نہ کیا کر

_____ دادو کے سمجھانے پر اشمل ہنسنے لگی

چل اشمل بی بی اپنا سامان پیک کر لے. کیا پتہ غصے میں گھر سے ہی نکال دے

.....؟؟اشمل گنگناتے ہوئے کمرے کی طرف چل دی جبکہ دادو حیران پریشان

اسے دیکھنے لگی

اللہ جانے اب کیا کرے گی.....؟؟ویسے اشمل کا اب کچھ نہ کچھ کرنا تو بنتا تھا.

اتنے دن خیریت سے گزار لیے یہی بہت ہے. دادو سوچتی خود بھی ہنس پڑیں.

♣♣♣♣♣

عمران سلاخوں کے پیچھے بیٹھا تھانے میں ہونے والی ہلچل کو دیکھ رہا تھا.

www.novelsclubb.com

سر آپ جو کسی بھی قسم کی کوئی ضرورت ہو تو بلا جھجک بتا دیں. ہم آپ کی خدمت

کے لیے حاضر ہیں. ایک کانسٹیبل نے انتہائی خوش اخلاقی سے سلاخوں کے قریب

کھڑے ہوتے ہوئے کہا

نہیں فلحال مجھے کچھ نہیں چاہیے. جب ضرورت ہو گی تب بتا دوں گا. عمران نے

اپنے ازلی نرم اور دھیمے لہجے میں جواب دیا.

سر آپ کو ہم یوں سلاخوں کے پیچھے نہیں رکھنا چاہتے. اگر آپ برا نہ مانیں تو پلیز کمرے میں تشریف لے چلیں. اس سے پہلے کے کانسٹیبل وہاں سے جاتا تھانے کا ایس ایچ او نے آکر پوچھا

دیکھو سمع اللہ تم یہ بات مجھے کوئی دسویں دفعہ کہہ رہے ہو. آخر تمہیں سمجھ کیوں نہیں آتی کہ میں یہاں زیادہ خوش ہوں. بس میڈیا کے آتے ہی ویسا کرنا جیسا کہا تھا.

عمران نے سلاخیں پکڑتے جواب دیا.

سر آپ بے فکر رہیں. آپ نے ہمارا اتنا خیال کیا ہے تو ہم بھی کریں گے. ایس ایچ او نے سینے پر ہاتھ رکھتے جھک کر جواب دیا جس پر عمران سر ہلاتا دیوار پاس جا بیٹھا

کوئی چائے پانی_____ عادت سے مجبور جاتے جاتے سمع اللہ پلٹا.

کچھ بھی نہیں_____ عمران نے مسکرا کر جواب دیا. ایس ایچ او کے جاتے ہی مسکراہٹ غائب ہو گئی.

پتہ نہیں آپا کی طبیعت اب کیسی ہو گی.....؟؟ کیسی زندگی ملی ہے سب اپنے باری باری اور جلدی جلدی چھوڑ کر جا رہیں ہیں. آپا بھی چند دن کی مہمان رہ گئیں ہیں.

عمران نے ایک گہرا سانس خارج کیا.

صائمہ بی بی! بلکل ویسے ہی کرنا جیسا کہا تھا اپنی ذاتی عقل سے کام مت لینا ورنہ میرا کام ہو جائے گا. عجیب لڑکی ہے عقل تو رکھتی ہی نہیں. عمران نے دل میں سوچتے ہوئے زمین کی طرف دیکھا جہاں چیونٹیوں کی ایک قطار جا رہی تھی.

"بیٹے چیونٹیوں کو نہیں مارتے گناہ ہوتا ہے. یہ تو اللہ کی بہت ہی چھوٹی مخلوق ہے. انھیں راستہ دے دیا کرو. کیوں راستہ روکتے ہو. دیکھو وہ تنگ ہوتیں ہیں" کسی کی آواز عمران کو اپنے بہت قریب سے سنائی دی تو لب خود بخود ہلنے لگے

پھپھو_____ آپ ہمیشہ ہی ہر کام بہت جلدی کرتی ہیں. جانے میں بھی جلدی کر دی. میں آپ سے ناراض تھا اس آس پر کہ آپ ایک دن اپنی غلطی محسوس کر کے مجھے منا لیں گی مگر_____ پتہ نہیں آپ کو کیا ہوا ہو گا.....؟ عمران نے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سوچتے اپنی آنکھیں بند کیں اور دیوار ساتھ ٹیک لگالی. تنہائی ملتے ہی ماضی اپنی آب و تاب سے سامنے آ کھڑا ہوا.

میں نے رانا صاحب کا سٹیٹس حاصل کرنے کے لیے دن رات محنت کی. جو کچھ انہوں نے 70 سال کی عمر میں حاصل کیا تھا میں نے وہ سب 30 سال میں حاصل کر لیا. مگر میں اپنی دوڑ میں بھول گیا تھا کہ چیزیں خریدی جا سکتی ہیں مگر لوگ نہیں _____ عمران نے ایک لمبا سانس کھینچتے آنکھیں کھولیں.

بہت لوگ ملے مگر آپ کی طرح چاہنے والی، کیئر کرنے والی کوئی نہیں ملی _____ عمران نے جیسے ہی یہ سوچا اُس کے دل نے بھرپور مخالفت کی. جس پر عمران دھیرے سے مسکرا دیا.

ہاں ایک ہے ڈرپوک سی، سوائے رونے کے کوئی کام نہیں کرتی. ابھی بھی یقیناً آپا کے سرہانے بیٹھی رو رہی ہو گی. میں نے کبھی اسے کوئی امید نہیں دلائی پھر بہت پیار کرتی ہے. پاگل کہیں کی _____ عمران اپنی سوچ پر ہنسا

بس جیسا کہہ کر آیا ہوں. وہ ویسا کر دے تو بڑا مزہ آئے گا. میں اس ملک سے یوں نکل جاؤں گا جیسے مکھن میں سے بال اور وہ انسپکٹر ہاتھ ملتا رہ جائے گا. صائمہ بی بی غلطی نہ کرنا. عمران لاشعوری طور پر صائمہ سے مسلسل باتیں کر رہا تھا تبھی چند سپاہی اور ایس پی لا کر پاس آئے.

سر نیوز رپوٹرز آپ سے ملنا چاہتے ہیں. تھانے کے باہر بہت رش لگی ہوئی ہے. سوچا ایک بار آپ کا دیدار انھیں کروا دیتے ہیں. اس سے آپ کو بھی آسانی ہو گی اور ہمیں بھی_____ ایس ایچ او کے کہنے پر سپاہی نے دروازہ کھولا تو عمران سر ہلاتا اٹھ کھڑا ہوا.

www.novelsclubb.com

تعاون کا شکریہ_____ بے فکر رہیں وعدے کے مطابق پورے تھانے کو اُس کا حصہ جلد ہی مل جائے گا اور پر موشن الگ_____ عمران نے آیستہ سے تھپکی دیتے کہا تو سب کھل اٹھے.

عمران کو پولیس نے نیوز رپورٹرز کے سامنے ایک مجرم کی طرح پیش کیا

سر آپ اپنے اوپر لگے الزامات کے بارے میں کیا کہتے ہیں.....؟؟ایک رپوٹر جو ایسی خبروں کو پھیلانے میں مشہور تھا چہک کر پوچھنے لگا

میرے اوپر جتنے بھی الزامات لگائے گئے ہیں وہ سب کے سب بے بنیاد ہیں. میرے خلاف باقاعدہ سازش کی گئی ہے. عمران نے سنجیدگی سے جواب دیا.

سر مگر پولیس کا کہنا ہے کہ آپ لڑکیوں کی سمگلنگ میں کافی عرصے سے ملوس ہیں.

ایک اور سوال پر عمران ہلکا سا مسکرایا

اگر پولیس کو مجھ پر شک تھا تو مجھے پکڑا کیوں نہیں،اتنا عرصہ خاموش کیوں رہی .....؟؟

www.novelsclubb.com

دوسرا ایک بھی لڑکی انھوں نے ایسی جگہ سے نہیں پکڑی جو میری ملکیت ہو. میں صرف ٹریولنگ کا کام کرتا ہوں. میرے تمام کیسٹ ہاؤس اس قسم کی غیر قانونی سرگرمیوں سے پاک ہیں.

عمران کا لہجہ اتنا مضبوط تھا کہ کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا وہ جھوٹ بول رہا ہے.

میری بیوی کو تو خود درندوں نے اپنی درندگی کا نشانہ بنایا تھا. میں اس درد اور تکلیف کو سمجھتا ہوں. بھلا میں کیسے کسی دوسرے کی بہن، بیٹی کو تکلیف دے سکتا ہوں .....؟؟ عمران کے بیان پر ٹی وی دیکھتا عدیل ہنس پڑا.

سالا کیسے جھوٹ بول رہا ہے.....؟؟ عدیل نے نخوت سے کہتے کالے پانی کا گھونٹ بھرا. آج وہ بہت خوش تھا کیونکہ سارا مشن خالی تھا. وہ جو چاہے کر سکتا تھا. عمران کا بیان صائمہ کو دکھی کر گیا. کیا وہ اب میرے ریپ کا سہارا بھی لیں گئے .....؟؟ صائمہ دل میں سوچتی ڈاکٹر کے کمرے میں داخل ہوئی.

سر ہماری اطلاع کے مطابق آپ کی بیوی اور بہن اس وقت ہسپتال ہیں. تو کیا انھیں آپ کی گرفتاری کا پتہ ہے....؟؟ ایک رپورٹر جسے عمران نے خرید رکھا تھا بڑی چالاکی سے سوالات کا رخ جذبات کی طرف موڑ گیا.

جی انھیں ابھی تک معلوم نہیں تھا مگر اب پتہ چل گیا ہو گا. ان دونوں کو میری سخت ضرورت ہے. میری بہن زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہی ہے. مگر ہم میں اب

انسانیت ختم ہو چکی ہے.

میں چاہتا ہوں آپ میری آواز بنیں. میں اپنے ملک میں بزنس کر رہا ہوں. یہاں کے لوگوں کو روزگار مہیا کرتا ہوں. ٹیکس بھی وقت پر دیتا ہوں. مجھے اپنے ملک سے عشق ہے. مگر چند طاقتور اداروں کے لوگ مجھے یہاں رہنے نہیں دے رہے. وہ اس ملک کو مستحکم نہیں دیکھ سکتے. عمران کے بیان پر ارحم نے نفرت سے منہ پھیر لیا.

کمینہ کیسے پاک صاف بن رہا ہے جیسے ہم تو اسے جانتے ہی نہیں_____ اسفند تُو دیکھنا کچھ نہیں ہو گا. چند دن یہ معاملہ خوب اچھلے گا پھر جاگ کی طرح ایک دم بیٹھ جائے گا. ان لوگوں کی جڑیں مضبوط ہوتیں ہیں. ابھی چند چینل اس کی حمایت میں بول پڑیں گے. پھر یہ بھی ملک سے باعزت باہر چلا جائے گا. ارحم کو اسفند کے لیے دکھ لگ رہا تھا جس نے اتنی محنت کی تھی. وہ اسفند سے مخاطب اسے کال کرنے لگا جو نجانے کہاں غائب تھا.....؟؟

♣♣♣♣♣

بولو تم نے کیا کیا ہے. میری اجازت کے بغیر میری چیزوں کو کیوں ہاتھ لگایا

.....؟؟اسفند کی آنکھوں اور لہجہ سے چنگاڑیاں نکل رہیں تھیں.

میں نے تو آپ کی کسی چیز کو بغیر اجازت ہاتھ نہیں لگایا جبکہ آپ لگا رہے ہیں. اشمل

کا اشارہ اپنے بازو کی طرف تھا جسے اسفند نے دبوچ رکھا تھا.

اشمل اس وقت میں بہت سیریس ہوں. پلیز مجھے بتاؤ کہ تم نے کیا کیا ہے. میرے

کسی ڈاکومنٹس کو ادھر اُدھر تو نہیں کیا نا!!!!!.....؟؟اسفند نے اشمل کے بازو پر دباؤ

ڈالتے پوچھا اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اشمل کو دو تھپڑ لگا دے.

www.novelsclubb.com

نہیں_____ سر نفی میں ہلایا جبکہ اسفند کے اس قدر سخت رویے پر وہ خود بھی

حیران تھی. اسفند چند لمحے اسے دیکھتا رہا پھر چپ چاپ اپنے کمرے میں چلا گیا.

الماری کھولتے ایک ایک فائل اور چیزوں کو دیکھا جو بلکل ایسے ہی پڑیں تھیں جیسے

وہ آخری دفعہ رکھ کر گیا تھا. سب ٹھیک تھا کوئی چیز بھی اپنی جگہ سے غائب نہیں

تھی.

اپنی چیزوں سے مطمئن ہوتے اس نے الماری بند کی اور کمرے کا جائزہ لیتا پلٹا تو نظریں دیوار سا تھ لگی اشمل سے جا ٹکرائیں. جو اسے عجیب نظروں سے گھور رہی تھی. پارہ کچھ نارمل ہوا.

یہاں سب ٹھیک ہے. ک ءاضرورت تھی جھوٹ بولنے کی _____ اگر مجھ سے ملنے کو دل کر رہا تھا تو ویسے ہی بتا دیتی. یوں بلانے کی کیا ضرورت تھی.....؟؟

اسفند بالوں می ہاتھ پھیرتا خود کو فریش کر رہا تھا.

تھوڑی دیر پہلے جس لہجہ میں بات کر رہے تھے اسی لہجے میں بات کریں. مجھے یوں بناوٹی لوگ اور لہجے پسند نہیں. اشمل اپنی جگہ پر کھڑی رہی جبکہ اسفند چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا اس کے قریب آ کھڑا ہوا.

سوری شاید زیادہ زور سے پکڑ لی تھا. اشمل کے بازو پر سرخ نشان دیکھ کر اسفند کو افسوس ہوا.

سوری کی ضرورت نہیں کیونکہ میں نے واقعی ہی آپ کی ایک قیمتی چیز چرائی ہے.

مگر حیرت مجھے اس پہ ہے کہ آپ کو ابھی تک پتہ نہیں چل سکا. کیسے انسپکٹر ہیں کیا تحقیق کرتے ہوں گے.....؟؟اشمل بہت سیریس تھی اور اس قدر سنجیدگی میں اسفند نے اسے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا.

کیا چرا ہے....؟اسفند نے اپنے اور اس کے بیچ کا فاصلہ سمیٹتے پوچھا

یہ معلوم کرنا آپ کا کام ہے. اشمل نے اسفند کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اس کے سینے پر اپنی انگلی رکھی.

ہاں میرا دل چرایا ہے مگر مجھے اس سے فرق نہیں پڑتا کیونکہ میں دماغ سے سوچتا ہوں. اسفند نے اشمل کی انگلی نرمی سے پیچھے کی تو اشمل طنزیہ ہنسی.

میرا اور دادو کا ویزہ لگ گیا ہے. آپ وعدے کے مطابق ٹکٹ لے دیں. اب میں مزید یہاں رکنا نہیں چاہتی. ویسے بھی آپ نے ہماری اچھی خاصی مہمان نوازی کر دی ہے اب چلے جانا ہی بنتا ہے. اشمل سنجیدگی سے کہتی پلٹنے لگی تو اسفند نے اس کا

ہاتھ پکڑ لیا

ایسا کیا ہے تمہارے پاس جو میرے لیے بہت قیمتی ہے جبکہ الماری میں سب ویسے کا ویسا ہی پڑا ہے.....؟؟اسفند نے الجھی نظروں سے اشمل کی طرف دیکھا

چلیں پھر وہ آپ کے لیے قیمتی نہیں ہو گا مجھے لگا شاید کافی قیمتی ہے. اشمل نے کندھے اچکائے

میرے کہنے پر پولیس نے عمران کو گرفتار نہیں کیا بلکہ اس نے خود گرفتاری دی ہے. ارحم بتا رہا تھا. اسفند نے بات بدلی.

اچھا پھر_____ اشمل مسلسل اسفند کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی جبکہ وہ کنفیوز ہونے لگا تھا.

اشمل بات کیا ہے. تم اس طرح سنجیدہ مزاج تو نہیں. اب کی بار اسفند نے فکر مندی سے پوچھا

کاش تم سچ مچ فقیر ہوتے اور گونگے بھی_____ مجھے تم بولتے ہوئے اچھے نہیں

لگتے اشمل جانے کے لیے اپنا یا تھ چھڑانے لگی جسے اسفند نے مضبوطی سے پکڑ رکھا تھا.

اچھا ادھر آؤ. یہاں بیٹھو آرام سے بات کرتے ہیں. اشمل کی اداسی اور سنجیدگی اسفند کر چبھ رہی تھی وہ زبردستی اسے بیڈ پر بیٹھا کر پاس بیٹھ گیا.

بتاؤ کیا بات ہے جس نے تمہیں اتنا پریشان کر دیا ہے.....؟؟اسفند نے پیار سے پوچھا

سر عمران نے قتل نہیں کیا وہ اتنے برے نہیں جتنا آپ سمجھتے ہیں. اشمل کے منہ سے عمران کا نام سنتے ہی اسفند کا نوڈ بگڑ گیا. وہ جتنا اس ذکر سے چڑتا تھا اتنا ہی اشمل اس کا ذکر کرتی تھی.

اس کے علاوہ ہم بات نہیں کر سکتے.....؟؟اسفند نے اپنے غصے کو قابو کرتے پوچھا

وہ قتل صائمہ نے کیا ہے وہ بھی اپنے دفاع میں، بس گن سر عمران کی تھی. آپ کیوں صائمہ کی خوشیوں کے دشمن بنے ہوئے ہیں. اسے جینے دیں نا!!!!

_____ اشمل نے پہلی بار اسفند کی منت کی.

وہ ایک مجرم ہے. وہ بھی بہت بڑا، تم یہ بات کیوں نہیں سمجھ رہی.....؟؟اسفند زچ ہوا.

اس سے بڑے بڑے مجرم بھی اس ملک میں آزاد گھوم رہیں ہیں. انھیں کیوں نہیں پکڑتے....؟؟اشمل کی آواز نہ چاہتے ہوئے بھی اونچی ہوئی.

میں نے اس کیس پر بہت محنت کی ہے. اسفند نے جتلایا

اچھا پھر ایک وعدہ کریں_____ اشمل نے اپنا ہاتھ اسفند کے آگے پھیلایا

آپ اس کیس سے بہت الگ ہو جائیں گے. باقی سر جانیں اور پولیس_____

اشمل کی بات پر اسفند سر نفی میں ہلاتا اٹھ کھڑا ہوا.

ناممکن، میں اس کیس سے تب تک الگ نہیں ہوں گا جب تک عمران اپنے انجام کو نہیں پہنچ جاتا. اسفند کا لہجہ مضبوط تھا.

آپ کا کام تحقیق کرنا تھا سزا دینا نہیں_____ اشمل نے دلائل دیا.

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

چلو دیکھتے ہیں. کیا ہوتا ہے. ابھی میں جلدی میں ہوں. تم نے خامخواہ میرا وقت ضائع کیا. اسفند کہتا کمرے سے باہر جانے لگا

میں نے تمام بیک اپ ضائع کر دیے ہیں. آپ کچھ بھی عدالت میں پیش نہیں کر سکیں گے. اشمل کی آواز پر اسفند نے بے یقینی سے مڑتے ہوئے اسے دیکھا

کیا.....؟؟ بات کی گہرائی ناپتے اسفند چیخ پڑا.

ہاں اب آپ مجھے بھی پکڑ کر لے جائیں. سزا دلوائیں. میرے اوپر بھی جھوٹا سچا کیس بنائیں. میڈیا کے سامنے پیش کریں اور _____ اس سے پہلے کے اشمل مزید بولتی ایک زوردار تھپڑ اس کی بولتی بند کر گیا.

www.novelsclubb.com

"یونہی بیزار کیا یار محبت نے ہمیں

ہم اگر دوست ہی رہتے تو وہی اچھا تھا"

♣♣♣♣♣

صائمہ پریشان سی عذرا کے سرہانے بیٹھی عمران کے بارے میں سوچ رہی تھی.

جب کوئی کمرے میں داخل ہوا. جو پرفیوم اس شخص نے لگا رکھا تھا وہ اس کے لیے خاصا جانا پہچانا اور نفرت آمیز تھا. وہ پلٹے بغیر بھی بتا سکتی تھی کہ کون کمرے میں داخل ہوا ہے.....؟؟

بہت افسوس ہوا وہ بھی تمہیں آخر کار چھوڑ ہی گیا. میں نے کہا تھا نا!!!!! کہ میرے سوا تمہارا کوئی بھی نہیں ہے. میرے پاس آجاؤ میں تمہیں بہت پیار سے رکھوں گا.

عدیل نے صائمہ کے قریب کھڑے ہوتے ہوئے طنزیہ لہجے میں کہا

تم کتنے گھٹیا انسان ہو. تمہاری بیوی زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہی ہے. کب اس کی سانس رک جائے کچھ معلوم نہیں اور تمہیں اس وقت بھی بے ہودگی سوجھ رہی ہے. حالانکہ تم اچھے طریقے سے جانتے ہو اگر سر کو ذرا بھی تمہاری اس گندی نیت کے بارے میں پتہ چلا تو وہ تمہارا کیا حشر کریں.....؟؟ صائمہ نے افسوس بھری نظروں سے عدیل کو دیکھا

بڑی بہادر ہو گئی ہو. کیسے میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کر رہی ہو. داد

دینی پڑے گی. لگتا ہے وہ رات تم بھول گئی ہو اور تمہیں دوبارہ ایک ویسی ہی رات کی ضرورت ہے تاکہ تمہیں یاد رہے کہ عدیل کون ہے اور کیا کر سکتا ہے.....؟؟

عدیل نے مکروہ قہقہہ لگایا

میں آپ نہیں ڈرتی کیونکہ میں نے جتنا ڈرنا تھا ڈر لیا ہے. وہ صائمہ مر گئی جو ڈرتی تھی. اب تو میں تم جیسے لوگوں کو دیکھ دیکھ کر افسوس کرتی ہوں. بیچارے ہوس کے مارے گدھ سے بھی برے _____ صائمہ کی آنکھوں میں نفرت ہی نفرت تھی.

مجھے لگتا ہے تمہیں عمران نے یقینا کوئی سبز باغ دکھایا ہے جو تم اتنا اڑ رہی ہو. جیسے کہ وہ جلدی واپس آجائے گا اور تمہیں اپنے ساتھ لے جائے گا وغیرہ وغیرہ

_____ عدیل نے طنز کرتے ہوئے صائمہ کی طرف قدم بڑھائے تو صائمہ نے ایک الٹے قدم اٹھایا

مجھے نہ تو کوئی خوش فہمی ہے اور نہ ہی غلط فہمی _____ سر واپس ضرور آئیں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

گے بس مجھے اتنا یقین ہے. مگر تمہارا کیا ہو گا کبھی تم نے سوچا ہے اگر عذرا آپا نہ رہی تو.....؟؟ صائمہ کا دل بہت تیزی سے دھڑک رہا تھا مگر دن اور بھرے ہسپتال کی وجہ سے وہ مطمئن بھی تھی کہ عدیل ایسا ویسا کچھ نہیں کرے گا.

ہاہاہا_____ مذاق اچھا ہے مگر میں اس وقت مذاق کے موڈ میں نہیں ہوں. عدیل نے آگے بڑھتے ہوئے صائمہ کی کلائی پکڑی جس سے اس کی چیخ نکل گئی اس سے پہلے کے وہ اپنا آپ چھڑانے کی کوشش میں عدیل کو کچھ مارتی شور سے عذرا کی آنکھ کھل گئی.

آپا جاگ گئی ہیں. کچھ تو خیال کریں_____ صائمہ نے بتایا مگر عدیل تو جیسے گونگا بہرہ کھڑا تھا.

اس کے اب جاگنے کے نہیں سونے کے دن ہیں. عدیل نے عذرا کی جانب دیکھا جو نم آنکھوں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی

اگر تم نے میرا ہاتھ نہ چھوڑا تو میں شور مچا دوں گی. صائمہ کے منہ سے وہی گھسا پٹا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

روایتی جملہ سن کر عدیل نے ہنستے ہوئے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا

ارے میں تو تمہاری دھمکی سے ڈر گیا ہوں. عدیل نے ڈرنے کی مصنوعی ایکٹنگ کرتے ہوئے صائمہ کی طرف دیکھا جو تھر کانپ رہی تھی

عدیل اسے چھوڑ دو تم اتنا نہیں گر سکتے. عذرا نے اپنی نقاہت بھری آواز میں پکارا تو عدیل ہنستا ہوا عذرا کی طرف مڑ گیا موقع کو غنیمت جانتے ہی صائمہ نے فورا کمرے سے باہر دوڑ لگا دی.

میں نے تم سے شادی صرف پیسے کی لالچ میں کی تھی ورنہ مجھ جیسا خوبصورت جوان بھلا تم جیسی بیمار بوڑھی عورت کے عشق میں کیسے مبتلا ہو سکتا ہے.....

؟؟

میں نے سوچا تھا کہ تم جلد مر جاؤں گی اس لیے میں نے تمہیں اپنی محبت کے جھوٹے جال میں پھنسایا کہ تمہارے مرنے کے بعد میں عیاشی کروں گا مگر تم تو میرے گلے میں ہڈی کی طرف پھنس گئی_____ خیر دیر آئے درست آئے.

عمران تو اب پولیس کے ہاتھوں خوب ذلیل ہو گا پولس تو اب اسے نہیں چھوڑے گی کیونکہ اس کا کیس جو انسپکٹر لڑ رہا ہے وہ تو کسی کو بھی نہیں چھوڑتا دوسرا جو کسر رہ گئی تھی وہ میں نے پوری کر دی ہے.

اب سب میرا ہے جو کل تمہارا اور عمران کا تھا. یہاں تک کہ عمران کی بیوہ بھی _____ عدیل نے ہنستے ہوئے عذرا کی طرف دیکھا جو روتے ہوئے مسلسل نفی میں سر ہلا رہی تھی.

تم اتنی تکلیف میں ہو. مجھے دیکھ دیکھ کر دکھ لگ رہا ہے کیوں نہ تمہاری تکلیف ختم کر دی جائے. عدیل نے کمرہ خالی دیکھ کر آہستہ آواز میں کہا

تم خود تو مرنے والی نہیں. چلو آج میں تمہاری مدد کر دیتا ہوں. آخر تم میری محبت ہو اتنا تو میرا حق بنتا ہے. عدیل نے عذرا پر جھکتے ہوئے سرگوشی کی.

عدیل پلیز مم مم میں تم تمہاری بیوی _____ عذرا نے عدیل کے خوفناک ارادے بھانپتے ہوئے لڑکھڑاتی آواز میں کچھ کہنا چاہا مگر عدیل نے اس کا جملہ پورا

ہونے سے پہلے ہی اس کی سانسیں روکنا شروع کر دیں.

وہ بوڑھی بیمار لاچار عورت آخر کب تک اس ہٹے کٹے مرد کا مقابلہ کر سکتی تھی. لاکھ ہاتھ پاؤں مارتے عذرا نے خود کو بچانے کی کوشش کی مگر اب اس کے وجود سے جان ختم ہونے لگی تھی. اس سے پہلے کے عذرا، عدیل کے ہاتھوں میں اپنی جان دے دیتی صائمہ ڈاکٹر ساتھ کمرے میں داخل ہوئی.

آپا_____ عدیل کو عذرا پر جھکا دیکھ کر صائمہ چلائی.

صائمہ ساتھ ڈاکٹر کو دیکھتے عدیل نے تیزی سے باہر کی طرف دوڑ لگائی جبکہ عذرا کے نیم مردہ وجود کو دیکھتے ہی صائمہ کانپ اٹھی.

کیا کوئی اس حد تک بھی گر سکتا ہے.....؟؟ وہ باہر بیٹھی مسلسل یہی سوچ رہی تھی جبکہ عذرا کو ایمرجنسی میں ٹریٹ کیا جا رہا تھا.

اللہ جی پلیز عذرا آپا کو بچا لیں. میں سر کو کیا جواب دوں گی.....؟؟ جتنی دیر ڈاکٹر لگا رہے تھے اتنا ہی صائمہ کا دم نکلا جا رہا تھا. اپنی دھڑکن کانوں میں سنائی دینے لگی.

ہر گزرتا منٹ اسے اندیشوں میں گھیر رہا تھا. اس کی اتنی تو عمر نہ تھی جتنے وہ امتحان دے رہی تھی.

تقریباً آدھے گھنٹے بعد ایمرجنسی کا دروازہ کھلا تو صائمہ نے بیتابی سے اٹھتے ہوئے ڈاکٹر کی طرف دیکھا جس کا چہرہ اچھی خبر کی نوید نہیں دے رہا تھا.

ہم نے اپنی سی بہت کوشش کی مگر_____ ڈاکٹر نے صائمہ کے قریب آتے معزرت کی جس پر صائمہ نے بے بسی سے انھیں دیکھا. ڈاکٹر تو اپنا فرض نبھاتا چلا گیا مگر صائمہ وہیں بت بنی کھڑی رہی.

صائمہ تم نے آپا کا بہت خیال رکھنا ہے. میں تمہارے سوا کسی پر اعتبار نہیں کر سکتا. میں جلد لوٹ آؤں گا_____ عمران کے الفاظ کسی ہتھوڑے کی طرح صائمہ کی سماعت پر برسنے لگے.

🖤🖤🖤🖤🖤

تھپڑ کی آواز سے اشمل کو اپنے کان بند ہوتے محسوس ہوئے جبکہ اسفند بری طرح

اسے جھنجھوڑ رہا تھا.

کءوں کیا تم نے ایسا_____ بولو جواب دو.....؟؟اسفند کی کوئی بات بھی اشمل کو سنائی نہیں دے رہی تھی. آنکھیں اس قدر بے عزتی کے احساس سے دھندلی ہونے لگیں تھیں.

بولتی کیوں نہیں، بولو ورنہ بہت ماروں گا. اشمل تم مجھے جانتی نہیں ہو. مجھے سب سے زیادہ محبت اپنے کام سے ہے. میں نے دن رات ایک کر کے فٹ پاتھ پر بیٹھ وہ سب اکٹھا کیا تھا. اگر تم نے وہ سب ضائع کیا تو میں بھی تمہیں ضائع کر دوں گا _____ اسفند نے نفرت سے اشمل کو چھوڑا وہ اپنے بیلنس میں نہیں تھی لہٰذا بیڈ پر جا گری.

بیٹا کیا ہو گیا ہے. کیوں اتنا غصہ کر رہے ہو.....؟؟دادو نے شور کی آواز سنتے کمرے میں قدم رکھا

قسم سے دادو میں اسے مار دوں گا. یہ کوئی مذاق نہیں ہے بہت سیریس معاملہ ہے.

میں اپنے باس کو کیا جواب دوں گا جو مجھ پر اتنا بھروسہ کرتے ہیں. میری ریپوٹیشن خراب ہو جائے گی. وہ مجھے سسپنڈ کر دیں گے_____ اسفند کی حالت بلکل پاگلوں والی ہو رہی تھی وہ بری طرح چیخنے لگا. اُس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اشمل کو جان سے مار دے. اگر اُس کی جگہ کوئی اور ہوتا تو یقیناً اسفند کے عتاب کا نشانہ بن چکا ہوتا.

کیا کیا ہے اس نے.....؟؟ دادو نے اسفند کے قریب سے گزرتے ہوئے پوچھا جبکہ اشمل چپ چاپ یک ٹک اسفند کو دیکھے جا رہی تھی.

اس نے ایک سنگین مجرم کو بچانے کے لیے میری چھ ماہ کی محنت ضائع کر دی ہے. مجھے تو یقین نہیں ہو رہا کہ یہ ایسا بھی کر سکتی ہے....؟؟ اسفند نے اپنی ٹائی ڈھیلی کی جیسے سانس لینے میں دشواری ہو رہی ہو. جبکہ دادو خود بھی اسفند کی حالت سے پریشان ہو گئیں تھیں.

اشمل تم نے ایسا کیوں کیا ہے.....؟؟ دادو نے بے بسی سے اشمل کی طرف دیکھا

جو بلکل ساکت تھی.

مجھے اپنی محنت ضائع ہونے سے بھی زیادہ دکھ اس بات کا ہے کہ اس نے میری امانت میں خیانت کی ہے. یہ میرا گھر ہے. میں نے یہ سوچ کر وہ چیزیں یہاں رکھیں تھیں کہ کوئی انھیں چرا نہیں سکتا. مگر آپ کی اس لاڈلی نے اپنی "محبت" میں میری ساری "محنت" خراب کر دی. اپنی بات کے آخر میں اسفند نے نفرت سے اشمل کی طرف دیکھا

اشمل تم کچھ بولتی کیوں نہیں.....؟؟ دادو کو اسفند کا یوں اشمل پر الزام لگانا بہت برا لگا

www.novelsclubb.com

پوچھیں اس سے کہ اِس نے یہ سب کس کی خاطر اور کس کے کہنے پر کیا ہے.....؟

؟اسفند نے اچانک پلٹتے ہوئے چیخ کر کہا اس کا بس نہیں چل رہا تھا اشمل کا سر پھاڑ دے وہ خود کو نارمل کرنے کی مسلسل جو شش کر رہا تھا مگر بات اس کی برداشت سے بہت زیادہ تھی.

بہت معزرت مگر آپ نے انتہائی گندی تربیت کی ہے اس کی _____ میں سمجھتا تھا کہ یہ ایک سمجھدار اور بار کردار لڑکی ہے. مگر میں غلط تھا جو ایک "نامحرم مجرم" کے لیے اپنے "محرم شوہر" کو دھوکا دے سکتی ہے وہ کچھ بھی کر سکتی ہے. اسفند کے جملے پر دادو تڑپ اٹھیں جبکہ پہلی بار اشمل کی آنکھوں سے آنسو نکلے.

اب تم حد کر رہے ہو میری بچی ایسی نہیں ہے. دادو نے غصے سے کہا تو اشمل اپنے آنسو صاف کرتی اٹھ کھڑی ہوئی جبکہ گال پر واضح انگلیوں کے نشان موجود تھے.

مجھے ہر قیمت پر میری یو ایس بی چاہیے ورنہ میں تمہارا وہ حشر کروں گا کہ تمہاری روح تک کانپ اٹھے گی ویسے بھی تمہیں بہت شوق ہے ٹارچر سیل میں جانے کا _____ میں اپنا ریکارڈ خراب نہیں ہونے دوں گا. کمرے سے باہر جاتی اشمل کا بازو دبوچتے اسفند غرایا

میرا بازو چھوڑیں میں آپ کی یو ایس بی ہی لینے جا رہی ہوں. اسفند کی طرف دیکھے بغیر اشمل نے آہستہ مگر بھاری آواز میں کہا

جاؤ_____ اسفند نے اسے چھوڑتے ہی اس کے پیچھے کمرے سے باہر قدم نکالے اور لاؤنج میں جا کھڑا ہوا جبکہ اشمل کچن میں چلی گئی.

چند لمحوں بعد اشمل نے ایک بلیک کلر کی یو ایس بی اپنی ہتھیلی پر رکھے اسفند کے آگے کی جسے اس نے فوراً جھپٹ کر اٹھایا جیسے اُس کی جان اس میں ہو.

اگر اس میں سے کچھ بھی غائب ہوا تو تم بھی غائب ہو جاؤ گی ہمیشہ کے لیے _____ اسفند کہتا تیزی سے باہر نکل گیا.

اشمل یہ تو نے آج کیا کیا ہے تُو ایسی تو نہیں تھی.....؟؟ دادو نے اشمل کی گال پر محبت سے ہاتھ رکھتے گلہ کیا

تُو بولتی کیوں نہیں یہ سب کیا تھا.....؟؟ دادو نے اس کا کندھا ہلایا

پتہ نہیں کیا تھا مگر جو بھی تھا ٹھیک ہی تھا. دادو اپنا سامان باندھ لیں اب ہم یہاں نہیں رکیں گے. اشمل نم آواز میں کہتی کمرے کی طرف چل پڑی.

تُو نے اس کے ساتھ جھوٹ کیوں بولا اور یہ باس کا کیا چکر ہے میری سمجھ میں کچھ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

نہیں آ رہا....؟؟ دادو کے پوچھنے پر اشمل پھیکا سا مسکرائی

کسی کا گھر بچاتے بچاتے میرے اپنے ہاتھ جل گئے. اشمل نے اپنے ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو دیکھتے ہوئے جواب دیا

مجھے ایک مان تھا کہ وہ مجھے کچھ نہیں کہے گا مگر اُس نے تو وہ کچھ بھی کہہ دیا جس کا میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا. حد ہی ہو گئی دادو_____ اشمل نے ایک سرد آہ بھرتے اوپر آسمان کی طرف دیکھا

یا اللہ یہ کیا ہو گیا ہے. میری ہنستی بستی بچی کو پتہ نہیں کس کی نظر لگ گئی ہے. دادو منہ میں بڑبڑاتی اشمل ساتھ کمرے کی طرف چل دیں.

www.novelsclubb.com

🖤🖤🖤🖤🖤

پورے منشن میں اگربتی کی خوشبو ابھی بھی پھیلی ہوئی تھی جبکہ عذرا آپا کے جنازے کو گئے ہوئے کتنے گھنٹے گزر چکے تھے. عمران کو چند دن کی ضمانت پر رہا کیا گیا تھا جبکہ پولیس نے عمران مینشن کے اندر اور باہر ڈیرے ڈال رکھے تھے.

سر مجھے معاف کر دیں_____ عمران کو اپنے بہت قریب سے صائمہ کی آواز سنائی دی. اس کی آنکھیں ضبط سے سرخ تھیں. بال ماتھے پر بکھرے تھے اور کپڑے شکن آلودہ_____ وہ جو ایک شکن بھی اپنے کپڑوں پر پڑنے نہیں دیتا تھا آج انتہائی رف حلیے میں اکیلا بیٹھا تھا

سر آپ کچھ بولتے کیوں نہیں کچھ تو کہیں، جب سے آئے ہیں گم سم بیٹھیں ہیں. بولنا نہیں ہے تو کم از کم رو ہی لیں دل ہلکا ہو جائے گا. صائمہ نے عمران کے قریب بیٹھتے ہوئے آہستہ آواز میں کہا

آپا کو کیا ہوا تھا_____ میرا پوچھا تھا انہوں نے.....؟؟ عمران نے فرش پر نظریں گاڑ دیتے ہوئے پوچھا جس پر صائمہ نے بمشکل تھوک نگلا

اگر سچ بتا دیا تو سر مجھے نہیں چھوڑیں گے_____ صائمہ نے دل میں سوچا

صائمہ_____ عمران کی پکار میں کچھ ایسا تھا کہ صائمہ نے ڈرتے ہوئے عمران اور اپنے درمیان فاصلہ بڑھا یا دیا.

سر وہ_____ صائمہ نے اپنے ذہن میں الفاظ کو ترتیب دینا شروع کیا.

کیا ہوا تھا.....؟؟ دوبارہ اتنی بھاری آواز میں عمران نے دہرایا تو صائمہ کی آنکھیں ڈبڈبانے لگیں

سر وہ اصل میں میں آپا پاس ہی تھی. میں نے انہیں ایک پل کے لئے بھی اکیلا نہیں چھوڑا تھا. صائمہ کے بتانے پر عمران ایک دم دھاڑا

میں نے پوچھا کیا ہوا تھا.....؟؟ عمران کے دھاڑنے پر صائمہ سچ مچ رونے لگی

سر میں نے کچھ نہیں کیا وہ عدیل آگیا تھا تو_____ صائمہ نے اتنا ہی کہا تھا کہ عمران مسکرانے لگا

www.novelsclubb.com

اچھا تو تم اپنی جان بچاتی کمرے سے باہر چلی گئی اور اس نے میری بہن کو اکیلا دیکھ کر مار دیا ہے نا!!! یہی ہوا تھا.....؟؟ عمران کے چہرے پر مسکراہٹ صائمہ کو اپنی موت لگ رہی تھی

سب میں ڈاکٹر کو بلانے گئی تھی. عدیل کی بکواس سے آپا کی حالت بگڑنے لگی تھی.

صائمہ نے بولنا شروع کیا

اچھا پھر.....؟؟ عمران نے صائمہ کا بازو کھینچتے اسے اپنے قریب کیا

جب میں ڈاکٹر کو لے کر واپس آئی تو عدیل آپا کا گلا دبا رہا تھا. صائمہ کے الفاظ سنتے

ہی عمران نے قریب پڑا لیمپ زور سے فرش پر دے مارا

اتنے سال اتنے سال میں نے ایک سانپ کو دودھ پلایا اور اس نے بالآخر مجھے ہی

ڈس لیا. مجھ سے میری آپ ہی چھین لی. جتنا عدیل گناہ گار ہے اتنا تم بھی ہو

_____ عدیل کا تو جو حشر میں کروں گا وہ بعد کی بات ہے مگر پہلے تمہیں تو سزا

دے دوں. عمران نے کہتے صائمہ کے ہاتھ کی طرف دیکھا جو اس کی گرفت میں تھا

سر پلیز، آنسو تیزی سے گالوں پر گرنے لگے. میں ڈر گئی تھی. وہ عدیل نے میرا ہاتھ

پکڑ لیا تھا تو مجھے لگا _____ صائمہ کو اس وقت عمران بالکل عدیل جیسا ہی لگ رہا تھا

دن دہاڑے وہ الو کا پٹھا تمہیں ڈرا رہا تھا اور تم بے وقوفوں کی طرح ڈر گئیں. مجھے تم

پر حیرت ہے. عمران نے ایک جھٹکے سے صائمہ کو اپنے قریب کھینچا

اب اگر میں بھی عدیل کی طرح تمہارا گلا دبا دوں تو مجھے کون پکڑے گا چلو جملہ بدل لیتے ہیں تو تمہیں کون بچائے گا.....؟؟ عمران نے صائمہ کی کلائی چھوڑتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ اس کی شفاف گردن پر رکھے

مجھے ویسے بھی زندہ رہنے کا کوئی شوق نہیں. آپ بے شک مار دیں اگر آپ کو لگتا ہے کہ میں نے آپ کی آپا کو مارا ہے تو دبا دیں گلا، ویسے بھی فالتو ہی ہوں زمین پر بوجھ_____ صائمہ کی آنکھوں سے مسلسل آنسو گرتے ہوئے عمران کے ہاتھ بھگو رہے تھے. وہ کچھ دیر تک صائمہ کو دیکھتا رہا پھر اپنے ساتھ لگا کر رونے لگا اسے خود بھی معلوم نہیں تھا کہ وہ کتنے عرصے بعد رویا ہے

بہت سے دکھ تھے جو آنسو کی صورت میں نکل رہے تھے. ڈاکٹر نہ بننے کا غم، گھر سے بے گھر ہونے کا دکھ، پھپھو کے چلے جانے کا صدمہ اور اب آپا کی اچانک موت _____ عمران مسلسل صائمہ کے کندھے پر سر رکھے کسی بچے کی طرح رو رہا تھا جبکہ صائمہ ہکا بکا عمران کی سسکیاں سن رہی تھی

سب مجھے چھوڑ گئے ہیں. کوئی میرا نہیں میں بالکل اکیلا ہوں آخر کیوں.....؟؟

رونے کے ساتھ ساتھ عمران عجیب و غریب قسم کے سوال بھی پوچھ رہا تھا صائمہ کو اس کی ذہنی حالت بالکل ٹھیک نہیں لگ رہی تھی.

"میں کس کس کو سمیٹوں، حوصلہ دوں

جسے دیکھو وہی بکھرا ہوا ہے"

سر آپ پلیز اپنے آپ کو سنبھالے کیا ہو گیا ہے آپ کو_____ آپ ایسے تو نہیں تھے.....؟؟ صائمہ نے آہستہ سا عمران کے کندھے کو چھوتے ہوئے تسلی دی.

میں اسے نہیں چھوڑوں گا_____ اچانک صائمہ سے دور ہوتے عمران چلایا

ساری زندگی جیل میں چکی پیسے گا. کمینہ، کم ذات_____ عمران کمرے کی چیزوں کو اٹھا اٹھا کر پھینک رہا تھا

🖤🖤🖤🖤🖤

اسفند نے ساری یو ایس پی چھان لی تھی. کہیں کچھ بھی

ختم نہیں کیا گیا تھا. سب کچھ جوں کا توں محفوظ تھا. آخری فائنل دیکھتے اسفند نے یو ایس بی لیپ ٹاپ سے نکالی اور ارحم کی طرف بڑھا دی

یہ اپنے پاس رکھ لے اور کچھ دیر کے لیے مجھے بالکل تنہا چھوڑ دے. میرا فلحال سر درد سے پھٹ رہا ہے. اسفند نے کہتے ہوئے کرسی ساتھ ٹیک لگائی

خیریت ہے کچھ پریشان لگ رہے ہیں.....؟؟ارحم نے یو ایس پی لیتے ہوئے سرسری انداز میں پوچھا. جانتا تھا وہ کبھی نہیں بتائے گا

خیریت ہی تو نہیں ہے. میں اشمل کی وجہ سے شدید پریشان ہوں. خلاف معمول اسفند نے اقرار کیا جس پر ارحم کو حیرت ہوئی

مطلب میں سمجھا نہیں_____ارحم نے ناسمجھی سے اسفند کی طرف دیکھا

جب وہ مجھے ملی تھی تو بیوقوف سی بات بات پر ہنسنے والی ایک شرارتی سی لڑکی لگی. پھر وہ مجھے ایک بہت حساس اور ذمہ دار لگی. مگر اب وہ مجھے_____اسفند نے ایک گہرا سانس خارج کرتے ارحم کی طرف دیکھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

مگر اب.....؟؟ارحم نے جملہ دوہرایا جس نے اسفند نے سب سچ سچ بتا دیا

ہمممم_____تو یہ بات ہے ارحم کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ آکر معدوم ہو گئی

تجھے کس چیز کی خوشی ملی ہے.....؟؟اسفند نے سخت لہجے میں پوچھا

اتنی پریشانی میں بھی تجھے میری مسکراہٹ دکھائی دے گی حیرت ہے_____ارحم نے داد دیتی نظروں سے اسفند کی طرف دیکھا

میں پریشان ہوں مگر اندھا نہیں_____اسفند نے جتلایا

جی بہتر_____ارحم نے سر تسلیم خم کیا

اس نے جھوٹ کیوں بولا.....؟؟کافی دیر بعد اسفند نے خود کلامی والے انداز میں کہا

میں نے مشورہ نہیں دیا تھا.ارحم کی طرف سے فوراً جواب آیا.

وہ عمران کو کیوں بچانا چاہتی ہے آخر چکر کیا ہے تیرے خیال سے وہ عمران کو پسند

کرتی ہے اس لیے.....؟؟اسفند نے ارحم کی طرف دیکھا جس پر ارحم نے سر نفی میں ہلایا

صرف دولت کی خاطر تو وہ ایسا نہیں کر سکتی. اسفند نے سوچتے ہوئے کہا

کیوں دولت کی خاطر لوگ جان دے سکتے ہیں تو وہ ایک یو ایس بی نہیں گم کر سکتی .....؟؟ارحم کے جواب پر اسفند خاموشی سے اسے دیکھنے لگا

میں نے اسے مارا بھی ہے. اسفند نے اپنی طرف سے معلومات دی جس پر ارحم نے اپنی مسکراہٹ دبائی

یہ تم دونوں کا ذاتی معاملہ ہے میں کیا کہہ سکتا ہوں میرا کوئی تجربہ نہیں.....؟؟

ارحم ہنوز اسفند کو دیکھ رہا تھا

اس نے مجھے بہت دکھ دیا ہے. میرے جذبات مجروح ہوئے ہیں. اسفند نے دکھ سے ارحم کی طرف دیکھا

تم اس وقت زیادہ سوچ رہے ہو اور تمہاری ری ایکشن بھی ضرورت سے زیادہ ہے.

ارحم نے یو ایس بی الٹ پلٹ کرتے کہا

کیا مطلب_____ وہ میری ساری محنت اس ذلیل عمران کی وجہ سے خراب کر دیتی اور تم کہہ رہے ہو کہ میں زیادہ اوور ہو رہا ہوں. اسفند چیخ پڑا

ضائع تو نہیں کی نا!!!!!!_____ پھر غصہ کس بات کا ہے.....؟؟؟ارحم نے سچائی بتائی.

جھوٹ کیوں بولا.....؟؟اسفند نے پھر دہرایا

مجھے کیا پتا اور تم نے کیا ریٹ لگا رکھی ہے. "جھوٹ کیوں بولا جھوٹ کیوں بولا" یہ تو وہی بات ہو گئی کہ "مجھے کیوں نکالا مجھے کیوں نکالا" کر تو تو اپنے اور گلہ ہم سے_____ ارحم نے چڑتے ہوئے جواب دیا اور اٹھ کھڑا ہوا.

ارحم میں سچ مچ اس لڑکی کی وجہ سے بہت پریشان ہوں. اسفند نے ہار مانتے اقرار کیا اور مدد طلب نظروں سے ارحم کی طرف دیکھا

چھوڑ دو ویسے بھی تمہارے خیال سے وہ ایک باکردار لڑکی نہیں ہے. ارحم کے

مشورے پر اسفند نے ایک لمحے کے لیے اسے دیکھا پھر نظر پھیر لیں.

چھوڑ دوں گا_____ اسفند نے نظریں چراتے جواب دیا.

تم اسے کبھی نہیں چھوڑو گے ہاں البتہ وہ تمہیں ضرور چھوڑ جائے گی. مجھے نہیں لگتا کہ اتنی "خدمت" کے بعد وہ تیرے ساتھ رہنا پسند کرے گی. ارحم کی آنکھوں میں شرارت تھی جبکہ اسفند کا سارا دھیان ارحم کی بات پر تھا

کیا واقعی ہی وہ مجھے چھوڑ جائے گی.....؟؟ اسفند نے اپنے آپ سے سوال کیا

بیٹا یہ نئ صدی ہے اس میں لڑکیاں نیک پروین کی طرح نہیں ہوتی کہ مار بھی کھائیں اور اپنے نشئی خاوند کے پاؤں دھو کر پیئیے. اب لڑکیاں بڑی ایڈوانس ہو گئی ہیں. ارحم کے جواب پر اسفند خاموشی سے اسے دیکھنے لگا

مجھ سے مزید کوئی بونگا سوال مت پوچھنا. ارحم نے فوراً ہاتھ جوڑے

مثلاً.....؟؟ اسفند نے اپنے منہ پر انگلیاں رکھتے پر سوچ انداز میں کہا

یہی کہ میں دیکھنے میں کیسا لگتا ہوں میری تعریف کرو وغیرہ وغیرہ.....؟؟ ارحم کا

جواب بھی اسفند کو ہنسنے پر مجبور نہ کر سکا

اچھا میں چلتا ہوں مجھے نیند آ رہی ہے تیری تو یقیناً اڑ گئیں ہو گی. ارحم کہتا جانے لگا

کیا واقعی ہی وہ مجھے چھوڑ کر عمران پاس چلی جائے گی.....؟؟اسفند کی آنکھوں میں بے یقینی تھی

میرے خیال سے جو سلوک آپ نے آج کیا ہے اس سے آپ کی "محبت" تو کم از کم ظاہر نہیں ہوتی کہ وہ آپ کے ساتھ رہے. ہاں البتہ عمران پاس کبھی نہیں جائے گی یہ میں لکھ کر دیتا ہوں. ارحم کہتا باہر نکل گیا

کیوں کیا تم نے ایسا_____ اشمل تم نے آج مجھے توڑ دیا ہے. میں نے کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ تم پر ہاتھ اٹھاؤں گا.....؟؟اسفند نے اپنے ہاتھ کی طرف دیکھتے ہوئے سوچا

رونے دھونے والی تو نہیں ہیں مگر پھر بھی نہ جانے کیا کر رہی ہو گی.....؟؟اسفند نے گھڑی کی طرف دیکھا

🖤🖤🖤🖤🖤

رونے دھونے والی تو نہیں ہیں مگر پھر بھی نہ جانے کیا کر رہی ہو گی.....؟؟

اسفند نے گھڑی دیکھتے ہوئے سوچا

اس سے پہلے کے وہ اشمل کا نمبر ڈائل کرتا اس کا فون خود بخود بجنے لگا جیسے اسے بھی اس کا حال دل معلوم ہو گیا ہو.

ہیلو_____ اسفند نے کال اٹینڈ کرتے ہی جلدی سے پوچھا

بیٹا تمہیں ذرا بھی خیال ہے کہ تمہارے بعد اس پر کیا گزری ہے.....؟؟میں نے کبھی اپنی بچی کو اتنا روتے نہیں دیکھا جتنا آج دیکھا ہے. دوسری طرف سے

www.novelsclubb.com

خلاف توقع اشمل کی جگہ دادو کی آواز سپیکر سے ابھری

اشمل رو رہی ہے مگر اس وقت تو وہ بالکل چپ تھی.....؟؟اسفند کو حیرت ہوئی

اگر تم اسے ہمیشہ کے لئے کھونا نہیں چاہتے اور واقعی اس کے ساتھ ساری زندگی گزارنا چاہتے ہو تو اسے آکر روک لو کیوں کہ آج میرے کہنے سے وہ نہیں رکے گی

.....؟؟دادو کی بات سنتے ہیں اسفند جو ٹیک لگائے بیٹھا تھا ایک دم سیدھا ہوا

کیا مطلب.....؟؟

بیٹا وہ اپنی ضد کی بہت پکی ہے اور اس کو اچانک یہاں سے جانے کا بھوت سوار ہو گیا ہے پتہ نہیں وہ اب کہاں کہاں کی ٹھوکریں کھائے گی اسے زمانے کی ٹھوکروں سے بچالو. وہ بہت مظلوم ہے. دادو کی آواز میں ایک آس تھی.

خیر دادو اب تو آپ زیادتی کر رہی ہیں آپ کی پوتی مظلوم نہیں ظالم ہے. اسفند نے دل میں سوچتے ہوئے اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھی.

ویسے تو تم نے جتنی بد تمیزی آج کی ہے میں کبھی بھی تم سے بات نہ کرتی مگر میں نے تمہاری آنکھوں میں اشمل کے لیے محبت دیکھی ہے. آگے تمہاری مرضی

_____ دادو نے کہتے کال کاٹ دی.

پتہ نہیں آج کا دن کیسا تھا سارا دن ہی عجیب بے چین گزرا ہے ابھی تو میرے سر کا درد بھی ختم نہیں ہوا. میں بس سونا چاہتا ہوں. اسفند نے گھڑی کی طرف دیکھتے

ہوئے سوچا جہاں رات کے ایک بجنے کو بے تاب تھے.

دادو سب کچھ پیک کر لیا ہے.....؟؟اشمل نے کمرے میں آخری نظر مارتے ہوئے اونچی آواز میں پوچھا

ہاں میں نے تو تسلی کر لی ہے. تُو بھی ایک دفعہ دیکھ لے. پھر بعد میں مجھے کچھ نہ کہنا.

دادو نے فوراً اپنا موبائل چھپاتے ہوئے جواب دیا

میرے خیال سے ہم اپنے ساتھ یہی کچھ لائے تھے. اشمل نے قریب پڑے دو چھوٹے چھوٹے سوٹ کیس دیکھتے ہوئے خود کلامی کی

اس وقت ٹیکسی والا مل تو جائے گا نا!!!!!!_____ دادو نے گھڑی کی طرف دیکھا

دادو مجھے کیوں ایسا لگ رہا ہے جیسے آپ یہاں سے جانا نہیں چاہتی یا آپ کو کسی کا انتظار ہے.....؟؟اشمل نے ایک ہاتھ کمر پر رکھتے آبرو اچکا کر پوچھا

کیا کروں اس عمر میں جا کر بمشکل اتنا آرام و سکون ملا تھا. چند دنوں میں ہی میں ان سہولتوں کی عادی ہو گئی ہوں_____ نہ یہاں پر بجلی جاتی ہے نہ کوئی مکھی ہے

نہ مچھر، نہ گلی کا شور، بس آرام ہی آرام ہے.

سارا دن مزے سے ٹی وی دیکھو کیبل بھی بند نہیں ہوتی. مزے مزے کے کھانے کھاؤ. رات کو آرام دہ بستر میں جا کے سو جاؤ. نہ کوئی پریشانی بجلی کے بل کی، نہ کوئی غم راشن پانی کا_____ دادو نے مسکین سی شکل بناتے اقرار کیا

دادو پچھلے پانچ منٹ سے آپ نے جتنی بار آرام آرام کا لفظ استعمال کیا ہے. میرے حساب سے آپ کو آخری آرام گاہ کی سخت ضرورت محسوس ہو رہی ہے. اشمل ہلکا سا مسکرائی

دفع ہو اللہ نہ کرے ابھی میں نے دیکھا ہی کیا ہے.....؟؟ دادو کو غصہ آیا

آپ نے کیا دیکھنا ہے بتا دیں تاکہ میں آپ کو وہ سب جلدی جلدی دکھا دوں. اشمل مسکراتی ہوئی دادو کے ساتھ ہی بیٹھ گئی

ابھی میں نے تیرے بچے دیکھنے ہیں. انہیں کھلانا ہے. ابھی تو میرے بڑے ارمان باقی ہیں. دادو کے جواب پر اشمل نے سنجیدگی سے فرش کی طرف دیکھا جیسے اسے

بات پسند نہ آئی ہو.

اشمل ایک بار پھر اپنے فیصلے پر نظر ثانی کر لے. تو جو بھی فیصلہ کرے گی میں تیرے ساتھ ہوں مگر ایسے معاملوں میں جذباتی نہیں ہوتے. اس کا غصہ بالکل جائز تھا ہاں البتہ اس نے الفاظ غلط استعمال کیے ہیں. دادو کی بات پر اشمل اپنی آنکھوں کو دباتی اٹھ کھڑی ہوئی

اچھا اگر تو نے جانے کا فیصلہ کر ہی لیا ہے تو میں بھی چلتی ہوں. میں یہاں رک کر کیا کروں گی.....؟؟ دادو نے اشمل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

وہ آپ کو یہاں رہنے بھی نہیں دے گا. جو انسان اپنی بیوی کو نہیں رکھ سکتا وہ کسی اور کو کیا رکھے گا. اچھا خاصا بد تمیز ہے بالکل ولن جیسی پرسنیلٹی ہے.

سر عمران تو غصے میں بھی مردوں سے اتنے پیار سے بات کرتے ہیں کہ دور سے دیکھنے والے کو لگتا ہی نہیں کہ غصہ کر رہے ہیں اور لڑکیوں سے ان کی گفتگو کا انداز تو آپ مجھ سے مت پوچھیں_____ اشمل نے ہاتھ نچاتے بتایا تو دادو کے ماتھے پر

بل پڑے

مار کھا کر بھی تجھے عقل نہیں آئی. اب بھی سر عمران کی رٹ لگا رکھی ہے. یاد رکھ کبھی اپنے شوہر کو دوسرے مرد سے کمپیئر نہیں کرتے. وہ جو بھی ہو جیسا بھی ہو عورت کے لیے وہی سب سے اچھا ہوتا ہے. دادو کی غصیلی آواز پر اشمل نے حیرانی سے انہیں دیکھا

دادو کیا ہے.....؟؟اب جس میں جو خوبی ہو گی سب اسی کی تعریف کریں گے نا!!!!_____ اشمل کی ہڑ دھرمی پر دادو نے اپنا سر پیٹا

تجھے مار پڑنی نہیں تھی مگر تیری اس بکواس کی وجہ سے پڑی ہے. پتہ انہیں تیری کیا منطق ہے میں تو اتنا جانتی ہوں کہ اپنے مرد کے سامنے غیر مرد کی تعریف عورت کو زیب نہیں دیتی. دادو کو افسوس ہوا

میں سچ بولتی ہوں اب اگر کسی کو برا لگتا ہے تو میں کیا کروں.....؟؟اشمل اپنی بات پر قائم تھی.

خاوند ہے وہ تیرا_____ دادو نے بھی اسی انداز میں جواب دیا.

اچھاااااا____ مجھے نہیں معلوم تھا. اشمل نے دونوں بازو سینے پر باندھتے ہوئے جواب دیا

اشمل ہر وقت لڑنے مرنے پر نہ تلی رہا کر، زندگی بہت مشکل ہے. دادو نے اب کی بار قدر نرمی سے سمجھانا چاہا

اچھا ٹھیک ہے آپ مانتی ہیں نااااا کہ زندگی مشکل ہے تو پھر مچھر، بجلی کی لوڈ شیڈنگ اور شور شرابے سے کیوں گھبرا رہی ہیں.....؟؟ اشمل نے چھک کر پوچھا

www.novelsclubb.com

اشمل تیرا کچھ نہیں ہو سکتا____ دادو سر نفی میں ہلاتی باہر کی طرف چل دی جبکہ ان کے پیچھے پیچھے اشمل سوٹ کیس گھسیٹتی آ رہی تھی. اس سے پہلے کہ وہ دروازہ کھولتی ڈور بل بجی.

اس وقت کون آ گیا ہے.....؟؟ دادو نے مرتے ہوئے حیرت سے پوچھا دادو

آپ نے اسے کال کی تھی.....؟؟اشمل کا لہجہ اور چہرہ ایک دم سنجیدہ ہوا جس پر دادو نظر چرانے لگیں.

مجھے کیا پڑی تھی کہ میں اسے کال کرتی.....؟؟دادو کا چہرہ اور لہجہ آپس میں میچ نہیں ہو رہا تھا

دادو وہ کئی کئی دن یہاں جھانکتا بھی نہیں ہے اور اب ایک دن میں دوسری بات وہ کیسے آسکتا ہے جب تک کہ وہ اتنی بد تمیزی کر کے گیا تھا.اشمل کو غصہ آنے لگا اس نے دبی آواز میں احتجاج کیا تبھی بل دوبارہ بجی.

آپ نے بلایا ہے خود ہی ملیں مجھے اس کی شکل نہیں دیکھنی_____ اشمل تیزی سے کمرے کی طرف مڑ گئی جب کہ دادو نے ٹھنڈا سانس خارج کرتے دروازہ کھلا وہ بہت غصے میں ہے. ویسے ناراض ہونا تو میرا بھی بنتا تھا مگر چلو خیر_____ دادو نے اسفند کو دیکھتے راستہ چھوڑا جو شرمندہ شرمندہ سا اندر داخل ہوا آنکھیں سرخ اور حلیہ بکھرا بکھرا سا تھا

میں آپ سے شرمندہ ہوں مگر آپ کی لاڈلی نے میرا دماغ خراب کر دیا تھا حالانکہ میں ذاتی طور پر عورت کو مارنے کے حق میں نہیں ہوں. اسفند نے دادو کے سامنے کھڑا ہوتے ہوئے کہا

وہ تو شروع سے ہی دماغ خراب کرنے کی ماہر ہے. تمہیں اب احساس ہوا ہے. دادو نے جتلایا اور دروازہ بند کرنے لگیں.

کہاں ہے.....؟؟ اسفند نے لاؤنج میں ایک نظر دوڑاتے ہوئے پوچھا

اپنے کمرے میں ہے اور مجھ سے بھی ناراض ہے کہ تمھیں کیوں بتایا.....؟؟

دادو نے کمرے کے بند دروازے کی طرف دیکھا

آپ ظاہر نہ کرتیں کہ مجھے فون کیا تھا. ویسے بتانے کا شکریہ_____ اسفند نے کمرے کی طرف قدم بڑھاتے آہستہ آواز میں کہا

وہ بہت عقلمند ہے اسے "بتانا" نہیں پڑتا "چھپانا" پڑتا ہے مگر فائدہ پھر بھی نہیں ہوتا پر اللہ کرے آج ہو جائے. دادو کہتیں دوبارہ لاؤنج میں آ بیٹھیں.

چل زیب النساء ڈرامہ دیکھ خوامخواہ دھکے کھانے کے لئے لے کر جا رہی تھی اللہ کرے دونوں کی آپس میں بات بن جائے گا تو میرے دن آرام سے کٹیں گے. دادو نے صوفے پر بیٹھے ٹی وی آن کیا.

🖤🖤🖤🖤🖤

وکیل صاحب کسی بھی قیمت پر عدیل کو سزا سے بچنا نہیں چاہئے مگر میں یہ نہیں چاہتا کہ اسے پھانسی ہو. اسے ہر قیمت پر عمر قید ہونی چاہیے تاکہ وہ ایڑیاں رگڑ رگڑ کر جان دے. میری آپا کی جان اتنی سستی نہیں تھی جن وہ سمجھ بیٹھا تھا. عمران نے اپنے خاندانی وکیل کو کچھ دستاویزات دیتے ہدایت کی.

www.novelsclubb.com

عمران صاحب آپ بالکل بے فکر ہو جائیں. میں آج ہی کوشش کروں گا کہ آپ کو اس کیس سے رہائی مل جائے اور آپ کی جگہ یہ سارے مقدمات عدیل کے نام ٹرانسفر ہو جائیں. وکیل کی یقین دہانی پر عمران نے سرخ ہوتی آنکھوں ساتھ سر ہاں میں ہلایا

وکیل صاحب مجھے آپ کی قابلیت پر پورا یقین ہے اسی لیے یہ کام میں نے آپ کے سپرد کیا ہے. کسی بھی قسم کی مزید دستاویز چاہیے ہو تو وہ بھی بتائیے گا اس کے علاوہ کوٹھے کی مالکن چندہ بائی کا بیان بھی میں نے ساتھ اٹیچ کر دیا ہے. میرے خیال سے اب اس کیس میں کوئی ابہام باقی نہیں رہا کہ یہ سارا کاروبار عدیل چلاتا تھا. عمران کے لہجے میں لچک نہیں تھی

اور ہاں یاد آیا ریپ کا کیس چھوڑ کر اکاؤنٹنٹ کا قتل بھی اسی کے حصے میں ڈال دیجئے گا. عمران کو اچانک صائمہ کا خیال آیا تبھی ہدایت دینا ضروری سمجھا

آپ بے فکر ہو جائیں کیس شیشے کی طرح اتنا صاف بناؤں گا کہ خود عدیل دیکھ کر بھی حیران رہ جائے گا. وکیل کی بات پر پہلی بار عمران کے چہرے پر مسکراہٹ نظر آئی

آپ کا کام ہو جائے گا بے فکر رہیں. ہمارا ساتھ بہت پرانا ہے. آپ مجھے جانتے ہیں میں وعدہ خلافی نہیں کرتا. عمران نے کھڑے ہوتے ہوئے اپنے کورٹ کا بٹن بند کیا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

جو کہ اس کا ایک سٹائل تھا

وکیل صاحب کو رخصت کرنے کے بعد وہ چلتا ہوں گلاس وال پاس آ کھڑا ہوا جہاں سے لان کا منظر بالکل صاف دکھائی دے رہا تھا

عدیل تو نے آپا کو نہیں بلکہ اپنے آپ کو مارا ہے. اب تو میرے سارے گناہوں کی سزا بھگتے گا. یہی تیرا انجام ہے. لان میں بیٹھ گ پولیس سپاہیوں کو دیکھتے ہوئے عمران نے اپنی جیب سے موبائل نکالا اور کال ملائی

مجھے جلد از جلد دوبئ کا ٹکٹ چاہیے. جو فلیٹ بھی مل جائے چلے گی. مجھے اس ملک سے نکلنا ہے جلد بہت جلد_____ صائمہ جو کمرے میں داخل ہو رہی تھی عمران کے آخری الفاظ سنتے اداس ہوں گی.

سر وہ آپ کو باہر بلا رہے ہیں. انہیں اندر بھیج دوں یا آپ باہر آئیں گے.....؟؟

اپنے تاثرات کو حتی الامکان نارمل رکھتے ہوئے صائمہ نے پوچھا

شوکت سے کہو انہیں ڈرائینگ روم میں بیٹھائے. میں ایک پریس کانفرنس کرنے

لگا ہوں. جس میں مجھے سارے الزامات عدیل کے سر پر لگانے ہیں. میرے ساتھ ڈی ایس پی صاحب بھی ہوں گے. عمران کے جواب دے صائمہ سر ہلاتے پلٹنے لگی

سنو_____ صائمہ کو جاتا دیکھ کر عمران نے پکارا.

میں نے تمہارے اکاؤنٹ میں ایک اچھی خاصی رقم منتقل کر دی ہے. میں نہیں چاہتا کہ تم میرے ساتھ در در کی خاک چھانو. تم بہت اچھی لڑکی ہو. اپنوں میں لوٹ جاؤ. تم نے میرا بہت ساتھ دیا ہے. میں تمہیں ہمیشہ اچھے لفظوں میں یاد رکھوں گا.

تمہاری وجہ سے میرے سامنے عورت کا امیج بہت اچھا ہو گیا ہے. مگر تم میرے مزاج کی نہیں ہو. ہم دونوں ایک دوسرے کے ساتھ نہیں رہ سکتے. میں جس ماحول اور فیملی بیک گراؤنڈ سے تعلق رکھتا ہوں وہ تمہارے ساتھ مطابقت نہیں رکھتا. بہت سی چیزیں میرے اور تمہارے درمیان ایسا فرق رکھتی ہیں جو کبھی ختم نہیں ہو سکتا. میں نے بہت کوشش کی کہ تمہیں اپنے ساتھ ایڈجسٹ کر لوں مگر

میں ناکام رہا ہوں. عمران کے الفاظ پر صائمہ گردن جھکائے کھڑی رہی جیسے وہ اسے سزا سنا رہا ہو. جب صائمہ کی طرف سے کسی بھی قسم کا کوئی جواب نہ آیا تو عمران کو حیرت ہوئی.

کچھ کہو گی نہیں_____ عمران چلتا ہوا اس کے برابر آ کھڑا ہوا.

"بہت ساری شکایتیں ہوتی ہیں کرنے کو، لیکن تمہیں دیکھتے ہی دل ارادہ بدل دیتا ہے. صائمہ نے دل میں کہا"

میرے پاس آپ کو کہنے کے لیے کبھی بھی کچھ نہیں تھا. آپ جو بھی کہہ رہے ہیں بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں. مگر میں واپس اپنوں میں نہیں جاؤں گی. آپ کسی اچھی شہرت والے یتیم خانے میں مجھے چھوڑ آئیں. آپ کا احسان ہو گا دوسرا

_____ صائمہ کو اپنے گلے میں کانٹے چبھنے لگے

دوسرا.....؟؟ عمران نے تعجب سے اسے دیکھا

دوسرا مجھے طلاق نہیں چاہیئے. آپ جہاں مرضی رہیں جو مرضی کریں. مجھے طلاق

مت دیں پلیز زززز جب چاہیے ہو گی میں خود مانگ لوں گی_____ صائمہ کے لہجے میں التجا تھی.

پاگل لڑکی اگر تم میرے نکاح میں رہو گی تو زندگی میں آگے نہیں بڑھ پاؤں گی. نہ ہی کوئی رشتہ جوڑ سکوں گی. اس طرح جذباتی ہو کر زندگی نہیں گزاری جاتی. پھر میرا کیا پتا ہے کہاں کہاں رہوں تم سے رابطہ کیسے رکھوں گا.....؟؟ عمران کے سوال پر صائمہ نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا جہاں شکایتوں کا ایک جہاں آباد تھا

میں دوبئ جا رہا ہوں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے_____ عدیل نے جو کچھ کیا ہے اس کی سزا یہ ہے کہ وہ میرے گناہوں کی سزا بھگتے. ساری زندگی مرتے دم تک جیل میں رہے اس کا کوئی اپنا نہیں جیسے میرا آپا کے سوا کوئی اپنا نہیں تھا عمران کی بات پر صائمہ کو شدید دکھ ہوا (تو آپ نے کبھی مجھے اپنا سمجھا ہی نہیں. صائمہ کے دل میں درد اٹھا)

اسی لیے کوئی اُس کی مدد کو نہیں آئے گا. میرے اوپر سے اس پریس کانفرنس کے

بعد سارے الزامات ہٹ جائیں گے اور میں آزاد ہو جاؤں گا. اس سے پہلے کہ وہ انسپکٹر مزید میرے لیے مشکلات کھڑی کرے. میں یہاں سے کہیں بہت دور چلا جانا چاہتا ہوں. عمران نے ایک سرد آہ بھرتے اپنے دونوں ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈالے.

کب جائیں گے.....؟؟ صائمہ نے بے تابی سے پوچھا

بس یہاں سے فارغ ہوتے ہیں میں نے "رانا ہاؤس* جانا ہے دیکھوں تو سہی جاتے جاتے پھوپھو ایسا کیا میرے لئے چھوڑ گئی ہیں جب کہ زندگی میں انہوں نے عمر کو ہمیشہ مجھ پر فوقیت دی ہے. عمران کے لہجے میں طنز تھا

مرنے والوں کے بارے میں اس طرح بات نہیں کرتے. صائمہ کو برا لگا

مرنے والوں نے مجھے مارنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی. عمران نے سر جھٹکا

تبھی رفاقت دروازے پر دستک دیتا اندر داخل ہوا

سر میں نے پریس کانفرنس arrange کر دی ہے. رفاقت نے ہاتھ باندھے

مؤدبانہ انداز میں بتایا

ہمم ٹھیک ہے. رفاقت میرے بعد میری travail agency میڈم چلائیں گئی. تم نے ان کے ساتھ مکمل تعاون کرنا ہے. عمران نے صائمہ کی طرف اشارہ کرتے کہا تو رفاقت نے ادب سے سر ہلاتے باہر کا رخ کیا.

نہیں سر بہت معذرت میں ایسا کچھ نہیں کروں گی. آپ مجھے جانے سے پہلے کسی یتیم خانے چھوڑ آئیں. صائمہ نے سر نفی میں ہلایا

میں نے تمہاری رائے نہیں مانگی حکم دیا ہے جسے ماننا تمہاری مجبوری ہے. آخر تمہیں مجھ سے محبت ہے. عمران نے مسکراتے ہوئے طنز کیا تو صائمہ نے نظریں جھکا لیں

سر مگر_____ صائمہ نے کچھ بولنا چاہا

اگر مگر کچھ نہیں یہ گھر بھی تمہارے پاس ہی رہے گا. آرام سے یہاں رہو. تم نے میرے ساتھ بہت وفا کی ہے. یہ اس کا انعام ہے. میں کسی کا قرض نہیں رکھتا.

عمران کے جواب پر صائمہ خاموشی سے اسے دیکھنے لگی

کچھ کہنا ہے.....؟؟عمران نے کلائی پر بندھی گھڑی دیکھی گویا وقت کا احساس دلا رہا ہو.

نہیں سر میرے پاس آپ کو کہنے کے لیے کبھی بھی کچھ نہیں رہا. میں آپ کا وقت برباد نہیں کرنا چاہتی. صائمہ نے کہتے ہوئے راستہ چھوڑ دیا

مجھے جیسے ہی فلائٹ ملے گی میں چلا جاؤں گا. شاید تم سے دوبارہ اتنی فرصت سے ملاقات نہ ہو پائے. عمران نے صائمہ کی پشت کو دیکھتے ہوئے کہا جب کہ صائمہ کی آنکھوں سے آنسو تیزی سے گرنے لگے تھے کہ وہ کچھ بھی کہنے کی پوزیشن میں نہیں رہی تھی. عمران کچھ دیر اس کے بولنے کا انتظار کرتا رہا پھر دروازے کی طرف بڑھ گیا

اپنا خیال رکھنا اور خوش رہنا. بات بات پر رونا چھوڑ دوں. جب کوئی خیال رکھنے والا نہ رہے تو اپنا خیال خود رکھتے ہیں. امید ہے تم میری باتوں پر عمل کروں گی. اس گھر اور میرے آفس کو اچھے سے سنبھالو گی. میں تمہیں کامیاب دیکھنا چاہتا ہوں.

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

عمران نے ہنڈل پر تیزی سے ہاتھ رکھا اور باہر نکل گیا جبکہ پیچھے صائمہ زمین پر بیٹھی پھوٹ پھوٹ کر رو دی.

اللہ جی یہ سب میرے ساتھ کیوں.....؟؟ میں نے کبھی اپنی محبت میں خیانت نہیں کی پھر وہ مجھے کیوں چھوڑ کر جا رہے ہیں. کیا یہ سب ایسے ہی ہونا تھا اگر ایسے ہی ہونا تھا تو مجھے سر سے محبت کیوں ہوئی آخر کیوں آپ نے مجھے سر سے ملایا.....؟؟ صائمہ گلہ شکوہ کرتی نڈھال ہونے لگی.

"اک بار محبت سے آواز تو دی ہوتی
سو بار محبت میں ہم جاں سے گزر جاتے
ملنا جو نہ تھا ممکن رستہ ہی بدل لیتے
دل میں نہ اترنا تھا, دل سے ہی اتر جاتے"

🖤🖤🖤🖤🖤

اسفند نے ہینڈل گھمایا تو خلاف توقع دروازہ کھلتا چلا گیا سامنے ہی وہ اپنا سر گھٹنوں پر

رکھے بیڈ پر بیٹھی تھی. آہستہ سا دروازہ بند کرتے وہ بیڈ کے قریب آ کھڑا ہوا.

دونوں کو ہی ایک دوسرے کی موجودگی کا بخوبی احساس تھا مگر پھر بھی کمرے میں خاموشی کا راج تھا.

ناراض ہو.....؟؟کافی دیر بعد لفظوں کی جوڑ توڑ کرتے اسفند نے پوچھا

نہیں بہت خوش ہوں. ایک اور دفع ماریں، ذلیل کریں. اشمل نے سر اٹھاتے زخمی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا

تمہاری غلطی تھی_____ اسفند کو اشمل کے جواب سے تھوڑی ہمت ملی تو اس کے قریب ہی بیڈ پر بیٹھ گیا.

ہاں ساری غلطی ہی میری تھی نکاح سے لے کر اب تک_____ آج مجھے شدت سے احساس ہوا ہے. اشمل منہ پھیرتی آئینے میں اپنا عکس دیکھنے لگی

نہ تم مجھے سے جھوٹ بولتی، نہ مجھے غصہ آتا ہے. اگر میری جگہ کوئی اور ہوتا تو وہ بھی یقیناً ایسا ہی کرتا. میرا ری ایکشن تمہارے جھوٹ پر بلکل نارمل تھا. اسفند نے ٹھہر

ٹھہر کر مناسب لفظوں سے اپنا دفاع کیا

مگر میں حلفاً کہتی ہوں کہ اگر آپ کی جگہ سر عمران ہوتے تو وہ کبھی ایسا نہ کرتے. وہ غصے میں بھی اخلاق کا دامن نہیں چھوڑتے. اشمل کا جواب ایک بار پھر اسفند کا دماغ گھوما گیا مگر وہ یہ سوچ کر آیا تھا کہ بات نرمی سے کرے گا کیونکہ غصے سے وہ نہیں سنتی لہذا خاموش ہو گیا اور پھر خاموشی نے طوالت اختیار کر لی.

اگر مزید گوہر افشانی نہیں کرنی تو جائیں تاکہ میں بھی جا سکوں_____ اشمل نے سر جھکائے اسفند کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

اشمل کیا ہم نارمل طریقے سے بات نہیں کر سکتے.....؟؟اسفند نے دوستانہ رویہ اپنایا

ہم نارمل ہیں.....؟؟انداز سوالیہ تھا. جس پر اسفند سر کھجانے لگا

اشمل تم میری زندگی میں بالکل زبردستی داخل ہوئی تھی میں نے کبھی نہیں چاہا تھا کہ تمہاری جیسی لڑکی میری شریک حیات بنے. اپنی بات کے آخر میں اسفند نے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اشمل کی طرف دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی

مگر جب شادی ہو گئی ہے تو اب میں چاہتا ہوں کہ یہ رشتہ بنا رہے. تم ایک ذمہ دار لڑکی ہونے کا ثبوت دو. تم بتاؤ کہ تمھیں مجھ سے کیا شکایت ہے اور تم کیا چاہتی ہو .....؟؟اسفند کا لہجہ اب بہت نرم تھا جبکہ اس کا چہرہ تھکاوٹ سے چور تھا.

میں آپ کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی. میں نے باہر کے ملک جانا ہے. مجھے اکیلا رہنا پسند ہے. میں نے شادی ایک گونگے فقیر سے کی تھی نہ کہ انتہائی بدزبان افسر سے _____ اشمل نے سر جھٹکا.

خیر اب یہ تو زیادتی ہے میں ایسا تو نہیں ہوں. میرے محکمے والے مجھے بہت تمیز دار مانتے ہیں. اسفند نے اپنے بکھرے بالوں میں ہاتھ پھیرا

میں آپ کے ساتھ زیادتی کر سکتی ہوں. سوچیں اگر کر سکتی تو آج خاموش رہتی .....؟؟اپنے بارے میں آپ کو بہت غلط فہمی ہے. اشمل نے جتلاتے ہوئے دوبارہ گھٹنوں پر سر رکھ لیا اور پھر کمرہ خاموشی میں ڈوب گیا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کیوں آئے ہیں.....؟؟اش کے پوچھنے پر اسفند نے کمر کے بل لیٹتے ہوئے آنکھیں موند لیں.

دادو نے بلایا ہے نا!!!آپ خود نہیں آئے.اگر آپ خود آتے تو مجھے اچھا لگتا مگر آپ کو میرے رونے کی پرواہ ہی نہیں تھی._____اشمل کو دکھ تھا

مجھے پورا یقین تھا کہ تم رونے دھونے والی لڑکی نہیں ہو.ورنہ یہاں سے جاتا ہی نہ_____رہی بات دادو کے بلانے کی تو ہاں انہوں نے کال کی تھی.اسفند نے اقرار کیا.

جائیں یہاں سے اور مجھے اپنے وعدے کے مطابق طلاق اور ٹیکٹس لے کر دیں تا کہ میں آپ کی زندگی سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے چلی جاؤں.اشمل کے لہجے میں دکھ کے ساتھ ساتھ غصہ بھی تھا.جسے نوٹ کرتے اسفند بے چینی سے اٹھ بیٹھا.

ٹھیک ہے میں تمہارے دونوں مطالبے پورے کر دیتا ہوں مگر ایک شرط پر_____اسفند کے جواب پر اشمل نے چونک کر اسے دیکھا جیسے اُسے اس بات

کی امید نہ تھی.

پہلا سوال_____ اسفند نے اپنی انگشت شہادت کھڑی کرتے کہا

کیا تم مجھ سے طلاق لینے کے بعد عمران سے شادی کرو گی.....؟؟اسفند کے

سوال پر اشمل بہت غور سے اسے دیکھنے لگی پھر ہنستی ہی چلی گئی.

مجھے بچپن سے قائدِ اعظم کی وکالت والی پکچر سے محبت ہے. وہ کتنے خوبصورت لگتے

تھے بلیک کوٹ میں، بلکل کسی ریاست کے شہزادے جیسے، وہ میری پہلی محبت

تھے. پھر اس کے بعد یہ سلسلہ چل نکلا

مجھے دوسری بار مارشل آرٹ کے ماہر "بروسلی" سے عشق ہوا. دن رات ان کی

موویز دیکھتی تھی. کاش میں انھیں ایک بار مل سکتی. اشمل نے آہ بھری.

کالج میں پہنچتے پہنچتے میں "مائیکل جیکسن" کی دیوانی ہو گئی. میں اپنے من ہسند ہیرو

"بریڈپٹ" ساتھ پکچر بنوانی چاہتی تھی. مجھے "امجد اسلام امجد اور فرحت عباس

شاہ" بہت اچھے لگتے ہیں.

میں "شاہد آفریدی" سے ملنا چاہتی ہوں. وہ بہت پیارے ہیں. آج کل میرا تازہ ترین اور پتہ نہیں کتنے نمبر والا عشق "وہاج علی اور احد رضا میر" ہے.

کیا میرا مذہب اور یہ معاشرے صرف پسندیدگی کی بنا کر مجھے ان سے شادی کی اجازت دے گا یا میں اتنی پاگل نظر آتی ہوں کہ ان سے شادی کے لیے اپنا گھر برباد کروں گی.....؟؟

مجھے سر عمران بھی انہی لوگوں کی طرح پسند ہیں اور بس، نہ ان سے زیادہ کچھ ہے اور نہ کم_____ اشمل کی باتیں اسفند کو بلکل اچھی نہیں لگیں.

سر عمران مجھے پرسنلٹی وائز بہت پسند ہیں. میرے خیال سے مردوں کو ویسا ہی ہونا چاہیے. رہی بات شادی کی تو میں آج ایک بات بتا دوں کہ سر نے مجھے شادی کی آفر کی تھی مگر وہ میں نے اپنے گونگے فقیر کے لیے ٹھکرا دی. کیا سمجھے.....؟؟

اشمل کے پوچھنے پر اسفند کی آنکھوں میں حیرت کے تاثرات ابھرے

دوسرا سوال_____ اسفند کی خاموشی پر اشمل نے اس کے آگے چٹکی بجائی جبکہ وہ

بلکل گم صم اسے دیکھ رہا تھا.

تم نے جھوٹ کیوں بولا.....؟؟اسفند نے اپنی الٹے ہاتھ سے اشمل کی انگلیوں کو اپنی گرفت میں لیا جن سے اشمل چٹکی بجا رہی تھی.

میں بتا چکی ہوں مجھے سر پسند ہیں. میں نہیں چاہتی انھیں سزا ہو. دوسرا وہ صائمہ کے شوہر ہیں تو_____ اشمل کا جواب اسفند کو مطمئن کرنے میں ناکام رہا تھا. جس پر وہ خاموش ہو گیا.

بیک گراؤنڈ میں کوئی میوزک یا اشتہار نہیں چل رہے لہٰذا اگلا سوال خود ہی پوچھ لیا کریں. اشمل کے بلانے پر اسفند نے اس کی طرف دیکھا

تم یورپ جا کر کیا کرو گی.....؟؟اسفند کے تیسرے سوال پر اشمل نے کندھے اچکائے

جھاڑو ماروں گی، کسی انگریز کا کتا نہلا دیا کروں گی، بیچارے بوڑھے انگریز کی کیئر ٹیکر بن جاؤں گی یا پھر کسی بڑے سٹور می سیل گرل لگ جاؤں گی. اشمل کے جواب

پر اسفند نے قدرے قریب ہوتے اس کا ہاتھ نرمی اور محبت سے اپنے ہاتھوں میں لیا.

دیکھو تم یہ سب مت کرو. تمہیں جو کچھ بھی چاہیے مجھے بتاؤ میں لا کر دوں گا. تم اس فلیٹ میں رہو اور اسے ایک گھر بنا دو. مکمل گھر جس میں ہم دونوں ہوں اپنے بچوں ساتھ _____ کیا کرو گی طلاق لے کر یوں پردیس میں دھکے کھا کر، اسفند کی بات پر اشمل نے طنزیہ مسکراتے اسے دیکھا

اس آفر کی مدت کب تک ہے کیونکہ آپ بات کر کے مکر جاتے ہیں. سوری میرا مطلب ہے بھول جاتے ہیں. آپ کی ہسٹری چیک کی ہے میں نے _____

اشمل کے سوال پر اسفند نے اس کا ہاتھ چھوڑتے اپنا سر دبایا.

اشمل میں سیدھا سادہ بندہ ہوں. مجھے لفظوں کا جال بننا نہیں آتا. بس آسان لفظوں میں میرا تمہیں طلاق دینے کا کوئی ارادہ نہیں ہے. تم جیسی بھی ہو بس ٹھیک ہو. تمہارے ساتھ میری زندگی گزر جائے گی. گو کہ اس میں ایڈونچرز زیادہ ہوں گے

مگر مجھے قبول ہے. اسفند نے سنجیدگی سے کہا

مگر مجھے قبول نہیں ہے. مجھے ایسا بندہ نہیں چاہیے جو محبت کی باتیں بھی ایسے کرے جیسے خبریں پڑھ کر سنا رہا ہو. نہ کوئی شعر نہ محبوبہ کی تعریف_____ اشمل کے جواب پر اسفند کی نیند سے بند ہوتی آنکھیں پوری کھل گئیں.

اشمل بی بی کہیں تو رُکا کرو، آگے سے آگے اسٹیشن بدلتی رہتی ہو، تم لڑکی ہو یا ٹرین .....؟؟

میں صرف ایک شرط پر آپ جیسے بتمیز زاور انتہائی غیر رومنٹک شخص ساتھ رہوں گی. ایک تو آپ پورے کے پورے اس فلیٹ میں شفٹ ہو جائیں یا مجھے بھی وہاں رکھیں جہاں آپ رہتے ہیں. تاکہ مجھے احساس ہو کہ میں شادی شدہ ہوں. دوسرا آپ سر عمران کے کیس سے دستبردار ہو جائیں. سر مجھے پسند ہیں میں نہیں چاہتی انھیں سزا ہو. بس بات ختم_____ اسفند کا اچھا خاصا موڈ اشمل کی بات سے پھر بگڑنے لگا تھا.

وہ مجرم ہے سزا تو اس کی بنتی ہے یار رررر_____ اسفند نے بے بسی سے اشمل کی طرف دیکھا

وہ آپ کا بھی تو کچھ لگتا ہے. کبھی سوچا ہے کہ آپ اپنے ہی بھائی کو تکلیف دینے پر لگے ہوئے ہیں. اشمل کی بات پر اسفند ایک جھٹکے سے دور ہوا.

عمران اور میرا بھائی.....؟؟ اسفند نے اپنے سینے پر انگلی رکھی.

وہ جس عورت کو آپ اپنی ماں جیسی بتاتے ہیں نا!!!!!_____ وہ اُن کی پھپھو ہیں. جو ان پر جان دیتیں تھیں. آپ کم از کم ان کے احسانوں کا بدلہ ہی دے دیں. اشمل کی بات پر اسفند کے چہرے پر اضطراب بڑھا

اگر میری بات پر یقین نہیں تو ڈاکٹر عمر رانا سے پوچھ لیں کہ عمران کون ہے.....؟؟

وہ کوئی معمولی بیک گراؤنڈ رکھنے والا انسان نہیں ہے. کبھی سوچا ان میں یہ رکھ رکھاؤ کہاں سے آیا ہے.....؟؟

www.novelsclubb.com

وہ ایک شریف اور خاندانی انسان ہیں پیشہ ورانہ مجرم نہیں. جن کے ہاتھوں میں آپ کی تربیت ہوئی ہے. جنھوں نے آپ کو اس مقام پر پہنچایا ہے. وہ سر عمران پر جان چھڑکتی تھیں آخر سر میں کچھ تو خاص تھا نا!!!!_____ جو وہ عورت ایک انسپکٹر اور ایک ڈاکٹر بیٹا ہونے کے باوجود سر عمران کے لیے ترستی تھیں. اشمل کی باتوں سے اسفند کا سر چکرانے لگا

مجھے تو آپ پر حیرت ہے. آپ نے یقیناً سر عمران پر ریسرچ کی ہو گی تو کبھی اُن کی فیملی کے بارے میں جاننے کی کوشش کیوں نہیں کی.....؟؟

(اگر کی ہوتی تو لگ پتہ جاتا. بڑے انسپکٹر بنے پھرتے ہیں. پتہ نہیں کس بے وقوف نے نوکری دے رکھی ہے. اشمل نے آخری جملہ دل میں کہا تھا.) اسفند کو اپنے ارد گرد سب گھومتا ہوا محسوس ہو رہا تھا.

سر ان کے لیے بہت اہمیت رکھتے تھے جنہوں نے آپ کی تربیت کی ہے. ان کے صدقے ہی سر کو چھوڑ دیں.

اشمل کی بات پر اسفند نے سر اٹھا کر اسے دیکھا

اشمل میرا سر درد سے پھٹ جائے گا. آج کا دن ہی منحوس تھا. میں بہت تھک گیا ہوں. آرام کرنا چاہتا ہوں. میں بھی انسان ہوں. تم نے مجھے کیا سمجھ رکھا ہے. مجھے درد نہیں ہوتا. اسفند کے لہجے میں پہلی بار اشمل نے بے بسی محسوس کی.

وہ ایک مجرم ہے اور مجرم کو سزا ضرور ملنی چاہیے بس میں اور کچھ نہیں جانتا. اسفند نے بات ختم کی

مجرم تو میں بھی ہوں. چھوٹے موٹے بے شمار جرم کیے ہیں اور آپ یہ سب باتیں جانتے ہیں پھر.....؟؟ مجھے اس لیے نہیں پکڑ رہے کہ میں آپ کی بیوی ہوں اگر سر عمران بھی آپ کے شوہر یا بیوی ہوتے تو آپ انہیں بھی بخش دیتے

_____ اشمل کی بات پر اسفند نے اسے عجیب نظروں سے گھورا.

ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں.....؟؟ اشمل کنفیوز ہوئی.

میں دیکھ رہا ہوں کہ تم ٹھیک ٹھاک گفتگو کر رہی ہوتی ہو کہ اچانک تمہاری گفتگو

موٹر وے پر جاتے جاتے جی ٹی روڈ پر اتر جاتی ہے. اسفند کے جواب پر اشمل ہنس پڑی.

ہنستی رہا کرو اچھی لگتی ہو. یوں منہ نہ بنایا کرو. اسفند کے کومنٹس پر اشمل دوبارہ سنجیدہ ہو گئی.

سوری مجھے تم پر ہاتھ نہیں اٹھانا چاہیے تھا مگر میں اس وقت اپنے قابو میں نہیں تھا.

اسفند نے اپنے پاؤں کارپٹ پر بے چینی سے رگڑے

میں نے تو سنا تھا کہ آپ دوسروں کو قابو میں رکھتے ہیں تو اپنے اوپر اختیار نہیں.

اشمل کے سوال پہ اسفند ہلکا سا مسکراتے ہوئے تکیہ کھینچ کر پاؤں لٹکاتے بیڈ پر لیٹ گیا.

اگر ایک کپ چائے مل جائے تو مہربانی ہو گی ورنہ لائٹ بند کر دو مجھے شدید نیند آ رہی ہے. اسفند نے آنکھیں موندتے نیند بھری آواز میں کہا

اپنے کمرے میں جا کر سوئیں یہ میرا کمرہ ہے. اشمل نے اسے سوتا دیکھ کر ہلایا

یہ میرا کمرہ ہی ہے. نیند سے بوجھل آواز میں جواب آیا اشمل کچھ دیر اسے گھورتی رہی پھر بستر سے اترنے لگی تبھی اسفنف نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا

چپ چاپ یہاں میرے پاس بیٹھی رہو. خبردار جو کمرے یا فلیٹ سے باہر جانے کا سوچا بھی_____ آواز میں وارننگ تھی.

اتنی رات کو میرا بھاگنے کا ارادہ فی الحال کینسل ہے. اشمل بتاتے ہوئے ہاتھ چھڑانے لگی

میں بھاگنے بھی نہیں دوں گا. یہاں میرے پاس ہی بیٹھی رہو. نیند آئے تو سو جانا نہیں تو میرا سر دبانا. اسفند نے اس کے ہاتھ پر اپنی گرفت مزید مضبوط کی.

گلا نہ دبا دوں.....؟؟ اشمل نے خود کلامی کی

جو مرضی ہے کرو مگر مجھے سونے دو سخت نیند آ رہی ہے. اسفند کو اشمل کی بڑ بڑاہٹ سہی سنائی تو نہ دی مگر اسے اشمل کے جذبات سمجھ آ رہے تھے جس پر وہ مسکراتا نیند کی وادیوں میں ڈوب گیا.

🖤🖤🖤🖤🖤

گھپ اندھیری کوٹھڑی میں بیٹھا وہ زمین پر انگلی سے بار بار ایک نام لکھ رہا تھا مگر نہ تو وہ شخص اس کی یہ حرکت دیکھ کر خوش ہو سکتا تھا اور نہ ہی اس کی کسی مدد کے لئے آ سکتا تھا. بار بار آنکھوں سے بارشوں کے قطرے کی مانند آنسو اس نام پر گر رہے تھے.

جب تم زندہ تھی تو میں ہر وقت یہی سوچتا رہتا تھا کہ کون سا لمحہ ہو میری جان تم سے چھوٹ جائے. یہاں تک کہ تنگ آ کر میں نے اپنے ان ہاتھوں سے تمہاری جان لے لی. عدیل نے اپنے ہاتھوں کی ہتھیلیاں کھولتے ہوئے انہیں دیکھا

www.novelsclubb.com

کاش میں ایک بار جان سکتا تھا کہ تمہاری میری زندگی میں کیا اہمیت ہے.....

؟؟تم ایک ایسے درخت کی مانند تھی جس کے سائے نے مجھے ہر طرح کی سخت دھوپ سے بچایا ہوا تھا. تمہیں ایک ایسا بادل تھی جو میرے اوپر خوشیاں برساتا تھا. آج اگر تم زندہ ہوتی تو کسی کی مجال نہ تھی جو مجھے حال میں پہنچاتا. میں دو دن گھر نہ

آتا تھا تو تم کتنی بے چین بے قرار ہو جاتی تھی مگر اس وقت مجھے تم پر سخت غصہ آتا تھا کہ کیا میرے پیچھے پڑی رہتی ہو. مگر اب جب مجھے پوچھنے والا کوئی نہیں کہ میں کس حال میں ہوں کیوں ہوں تو مجھے شدت سے تمہاری یاد آ رہی ہے عدیل نے اپنی آنکھیں صاف کیں

عمران نے میرے ساتھ اچھا نہیں کیا.....؟؟عدیل نے مدھم آواز نے سرگوشی کی

کیا تم نے میرے ساتھ اچھا کیا ہے.....؟؟اسے اپنے بہت قریب سے عذرا کی آواز سنائی دی تو وہ گھٹنوں پر سر رکھ کر رونے لگا

عذرا مجھے معاف کر دو. کاش تم واپس آسکتی تو میں ہر قیمت پر تمہیں واپس لے آتا مگر افسوس کہ گیا وقت ہاتھ نہیں آتا. عدیل نے سر اٹھا کر اوپر کی طرف دیکھا جہاں سوائے اندھیرے کے کچھ نہیں تھا

اگر تم مجھے سن رہی ہو تو پلیز مجھے معاف کر دو_____ عدیل کے رونے کی آواز

اب پورے سیل میں گونجنے لگی تھی

پتا نہیں تو کیا چیز ہے کتنی بار کہا ہے یوں رویا نہ کر، تیری وجہ سے ہماری نیند خراب ہوتی ہے اور دوسرے سیل میں قید قیدی بھی متاثر ہوتے ہیں. ایسا لگتا ہے جیسے تو گیدڑوں کی نسل سے ہے رو رو کے منحوسیت ڈال دیتا ہے. ایک سپاہی نے غصے سے سلاخوں پاس کھڑے ہوتے ہوئے عدیل کو ڈانٹا

کیا کروں مجھے سکون نہیں مل رہا. عدیل نے بے بسی سے سپاہی کی طرف دیکھا جو اسے ہی گھور رہا تھا

اگر اتنا ہی بے سکون ہو تو نماز پڑھا کرو. اللہ تجھ پر رحم کرے گا. بے شک وہی دلوں کو سکون دیتا ہے. ایک اور سپاہی جو قدرے بڑی عمر کا تھا عدیل کی بات سن کر اس کے قریب ہی رک گیا.

مجھے اللہ کے آگے جاتے ہوئے شرم آتی ہے. میں کس منہ سے اس کے پاس جاؤں .....؟؟ عدیل نے شرمندگی سے اپنا سر جھکایا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اللہ کو اپنے گنہگار بندے بہت پسند ہیں. تم سکون کے لیے رب کو یاد کیا کرو. سپاہی کو اس کی حالت پر ترس آیا جس پر عدیل خاموشی سے سر جھکا کے دوبارہ عذرا کا نام زمین پر لکھنے لگا

مجھے اسے دیکھ کر دکھ ہوتا ہے. جب نیا نیا آیا تھا تو کتنا شور کرتا تھا. کیسی بڑی بڑی باتیں کرتا تھا مگر اب دیکھو موت کا ڈر کیسے انسان کے کس بل نکال دیتا ہے. سارا غرور خاک میں مل جاتا ہے. پہلے سپاہی نے افسوس سے سر نفی میں ہلاتے ہوئے دوبارہ راہداری کا رخ کیا جبکہ دوسرا سپاہی اسے ہی دیکھتا رہا

اگر اتنی ہی بیوی سے محبت تھی تو اسے قتل کیوں کیا.....؟؟ سپاہی کی آواز پر عدیل نے اس کی طرف دیکھا

تب وہ مجھے اچھی نہیں لگتی تھی. عدیل کے جواب پر سپاہی ہنس دیا.

مرنے کے بعد زیادہ خوبصورت ہو گئی ہے جو تمہیں اس سے اب محبت ہوئی ہو گئی ہے. سپاہی کا انداز تمسخرانہ تھا.

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

نہیں مرنے کے بعد مجھے احساس ہوا کہ وہ میرے لیے کتنی ضروری تھی. کبھی کبھی ہم اپنے ہاتھوں سے اپنا آرام و سکون برباد کر لیتے ہیں اور ہمیں احساس تب ہوتا ہے جب وقت گزر جاتا ہے. عدیل کے لہجے میں حسرت تھی.

اپنے سالے سے معافی مانگ لو شاید وہ تمہیں معاف کر دے ورنہ دوسری صورت میں یہاں ہی سڑتے رہو گے. میں نے نیوز میں دیکھا ہے وہ ملک سے باہر جا رہا ہے. سپاہی کی اطلاع پر عدیل نے جھٹکے سے سر اٹھایا اس کی آنکھوں میں موت کا ڈر ہچکولے لے رہا تھا.

اگر عمران ایک دفعہ باہر چلا گیا تو کبھی واپس نہیں آئے گا اور میں یہاں کتے کی موت مارا جاؤں گا. وہ میری معافی کبھی قبول نہیں کرے گا. اب تو عذرا بھی نہیں رہی وہ کسی اور کی سنے گا بھی نہیں_____ عدیل نے دل میں سوچتے ہوئے دوبارہ سر جھکایا ہی تھا کہ اچانک جھٹکے سے اوپر دیکھتے مسکرا دیا.

ایک شخص ابھی بھی ایسا ہے جس کی وہ بات مانتا ہے حالانکہ وہ خود بھی یہ بات

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

نہیں جانتا. عدیل نے صائمہ کا سوچتے ہوئے سلاخوں سے باہر دیکھا جہاں امید کی ایک کرن جگمگا رہی تھی.

🖤🖤🖤🖤🖤

کب سے فون کر رہا ہوں بندہ کم از کم اٹھا کر اتنا ہی بتا دیتا ہے کہ میں مصروف ہوں. اسفند نے فون اٹینڈ ہی کیا تھا کہ ارحم کی غصیلی آواز کان میں پڑی

فون تو میں تب اٹھاتا نا!!!!!!اجب میں اس قابل ہوتا. اسفند نے نیند بھری آنکھوں کو ملتے ہوئے اپنی جمائی روکی

اور آپ اس قابل کیوں نہیں تھے.....؟؟ارحم کے سوال پر اسفند نے مسکراتے ہوئے کمرے میں اشمل کو ڈھونڈنا چاہا جس میں وہ ناکام رہا.

یار ادھر آیا ہوا تھا تو نیند آ گئی_____ اسفند نے اٹھتے ہوئے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائی

کہاں آئے ہوئے تھے.....؟؟ارحم نے قدرے دھیمے مگر شکی لہجے میں پوچھا تو

اسفند ہنس دیا.

بڑی ہنسی آرہی ہے کہیں چندہ بائی کے پاس تو نہیں پائے جارہے. کل تک تو موسم خاصا گڑ بڑ تھا اور آج_____ ارحم نے بات ادھوری چھوڑی

یار اپنے فلیٹ پر ہوں. رات دادو نے کال کی تھی کہ آکر_____ اسفند نے ابھی اتنا ہی کہا تھا کہ ارحم بیچ میں بول پڑا

آکر اپنی بیگم کو منالو کہیں بھاگ نہ جائے_____ ارحم کی بات پر اسفند کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا.

یار تو مان نہ مان مگر تیرا اشمل کے ساتھ ضرور خون کا رشتہ ہے نہیں تو تم دونوں دودھ شریک بہن بھائی پکے ہو. تم دونوں ایک جیسا کیسے سوچ لیتے ہو.....؟؟

اسفند سیدھا ہو کر بیٹھ گیا.

اس میں بہن بھائی والی کیا بات ہے. جو ایک دفعہ آپ کی بیوی محترمہ سے مل لے وہ آسانی سے بتا سکتا ہے کہ کن حالات میں وہ کیا کریں گی مگر آپ ساتھ رہتے ہوئے

بھی میں آپ کے بارے میں بتانے سے قاصر ہوں پوچھو گے نہیں کہ کیوں .....؟؟ارحم کے لہجے میں شرارت تھی

اگر میں نہیں پوچھوں گا تو کون سا تم نہیں بتاؤ گے_____ اسفند نے دوبارہ ٹیک لگائی

بس کیا کروں سچی بات میرے منہ سے پھسل جاتی ہے.ارحم نے اپنا سر کھجایا کوئی کام ہے یا ویسے ہی صبح صبح میرے کانوں کو سزا دے رہے ہو.اسفند نے کمبل پیچھے کرتے ہوئے بیڈ سے نیچے ٹانگیں لٹکائیں.

جناب کو یہ بتانا تھا کہ عمران صاحب کو کروٹ نے باعزت بری کر دیا ہے اور عدیل کی گردن بری طرح پھنس گئی ہے.ارحم اب بالکل سنجیدہ تھا.

تو بالآخر عمران بچ نکلنے میں کامیاب ہو گیا.اسفند کا لہجہ ایک دم بدلا تھا.

وہ بہت شاطر ہو یا نہ ہو اس بات کا مجھے نہیں پتا مگر اتنا ضرور جانتا ہوں کہ بڑا مجرم ہمارے ملک کے قانون سے بڑا ہوتا ہے لہٰذا ہمارا قانون اسے پکڑنے سے قاصر ہے

دیکھنا اب پہلی فلائٹ سے باہر بھاگ جائے گا. ارحم کے جواب پر اسفند سلیپر پہننے لگا

تجھے حیرت نہیں ہوئی اور نہ ہی غصہ آیا ہے مگر کیوں.....؟؟ارحم نے حیرت

سے پوچھا

یار میں اس عمران نامی بلا سے تنگ آگیا ہوں. اچھا ہو جلد از جلد یہاں سے دفع ہو

جائے. میری زندگی میں بھی سکون آئے. خامخواہ وہ اس کی وجہ سے مجھ سے ناراض

رہتی ہے. اسفند آئینے کے آگے کھڑا اپنا جائزہ لینے لگا

"وہ" مطلب آپ کی "وہ" _____ ارحم نے تصدیق چاہی

"قصہ محبّت آگے ہی نہ بڑھ سکا_____ ہم ان کا احترم ہی کرتے رہ گئے"

ارحم نے لہک کر شعر پڑھا

ارحم مصالے کا ڈبہ اب کتنے کا آتا ہے.....؟؟اسفند نے سنجیدگی سے پوچھا

یار مہنگا ہو گیا ہے ویسے بھی رمضان آرہا ہے تو اب کیا بتاؤں.....؟؟ارحم دکھی

ہوا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اور لیموں کا کیا حساب ہے.....؟؟اسفند نے اپنی گردن دائیں بائیں ہلاتے ہوئے پوچھا

وہ میرے خیال سے ابھی اتنے مہنگے نہیں ہوئے. چاند نکلنے کی دیر ہے. پھر دیکھنا سبز مرچ، دھنیا، پیاز اور آلو ان کے ریٹ کہاں جاتے ہیں. ویسے تم کیوں پوچھ رہے ہو .....؟؟ارحم کو اچانک اسفند کے سوالوں پر حیرت ہوئی

میں نے عرض کرنی تھی کہ یہ چیزیں اگر تم چاٹ میں ڈال کر کھاؤ تو تیرے لیے زیادہ مفید ثابت ہوں گی. اپنا مصالحہ اپنے پاس رکھا کر، میرے زخموں پر چھڑکنے سے پرہیز کیا کر_____ اسفند نے ایک ایک لفظ قدرے چبا کر ادا کیا اور کال کاٹ دی. ارحم نے حیرت سے پہلے موبائل کی بلیک سکرین کو دیکھا پھر بات سمجھ آنے پر ہنستا ہی چلا گیا

اسفند فریش ہو کر کمرے سے باہر نکلا تو سارے فلیٹ میں مزے دار سی خوشبو پھیلی

ہوئی تھی. رات کو بھی اس نے کچھ نہیں کھایا تھا لہذا اس خوشبو سے اس کی بھوک مزید چمکنے لگی. لاؤنج میں جھانکا تو دادو بڑے مزے سے بیٹھیں پکوڑوں کے انصاف کر رہی تھی. اسفند اپنا گلا صاف کرتا ان کے قریب آ بیٹھا

دادو کیا کر رہی ہیں.....؟؟ اسفند نے اپنائیت سے پوچھا

بارش ہو رہی تھی تو میں نے اشمل سے کہہ کر پکوڑے بنوائے ہیں. دادو کے جواب پر اسفند نے چونک کر کھڑکیوں کی طرف دیکھا جن پر سفید جالی دار پردے پڑے تھے

کیا واقعی بارش ہو رہی ہے.....؟؟ اسفند نے زیر لب دہرایا

مجھے اس جملے کی انگریزی نہیں آتی. تو ایسا کر اشمل سے جا کر پوچھ لے. ادادو نے مزے سے پکوڑے کھاتے جواب دیا جبکہ اسفند حیران پریشان سا کچن کی طرف چل دیا جہاں اشمل پکوڑے بنانے میں مصروف تھی کیونکہ اسفند کی طرف اس کی کمر تھی اس لیے وہ اس کی آمد سے بالکل بے خبر تھی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

مجھے بھی کچھ کھانے کو ملے گا.....؟؟اسفند فرش فرش ساشلف ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا.

میں نے اپنے اور دادو کے لیے بنائے ہیں اور آپ دوسروں کے لیے بنائے گئے کھانے کو نہیں کھاتے. یہی کہا تھا نا!!!پچھلی بار_____ اشمل نے پکوڑے کڑاہی سے نکالتے ہوئے جواب دیا

ہاں یہی کہا تھا مگر میں تمہارے حصے کی چیز تو کھا سکتا ہوں. انداز خاصا جتانے والا تھا.

جس پر اشمل نے اس سے ہے تیوری چڑھا کر دیکھا

مجھے بھوک لگی ہے یا اپنے لیے اور بنالو یا پھر مجھے کچھ اور بنا دو. ورنہ میں آج تمہیں کھا جاؤں گا. اسفند قدم قدم چلتا اس کے پیچھے آ کھڑا ہوا. چہرے پر بڑی دلفریب مسکراہٹ تھی جو آج سے پہلے اشمل نے نہیں دیکھی تھی.

خیر ہے یہ "ہلاکو خان" سے ڈارکٹ "شاہ رخ خان" پر چھلانگ لگائی ہے. اشمل نے پکوڑوں والی پلیٹ ٹرے میں رکھی اور فریج سے کیچپ نکالنی لگی.

میں نے سوچا آخر زندگی کب تک ایسے ہی روکھی پھیکی سی گزاروں گا. جب اللہ نے دھنک کے رنگوں جیسی بیوی دے رکھی ہے تو اُس کی اس نعمت سے فائدہ اٹھانا چاہیے. اسفند کی بات پر اشمل کے کیچپ ڈالتے ہاتھ تھمیں اور ماتھے پر ڈھیروں بل نمودار ہوئے.

میں بے وقوف نہیں ہوں کیا بات ہے.....؟؟م

اشمل نے کمر پر ہاتھ رکھتے پلٹ کر پوچھا

(کاش تم بیوقوف ہوتی. اسفند نے دل میں سوچتے اسے دیکھنے لگا)

آگے سے ہٹیں. اشمل نے ٹرے اٹھاتے کہا

www.novelsclubb.com

سوری میرا اب آگے سے ہٹنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے. میں نے رات تمہارے اور اپنے بارے میں بہت سوچا ہے. اسفند نے ٹرت پکڑتے واپس شلف پر رکھی.

رات تو آپ دو منٹ کے اندر اندر سو گئے تھے اور آپ کے خراٹوں کی آواز پورے کمرے میں انتہائی ہیبت ناک انداز میں گونج رہی تھی. جس سے ڈر کے میں نے

رات دادو کے کمرے میں گزاری ہے. تو سوچا کب تھا.....؟؟اشمل کا انداز طنز بھرا تھا

اشمل اگر میں اپنے خراٹوں کا علاج کر لوں تو تم میرا کمرہ اور ساتھ کبھی نہیں چھوڑوں گی. اسفند نے اپنا ہاتھ اشمل کے آگے پھیلاتے سنجیدہ لہجے میں پوچھا

یہ کتنا بے ہودہ سٹائل ہے پروپوز کرنے کا_____ اشمل نے منہ بنایا

چلو تم خود ہی بتادو کہ کیسے کہوں.....؟؟اسفند نے اپنے ہاتھ سینے پر باندھے

مجھے نہیں پتہ_____ اشمل کندھے اچکاتے ٹرے لیے سائیڈ سے جانے لگی تو اسفند نے اس کے راستے میں حائل ہو گیا.

اشمل میرے خیال سے ہمیں اب یہ بلی چوہے والا کھیل ختم کر دینا چاہیے. زندگی اتنی بیکار چیز نہیں کہ اسے یوں برباد کیا جائے. میں اب تمہارے اور اپنے رشتے کو لے کر بہت سنجیدہ ہوں. جو وقت ضائع ہو گیا سو ہو گیا مگر اب اور نہیں. اسفند کی سنجیدگی پر اشمل خاموش ہو گئی

تمہارے لاڈلے چہتے سر عمران اس ملک سے بھاگنے کی تیاری کر رہے ہیں اور میں چاہتا ہوں جیسے ہی وہ شخص اس ملک سے باہر جائے وہ ہماری زندگیوں سے بھی ہمیشہ کے لیے چلا جائے ورنہ میں اسے مار دوں گا. مجھے ایسا لگتا ہے. اسفند کا لہجہ ایک دم سخت ہوا تھا

سر باہر جا رہے ہیں. اشمل نے خود کلامی کی

جی جناب_____ کیا اب ہم اپنی زندگی شروع کر سکتے ہیں.....؟؟اسفند ہنوز اپنی بات پر قائم تھا

صائمہ کو بھی ساتھ لے کر جائیں گے.....؟؟اشمل نے سوالیہ نظروں سے اسفند کو دیکھا

تمہیں سب کی فکر ہے سوائے میرے_____ میں اپنے بارے میں پوچھ رہا ہوں اور تمہیں اس کی بیوی کا غم کھائے جا رہا ہے. کیوں دماغ خراب کرتی ہو.....؟؟

اسفند کو غصہ آیا.

میں نے بھی اس ملک سے باہر جانا ہے. مجھے یورپ دیکھنے کا شوق ہے. اشمل نے کن انکھیوں سے اسفند کو دیکھا

بی بی تمہارے دماغ کی وائرنگ یقیناً شارٹ ہے. جسے اب میں خود ٹھیک کروں گا. یورپ دیکھنے کا شوق چڑھا ہوا ہے اور گھر بسانے کا ہوش نہیں. پہلے وہ کام کرتے ہیں جو ضروری ہو پھر دونوں مل کر باہر جائیں گے. ٹھیک ہے. اسفند کی بات پر اشمل نے خاموشی سے اسے دیکھا

چلے آئیں پہلے پکوڑے کھا لیتے ہیں پھر اس بارے میں بات کریں گے. اشمل سنجیدگی سے کہتی کچن سے باہر چل دی

میں نے تو سنا تھا کہ ایسی سچویشن میں کہتے ہیں کہ پہلے کچھ میٹھا ہو جائے_____

اسفند کی بڑبڑاہٹ پر اشمل مسکرا دی.

تم دونوں اتنی دیر سے کچن میں کیا کر رہے تھے.....؟؟ دادو نے دونوں کو گھورتے ہوئے پوچھا

اب یہ بھی بتانا پڑے گا_____ اشمل نے غصے سے ٹرے میز پر رکھی

ہاں نہیں تو اور کیا_____ کیا اب تم مجھ سے اپنی باتیں چھپاؤ گی.....؟؟ داد و

نے فورا بلیک میلنگ شروع کی

چھوڑیں داد و پہلے پکوڑے کھا لیتے ہیں. اس سے پہلے کے اشمل کوئی فضول جواب

دیتی اسفند بول پڑا

مجھے ایسا شوہر نہیں چاہیے جو اپنی بیوی کے حق میں بول نہ سکے. ڈرپوک_____

اشمل نے غصے سے اسفند کی طرف دیکھا

بیوی_____ کہاں ہے بیوی.....؟؟ میں کل رات سے اپنی بیوی کو تلاش کر رہا

ہوں مگر مجھے وہ نظر نہیں آ رہی تو کس کے حق میں بولوں.....؟؟ اسفند نے

پکوڑے کھاتے جواب دیا

میں کیا ہوں.....؟؟ اشمل نے جارحانہ انداز میں اسفند کی طرف رخ کیا

کیا ہو.....؟؟ اسفند انجان بنا

مجھے نہیں رہنا اس ساتھ، .ابھی کچن میں بڑی بڑی باتیں کر رہا تھا اور اب

_____ اشمل دکھی سی شکل بنا کر بیٹھ گئی جس پر اسفند مسکراتے ہوئے اپنی جگہ

سے اٹھا اور اس کے قریب آ بیٹھا

خود زرا سا تنگ کیا ہے تو برداشت نہیں ہوا اور جو سارا دن ہمارے دماغ کی دہی بناتی

رہتی ہو اس کا کیا.....؟؟اسفند نے محبت سے اشمل کے آگے پکوڑوں کی پلیٹ

رکھتے کہا

مجھے آئندہ تنگ مت کرنا ورنہ_____ اشمل نے کہتے پاس پڑا کشن اٹھا کر اسفند

کی طرف پھینکا جسے اس نے باآسانی کیچ کر لیا.

www.novelsclubb.com

دادو دونوں کو دیکھ کر مسکرا رہیں تھیں. جبکہ اشمل نے ناراضگی سے اسفند کو دیکھا تو

اس نے اپنے کان پکڑ لیے.

دونوں طرف سے "انا" کی برف پگھلنے لگی تھی. جس نے کچھ وقت تو لینا تھا مگر پھر

سب دھل جانا تھا جیسے باہر برستی بارش نے سب دھو دیا تھا.

🖤🖤🖤🖤🖤

عمران نے آخری بار اپنے کمرے کو دیکھا اور کچھ دیر دیکھتا ہی رہا. پھر چپ چاپ اپنا بیگ لے کر باہر نکل آیا.

بہت محبت سے میں نے یہ گھر اپنے اور آپا کے لیے بنوایا تھا. جس دن ہم یہاں شفٹ ہوئے تھے آپا بہت خوش تھیں. عمران دل میں سوچتا سیڑھیاں اترنے لگا

مالک ہم سب آپ کے جانے سے اداس ہو جائیں گے. ہم آپ کو بہت یاد کریں گے. مالی بابا نے محبت سے کہا جبکہ باقی نوکر ایک قطار میں کھڑے عمران کا انتظار کو دیکھ رہے تھے.

www.novelsclubb.com

کوئی کسی کو یاد نہیں کرتا یہ سب کہنے کی باتیں ہیں. آپ لوگ صائمہ بی بی کا خیال رکھیے گا. میں فون کرتا رہوں گا. عمران نے کلائی پر بندھی گھڑی کو دیکھتے ہوئے سب کو جانے کا اشارہ کیا.

گاڑی نکالو_____ ڈرائیور کو حکم دیتے ہی وہ مڑا تو نظریں صائمہ سے جا ٹکرائیں.

جس کا حلیہ اور آنکھوں کی حالت اس کے رتجگے کی گواہی دے رہیں تھیں.

سر پھر آپ نے پکا جانے کا فیصلہ کر لیا ہے. صائمہ نے اداسی سے پوچھا

اور کیسے اور کس زبان میں بتاؤں کہ تمہیں یقین آجائے. عمران نے ڈرائیور کو

جانے کا اشارہ کرتے ہوئے آہستہ آواز میں کہا. نہ چاہتے ہوئے بھی عمران کو پہلی بار

اس پر ترس آیا جو غلط سفر کی مسافر تھی.

کیوں اپنے اوپر ظلم کرتی ہو. خود سے محبت نہیں ہے. ایسا نہ کیا کرو. کئی بار منع کیا

ہے تمہیں مگر_____ تمہیں یوں دیکھ کر اپنا آپ مجرم سا لگنے لگتا ہے. عمران

کی آواز پر صائمہ نے اسے نظر اٹھا کر دیکھا

سر میرے بس میں نہیں ہے. مجھے آپ سے بہت محبت ہے یہ جانتے ہوئے بھی کہ

میں آپ کے قابل نہیں. پلیز ز ز مجھے چھوڑ کر مت جائیں نا!!!!_____ منت ہی

منت تھی.

میرے یہاں رہنے سے تمہیں کونسا کوئی فائدہ مل رہا تھا جو یوں کہہ رہی ہو. عمران

کی بات پر صائمہ مسکرائی.

سر آپ میری آنکھوں کے سامنے ہوتے ہیں. آپ کی آواز میرے کانوں میں پڑتی ہے. جب کسی وقت پکاروں تو آجاتے ہیں. میرے لیے اتنا ہی کافی ہے. اس سے زیادہ کی تمنا نہیں. مگر آپ جب آنکھوں سے اوجھل ہو جائیں گے تو میں کیا کروں گی.....؟؟

میرے کانوں کو آپ کی آواز سنائی نہیں دے گی تو_____ صائمہ کی آواز بولتے بولتے دبنے لگی تھی.

صائمہ نہ خود پریشان ہو اور نہ مجھے کرو. یہ کام ایک حد میں اچھا لگتا ہے جبکہ تم حد سے گزر جاتی ہو. اپنا خیال رکھنا میری فلائیٹ کا وقت ہو رہا ہے. عمران نے گھڑی کی طرف دیکھا

سر مت جائیں نا!!!!!_____ صائمہ نے عمران کے پاؤں پکڑے جس پر اسے حیرت کا شدید جھٹکا لگا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اٹھو نیچے سے، یوں اپنے آپ کو ارزاں نہیں کرتے. عمران نے بازو سے پکڑتے صائمہ کو اٹھایا تو وہ اس کے سینے لگی زور زور سے رونے لگی

کیا کروں میں تمہارا، پاگل لڑکی_____ عمران نے خود سے جدا کرتے آنسو صاف کیے.

سوری سر_____ صائمہ فوراً معزرت کرتی پیچھے ہوئی جس پر عمران نے ایک افسوس بھری نظر اس پر ڈالی.

اپنا خیال رکھنا. یہ گھر اور میرا بزنس تمہارا ہے. مجھے رانا ہاؤس نہ جانا ہوتا تو کچھ دیر اور تمہارے پاس رکتا مگر_____ عمران کی بات پر صائمہ نے سر ہلایا اس کی حالت اِس وقت قابل رحم تھی.

عمران کچھ دیر اسے کھڑا دیکھتا ہے جس نے خود کو اس کی محبت میں برباد کر لیا تھا.

پھر چپ چاپ نکل گیا. عمران کے جاتے ہی صائمہ کو اپنے جسم سے روح نکلتی ہوئی محسوس ہوئی.

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بڑی مشکل سے وہ اپنے مردہ وجود کو گھسیٹ کر کمرے تک لائی. عنزان کو جاتے ہوئے وہ نہیں دیکھ سکتی تھی. مگر گیٹ کھلنے اور گاڑی کی آواز پر وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی. جانے والا جا چکا تھا کبھی نہ لوٹ آنے کے لیے_____ پیچھے صرف یادیں اور تنہائی تھی.

🖤🖤🖤🖤🖤

عمران جب رانا ہاؤس پہنچا تو بہت سے ماضی کے دریچے خود بخود ہی کھلنے لگے. وہ لان اب بھی ویسے کا ویسا ہی تھا جہاں وہ اپنی پھوپھو اور آپا ساتھ کھیلتا تھا. لان عبور کرتے ہی سامنے لاؤنج تھا. جہاں ایک بار اس کی سالگرہ پھوپھو نے بہت دھوم دھام سے منائی تھی.

www.novelsclubb.com

عمران کو تب یہ رانا ہاؤس بہت بڑا لگتا تھا مگر اب جب اس کا اپنا گھر اس رانا ہاوس سے کئی گناہ زیادہ رقبے پر مشتمل تھا تو یہ مکان اسے بہت چھوٹا اور سادہ لگ رہا تھا. جس پر عمران کو حیرت ہوئی کہ وہ اس سے متاثر تھا.

عمران کو دیکھتے ہی ایک نوکر باادب انداز میں اس کے قریب آیا اور جس کے چہرے پر عمران کے لئے سناشائی کی رمق تھی جیسے وہ عمران کو پہچاننے کی کوشش کر رہا ہو.

صدیق بابا ایسا کریں کہ عمر کو بتائیں کہ نیچے میں آیا ہوں. عمران نے جب نام لے کے پکارا تو وہ مسکراتے ہوئے اسے گلے ملنے لگے.

بی بی جی نے آپ کو آخری دم تک بہت یاد کیا. کاش آپ ان کی زندگی میں آتے.

صدیق بابا کہتے ہوئے عمر کو بلانے چلے گے جبکہ عمران لاؤنج کا جائزہ لینے لگا جہاں اب تک کوئی خاص تبدیلی رونما نہیں ہوئی تھی.

اوپر میرے کمرے میں آجاتے آپ کو کون سا راستوں کا نہیں پتہ.....؟؟

عمر نے سیڑھیاں اترتے عمران پر چوٹ کی.

میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے یہ بتاؤ کیا چیز دی تھی.....؟؟ عمران کا انداز خاصا اجنبی تھا

بیٹھو تو سہی_____ عمر نے صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کیا جس پر عمران نے ہاتھ سے

منع کر دیا.

میری فلائٹ ہے مجھے جانا ہے. عمران کے انکار پر عمر بیٹھتے بیٹھتے رک گیا.

میں نے ٹی وی پر دیکھا تھا کافی مصروف اور مشہور ہو گئے ہو. عمر نے اپنی پاکٹ میں ہاتھ ڈالتے کہا

مطلب کی بات کرو میں یہاں تمہارے ساتھ گزارنے نہیں آیا. عمران نے تلخ لہجے میں جواب دیا.

پوچھو گے نہیں کہ کیا ہوا تھا انہیں.....؟؟ عمر نے عمران کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھا.

www.novelsclubb.com

نہیں_____ عمران نے رخ موڑتے اپنے جذبات کو لگام دی جو یہاں آتے ہی بے قابو ہو رہے تھے.

انہیں کوئی بیماری نہیں تھی بس تمہارا روگ لگ گیا تھا. تمہاری جدائی نے انہیں مار ڈالا. نہ تم انہیں چھوڑ کے جاتے اور نہ وہ مجھے_____ عمر کی بات پر عمران نے

اسے دیکھا

انہیں مجھ سے محبت تھی ہی نہیں جس سے تھی وہ اس کے پاس رک گئی. لہذا اپنا ڈرامہ بند کرو. عمران نے سر جھٹکا

وہ مرتے دم تک تمہیں یاد کرتی رہیں. تمہارے لوٹ آنے کی آس تھی انہیں _____ عمر نے پھر کہنا شروع کیا

میرا خیال ہے کہ میں نے یہاں آکر بہت بڑی غلطی کی ہے. چلتا ہوں. عمران نے کالا چشمہ آنکھوں پر لگایا

رکو یہ انہوں نے تمہاری بیوی کے لیے دیا تھا. انہوں نے آج تک مجھے اپنی کوئی چیز نہیں دی. میرے پاس جو بھی تھا یا ہے. وہ میرے باپ کی وراثت تھی. عمر نے جتلایا

یہ چین میں نے ہی انہیں لے کر دی تھی. عمران نے چین پکڑتے ہوئے بے دھیانی میں کہا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بس پھر تم نے ساتھ ہی کوئی تعویذ بھی کر دیا ہو گا کہ وہ مرتے دم تک تمہاری رہیں. عمر کے کہنے پر عمران نے سرخ ہوتیں آنکھوں سے اسے دیکھا اور باہر کی طرف بڑھ گیا.

گاڑی تیزی سے ایئرپورٹ کی طرف رواں دواں تھی جبکہ عمران چین ہتھیلی پر رکھے کچھ سوچ رہا تھا. عمر کے الفاظ کی بازگشت اسے سنائی دے رہی تھی کہ "انسان بیماری سے نہیں جدائی سے مرتا ہے" اگر وہ بھی مر گئی تو.....؟؟ عمران نے اپنی سوچ پر بے چینی سے سر جھٹکا

جھوٹ کہتا ہے عمر کے انہیں مجھ سے محبت تھی اگر تھی تو بلا لیتی میں کون سا دور تھا .....؟؟ سب بہانے ہیں میں نہیں مانتا اس کی کسی بھی بات کو_____ عمران سب دلائل رد کر رہا تھا یہ جانتے ہوئے بھی کہ عمر سچ کہہ رہا تھا. تبھی گاڑی ایک جھٹکے سے رکی.

صاحب ایئرپورٹ آگیا ہے. شوفر کی آواز پر عمران نے سر ہلاتے باہر کی طرف دیکھا

صائمہ روتے روتے کب سوئی اسے خود بھی معلوم نہ ہوا مگر جب پیاس کی شدت سے آنکھ کھلی تو اس کے اوپر نرم و ملائم کمبل موجود تھا. پورے کمرے میں نائٹ بلب کی دھیمی سی روشنی پھیلی ہوئی تھی. چند لمحے اسے یہ سمجھنے لگے کہ وہ کہاں ہے پھر عمران کی یاد آتے ہی وہ دوبارہ رونے لگی.

سر پلیز واپس آجائیں. دل کو چین نہیں آرہا. صائمہ کی روتے روتے ہچکی بندھ گئی تو اس نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھا. تب ہی کسی نے اس کے آگے پانی کا گلاس کیا جسے صائمہ نے پکڑتے فوراً منہ ساتھ لگایا مگر پھر تنہائی کا احساس اور کسی اور وجود کا ہونا ڈرا گیا. ایک جھٹکے سے اوپر دیکھا

www.novelsclubb.com

سر آپ.....؟؟ اپنے سامنے عمران کو دیکھ کر اسے وہم کا گمان ہوا.

ہاں میں _____ عمران کہتا وہیں اس کے پاس بیٹھ گیا.

میں نے بہت سوچا اور اس نتیجے پر پہنچا کہ میں اپنی پھوپھو اور آپا کو تو نہیں بچا سکا چلو اپنی بچوں کی ماں کو ہی بچا لیتا ہوں.

"جدائی مار دیتی ہے" مجھے ایک جملے نے جانے نہیں دیا. میں نہیں چاہتا اب کوئی بھی میری وجہ سے جان دے. عمران کی آنکھوں میں دکھ تھا.

سر اب آپ کہیں نہیں جائیں گے نا!!!!_____ صائمہ نے بے چینی سے اس کی آغوش میں پناہ لیتے پوچھا

کہیں نہیں جاؤں گا اگر گیا تو تم ساتھ ہو گی. عمران نے اس کے گرد اپنا حصار قائم کیا. عمران کے جواب پر صائمہ خوشی سے رونے لگی

عجیب لڑکی ہو. جاتا ہوں تب بھی روتی ہو. نہیں جاتا تب بھی روتی ہو. پاگل ہو گئی ہو کیا.....؟؟ عمران نے صائمہ کی کمر سہلاتے ہوئے لاڈ سے کہا

سر یہ خوشی کے آنسو ہیں. جب انسان کو اپنی محبت مل جاتی ہے تو وہ یوں ہی پاگل ہو جاتا ہے. سر آپ بہت اچھے ہیں. میں ساری زندگی آپ کی خدمت کروں گی آپ کی وفادار رہوں گی. صائمہ روتے روتے کب سوئی اسے خود بھی معلوم نہ ہوا مگر جب پیاس کی شدت سے آنکھ کھلی تو اس کے اوپر نرم و ملائم کمبل موجود تھا. پورے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کمرے میں نائٹ بلب کی دھیمی سی روشنی پھیلی ہوئی تھی. چند لمحے اسے یہ سمجھنے لگے کہ وہ کہاں ہے پھر عمران کی یاد آتے ہی وہ دوبارہ رونے لگی.

سر پلیز واپس آجائیں. دل کو چین نہیں آرہا. صائمہ کی روتے روتے ہچکی بندھ گئی تو اس نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھا. تب ہی کسی نے اس کے آگے پانی کا گلاس کیا جسے صائمہ نے پکڑتے فوراً منہ ساتھ لگایا مگر پھر تنہائی کا احساس اور کسی اور وجود کا ہونا ڈرا گیا. ایک جھٹکے سے اوپر دیکھا

سر آپ.....؟؟اپنے سامنے عمران کو دیکھ کر اسے وہم کا گمان ہوا.

ہاں میں _____ عمران کہتا وہیں اس کے پاس بیٹھ گیا.

میں نے بہت سوچا اور اس نتیجے پر پہنچا کہ میں اپنی پھوپھو اور آپا کو تو نہیں بچا سکا چلو اپنی بچوں کی ماں کو ہی بچا لیتا ہوں.

"جدائی مار دیتی ہے" مجھے ایک جملے نے جانے نہیں دیا. میں نہیں چاہتا اب کوئی بھی میری وجہ سے جان دے. عمران کی آنکھوں میں دکھ تھا.

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سر اب آپ کہیں نہیں جائیں گے نا!!!!_____ صائمہ نے بے چینی سے اس کی آغوش میں پناہ لیتے پوچھا

کہیں نہیں جاؤں گا اگر گیا تو تم ساتھ ہو گی. عمران نے اس کے گرد اپنا حصار قائم کیا. عمران کے جواب پر صائمہ خوشی سے رونے لگی

عجیب لڑکی ہو. جاتا ہوں تب بھی روتی ہو. نہیں جاتا تب بھی روتی ہو. پاگل ہو گئی ہو کیا.....؟؟ عمران نے صائمہ کی کمر سہلاتے ہوئے لاڈ سے کہا

سر یہ خوشی کے آنسو ہیں. جب آپ کو اپنی محبت مل جاتی ہے تو آپ یونہی پاگل ہو جاتے ہیں. صائمہ نے عمران کے سینے ساتھ اپنا سر لگایا. جس پر عمران نے حیرت سے اسے دیکھا

وہ بار بار نیند میں ایک ہی سوال دہرا رہی تھی کہ سر اب آپ مجھے چھوڑ کر تو نہیں جائیں گے نا!!!!_____ جس پر عمران اسے ہر بار جواب دے رہا تھا.

اس پاگل لڑکی نے محبت میں حد کر دی ہے. مجھ میں ایسا بھی کچھ خاص نہ تھا کہ یہ

یوں مجھے چاہتی_____ عمران نے مسکراتے ہوئے سوچا پھر کچھ خیال آنے پر جیب سے چین نکال کر صائمہ کے گلے میں پہنائی.

یہ بقول عمر کے تعویذ ہے. جسے میں پہنا دیتا ہوں وہ مرتے دم تک میرا ہی رہتا ہے.

عمران نے اس کی سفید شفاف گردن میں چمکتی چین کو دیکھ کر سوچا

محبت اپنا وجود رکھتی ہے. عمران نے صائمہ کو اپنے مضبوط حصار میں لیتے ہوئے آنکھیں موند لیں.

🖤🖤🖤🖤🖤

ختم شد

www.novelsclubb.com